قال اللہ تعالیٰ لیتبین لہ رأی فی الخط کذا فی الجلالین اوالحملۃ لا کیہ

چوں جزو اول از آیت بنا بر تفسیر کتاب بہ خط دال ست بر

نافع بودن مکتوبات و جزو ثانی بنا بر عموم مفہوم حکمت بر

نافع بودن انواع معلومات جامعۂ خوش اسلوبی و مرغوبی + و مجموعۂ

مکتوبات یعقوبی
و
بیاض یعقوبی

مصداق بود از شگونہ مکتوبات و معلومات ماثورہ از اُستاذ العلما حضرت مولانا

مولوی حاجی شاہ محمد یعقوب صاحب نانوتوی قدس اللہ اسرارہم مجمع شان

یعقوبی و محبوبی + افادۃً للطالبین باہتمام احقر محمد شبیر علی مدیر رسالہ النور

سنہ ۱۹۲۹ء

در مالک اشرف المطابع تھانہ بھون ضلع مظفر نگر بہ طبع مزین گشت

طبع اوّل ۱۰۰۰

عدد صفحات مکتوبات و معلومات ۱۲

نسب نامہ و مختصر تاریخی حالات

قاضی میران بڈے ابن قاضی مظہر الدین صاحب کا سلسلۂ نسب چودہ واسطوں سے خواجہ یوسف سے ملتا ہے اور خواجہ یوسف کا چار واسطوں سے شیخ رکن الدین سمرقندی سے اور وہ پوتے ہیں شیخ اسمٰعیل شہید کے اور وہ بیٹے ہیں شیخ نور الدین قتال کے اور اُن کا سلسلۂ نسب بارہ واسطوں سے شیخ قاسم سے ملتا ہے اور وہ پوتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق خلیفۂ اول رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وہ گیارہ واسطوں سے اولاد میں نضیر بن کنانہ ملقب بہ قریش کے اور وہ اٹھارہ واسطوں سے اولاد ہیں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور وہ بیٹے ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اور وہ آٹھ واسطوں سے اولاد ہیں حضرت ہود علیہ السلام کے اور وہ چار واسطوں سے اولاد ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی اور وہ پوتے ہیں حضرت ادریس علیہ السلام کے اور وہ سات واسطوں سے اولاد ہیں حضرت شیث علیہ السلام کی اور وہ بیٹے ہیں حضرت آدم علیہ السلام کے واللہ اعلم بالصواب۔ باقی دیکھو صفحہ ضمیمہ

1 جناب قاضی میران بڈے
2 قاضی جمال الدین صاحب
3 قاضی امان اللہ صاحب
4 مفتی مبارک صاحب
5 قاضی طٰہٰ صاحب
6 شاہ محمد صاحب
7 مولوی محمد ہاشم صاحب
8 شیخ محمد مفتی صاحب
9 شیخ ابو الفتح صاحب

- شیخ علاء الدین صاحب
- شیخ محمد بخش صاحب
- شیخ غلام شاہ صاحب
- شیخ اسد علی صاحب

- جناب حکیم عبد اللہ صاحب
- جناب حکیم غلام مشرف صاحب

- جناب مولوی احمد علی صاحب
  - جناب مولانا مولوی مملوک علی صاحب مدرس اعلیٰ مدرسۃ العالیہ دہلی
- جناب حکیم ولی محمد صاحب
  - جناب حکیم امانت علی صاحب
- جناب حافظ محمد حسن صاحب
  - جناب حافظ لطف علی صاحب

شیخ الوقت سالک دہم مجذوب جناب مولانا مولوی حافظ حاجی محمد یعقوب صاحب تخلص بہ گمنام مدرس اول مدرسہ عربیہ دیوبند مدفن نانوتہ	آپکے صاحبزادہ حکیم معین الدین صاحب کو فن طب میں کمال دستگاہ و اطراف و جوانب میں شہرت حاصل ہے۔
جناب حکیم دیوان محمد السمیع صاحب مرحوم جائے مدفن سہارنپور در باغ شیخ کاظم علی صاحب مرحوم	کاتب الحروف احقر الزمان ننگ خاندان (یعنی نام کنندہ نکونام چند) خادم الطلبا امیر احمد عشرتی عفی اللہ عنہ
مولانا مولوی حافظ حاجی محمد مظہر صاحب جائے مدفن سہارنپور مدرس اول مدرسہ عربیہ سہارنپور	آپ نے لاولد انتقال کیا
استاذی مولانا مولوی حافظ حاجی محمد احسن صاحب تخلص احسن مصنف احسن القواعد وغیرہ جائے مدفن دیوبند متصل قبر محمد قاسم صاحب مرحوم	آپ کے صاحبزادہ مولوی حافظ محمد اسمٰعیل صاحب تا ... میرٹھ
استاذی مولوی حافظ حاجی محمد منیر صاحب مرحوم سید مولوی گورنمنٹ انگول ذی عزہ صاحب سراج السالکین وغیرہ	آپ کے صاحبزادہ حافظ محبوب الرحمن صاحب
قدوۃ السالکین عمدۃ العارفین شیخ الوقت عالم فاضل مولانا مولوی حافظ حاجی محمد قاسم صاحب محدث بانی مدرسہ اسلامیہ عربیہ دیوبند جائے مدفن دیوبند جانب شمال از محلہ دیوان	آپ کے صاحبزادہ مولوی حافظ احمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ دیوبند

احقر کا ان بزرگان سے ایک تعلق کا سلسلہ تو یہ ہے کہ جو بذریعہ نسب نامہ ظاہر ہے۔ دوسرا سلسلہ یہ ہے کہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم میری والدہ کے حقیقی پھوپی زاد بھائی تھے۔ حضرت مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب احقر کے والد کے حقیقی پھوپی زاد بھائی تھے حضرت مولوی محمد مظہر صاحب و مولوی محمد احسن صاحب و مولوی محمد منیر صاحب مرحومین میری والدہ کے ماموں تھے۔ احقر کے نانا جناب مولوی شاہ امین الدین خاں صاحب مرحوم صدیقی ہیں شاہ امین الدین خانصاحب اولاد قاضی میران بڈے سے صدیقی نسب حنفی مذہب نقشبندی مشرب تھے۔ آپ کے اجداد میں سے شیخ جمیل الدین صاحب کو زمانہ شاہی میں خطاب خان نسلاً بعد نسل مرحمت ہوا تھا چنانچہ اسوقت تک یہ خاندان جمیل خانی کے لقب سے مشہور ہے۔

جناب شاہ صاحب مذکور باوجود صاحب وجاہت دنیا و صاحب اولاد ہونے کے تارک الدنیا و تارک الوطن ہو کر شاہ مجدد صاحب الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ شریف میں بحالت غربت فقیرانہ صورت میں تا حیات گوشہ نشین اور مقیم رہے اور وہیں رحلت فرما کر مدفون ہوئے۔ آپ کے مریدوں میں سے مولوی عبد العزیز صاحب مرحوم ملازم پٹیالہ کالج آپ کے خلیفہ اچھے بزرگ تھے۔ جبتک آپنے تارک الدنیا ہو کر فقیری اختیار نہ کی تھی اسوقت تک آپکے مزاج کی یہ کیفیت تھی کہ مسجد کو جب آتے تھے تو گھوڑے پر سوار ہو کر آتے۔ اور آپ کے سامنے سے ہو کر کوئی شخص آپ سے آگے مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا تھا۔

توضیح جناب شیخ ابو الفتح کے دو صاحبزادہ یکے شیخ علاء الدین دیگرے حکیم عبد اللہ۔ حکیم عبد اللہ کے تین پوتے۔ یعنی مولوی احمد علی مولوی حکیم ولی محمد۔ حافظ محمد حسن۔

نوٹ ہر ایک شخص کی جملہ اولاد کے نام نہیں لکھے گئے صرف کیونکہ مولوی محمد یعقوب صاحب کا نسب نامہ ظاہر کرنا مقصود تھا اُن کے ضمن میں اُن کے معاصرین مشاہیر کا بھی ضروری معلوم ہوا کہ تعلقات اور دوسرے برادران معلوم ہو جاویں اور ان صاحبان کے ضمن میں احقر نے یہ مناسب سمجھا کہ اپنا سلسلہ بھی ظاہر کر دے کہ احقر کو ان جملہ حضرات سے کیا کیا تعلقات قرابتی حاصل ہیں۔

Marfat.com

بقیہ مضمون صفحہ نمبر (۲) ٹائیٹل پیج

تاریخی حالات - عمدۃ الملوک والسلاطین یمین الملک شاہزادہ نظام خاں المعروف سلطان سکندر لودی نور اللہ مرقدہٗ نے حضرت مولوی محمد یعقوب صاحب مرحوم کے اجداد میں سے جناب قاضی مظہر الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جنکا مزار مبارک جہان آباد میں ہے ۱۱۱۱ھ میں سمرقند سے طلب فرماکر شرف حضوری بخشا علاوہ دیگر اعزازہائے فراواں کے عہدۂ قضا جہان آباد ارزانی فرمایا چونکہ مقام نانوتہ قریباً وسط کانٹھا میں واقع ہے اور یہاں کے اہل ہنود اقوام راجپوت وگوجر وروڑہ وغیرہم کا بہت جتھا تھا اور یہ لوگ نہایت سخت وسرکش متعصب بے خواہ مسلمان تھے پس ان لوگوں کی خودسری مٹانے اور اس علاقہ کو مطیع ومنقاد کرنے کی جہت سے جناب قاضی مظہر الدین کے صاحبزادوں میں سے صاحبزادہ قاضی میران بڈے صاحب کو واسطے اقامت وسکونت قصبہ نانوتہ کے ارشاد شاہی ہوا اور علاوہ املاک وجاگیرات کے عہدۂ قضاء وہاں کا مرحمت فرمایا گیا۔

اُس وقت عہدہ قضاء سے یہ مقصود نہ تھا جو زمانہ حال میں جہال نے سمجھ رکھا ہے کہ قاضی کا کام صرف نکاح خوانی کرنا اور اُس کی اُجرت ایک روپیہ وصول کرنا ہے۔ نہیں بلکہ سلاطین ماضیہ کے زمانہ میں محکمۂ قضاء ایک جوڈیشل محکمہ سے بڑھکر محکمہ تھا۔ جس کو دیوانی وفوجداری کے کامل وسیع اختیارات حاصل تھے اور تمام نظم ونسق اُس علاقہ کا اُس کے سپرد ہوتا تھا۔ جیسا کہ اس زمانہ میں قریباً بعض بعض جگہ ڈپٹی کمشنر ونکو خاص اختیارات حاصل ہوتی ہیں علاوہ اس کے اُن کو مذہبی اختیارات بھی حاصل ہوتے تھے۔

اس وقت تک مولانا مرحوم اور اُن کے متعلقین کی سکونت قصبہ نانوتہ ہے البتہ ہم میں سے ایک صاحب جناب قاضی میران بڈے کی اولاد سے جو غالباً شاہزادہ اسلام خاں ابن سلطان ابراہیم لودی کے زمانہ میں مقام کڑا مانک پور تشریف لے گئے تھے اور وہیں قیام پذیر رہے جنکا اب ہم کو حال معلوم نہیں کہ وہاں اُن کا سلسلہ اولاد قائم ہے یا منقطع ہوگیا۔

بعد زوال حکومت لودھیان قاضی میران بڈے کی اولاد پر مصائب جانکاہ پیش آئے لیکن اُنھوں نے اپنی علوہمتی اور اپنی قدیمی دلیری وجوانمردی کے باعث نہایت صبر واستقلال کے ساتھ اُن تمام مصائب کو برداشت کیا۔ منجملہ اُن کے ایک بڑی مصیبت یہ تھی کہ اُنہیں اقوام ہنود کانٹھا نے جو بوجہ قدیمی تعصب مذہبی کے مسلمانوں سے عموماً اور منتوسلان حکومت لودھیان سے خصوصاً خصومت شدید رکھتے تھے اولاد قاضی میران بڈے کے استیصال کرنے میں کوئی دقیقہ نہ رکھ چھوڑا یہاں تک کہ صغیر سن بچوں تک کو قتل کردیا اپنے نزدیک اُنہوں نے

Marfat.com

ایسا نہیں چھوڑا کہ کوئی متنفس بھی کسی وقت میں مدمقابل ہو سکے۔ لیکن قدرت خداوندی اس امر کی مقتضی تھی کہ اولاد قاضی میران بڑے کا سلسلہ مٹنے نہ پائے کیونکہ اس کو ان سے مولانا محمد یعقوب مرحوم وغیرہم جیسی صورتیں جلوۂ ظہور میں لانی مقصود تھیں۔

پس ایک عرصۂ دراز بعد انقلاب زمانہ نے دوسرا دور پلٹا یعنی شدہ شدہ دور حکومت شاہ اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ خلد آشیان کا آپہونچا اُسوقت میں ایک صاحب نے اولاد قاضی میران بڑے سے جو نہایت زبردست خوش الحان حافظ قرآن تھے فریادی بنکر لشکر عالمگیر میں پہونچے اور ایک سردار لشکر کے یہاں رہکر متلاشی وقت رہے اور کسی فرد بشر پر انکشاف نہ فرمایا کہ میں کون ہوں اور کسواسطے آیا ہوں۔ حتی کہ سنہ ۶۸ھ کا مہینہ رجب ختم ہوکر شعبان شروع ہوگیا۔ اُس وقت بادشاہ نے سرداران لشکر کو جمع فرماکر ارشاد فرمایا۔ چونکہ ماہ رمضان المبارک قریب ہے اور صعوبت سفر شبانہ روز بدستور قائم ہے آیندہ سامان قیام بظاہر معلوم نہیں ہوتا ہم کو نماز تراویح میں کلام مجید کا سننا ضروری امر ہے اس لئے مناسب ہے کہ بہت جلد ایسا حافظ تلاش کیا جائے جو مابدولت کو صرف ایک شب میں کلام مجید کامل سنا دیوے چنانچہ بفور استماع ارشاد شاہی تلاش شروع ہوگئی باوجودیکہ اُسوقت ہزارہا حافظ قرآن مجید موجود تھے لیکن کسیکی ہمت وجرات نہوئی کہ شاہ عالمگیر کا پیش امام ہوکر ایک شب میں پورا قرآن شریف سنا دیوے یہاں تک کہ شعبان قریب ختم ور مضان شروع ہونے پر ہوا اُسوقت دوبارہ تاکید شاہی شدید ہوئی جس سے لشکر میں سخت اضطراب وبے چینی پیدا ہوئی ہر شخص خائف تھا کہ بوجہ نہ ملنے ایسے حافظ کے دیکھیئے کیا عتاب شاہی نازل ہوتا ہے۔ اُس حالت سراسیمگی میں جبکہ تاریخ ۲۸ شعبان سنہ ۶۸ھ کو لوح گوالیار چنبل کے کنارے لشکر عالمگیر پڑا ہوا تھا تو اُن حافظ صاحب نے اپنے سردار سے عرض کی کہ آپ اس قدر کیوں پریشان ہیں میں ایک شب کی تراویح میں بادشاہ کو کلام مجید سنا دونگا آپ اطلاع کر دیجئے کہ حافظ آگیا ہے چنانچہ یکم تاریخ کو آپ نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ پورا کلام مجید بلا اعادہ ہونے تشابہ کے بادشاہ کو سنا دیا بادشاہ نہایت خوش ہوئے۔ اب وہ موقع جبکی حافظ صاحب کو دشمنوں سے انتقام لینے کی تلاش تھی ہاتھ آیا۔ شاہ عالمگیر سے گذشتہ واقعات راجپوتان وگوجران کاٹھا کے ظلم وستم کا بیان کرکے دادخواہ ہوئے چنانچہ فی الفور بحکم شاہی یک دستہ فوج ہمراہ حافظ صاحب آیا اور اُن سب کا قلع قمع کیا۔

مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب حضرت قاضی میران بڑے سے چودھویں پشت میں تاریخ ۱۳ صفر سنہ ۱۲۴۹ھ کو پیدا ہوئے۔ آپ نجیب الطرفین صحیح النسب حنفی المذہب چشتیہ مشرب تھے آپ کے نانا جناب مولوی حکیم تاریخی نام آپکا شمس الضحی تھا

ولی محمد مرحوم صدیقی اور دادا آپ کے مولوی احمد علی مرحوم صدیقی تھے سن تمیز کے پہونچنے پر بعد حفظ کلام مجید علوم ظاہری آپ نے اپنے قبلہ وکعبہ حضرت مولانا مولوی مملوک علی رحمۃ اللہ علیہ مدرس اعلیٰ مدرسہ عالیہ دہلی سے حاصل فرمائے اور بعد فارغ التحصیل ہونے کے اولاً آپ اجمیر شریف میں تیس روپیہ کے ملازم ہوکر تشریف لے گئے اُس وقت آپ بہت کم سن تھے پرنسپل اجمیر نے آپ کو دیکھکر کہا کہ حقیقۃً مولوی تو بہت اچھا ہے مگر نوعمر کم سن ہے۔ آپ کی ذکاوت وذہانت وفہم وفراست کے تجربہ کرلینے کے بعد بلا اطلاع آپ کے پرنسپل اجمیر نے گورنمنٹ میں سفارش کرکے آپ کے لئے ڈپٹی کلکٹری کا عہدہ منظور کرایا۔ بعد منظوری جب آپ کو اس عہدہ پر مامور ہونے کی اطلاع کی تو آپ نے اس کو قبول کرنے سے انکار کردیا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد آپ سو روپیہ ماہوار پر بنارس بھیجے گئے۔ وہاں سے پھر ڈیڑھ سو روپیہ کی تنخواہ پر ڈپٹی انسپکٹری پر سہارنپور تشریف لائے پھر کچھ عرصہ بعد غدر ۱۸۵۷ء کا واقعہ پیش آیا اُس کے فرو ہونے کے بعد آپ کو چھ مہینہ کی تنخواہ نوسو روپیہ بھیجا گیا اور اصلی جگہ پر بلائے گئے آپ نے وہ نوسو روپیہ واپس فرمایا اور کہا کہ میں نے ان چھ مہینے میں کچھ کار سرکار انجام نہیں دیا اس لئے میں یہ روپیہ نہیں لے سکتا اور نیز ملازمت سے بھی استغنائی ظاہر کی اور متوکلاً متفرق کار کرتے رہے بعد ازاں حسب ارشاد جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم وغیرہ مدرسہ عربیہ دیوبند میں صرف چالیس روپیہ پر تعلق گذر اوقات کا فرمایا۔ ہرچند کہ چند مقامات سے بڑی بڑی تنخواہ پر اُن کو بلایا گیا مگر کچھ التفات نہ فرمایا آپ کو ماہ ذیقعدہ وذالحجہ ۱۳۰۱ھ میں نہایت صدمۂ جانکاہ کا سامنا ہوا چار لڑکے اور بیوی کا انتقال فرمانا کچھ ایسا صدمہ نہیں جس کا ہر ایک معمولی انسان تحمل ہو سکتا ہو خصوصاً مولوی علاءالدین جوان العمر فارغ التحصیل صالح عالم باعمل کے انتقال نے آپ کو بہت کچھ صدمہ دیا۔ ۳ ربیع الاول ۱۳۰۲ھ کو آپنے بھی اس دار ناپائیدار کو ترک فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مدفن آپ کا خاص قصبہ نانوتہ جانب شمال لب سڑک خام جو سہارنپور کو جاتی ہے باغ میں واقع ہے اور وہیں حضرت مولوی محمد منیر رحمۃ اللہ علیہ۔ یہیں الٰہی بخش مرحوم نداف جو آپ کے پیر بھائی تھے مدفون ہوئے۔ آپ کے صاحبزادوں میں سے اس وقت صرف اخی المعظم جناب حکیم معین الدین صاحب حیات ہیں ان کو فن طب میں کامل دستگاہ ہے اطراف وجوانب میں اُنکی طبابت کی شہرت ہے آپ کے ہمشیرزادہ اُستاذی مولانا مولوی پیرجی ابو محمد عبداللہ انصاری انبہٹوی۔ ومولوی خلیل احمد صاحب ومولوی رشید احمد صاحب سالم انصاری انبہٹوی صاحب المدینۃ والاسلام۔ ان کو فن ترجمہ میں

وفات مولوی محمد یعقوب صاحب

Marfat.com

اعلیٰ درجہ کی دستگاہ حاصل ہے۔ آپ کے شاگرد و مرید اچھے اچھے مشاہیر۔ بنگال۔ پنجاب۔ پشاور پورب وغیرہ میں بیشمار موجود ہیں جنمیں سے صرف قرب و جوار کے چند اسماء یہ ہیں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی۔ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی استاذی مولانا ابو محمد عبد اللہ صاحب انصاری۔ استاذی مولوی حکیم حسین شیر اللہ صاحب بنگلوری۔ استاذی مولانا مولوی منفعت علی صاحب دیوبندی۔ استاذی مولانا مولوی محمد مراد صاحب مقیم مظفرنگر مولوی احمد حسن صاحب امروہی۔ مولوی امیر باز خاں صاحب سہارنپور وغیرہم آپ نے باطنی علم کی تحصیل حضرت قبلہ عالم حاجی امداد اللہ صاحب رح تھانوی ثم مہاجر مکی سے فرمائی تھی آپنے دو مرتبہ حج ادا فرمائے

نانوتہ

یہ امر کہ کس نے اور کس وقت میں آباد کیا اسوقت لکھنا دشوار ہے مگر یہ کہنا کہ یہ قصبہ بہت پرانا بجنہ تعمیرات کا ہے کچھ بیجا نہ ہوگا یہ قصبہ تحصیل دیوبند ضلع سہارنپور میں دہلی سے جانب شمال ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے جس کے حدود اربعہ یہ ہیں۔

	گنگوہ غرب ۱۲ میل	
شمال سہارنپور ۱۸ میل	نانوتہ	جنوب تھانہ بھون
	دیوبند شرق تیل ۹ میل	

اس قصبہ کے تین طرف ہوکر شرق۔ غرب نہر جمن شرقی گذری ہے شاہدرہ دہلی سے سہارنپور تک لائٹ ریلوے گئی ہے درمیان میں نانوتہ کے نام سے اسٹیشن قائم ہے بغرض رفع حوائج ضروریہ ہمہ اقسام ایک مختصر سا بازار واقع ہے سنیچر کے روز پیٹھ لگتی ہے۔ اس میں ڈاکخانہ۔ تھانہ واقع ہیں۔ اس کا بہت بڑا حصہ کوٹ کے نام سے منہدم و مسمار پڑا ہے۔ اس قصبہ میں بیشتر پانچ قوموں کا زمیندارہ تھا۔ شیخ۔ سید۔ پٹھان۔ گوجران دگوران کا رقبہ اس کا بیشتر عہ ہزار بیگہ تھا لیکن بعد انتظامات مناسبہ کم ہوتے ہوتے اسوقت صرف ۱۲۰ بیگہ پختہ جسکی مالگذاری تقریباً ۱۳/ سالانہ ہے اس قصبہ کے ۵۲۸۰ کھاتہ کمیونٹی میں اسوقت پرانے زمینداروں کا کثیر رقبہ بنیوں کا زمیندارہ ہوگیا اور جو باقی ہے وہ تلف ہوتا جاتا ہے سید صاحبان کے تین گروہ ہیں بخاری۔ ترمذی۔ سبزواری بیشتر سب اہل سنت تھے زمانہ شاہ فرخ سیر سے شیعہ ہونا شروع ہوئے۔ اسوقت جملہ صاحبان شیعہ ہیں۔ پٹھان کاکڑزئی شروانی سب سنی المذہب ہیں چند بزرگان دین مثل سید احمد صاحب مرحوم معروف بہ دادا امیر الجی وغیرہ کے بہت پرانے مزارات ہیں۔ اس قصبہ کے شیخ سیدوں کا علم و فضل و طبابت دور دور مشہور تھا۔ یہ قصبہ نہایت شاداب ہے چہار طرف باغات آم قلمی و دیسی عمدہ عمدہ اقسام کے اور لوکاٹ بکثرت ہیں۔ لیکن ترشادہ بہت کم ہے خاص قصبہ و مضافات قصبہ میں عمدہ عمدہ اقسام کا چاول پیدا ہوتا ہے جنمیں سے دو قسمیں بیشل ہیا کرچن کا جواب باندہ وغیرہ میں بھی نہیں اور دیکھیں گنا کئی قسم کا ہوتا ہے اور پونڈہ بہت اچھا خوش مزہ ملائم ہوتا ہے۔ کپاس مرچ۔ باجرہ۔ ارہر کی پیداوار کم ہے گیہوں چنا اچھا ہوتا ہے مکا جوار کا بکی چنا سفید کی پیداوار بدرجہ اوسط قصبہ کی پرانی یادگاروں میں علاوہ چند مکانات کے سید زید صاحب مرحوم صوبہ دار صوبہ دہلی کا محل پرانی یادگار ہے واللہ اعلم بالصواب باقی آئندہ بشرط موقع۔

راقم

احقر الناس حکیم امیر احمد عشرتی صدیقی نانوتوی برادر زادہ حضرت مولانا صاحب مرحوم

Marfat.com

تمہید کتاب از جانب امیر احمد

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم اس کتاب کی اشاعت سے مقصود کیا ہے؟ خود نفع اٹھانا اور دوسروں کو نفع بہم پہونچانا۔ یہ کتاب کیا ہے؟ آیات ربانی کا خلاصہ۔ احادیث محمدی کا لب لباب مثنوی معنوی کا جوہر۔ حضرات صوفیائے کرام کو رہنما حقیقت و عابیان شرع مبین کو بیاض موعظت مبتدیان راہ طریقت و سلوک کو دستور العمل جو حضرت حاجی الحرمین الشریفین حکیم حاذق مولانا مولوی حافظ محمد یعقوب گنام محدث مدرس اول مدرسہ عربیہ دیوبند رحمۃ اللہ علیہ کے ستر خطوط کے ذریعہ سے (جو آپ نے سنہ ۱۲۸۳ھ سے سنہ ۱۳۰۱ھ تک اپنے مرید خاص جناب قاضی محمد قاسم نیانگری کو ارقام فرمائے تھے) ظاہر ہوا ہے۔ ہر ایک خط بجائے خود دفتر معرفت کردگار ہے ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف قند مکرر کا حکم رکھتا ہے۔ حضرت مولانا مرحوم سے کوئی ایسا ہوگا جو واقف نہ ہو آپ کے صدہا مرید اور شاگرد اور آپ کے شاگردوں کے شاگرد بلاد ہندوستان و کابل و بخارا وغیرہ میں موجود ہیں آپ جمیع علوم معقول و منقول میں فاضل اجل اور عالم متبحر ہونے کے علاوہ سالک و مجذوب بھی تھے۔ اور نیز جیسا کہ آپ روحانی طبیب تھے اسی طرح ظاہری امراض کا بھی علاج فرماتے تھے آپ نہایت خوش وضع خوش خلق خوشخو خوش لہجہ خوش گفتگو تھے اپنے خاندان کے سب چھوٹے بڑوں میں ممتاز و سربرآوردہ تھے۔ آپ کے رعب و جلال کا اثر خاندان ہی نہیں بلکہ شہر بھر کا ہر متنفس قبول کئے ہوئے تھا حتیٰ کہ جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب مرحوم بھی آپ کے جلال کو مانتے تھے آپ بڑے صاحب کمال و مکاشفات تھے۔ آپ سے بہت پیشینگوئیاں صادر ہوئیں جن میں سے بعض کا ظہور ہو چکا جو باقی ہیں اُن کا انتظار ہے آپ اپنے ان ستر خطوط کی نسبت ایک صاحب کو یوں ارقام فرماتے ہیں۔

جو تحریرات میاں قاسم نے نیانگر میں جمع کی ہیں واقعی وہ مجموعہ عجیب ہے مگر میاں چھپنا تو اک امر بہت بعید ہے اور نقل دشوار ہے میرا خود اس کی نقل کو جی چاہتا ہے شاید اوروں کو نفع پہونچے اور اس ناکارہ کو بھی ثواب ملجاوے اگر تمہیں فرصت ہو تو نقل اُس کی کرلو انشاء اللہ تعالیٰ بہت مفید ہوگا والسلام۔

پس عبارت مذکور خود اُس کی شان و منزلت ظاہر کر رہی ہے کہ وہ مجموعہ خطوط کیا کچھ دلچسپ و عجیب و غریب ہے ہر ایک متنفس اُس سے دینی و دنیاوی فائدہ کثیر اُٹھا سکتا ہے۔ ہر چند کہ قبل اس کے بعض حضرات نے چند مرتبہ اس کے طبع کرانیکا قصد کیا لیکن بمفوائے کل امر مرھون باوقاتھا کامیابی نہ ہو سکی اب اس مرتبہ احقر کو جو کارہائے دینی و دنیوی میں سخت ناقابل ہے اور آج تک کوئی نیکو کاری عمل میں نہیں آئی ہمیشہ فکر معاش و نفس امارہ کے ہاتھوں مغلوب

رہا - خیال آیا کہ اور تو کچھ ہو نہیں سکتا اس کی اشاعت پر ہی کوشش کیجائے کیونکہ نیکوں کا ذکر بھی کار نیک ہے شاید یہی میرے لئے باعث بہبودی و نزول رحمت ذوالجلال ہو - بامید حصول ثواب جیسا کہ خود مولوی صاحب مرحوم کی تحریر مسطورہ سے مترشح ہے - دست ہوس کو بڑھا کر حضرت مکرمی و معظمی جناب اخی مولانا مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب انصاری انبہٹوی کی خدمت مبارک میں گذارش کر کے حصول اجازت سے متمتع ہوا لیکن مجکو میری بے بضاعتی حارج ہو کر سد راہ ہوئی کیونکہ یہ مجموعہ بہت بڑا ہے جس کا چھپوانا آسان کام نہیں بڑا سرمایہ درکار ہے آخرش انتخاب کی طرف طبیعت مالوف ہوئی لیکن انتخاب کروں تو کیا کروں ہر ایک رقعہ کی نسبت یہی کہ کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست - اے پروردگار میں حیران ہوں کہ کس کو لوں اور کس کو چھوڑوں ایک ایک سے نفیس و اعلیٰ تر ہے اب کہ نہ انتخاب کی جرأت نہ جملہ طبع کرانے کی طاقت اگر کسی دوسرے وقت کا انتظار کرتا ہوں - تو اس چناں و چنیں میں ضائع ہو جانے کا اندیشہ - آخرش یہ تدبیر سوچی کہ بلا انتخاب ایک سرے سے حسب ترتیب جناب قاضی محمد قاسم صاحب مرحوم نیانگری جو اس مجموعہ کے بانی ہیں چند حصوں میں منقسم کر کے وقتاً فوقتاً زیور انطباع سے آراستہ کرتا رہوں اس میں مجکو و نیز شائقین کو بھی سہولت واقع ہو اور حضرت مولانا صاحب کا فیض باطنی ابدالآباد تک قائم رہے - آمین ثم آمین -

خدمت میں جمیع ارباب کرم کے گذارش ہے کہ جو حضرات اس گنجینۂ بے بہا سے مستفیض و بہرہ ور ہوں - وہ صاحب اس ناچیز کو مع میرے اہل و عیال کے اپنی دعا میں شامل فرمالیا کریں کہ اللہ تعالیٰ جمیع دینی و دنیوی فوائد و راہ مستقیم اپنی بارگاہ ازلی سے عطا فرمائے اور علم و عمل و راہ مستقیم کی توفیق رفیق بخشے آمین ثم آمین سہ

از سر روئے التفات مرا چشم دارم کہ گاہ گاہ مرا
باشم از روئے فرخی بینم یاد سازی کہ روز و شب خرم

احقر خادم الاطبار

حکیم امیر احمد عشرتی صدیقی نانوتوی برادر زادہ مولانا مرحوم
و احقر محمد شبیر علی مدیر رسالہ النور تھانہ بھون شائع کنندہ بار دوم احد نے غلام مولانا مرحوم

التماس از طرف محمد قاسم نیانگری

خاکسار محمد قاسم بن شیخ خواجہ محمد عرف خوابخش بن شیخ خدا بخش بن شیخ عبد الرحیم بن شیخ محمد بن شیخ محمد صادق بن شیخ شاہ محمد ساکن قدیم دار الخیر اجمیر شریف نے اپنے والد بزرگوار سے سنا ہے کہ اول بزرگ مقام اوچھ سے دہلی میں آکر آباد ہوئے اور دہلی سے اجمیر شریف میں آباد ہوئے ثم قصبہ جیتاران مارواڑ و ازثم نیانگر بیاور ضلع اجمیر شریف میں آباد ہوئے۔ اور احقر محمد قاسم کے جد امجد شاہ محمد متوطن دارالکرامت اجمیر شریف بعہد شاہ عالمگیر بادشاہ دہلی کہ (ان کی رسائی دربار شاہی ہونے کی وجہ سے) ایک دہنہ چاہ مع موازی یازدہ بیگہ موضع کوچیل و ایک دہنہ چاہ مع دہ بیگہ اراضی موضع ناریلی متعلق حویلی دار الخیر اجمیر بصیغہ معافی عطا ہوئی تھی جن کی اسناد احقر کے پاس موجود ہیں اور وہ اسناد جناب مخدومنا مولانا محمد عبد اللہ صاحب انصاری نے بھی ملاحظہ فرمائی ہیں اور جبوقت عملداری سرکار انگریزی اجمیر میں ہوئی جن اشخاص معافیداران و جاگیرداران نے اپنی اپنی اسناد سرکار انگریزی میں پیش کردیں اُن کی املاک بحال ہوگئیں اور یہ اسناد احقر کے والد بزرگوار کے ننہیال اجمیر میں تھیں اور احقر کے جد و والد جیتاران مارواڑ میں تھے کسی نے سرکار میں پیش نہ کیں ورنہ ملک عطیہ شاہی بحال ہوجاتی مشیت ایزدی اسی طور تھی جبوقت سے شہر نیانگر آباد ہوا ہے (جسکو عرصہ تقریباً ستر سال کا ہوا ہوگا) اُسی وقت سے یعنی شروع آبادی نیانگر سے میرے جد شیخ خدا بخش و والد بزرگوار یہاں آکر آباد ہوئے اور ہمارے یہاں علاوہ کام خراد کے کام ہاتھی دانت کی چوڑیاں چیرنے کا ہوتا ہے اُس زمانہ میں کام چرائی چوڑیوں ہاتھی دانت کا بہت کثرت سے تھا۔ کیونکہ اُس کام میں گنجائش بھی تھی بعد ازاں حکام وقت کی مہربانی و مشیت ایزدی سے میرے والد شیخ خواجہ بخش ۱۸۷۳ء میں ممبر مونسپل کمیٹی بیاور مقرر ہوکر عرصہ بارہ سال تک ممبر کمیٹی رہے اور ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری میں والد کو ایک سند مطلا حاشیہ سرکار سے عطا ہوئی تھی (اُس وقت احقر بھی اُس جلسہ میں ہمراہ والد کے موجود تھا) اور ۱۸۸۶ء میں بجین حیات اپنے والد بزرگوار کے احقر ممبر کمیٹی مقرر ہوکر عرصہ نو سال تک کار خدمت انجام دیتا رہا۔

اور ۱۳۱۲ھ سے بعہدہ نائب قاضی بغرض انجام دہی کار نکاح خوانی و نماز عیدین شہر نیانگر گنج بیاور بذریعہ سند سرکاری بہ نیابت جناب قاضی منیر الدین صاحب اجمیر کی طرف سے ابتک مقرر رہے

Marfat.com

چونکہ یہ احقر بھی کثیر العیال ہے اور انواع و اقسام کے تفکرات میں مبتلا ہو رہا ہے (یہانتک جو آباؤ اجداد سے لگا کر اپنی رسائی دنیوی تھی وہ بخیال دنیوی ظاہر کی گئی) اب احقر نے اپنے جوش بوالہوسی سے جو ذریعہ رسائی اپنی کا بدرگاہ مجیب الدعوات مالک الملک خالق کائنات توسل حضرت مولائی مرشد مولانا **محمد یعقوب** صاحب علیہ الرحمۃ پیدا کیا ہے بغیر از فضل و کرم اُس مالک الملک و بدون وسیلہ مرشدان طریقت کے اُس بارگاہ عالی میں کس کی رسائی ہو سکتی ہے چونکہ یہ احقر بدنام کنندۂ نام بزرگاں جیسا تھا ویسا ہی اتک بوالہوس رہا کیونکہ سے ہزاروں مر گئے اس جستجو میں ÷ پایا بعید پر اس کا کسو نے ÷ سبحان اللہ جس کی دستگیری وہاں تک ہو کر رسائی ہو جاوے زہے قسمت اُس کی مگر رسائی کے ساتھ قبولیت بھی ضرور ہے چونکہ اُس کی بارگاہ عالی سے ہر کس و ناکس امید رکھتا ہے کہ بارگاہ عالی اُس کی ایسی بلند شان و بے نظیر ہے کہ وہ بندۂ ناکارہ کو بھی اپنی رحمت کاملہ و شان کریمی سے بوسیلۂ مرشدان طریقت سرفرازی عطا فرمائے اور رسائی قبولیت دونوں حاصل ہو جاویں تو کوئی جگہ وجہ مایوسی کی نہیں ہے ۔ کیونکہ سے اُسے فضل کرتے نہیں لگتی بار ÷ نہ ہو اُس سے مایوس امیدوار ÷ کوئی عمل و بندگی اپنی قابل اعتبار تو نہیں ہے ۔ کیونکہ بہرحال اُس کا فضل و کرم درکار ہے ۔ اور بتوسط حضرت مولانا مرشد نا مرحوم کے جناب مخدوم مکرم مولانا عبداللہ صاحب انصاری ہمشیر زادہ حضرت مولانا مرحوم کے احقر کے حال پر کمال توجہ و شفقت فرماتے ہیں اور خاص توجہ دلی و اخلاق کریمانہ سے احقر کے غریب خانہ پر کئی مرتبہ تشریف فرما چکے تھے اور اب بھی رونق افروز ہیں خداوند تعالیٰ سے دعا والتجا ہے کہ ان بزرگان و پیشوایان طریقت کے صدقہ سے خداوند عالم مجھ غریب کے حال پر رحم فرما کر مجھے اور میری آل و اولاد و برخورداران عبدالحی و عبدالقیوم و عبدالرزاق و عبدالحکیم و عبدالرحیم و دختران برادر زادہ و امام الدین و دیگر عزیزان متعلقین (و جمیع مسلمانان باشندگان شہر بیانگر یا) و رجو احقر سے محبت قلبی یا بظاہر محبت و اندرونی شاید بمقتضائے بشریت بغض بھی رکھتے ہوں اور جنہوں نے بہ پیش امامی احقر کے اقتدا کر کے نماز پڑھی ہو نیز و جمیع اتباع محمدی کو نجات و مخلصی عطا فرما کر فارغ البالی و غنائے ظاہری و باطنی عطا فرمائے و نیز سب کا حسن خاتمہ سلامتی ایمان کے ساتھ اپنی یاد و عرفان و ذوق و شوق میں فرماوے آمین ثم آمین ۔ و نیز جس قدر میرے عزیزان و خویشان و برادران و نور چشمی بی بی مریم و والدین بزرگان آبائی و اجدائی و متعلقین خویش

یہ صاحب مولوی عبداللہ صاحب سے بیعت ہیں

Marfat.com

و اقارب و بزرگان و پیشوایان سلسلۂ طریقت و جمیع اُستادان مولوی وزیر علی صاحب متوطن بوریہ علاقہ سہارنپور و مولوی احسان علی صاحب اجمیری و میاںجی علی بخش اجمیری و میر غالب علی نارنولی و استادِ ابتدائی میاں اشرف و ولی محمد صاحبان سواران رسالہ وغیرہم و قاضی منیر الدین صاحب چشتی اجمیری و دیگر محبان جو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے اُن کو جنت الفردوس و اعلیٰ علیین میں درجہ عطا فرماوے اور اُنکی مغفرت فرماکر اُن کی قبروں کو نور اپنے سے منور فرما دے۔ اور سب کے حال پر رحم فرماوے آمین ثم آمین

اس مجموعہ کی نقل کرانے کا خود حضرت مرشدنا صاحب مرحوم کا بھی ارادہ تھا علاوہ ازیں چند بار کئی صاحبان نے اُس کے چھپوانیکا قصد کیا یعنی منشی عبد الکریم صاحب فروغ دیوبندی کا اس کے طبع کا ارادہ ہوا تھا بعد ازاں مولوی معین الدین صاحب ابن مولانا مرحوم کا۔ بعد ازاں حکیم عبد القیوم صاحب متوطن اجمیر کا بھی قصد طبع کرانیکا ہوا۔ بلکہ ایک نقل مجموعہ ہذا کی مولوی ظہور الاسلام صاحب تحصیلدار سکندر آباد کے پاس اسی غرض سے لیکر بھیجی تھی مگر یہ سب صاحبان اپنے ارادہ میں ناکام رہے۔ اور اب جناب مولانا صاحب مخدوم مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب کا قصد طبع کرانیکا ہوا خداوند تعالیٰ آپ کو اپنے ارادہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ جو خداوند تعالیٰ کو منظور ہے وہ بہتر ہے مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ تاریخ ۱۲ رجب المرجب ۱۳۲۱ھ راقم احقر محمد قاسم عفی اللہ عنہ

دیباچہ

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد بندۂ اثم محمد قاسم عفی اللہ عنہ حنفی قادری چشتی صابری بن خواجہ محمد عرف خواجہ بخش سکنہ بیانگر ضلع اجمیر شریف بخدمت ناظرین با تمکین التماس کرتا ہے کہ اس عاجز کے زمانہ طفولیت میں جناب فیض مآب مولانا مرشدنا مولوی حاجی حافظ محمد **یعقوب** صاحب صدیقی ساکن نانوتہ ضلع سہارنپور دام برکاتہم و کراماتہم خلف الرشید حضرت اُستاد العلماء مولانا مولوی **مملوک علی** صاحب مرحوم مدرس اعلیٰ مدرسۂ دہلی۔ کہ اجمیر شریف کے مدرسہ میں مدرس اول تھے اور میرے بہنوئی میاں غلام حسین صاحب مرحوم کے اور جناب مولانا صاحب ممدوح کے باہم نہایت درجہ ارتباط تھا۔ غرضیکہ بعد تشریف لیجانے جناب کے اجمیر شریف سے اکثر اوقات زبانی میاں غلام حسین صاحب کے اوصاف حمیدہ حضرت مولانا صاحب ممدوح کے سنا کرتا تھا۔ محبت قلبی تو

اُسی زمانہ سے پیدا ہوگئی تھی مگر اتفاق بیعت ایک اور بزرگ سے ہوگیا زمانہ طالبعلی میں ماہ ذی الحجہ ۱۲۷۶ھ میں جناب مولوی مرشدی حاجی محمد امیر علی صاحب صدیقی دام ظلہم متوطن قصبہ ہتک ضلع حصار رونق افروز نیانگر ہوئے اور مسجد کلاں نیانگر میں وعظ فرمانے لگے وعظ بہت خوبی کے ساتھ فرماتے تھے علم وعظ گوئی میں یکتائے زمانہ تھے و اکثر مردمان شہر نیانگر اُن کے وعظ کی تاثیر سے مرید ہوگئے یہ احقر بھی جناب مولوی صاحب موصوف کے مریدوں میں داخل ہوگیا اور خاندان قادریہ میں بیعت حاصل کرلی جو بارہ تسبیح مندرجہ شجرہ بعد مرید ہونے کے تعلیم ہوئی تھیں وہ طوطے کیطرح کئے گیا وہ زمانہ اوائل عمر کا تھا الا دریافت و تحقیق کی اس فن سلوک میں کچھ تمیز نہیں تھی نہ اُس زمانہ میں ایسی صحبت دیکھی نہ کوئی کتاب سلوک کی مطالعہ میں آئی جناب مولوی صاحب موصوف کو وعظ گوئی سے فرصت نہ تھی دن بھر قریب آدھی رات تک قال اللہ وقال الرسول میں گذر جاتا تھا چند مدت کے بعد جناب موصوف نیانگر سے رخصت ہوکر اجمیر میں چند مدت قیام پذیر رہ کر وطن مالوف کو تشریف فرما ہوگئے اس کے بعد پھر ۱۲۸۱ھ میں دوسری مرتبہ یہاں رونق افروز ہوئے مگر آپکا کام وہی وعظ و نصیحت کا رہا اور یہ عاجز ناواقفی و کجفہمی اپنی کے سبب وہ راستہ کہ جس کے لئے مرید ہوا کرتے ہیں کچھ دریافت نہ کرسکا اور اکثر مسائل دینیہ کے جن میں کہ فی زمانہ گفتگو ہے تفتیش و تحقیق میں اوقات ضائع ہوئی پھر جناب مولوی صاحب ممدوح چند مدت کے بعد تشریف فرمائے وطن مالوفہ ہوگئے اور اتنک پھر اتفاق تشریف لانے کا نہ ہوا اکثر آمد و رفت جھانسی ۔ گوالیار کے ضلع میں آپکی ہے بعد اس کے چند رسالہ علم سلوک کے مثل "قول الجمیل" "ترجمہ شفاء العلیل" "معمولات مظہریہ" "سمجھ بوجھ" اس عاجز کے مطالعہ میں آئے اُن کے مطالعہ سے کچھ طبیعت پر ایک طرح کی ہوس شوق پیدا ہوئی اور جب مطلب معلوم نہ ہوتا تو دل گھبرانے لگتا ۔ اور جو دعا حاشیہ سمجھ بوجھ اور متن میں سات مرتبہ سورۂ الحمد و چند ابیات التجا بجناب باری تعالیٰ کے درج ہیں ۔ ایک مدت تک معمول رکھا ابیات سہ کرلے - بجود برحق اے مرے رب ۔ کوئی بندہ جو ہو تیرا مقرب ۔ اب اس عاصی کو تو اُس سے ملادے + جمال اُسکا تو دکھادے ۔ کہ میں صحبت سے اُس کی بہرہ ور ہوں + وسیلے سے بس اُس کے تجکو پاؤں ۔ اِن مناجات کی یہ تاثیر ہوئی کہ جو محبت قلبی و روحی حضرت فضیلت پناہ حقیقت آگاہ کمالات دستگاہ امام السالکین پیشوائے عارفین جناب مولانا مرشدنا مولوی حافظ حاجی محمد **یعقوب** صاحب ادام اللہ فیضہم

ودبرکا تھم سے تھی اب اثر اُس کا ہونیلگا اور جوش محبت حضرت ممدوح پر دل بیتاب پر بڑھنے لگا یہانتک غلبہ
محبت کا ہوا کہ گویا جناب مولانا صاحب ممدوح بدون دیکھے بھالے میری آنکھوں کے سامنے رونق افروز
رہتے تھے - اور کئی مرتبہ عالم رویا میں زیارت وقدمبوسی حاصل ہوئی چنانچہ اُس زمانہ ۱۲۸۲ھ میں بعد
تحقیق کے پتہ جناب موصوف کا بمقام مطبع ہاشمی میرٹھ کا معلوم ہوا اُس وقت دو تین قطعہ عریضہ نیاز مشتاقانہ
اور آخری عریضہ بصیغہ رجسٹری بمقام میرٹھ متواتر آپ کی خدمت فیضدرجت میں ترسیل کئے اُس وقت حالت پر
خیالی طبیعت میں اُس محبت اصلی و دلی نے جوش کیا چنانچہ واسطے رہبری اپنی کے بخدمت والادرجت حضرت
مولانا صاحب ممدوح کے عرائضات گذارش کرنے شروع کئے آخر الامر مجھے حضرت مولانا صاحب مرشدی
مولوی محمد یعقوب صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ عربی اسلامی دیوبند ضلع سہارنپور کی خدمت فیضدرجت میں
بتوسط ارسال عرائض اور مطالعہ فوائد جوابات اُن کے تاریخ یکم رجب المرجب ۱۲۸۳ھ سے نیاز حاصل ہوئی
اور جو باتیں اپنے دل مضطرب میں ازقبیل اختلافات و متنازعہ مسائل دینیہ وطبع پریشانی کے خطور کرتیں
بلا تامل حضرت ممدوح کو اپنا پیشوا اور رہبر تصور کر کے آپ سے دریافت و تحقیق کر لیتا تو آپ کی ذات
فیض آیات لعبد ورجوابات حسب دلخواہ کے دلکو تسلی و تشفی ہوجاتی اور جو عنایات بزرگانہ و شفقت مربیانہ اور
اخلاق کریمانہ سے تحریر جوابات ہر ایک امر مستفسرہ کے احقر کو بے دیکھے بھالے مستفیض و فیضیاب فرمایا ہے
وہ مطالعہ ہر ایک مفاوضہ عالیہ سے ظاہر ہو سکتا ہے اگر جناب مولانا صاحب جیسے شفیق رہبر پیشوا اس عاجز کو
نہیں ملتے تو خدا جانے اننک طبیعت کس رنگ ڈھنگ پر ہو جاتی جو التجا مندرجہ کتاب "سمجھ بوجھ" کی تھی
وہ مقبول ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے پیشوا اور رہبر کامل حسب دلخواہ ملا دئے غرضکہ حضرت کے
جوابات کا مجموعہ رفتہ رفتہ ایک ذخیرہ ہدایت کا ہو گیا اور حفاظت کے ساتھ مطالعہ میں آیا اور آیا کرتا ہے
قطعہ شروع جمع مضمون کتاب پاک ہذا کا ٭ کہ جسمیں نیک باتوں کا رویہ خوب ظاہر ہے ٭ سوال سال
تاریخی کیا تو بے سر جو ر آج ٭ قلم نے درجواب اس کے کہا ملفوظ ظاہر ہے ۱۲۹۴ ٭ چونکہ صرف لقائے پاک حضرت
مولائی مرشدی ممدوح کا نصیب نہوا تھا سو خدا تعالیٰ ذوالمنن کے فضل و کرم سے اشتیاق ایسا بڑھا
کہ نصف ماہ شوال ۱۲۹۵ھ میں براستہ دہلی و میرٹھ بعد طے کرنے سفر تخمیناً اکیسو پچھتر کوس کے تاریخ بیسویں
شوال ۱۲۹۵ھ یوم جمعہ شب شنبہ مابین نماز مغرب وعشاء کے قصبہ دیوبند ضلع سہارنپور خاص کر چھتہ کی
مسجد میں قدمبوسی و زیارت دیدار فیض آثار حضرت سے مشرف ہوا اور اذکار و اشغال معمولہ خاندان امدادیہ

Marfat.com

کہ اکثر متعلق طریقہ چشتیہ صابریہ و قادریہ سے ہیں اس عاجز نے حضرت کے وسیلے سے سند کرکے تعلیم وتلقین پائے اور رسالہ ارشاد مرشد مصنفہ سیدنا و مولانا قطب العالم سیدی وسندی مرشد المرشد حضرت **حاجی امداد اللہ** صاحب تھانوی زاد اللہ کرامتہم مقیم مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً وتعظیماً حضرت سے پڑھا اور اجازت حزب البحر کی حاصل کی اور رسالہ موصوف حزب البحر مع شرح فارسی حضرت نے ازراہ کرم بخشی کے احقر کو اپنے پاس سے مع ارشاد مرشد عطا فرمایا اور رسالہ ضیاء القلوب بزبان فارسی تصنیف حضرت حاجی صاحب ممدوح کا بہ سبیل ڈاک کے مرحمت فرمایا اور شجرہ متعلق خاندان عالیہ موصوفہ اور اکثر اوراد و وظائف بھی عطا فرمائے۔ کہ جس کا شکریہ احقر سے ادا نہیں ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ اس ذات بابرکات وفیض آیات کو ساتھ اس فیض رسانی کے قائم و دائم سلامت باکرامت رکھے اور احقر روسیاہ گنہگار شرمسار کو مع متعلقین و متوسلین اس خاندان پاک کے اوپر راہ مستقیم کے قائم رکھ کر آخر کو اپنی یاد و شوق میں خاتمہ بالخیر فرماوے آمین ثم آمین عرصہ چھ روز تک آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر و فیضیاب ہوکر بروز جمعہ بوقت آٹھ بجے دن کے تاریخ ۲۷ رویں شوال المعظم ۱۲۹۵ھ حسب اجازت حضرت کے دیوبند سے رخصت ہوکر تاریخ ۲۹ رشوال بروز یکشنبہ بسواری ریل واپس اپنے وطن نیانگر میں بخیر و عافیت تمام آگیا اب تاریخ ۱۰ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ کو ارادہ مصمم ہوا کہ مفاوضات فیض آیات کو جن میں مضمون ہر ایک نوع کا موجود ہے اور واسطے اس احقر کے اور نیز دیگر طالبین حق کے گویا ایک دستور العمل ہوگیا اور فی الحقیقت یہ مکتوبات ملفوظات ہیں اور ہنوز ناتمام ہیں۔ **ملفوظات یعقوبی** اسم قرار دیکر ترتیب وار جمع کر دئے ہیں شعر از طبع زاد ملاں عبد اللہ نیانگری ڈونگری والہ شعر۔

چو کردم از پئے تاش تفکر با خوش اسلوبی
زغیب آمد ندا این ست ملفوظات یعقوبی

تاکہ آئندہ زمانہ میں اپنے تئیں اور نیز طالبین صراط مستقیم و احباب و عزیزان اپنے کے کار آمد ہوں اور مطالعہ اُن کے سے سعادت دارین کی حاصل کرنے کے لئے ایک وسیلہ و ذریعہ گردانیں اور راقم وآثم کو دعاء خیر سے یاد فرمائیں **دعا** اللہم احسن عاقبتنا فی الامور کلہا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الآخرۃ

قطعہ تاریخ ترتیب کتاب از طبع زاد ملاں عبد اللہ ساکن نیانگر **قطعہ**

شکرانہ واہب العطیات
جس سے ہے کتاب کو مباہات

ترتیب کتاب کا سن و سال
ڈھونڈا تو عیاں ہوا۔ فیوضات
۱۲۹۷ھ

فاتحۃ الحواشی

مع

تمہید حصّہ دوم

مکتوبات یعقوبیہ

امابعد الحمد والصلوٰۃ۔ اس کے قبل ایک حصہ اُستاذی حضرت مولنٰا محمد یعقوب صاحب رحمہ اللہ علام الغیوب کے مکتوبات کا مطبع احمدی علیگڈھ میں باہتمام و ترتیب حکیم امیر احمد عشرتی طبع ہو چکا ہے جو مشتمل ہے اکیس خط پر اور گو اُس میں گیارھواں نمبر دو خطوں پر ہے مگر سولھواں نمبر کسی خط پر نہیں اس لئے کل اکیس ہی رہے۔ اور اُسی حصہ کی تمہید میں ناقل نے بقیہ مکتوبات کے موجود ہونیکی اطلاع کے ساتھ اُن کے نہ چھاپ سکنے کا عذر کیا ہے جس کو دیکھکر طبیعت کو اُس بقیہ کے حاصل کرنیکے لئے بیچینی ہوتی تھی حسن اتفاق سے وہ بقیہ بھی مع اصل مطبوعات کے دستیاب ہو گئے۔ یہ سب مکتوبات خاص حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ کے دست مبارک کے لکھے ہوئے ہیں جس کو احقر خوب شناخت کرتا ہے اور مکتوب الیہ یعنی منشی محمد قاسم اجمیری مرحوم کے صاحبزادہ قاضی عبدالحق سلمہ کے پاس محفوظ تھے قاضی صاحب نے یعضے بذریعہ ڈاک بذریعہ ایک عزیز مہمان کے عطا فرما دئے جزاہم اللہ تعالیٰ جو لعبد نقل واپس کر دئے گئے۔ اُن میں سے جو چھپ چکے ہیں اُن سے تو صرف مطبوعہ کا مقابلہ بغرض تصحیح کر لیا گیا جو بالکل اخیر میں منضم ہے اس مقابلہ میں بعض مقامات و قلیل ما ہی ایسے بھی نظر پڑے جہاں مطبوع کی عبارت مناسب تھی اور اصل میں سہواً کچھ تسامح ہو گیا ہے اس اختلاف کو اس صحتنامہ کے متصل بعنوان نسخہ کے ظاہر کر دیا ہے بوجہ ادب کے۔ اور غیر مطبوعہ کو نقل کرا کر اُس کو حصہ دوم قرار دیا گیا۔ جو بائیسویں نمبر سے شروع کیا گیا تاکہ حصہ اول سے سلسلہ مرتب رہے۔ مجموعۂ عدد سب کا (۶۴) ہے اور حصہ اول کی تمہید سے جو ان کا عدد ستر معلوم ہوتا ہے اور اُس کے خاتمہ سے جس میں مضامین کی فہرست ہے اکہتر معلوم ہوتا ہے سو ان مکتوبات زائدہ میں سے بعض تو دستیاب نہیں ہوئے اور دو مکتوب بوجہ اشتمال حالات خانگی قصداً درج نہیں کئے غیر جتنے بھی ہیں نعمت عظمیٰ ہے ان

مکتوبات کا مفید اور ضروری ہونا تفصیلاً اُن کے ملاحظہ سے اور اجمالاً خود صاحب مکاتیب رحمہ کی سچی شہادت سے (جو حصہ اول کی تمہید میں منقول ہے من قولہ جو تحریرات الیٰ قولہ بہت مفید ہوگا) منکشف ہوگا - غرض دونوں انکشاف اجمالی و تفصیلی اس شعر کے مصداق ہیں ؎

آفتاب آمد دلیل آفتاب گر دلیلت باید ازوے رومتاب

ان مکتوبات کے ساتھ ایک عجیب پرچہ نظر سے گذرا یعنی اکھاڑہ کے مختلف حالات کے متعلق دعائیں خاص حضرت کے دست مبارک کی لکھی ہوئی چونکہ اُس کے چھوڑنے کی کوئی وجہ نہ تھی بلکہ اُس سے حضرت کی جامعیت اور زندہ دلی و اخلاق کی ایک عجیب شان معلوم ہوتی ہے اس لئے اُس کو اخیر میں ملحق کر دیا فقط

(کتبہ اشرف علی منتصف صفر ۱۳۳۷ھ)

نوٹ ان مکاتیب سابقہ فی الطبع و لاحقہ فی الطبع کے متعلق جمع کے وقت ہی سے خیال تھا کہ بعض بعض مقامات حل طلب کا تحشیہ کیا جاوے مگر اتفاقات مانعہ کے سبب توقف ہوتا رہا - بحمد اللہ تعالیٰ اب نصف صفر ۱۳۴۴ھ کو (کہ جمع کے وقت سے پورے سات سال ہوتے ہیں) اس تحشیہ کا سلسلہ شروع ہوا تھا اللہ تعالیٰ بالخیر اور نام ان حواشی کا حظوظ خوبی بر خطوط یعقوبی کئی مہینے پہلے سے سوچ لیا تھا -

(اشرف علی)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغازِ کتاب

پہلا خط برادرم عزیز ولی محمد قاسم سلمہ اللہ تعالیٰ وابقاہ - بعد سلام مسنون واشواق مشحون مطالعہ کریں - تمہارے کئی خط پے در پے میرٹھ ہو کر میرے پاس آئے اتفاقات سے بندہ اُن دنوں دیوبند اور نانوتہ میں رہا اور کچھ ایسے شغل پیش آئے تھے کہ خط کا جواب لکھنا بہت دشوار تھا آخری خط تمہارا رجسٹری شدہ میرٹھ سے ہو کر آیا اور اُس سے پہلا خط چند روز پہلے اُس سے کہیں کہیں ہو کر آیا تھا - مگر مجھے سوائے نام نیا نگر کے کوئی پتہ تمہارا یاد نہ تھا اب یہ سوچا کہ تم عرس[عہ] میں آؤ گے اس لئے یہ خط معرفت میاں لال محمد باطلی کے بھیجتا ہوں - ایعزیز یہ محبت تمہاری خدا واسطے کی ہے خدا اس کو ترقی دے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ارواح کے لشکر جدے جدے ہیں جو اصل میں ایک دوسرے کی شناخت رکھتے ہیں اُن کی آپس میں الفت ہو جاتی ہے اور جن میں شناخت آپس کی نہیں ہوتی مختلف رہتے ہیں یہ معرفت اصلی روحی ہے کہ تمکو اس گنہگار کے ساتھ ربط ہے دیکھے ہو اگرچہ تمہاری نیت اور قصد محض خیر اور بالکل خوبی ہی خوبی ہے اور خدا تعالیٰ تم کو اس کا ثواب عطا فرمائیگا مگر کسی کا حال بے تجربہ[عہ] اور برتے معلوم نہیں ہوتا بزرگوں کے کلام نقل کرنے سے کیا ہوتا ہے دیکھو طوطا کیا ہو بہو آدمی کی بولی بولتا ہے کیا وہ آدمی ہو جاتا ہے؟ آدمی مشتاق اُس کا ہو جو آپ صاحب کمال ہو نقل کرنے والے کو کیا دیکھئے اصل کو ڈھونڈئے تم اس عاجز کا حال اہل اجمیر سے

عہ قولہ عرس میں آؤ گے الخ - اُس وقت تک مکتوب الیہ کو حضرت سے خاص تعلق نہ ہوا تھا جیسا کہ تاریخ کتابت خط ہذا و زمانہ ابتدائی تعلق مذکورہ تمہید مکتوبات کے تطابق سے و نیز خود اس خط کے مضمون سے بھی معلوم ہوتا ہے اب یہ سوال نہیں ہو سکتا کہ حضرت نے اپنے مرید کیلئے شرکت عرس کو کیسے گوارا فرمایا ۱۲ محفوظ

عہ قولہ کسی کا حال بے تجربہ الخ کیسے کام کی بات ہے جسکا لحاظ پیر کی تلاش کرنیوالوں کو از بس ضروری ہے اس کے اہمال سے غلطی عظیم میں مبتلا ہو جاتے ہیں -

Marfat.com

معلوم کرو کہ کس قدر ابتر تھا کہ ستار[عہ] اور راگ ناچ میں گذرتی تھی نماز و جماعت و تقوے و طہارت سے کچھ بحث نہ تھی اب ہر چند کہ بظاہر اُن باتوں سے توبہ کی اور حضرت مرشد العالم حاجی صاحب مدظلہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا مگر اصلی بات[عہ] کہاں بدلتی ہے ویسا کا ویسا ہی رہا۔ البتہ ظاہر کی ریا پردہ اُن عیوب کا ہوگیا یہ اُس کی ستاری کی شان ہے ورنہ عالم الغیوب خوب جانتا ہے کہ باطن اس ناپاک کا کیسا کچھ خراب ہے یہ روسیاہ اس قابل نہیں کہ کوئی اس کی صحبت میں آوے تم نے سنا ہوگا کہ بروں کا پڑوس بھی خراب کرتا ہے اس لئے بنظر خیر خواہی تمہیں اپنا حال لکھا ہر چند ظاہر کرنا اپنے عیبوں کا بھی عیب اور گناہ ہے مگر تمہارے رفع اشتباہ کے لئے یہ کچھ لکھدیا اب اس عاجز کو تم ایسا بھول جاؤ کہ گویا کبھی یاد بھی نہ تھا۔ اور تمہاری تحریر سے تمہاری نیت خیر اور خوبی حال سمجھ میں آئی۔ اللہ جلشانہ زیادہ ترقی کرے۔ اور ثبات قدم نصیب کرے میاں غلام حسین کو میرا سلام پہونچانا اور یہ کہنا کہ تمہاری خیریت معلوم ہوئی خدا تم کو خوش رکھے۔ میں احباب اجمیر کو بھولا نہیں۔ مگر ملاقات قسمت کی بات ہے خدا پھر حاضری اُس بارگاہ کی نصیب کرے کہ تم لوگوں سے بھی ملاقات ہو۔ بھورے خاں کو بعد سلام مضمون واحد پہونچانا فقط

بکم رجب ۱۲۸۳ھ راقم محمد یعقوب دیوبند مسجد چھتہ۔

دوسرا خط برادرم عزیز القدر گرامی شان منشی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ از احقر محمد یعقوب بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ بعد عرصہ کے تمہارا خط آیا۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم نے میرا کہنا مان[عہ] لیا۔ اور ویسے ہی عمل کیا خیر بہر حال سوال کا جواب ضرور ہے عزیز من راہ محبت بہت نزدیک مگر نہایت دشوار گذار

عہ قولہ ستار اظہار معصیت کے شبہ کا جواب بعد میں خود ذکر فرمایا ہے فی قولہ تمہارے رفع اشتباہ کے لئے الخ جسکا حاصل یہ ہے کہ بضرورت دینیہ جائز ہے خواہ اپنی ضرورت ہو جیسے اصلاح چنانچہ بہت صحابہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں ایسا کیا آپنے اُن پر منہی عنہ کا نکیر نہیں فرمایا اور خواہ دوسرے کی ضرورت ہو جیسے دفع تلبیس نیز اظہار اجمالی و اظہار تفصیلی میں بھی تفاوت ہے جیسے اپنے کو عاصی کہنا درست ہے اور اُن معاصی کے تفصیلی واقعات کہ فلاں روز ایسا کیا تھا یہ نادرست ہے ۱۲ اخطوط عہ قولہ اصلی الخ یہیں ایک مسئلہ کی تحقیق ہے کہ ریاضت کے دو اثر ہیں اعمال پر ترک کا اور اخلاق پر اکہ وہ اصول ہیں اعمال کے اور اصلی بات سے یہی مراد ہے) ضعف و اضمحلال کہ اُسکو اعتدال بھی کہتے ہیں باقی اخلاق کا ازالہ و استیصال کہ مادہ ہی نہ رہے یہ نہیں ہوتا اور یہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ اذا سمعتم بجبل زال عن مکانہ فصدقوہ واذا سمعتم برجل زال عن جبلۃ فلا تصدقوہ۔ اور راز اس میں یہ ہے کہ مادہ کا وجود کسی خلق کا بھی مذموم نہیں ہاں اُس کے منقضا پر عمل کرنا یہ مذموم ہے اسی کے ازالہ کا انسان مکلف ہے باقی کثرت ترک سے کہ ریاضت کی حقیقت ہے خود اقتضا بھی ضعیف ہو جاتا ہے اور یہ ضعف معین ہوتا ہے ترک کا پس اگر بعد ریاضت کے کچھ اثر اقتضا کا پائے ریاضت کو بیکار و ضائع نہ سمجھے ۱۲ اخطوط عہ قولہ کہنا مان لیا یعنی مجھ سے مرم استفادہ کا قصد چھوڑ دیا جسکا مشورہ پہلے خط میں ارشاد فرمایا تھا ۱۲ اخطوط

Marfat.com

ؔ سعدیا کنگرهٔ عشق بلند است بلند　　دست ہر بوالہوس آنجا بہ فضولے نرسد

اور یہ راہ[عه] آسان ہے بلکہ بہت آسان ہے۔ مگر نہایت ہی دور۔ ہر چند اس راہ کے دو قدم ہیں۔ مگر ہر قدم لکھوک منزل اور کروڑ کا ہے جس کی دستگیری ہو جائے ایک پل میں طے ہو۔ اور جسپر عنایت نہ ہوا ایک آدم اور ایک کانٹے میں اُلجھ کر عمر کھو دے خلاصہ اس طول کا یہ ہے کہ اُس بارگاہ عالی میں قبولیت حاصل ہو اگر دیکھے کہ وصول وہاں تک میسر نہیں اور اگر غور کیجئے تو مطلوب حقیقی قبول ہے نہ وصول۔ دیکھو چور کمند لگا کر خوابگاہ شاہی میں جا سکتا ہے مگر جب خبر ہو جائے جوتیاں کھا وے۔ اور غلام خاص کہ خدمت سے بر ہونگی راہ ہوا ور خدمات نمایاں بجا لاوے۔ ہر دم مقبول بارگاہ ہے۔ ہر چند بظاہر دور ہے مگر اُس کا ہر کام مقبول ہے۔ اور اگر وصول اور قبول باہم جمع ہوں تو سبحان اللہ محبوبیت سے بڑھکر کوئی مقام نہیں اور راہ وصول کا خلاصہ خودی کو چھوڑنا ہے۔ کہ علاج اُسکا متقدمین کے نزدیک وہ ہے جو "منہاج العابدین"[عه] میں مذکور ہے۔ اور متاخرین کے نزدیک کثرت ذکر اور کم کھانا۔ کم سونا۔ کم بولنا۔ اور کم خلق سے ملنا۔ اس کی اصل ہے کہ غلبۂ ذکر میں سب صفائی[عه] ایک ہی ساتھ ہو جاتی ہے اور مشغولی ذکر کی کم سے کم ایک پہر یعنی آٹھواں حصہ شب و روز کا چاہئے اور اعلیٰ یہ ہے کہ ایک تہائی آرام کرے اور تہائی ذکر میں گذارے۔ اور ایک تہائی میں حقوق خلق اگر ذمہ ہوں ادا کرے اور کچھ علائق نہیں رکھتا ہے تو اُس کو اوراد اور وظائف میں گذارے اور اول ابتدا ذکر جہر لسانی پھر جہر کے ساتھ۔ ذکر خفی بھی کرے۔ اُس کے بعد مراقبات اُس کے بعد انشاءاللہ تعالیٰ وہ امور ہوتے ہیں کہ وہی خود رہبر ہو جاتے ہیں اور ان سب امور میں اتباع شرع شریف اور استقامت راہ سنت پر لازم ہے ورنہ یہ سب باتیں بیکار ہوتی ہیں　اور اگرچہ[للعه] وصول ہو مگر وہی

عه قولہ یہ راہ الخ۔ مراد طریق سلوک بالاعمال والطاعات الظاہرہ والباطنۃ ۱۲ حظوظ عه قولہ منہاج العابدین الخ مراد اصلاح اخلاق جدا جدا ۱۲ حظوظ عه قولہ سب صفائی۔ اس میں دو شرط ہیں ایک یہ کہ معاصی سے بالکلیہ اجتناب ہو دوسرے یہ کہ بقدر ضرورت اخلاق کی بھی اصلاح ہوتی رہے گو اُس میں اتنی تدقیق نہ ہو جیسی منہاج العابدین وغیرہ میں مذکور ہے کہ ذکر و فکر کے طریق میں زیادہ تدقیق کو شاغل عن المقصود قرار دیکر اُس کی طرف زیادہ التفات کو منع کیا گیا ہے ۱۲ حظوظ للعه قولہ اگرچہ وصول ہی ہو۔ اس وصول کی تفسیر اس مکتوب میں اوپر آئی ہے۔ یعنی خودی کو چھوڑنا جس کا حاصل تقویت نسبت عبد مع الحق ہے اور صرف یہ مقصود نہیں یہ اہل باطل کو بھی ہو جاتی ہے مقصود قبول ہے جیسا اس خط میں مصرح ہے جس کا حاصل نسبت حق مع العبد ہے اول نسبت کو فنا سے دوسری نسبت کو رضا سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے ۱۲ حظوظ

چور کا سا قصہ ہوتا ہے اور راہ قبول منحصر اتباع سنت پر ہے۔ ظاہر میں، باطن میں، عقیدہ میں، عمل میں بدعات اور رسوم سے اعراض کرنا اس زمانہ میں اتباع سنت کی اصل ہے طالب کو لازم ہے کہ ہر امر حکم خدا اور رسول پر اور اقوال علماء حقانی پر جانچ لے اور اُس کو حق سمجھے اور اعتقاد کرے اگر توفیق عمل کی پاوے شکر بجالاوے نہیں تو اپنے آپ کو قصوروار اور نابکار سمجھے اور عجز و زاری میں عمر گذارے اور زنہار زنہار[عہ] راہ تاویل کی نہ چلے اور بُرے عمل کر کر اپنے آپ کو بھلا نہ بتاوے کہ یہ اصل تمام شیطان کے مکروں کی ہے اور اپنے اُن دوستوں کو یہ سب مضامین پہونچائیو کہ عشق[عہ] ایک ہی چیز ہے جدھر متعلق ہو۔ فرق تعلق کا ہے۔ اس کا شکر کرو اور اس کو رائگاں نہ کھوؤ۔ چند اشغال جو احقر لکھتا ہے کیجیو۔ یہ خط یہاں تک تمام ہو کر ایک مدت پڑا رہا۔ اور احقر کو بوجوہ چند اس کے لکھنے کی مہلت نہ ہوئی غالباً تمہارا انتظار حد سے گذرا ہوگا۔ اور محمول بے اعتنائی پر کیا ہوگا مگر کیا کیجے بقول مولانا روم[عہ] سے

اے رفیقاں راہ ہا را بست یار　　　آہوئے لنگیم او شیر شکار

جز بہ تسلیم و رضا کو چارۂ　　　در کفِ شیرِ نر خونخوارۂ

بالجملہ اب یہ لکھنا مقصود ہے کہ وہ چند باتیں جنکو میں لکھتا ہوں موافق فرصت اور دل لگنے کے کرنی

عہ قولہ زنہار راہ تاویل کی نہ چلے۔ یہ اُس مرض پر تنبیہ ہے جس میں ایک عالم مبتلا ہے خصوص اہل علم کا طبقہ کہ اپنی کسی غلطی کا اعتراف نہ کرینگے سب میں تاویل کریں گے جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ اُنسے کسی علمی و عملی غلطی کا صدور ہی نہیں ہوتا اور جو تاویل شرعی ضرورت سے ہو جس کا منشا دین ہی ہوتا ہے نفس نہیں ہوتا وہ اس سے مستثنیٰ ہے وہ حقیقت میں تاویل نہیں تحقیق ہے۔ ۱۲ حظوظ عہ قولہ عشق ایک ہی چیز ہے۔ غالباً یہ تمہید ہے علاج عشق مجازی کی جیسا آگے طریق علاج سے بھی معلوم ہوتا ہے ۱۲ حظوظ عہ قولہ بقول مولانا روم یہ جبر محمود کہلاتا ہے جس کا حاصل ہے اپنے کمالات کی نفی جس میں اپنی صفت اختیار بھی داخل ہے اُس کی نفی بھی کمال ہونے کی حیثیت سے کیجاتی ہے اور اُس کا مقابل جبر مذموم ہے جس کا حاصل ہے اپنے نقص کی نفی یعنی اگر کوئی معصیت و عیب جو کہ نقص ہے صادر ہو جاوے تو اُس میں اپنے اختیار کی نفی کرنا پس اختیار جو کہ تعلق بالنقص کے سبب نقص تھا اُس کی نفی کی پس اختیار میں دو حیثیت ہیں ایک حیثیت کمال ہونے کی اس حیثیت سے اُس کی نفی جبر محمود ہے اور ایک حیثیت ہے نقص ہونے کی اس حیثیت سے اُس کی نفی جبر مذموم ہے ۱۲ حظوظ۔

Marfat.com

چاہیے۔ اک کثرت تلاوت اسم یاودود[ع] کی بے قیدکسی پرہیز اورکسی شرط کے ہر وقت اور ہر لحظہ اور بطور وظیفہ کے ایک ہزار بار ہر روز بالضرور پڑھنا چاہیئے اور یا مقلب القلوب ایک سو بہتر بار اس کے ساتھ پڑھے۔ اور اگر کسی وقت خلوت ممکن ہو تو ان اسمار کو دو سو یا تین سو بار بتصور مطلوب تلاوت کرے اور خداوند کریم سے دعا کرے کہ الہٰی مجکو بت پرستی سے چھڑا کر حق پرستی نصیب کر۔ اور اپنے غیر سے روگرداں کرکے اپنی طلب اور عشق عنایت فرما۔ اور جس صورت کے ساتھ دل کو ربط ہے اُس کو حجاب نور مطلوب حقیقی خیال کرے اور یہ خواہش کرے کہ یہ پردہ میرے حق میں رہزن نہ ہو۔ اور مجکو دریافت اصل حقیقت سے غلطی میں نہ ڈال اور اگر فرصت ملے تو بارہ سو بار لا الٰہ الا اللہ بحضور و تصور لامقصود کے باآواز نرم وحزیں پڑھے۔ اور اگر یہ عدد ایک وقت میں ممکن نہو تو شب و روز میں بہ حسب فرصت دو بار یا تین بار کرکے پورا کرے اور کسی قدر درود شریف کم کم پانچ سو مرتبہ سے نہ ہو اور اسی قدر استغفار ہر روز وظیفہ کرے بلکہ اگر اور وظیفہ قضا ہو تو یہ دونوں قضا نہ ہوں ان کو اصل سمجھے اور ہر وظیفہ کے اول و آخر میں درود شریف گیارہ گیارہ بار بالضرور پڑھے اگر اس عرصہ میں صحبت کسی صاحب باطن متبع شرع کی نصیب ہو تو اُس کی خدمت غنیمت سمجھے ورنہ بظاہر[ع] سب سے حسن ظن رکھے اور اُن کے قول و فعل پر اعتماد نہ رکھے عمل اور عقیدہ اور رسم موافق شرع کے کرے۔ ذرا مخالفت نہ کرے اللہ جل شانہ ہم سب کو سب سمیت اپنی مرضی پر قائم رکھے۔ اور نفس و شیطان کے پھندوں سے چھڑا کر خاتمہ بخیر نصیب کرے۔ اگر کبھی یاد آوے تو اس ناکارہ کو سب دوستوں سے امید دعا

عہ قولہ یاودود ۔ و یامقلب القلوب ۔ یہ مراد نہیں کہ اُس محبوب کی مودت کی تحصیل اور اُس کے قلب کی تحویل کی نیت سے پڑھے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ اپنے ساتھ حق تعالیٰ کی مودت کی تحصیل اور اپنے قلب کی تعلق سے خالق کی طرف تحویل کی نیت سے پڑھے چنانچہ آگے دعا کے مضمون میں اس کی تصریح ہے کہ الہٰی مجکو بت پرستی سے چھڑا کر الی قولہ اپنی طلب اور عشق عنایت فرما اسی طرح آگے جو ارشاد ہے کہ بتصور مطلوب یہ تصور بھی اس حیثیت سے نہیں کہ مطلوب مطیع ہو جاوے بلکہ اس حیثیت سے ہے کہ یہ حجاب مرتفع ہو جاوے چنانچہ قریب ہی اس کی بھی تصریح ہے فی قولہ یہ پردہ میرے حق میں رہزن نہ ہو ۱۲ حظوظ ۔ عہ قولہ ورنہ بظاہر الخ ۔ شیخ کامل کے میسر ہونے کے قبل تک کے لئے کیا پاکیزہ و مفید اور احتیاط کا دستور العمل ہے پریشان حال اس کی قدر جانتے ہیں ۱۲ حظوظ

Marfat.com

خاتمہ بخیر کی ہے تم نے اسم مبارک حضرت پیر و مرشد کا پوچھا تھا نام نامی اُن کا مخدوم عالم قطب اقطاب غوث زماں حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ العالی ہے پہلے تھانہ بھون میں تشریف رکھتے تھے وہ ہمارے وطن سے سات کوس ہے اب مکہ شریف میں مقیم ہیں کہ ہزاروں کوس کی راہ ہے - اور یہ بھی معلوم ہو کہ طلب اس راہ عہ کی غایت مطلوب ہے - اور بڑی نعمت اُس کا شکریہ ہے کہ اُس کو ضائع نہ کرے اور اگر کچھ حاصل معلوم نہ ہو تو گھبراوے نہیں سہ

چوں نشینی بر سرِ کوئے کسے | عاقبت بینی تو ہم روئے کسے
گفت پیغمبر کہ چوں کوبی درے | عاقبت زاں در بروں آید سرے
سایۂ حق بر سرِ بندہ بود | عاقبت جوئندہ یابندہ بود

ہمت عالی رکھے اور خواب و خیال اور کشف و کرامت کی حقیقت کچھ نہ سمجھے اور انکو کچھ شمار نہ کرے اور انکا ہونا نہ ہونا ایک جانے بلکہ نہ ہونیکو فراغ عہ خاطر کا سبب سمجھے اور اگر احیاناً کوئی خواب ایسی نظر آوے کہ کچھ انوار دیکھے یا زیارت بزرگونکی ہووے یا کوئی نعمت حاصل ہو اسکو مبارک سمجھے اور سوتے وقت آیۃ الکرسی عظیم تک اور درود شریف اور الم نشرح سترہ بار اور سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھا کرے اُس سہ کی برکت سے اچھی خوابیں نظر آیا کرینگی اور چاہئے کہ ہر حال طلب کم نہ ہو باقی زیارت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ وقت اور نصیب للعہ پر منحصر ہے

عہ قولہ طلب اس راہ کی و قولہ گھبراوے نہیں - سبحان اللہ کیا اکسیر تعلیم ہے آدھے سلوک سے زیادہ اس میں بھر ہے عمل کرے تو قدر ہو ۱۲ حظوظ عہ قولہ فراغ خاطر کا سبب - ان مسائل کی قیمت کس زبان سے ظاہر کروں اور ان سے جو حالت وجد کی مجھپر گذرتی ہے کس طرح سمجھاؤں کیا جواہر بھر دئے ہیں اور آگے جو فرمایا ہے اُس کو مبارک سمجھے اُس سے مطلوبیت لازم نہیں آتی غرض مقصودیت کی نفی ہے اور محمودیت کا اثبات ۱۲ حظوظ سہ قولہ اسکی برکت سے - خاصیت بیان کرنے سے اُس کا مقصود ہونا لازم نہیں آتا خصوص جبکہ اوپر اُس کی مقصودیت کی نفی تصریحاً فرمادی گئی ہو باقی یہ کہ خاصیت کس مصلحت سے بتلائی گئی ممکن ہے کہ کسی خاص طالب کی کسی خاص حالت سے شیخ کو اندازہ ہوا ہو کہ یہ غیر مقصود اس کے لئے مقصود کی طرف متوجہ ہوجانیکا ذریعہ ہوجاویگا یہ شیخ کی رائے پر ہے ۱۲ حظوظ للعہ قولہ نصیب پر منحصر ہے - بڑی ہی غلطی کا ارتفاع ہے لوگ اس دولت کو اختیاری سمجھ کر عدم حصول سے بے حد پریشان ہو رہے ہیں اس میں اُن کی اس ضیق سے نجات ہے ۱۲ حظوظ -

Marfat.com

ہرچند اس کے لئے بہت طریقے لکھے ہیں اور بزرگوں سے پوچھے مگر بات وہی ہے کہ نصیب سے تعلق ہے اور وقت پر موقوف ہے والسلام مورخہ ۱۵ ربیع الثانی ۱۲۸۴ھ

تیسرا خط بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیہ - بعدہ برادرم عزیز القدر طالب صادق سالک راہ حق منشی محمد قاسم مد اللہ عمرہ وزاد قدرہ وبلغو الی مایرضاہ - بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ فرمادیں - آپ کا خط بجواب نامۂ احقر آیا مضامین طول وطویل اُس کے واضح ہوئے - ان دنوں ان اضلاع میں بیماری بخار ولرزہ عام ہو رہی ہے - احقر بھی برائے چندے مبتلا تپ لرزہ رہا - انہیں دنوں تمہارا خط آیا جواب لکھنے میں ہرچند جلدی کی مگراتنی دیر ہوئی - اور بسبب قلت فرصت اور کاہلی طبیعت احقر کو خط لکھنا نہایت دشوار ہے تمہاری تالیف قلب کی جہت سے اتنا لکھا معاف[ع] فرمادیں در باب **فرقۂ وہابیہ** اور بدعتیہ کے جو کچھ لکھا ہے احقر کے نزدیک طرفین خالی از تعصب[ع] نہیں اور احقر مولوی اسمعیل صاحب شہید کو اور اُس خاندان کے علماء کو اپنا پیشوا سمجھتا ہے اور بے تعصب اُن کی باتیں موافق قرآن وحدیث کے پاتا ہے اور اُن کے مخالفین کو حق سے برکران اور ہٹ دھرمیاں کرتے دیکھتا ہے - اور ہرچند اصل میں وہابیہ جو فرقہ عرب میں گذرا اور اب تک اُن کے لوگ باقی ہیں اُن کی نسبت حکایتیں بہت سی بری سننے میں آئی ہیں مگر اُس فرقہ کے بعض لوگوں سے جو ملاقات ہوئی تو جیسا سنا تھا ویسا نہ پایا - بلکہ سوائے لامذہبی اور تشدد بعض امور میں - کوئی خرابی اُن کے اندر نہیں دیکھی - مگر اب وہابیہ اُن کا نام ہے کہ پانچ وقت کی نماز کی تاکید کریں اور ناچ نہ دیکھیں اور ڈھولک نہیں ریشم پہننے سے پرہیز کریں اور پیران عظام کو خدا کا بندہ اور اُس کے حکم کے آگے عاجز سمجھیں

ع قولہ معاف فرمادیں - اللہ اکبر شیخ جو کہ مستحق ناز ہے طالب کے ساتھ اس نیاز سے پیش آوے اس سے بڑھکر انکسار وحسن اخلاق کیا ہوگا محبوبیا ختہ مولانا کے اشعار یاد آگئے ؎

آنکہ از کبر شد لت لرزاں بود + چوں شوی چوں شمع پیش گریاں شود + آنکہ از ناز شد ل جاں فرح رنج دہ + چونکہ آید در نیاز او چوں ل بود +

مدعیان حسن اخلاق اس کو دیکھیں تو معلوم ہو کہ اُن میں الفاظ ہی الفاظ ہیں بقول مولانا ؎

تو بیک زخمے گریزانی زعشق + تو بجز نامے چہ میدانی زعشق - ۱۲ خلوظ عہ قولہ خالی از تعصب نہیں - مراد عوام ہیں گو نام کے اہل علم ہوں خواص حقیقی مراد نہیں ۱۲ خلوظ

اور کسی کی سوائے خدا کے نذر نہ کریں اور منت نہ مانیں اور بدعات کو بدعت کہیں اور راہ سنت کی تلاش کریں - برادر عزیز تمام بزرگان دین علما ہوئے یا درویش شرک اور بدعت کے ہی رفع کے لئے ساعی رہے اُن کی کتابیں اور ملفوظ اب بھی کہیں کہیں باقی ہیں اور اتباع شرع شریف کو اصل تصوف کی سمجھا ہے اور کتابوں کے باب میں جو تم نے استفسار کیا ہے یہ سب کتابیں بہت خوب ہیں ان کو دیکھا کرو - اور قرآن شریف کا ترجمہ اور کسی کتاب حدیث کا ترجمہ اگر وہاں کوئی اُستاد[ع] مل سکے تو اُس سے پڑھ لو - نہیں آپ مطالعہ کیا کرو اور اُن دوست کا حال جو لکھا ہے یہ رعب محبت کے لوازم سے ہے ع باوجودت زمن آواز نیاید کہ منم - محبت میں یہی اصل ہے کہ محبوب کے سامنے محو ہو جائے اور سب خواہشوں کو گم کر دے - ورنہ محبت ناقص ہے کیونکہ اس صورت میں محبوب وہ خواہشیں ہیں نہ وہ یار دل نواز حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو عاشق ہو اور گناہ سے بچے یعنی عفت اور پاکیزگی اختیار کرے اور اپنا حال چھپاوے اگر مر جاوے گا تو شہید ہوگا - اور فرق تعلق کا جو پوچھا ہے یہ بات ایک مثال سے سمجھ میں آسکتی ہے - مثلاً ایک شخص ہو کہ بیماری صفرا کے سبب اُس کا ذائقہ تلخ ہو رہا ہے تو اب وہ ہر مٹھائی کو تلخ سمجھتا ہے اب اگر فرض کرو کہ کوئی ایسا ہی اصل پیدائش سے ہو تو ظاہر ہے کہ وہ کبھی لذت شیرینی سے آگاہ نہیں ہو سکتا - اور جو کوئی صحیح و سالم ہوگا اور فرض کرو کہ قند سیاہ کھا کر لذت اُٹھاتا ہے تو بیشک اگر وہ قند مکرر کھاویگا تو نہایت لذت پاویگا - مثلاً عنین یعنی نامرد کے نزدیک عورت اور دیوار برابر ہے اور جو مزاج صحیح رکھتا ہے اور نامرد نہیں ہے وہ ہر دم متلاشی عورت کا ہوگا بالجملہ طلب جمال اور تعلق طبیعت کا اس طور پر کہ مغلوب کی ایک کیفیت ہو جائے یہ علامت اس بات کی ہے کہ یہ شخص مزاج صحیح و سالم رکھتا ہے اور جمال اصلی کا اگر اس کو ادراک ہو اور آنکھ قلب کی کھلے اور حسن غیبی اُس کے سامنے جلوہ گر ہو تو ہزار جان سے عاشق زار ہو جاویگا اور

ع قولہ کوئی استاد الخ - بڑے کام کی بات ہے اکثر لوگ اس سے غافل ہیں اور غلطیوں میں پڑتے ہیں بے اُستاد کے خود مطالعہ کرنے میں غلط فہمی سے محفوظ نہیں رہ سکتا اور اس سے شبہ نہ ہو کہ اس کے بعد خود مطالعہ کی اجازت ہے کیونکہ یہ اجازت مقید ہے ایک قید کے ساتھ وہ قید یہ ہے کہ جہاں شبہ رہے اُستاد سے جب کبھی میسر ہو رجوع کرے دلیل اس قید کی اُستاد کی ضرورت کا ثابت ہو جانا ہے ۱۲ اعلوط

Marfat.com

اُس کیفیت میں سرشارِ خمار تا آخر دم بلکہ ابد الآباد تک رہیگا۔ اس لئے مبارکباد ہر عاشق کو اُس کا عشق[عہ] اگرچہ ایک پتھر کا ہی ہو اور یہی مطلب ہے اس قول مشہور کا کہ عشق مجازی نردبان حقیقی ہے۔ اور ایک یہ بھی بات ہے کہ آدمی کو تعلق اغیار حجاب جمال حقیقی ہو رہا ہے اور جب عشق آیا اور سب تعلقات کو قطع کر دیا تو اب یہ ایک تعلق بہت جلد سہل دور ہو سکتا ہے۔ اس واسطے کہ ہر جمال پر تو اُس نور حقیقی کا ہے اور بعد غور سمجھ کا ہی فرق ہے اور اشعار مثنوی کے جو مرقوم تھے اُن میں اشارہ اول بیت میں پختگی کی طرف ہے کیونکہ بوالہوسی اور عشق میں فرق ہے اور دوسرے شعر کا یہ مطلب ہے کہ آدمی پابند صورت اگر طالب حق ہے تو یہ نردبان ہے ورنہ حجاب اور یہ اشارہ نقد ایمان کے جاتے رہنے سے ہے۔ شرکوں سے مراد افراد عالم ہیں کہ طلب مطلوب میں سب گرم ہیں۔ مگر دیکھئے وصول کسے نصیب ہو اور قبول کون یا دوسرے مطلب یہ ہے کہ اگر عالم کی کسی چیز سے تجھے کچھ کلفت ہو تو صبر چاہیئے کیونکہ طالب کو رنج و راحت پر نظر نہ کرنا چاہیئے یا مراد شرکوں سے بنی آدم خاص ہوں مطلب واضح ہے فرق عشق اور فسق[عہ] میں یہ ہے کہ ہوائے نفس عشق میں مغلوب ہوتی ہے اور فسق میں غالب چنانچہ اگلے شعر میں اسی غلبہ کو ہستی سے چھوٹنا کہا ہے۔ اور فسق کی اصل یہ ہے کہ جیسے بھوکے کے آگے تنجن اور جو کی روٹی شدت بھوک میں ایک ہو جاتے ہیں اور چند لقمے ہر ایک کے جب پیٹ میں گئے تو وہ جوش جاتا رہا۔ یہ فسق ہے۔ اور عشق یہ ہے کہ سمندر کے پانی کی طرح جتنا پیجئے اور پیاس دونی ہو اور یہ جو فرماتے ہیں کہ یہ عشق نہیں بلکہ خمار گندم ہے یہ اشارہ شہوت کی طرف ہے کہ کھانے سے پیدا ہوتی ہے اور اس میں باریک اشارہ آلودگی کی طرف ہے کہ حضرت آدم گندم کھانے کی جہت سے بسبب آلودگی کے

عہ قولہ اس لئے مبارکباد ہر عاشق کو اُس کا عشق کیا اچھی تحقیق ہے عشق مجازی کے پسندیدہ ہونے کی یعنی فی نفسہ وہ پسندیدہ نہیں ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ علامت ہے اُس شخص کے مزاج صحیح و سالم رکھنے کی الیٰ آخر ما قال آنفا پس اگر ادراک جمال حقیقی تک مفضی نہ ہو تو پھر پسندیدہ نہیں اور اس کے بعد جو دوسری حکمت بیان فرمائی ہے لقولہ ایک یہ بھی بات ہے الخ۔ یہ مشہور حکمت ہے اور بزرگوں کے کلام میں بھی مذکور ہے مگر حکمت اول غالباً حضرت رحمہ کی منفردات علوم میں سے ہے واللہ اعلم ۱۲ حظوظ عہ قولہ فرق عشق اور فسق میں الخ۔ سبحان اللہ کیا اچھی تحقیق ہے۔ اور آگے کیا اچھی مثال ہے۔

۱۲ حظوظ

Marfat.com

کے جنت سے نکلے اور یہ جو صورت پرستی فرمائی ہے۔ اے برادر مبتدی کو یہی ظاہر کی نقش و نگار اور متوسط کو انوار و اسرار اور منتہی کو نسبت بے رنگ مگر یہ سب صورت پرستی ہے۔ عالم معنی وہم وخیال سے منزہ اور برتر ہے اور یہ مصرعہ یوں ہے۔ تانہ آں نور البصر پیدا کنی۔ یعنی وہ نور البصر جو جمال حقیقی کی طرف نگراں ہو بدون اس کے دعوائے عشق کا رسوائی ہے کیونکہ طالب غیر کا ہے درستی عہد و پیمان کا اشارہ توحید کی طرف ہے کہ سالک کو پیش آتی ہے اور جب تک یہ نہ ہو ایمان تقلیدی ہے اور خدائے تعالیٰ کو واحد سمجھنا پورا پورا نہیں ہر چند نجات ہو مگر عرفان نہیں اور سماع کے باب میں جو دو بیت فرمائے یہ سماع سماع چنگ و رباب نہیں بلکہ یہ ہے جو شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے ع بر آواز دولاب مستی کنند۔ میں نے اپنے حضرت پیر و مرشد سے سنا ہے یوں فرماتے تھے کہ راگ سننا مبتدی کو مضر ہوتا ہے کیونکہ اُس کو صفائی نہیں ہوتی اور منتہی کو کچھ حاجت نہیں رہتی ہر سمت اُس کے لئے سماع موجود رہتا ہے بلکہ اکثر دل کو مینھ برسنے کی آواز پر۔ قرآن شریف سننے سے اور کسی شعر پڑھنے یا سننے سے کیفیت ہوتی دیکھی ہے۔ اوراد کا شروع کر دینا خوب ہوا جو وظیفہ ایک وقت پورا نہ ہو سکے اُس کو دوسرے وقت پورا کر لینا چاہئے۔ درود شریف اور استغفار بھی بہتر ہے۔ اور کلمہ شریف کے ذکر میں ہر دس عدد کے بعد تخمیناً ایک بار محمد رسول اللہ

عہ قولہ مبتدی کو یہی ظاہر کے نقش و نگار الخ قابل وجد تحقیق ہے صورت کی اتنی تعمیم شاید کسی کی نظر سے نہ گذری ہو۔ انوار و اسرار تک کا حجاب ہونا تو محققین سے سنا تھا مگر نسبت بے رنگ کا حجاب ہونا یہ ہے علم دقیق مگر ہے عین تحقیق کیونکہ وہ بھی اس کا ہی حال ہے جو کہ اس کی صفت ہے اور اُس کی صفت کے حجاب ہونے میں کیا کلام ہو سکتا ہے ۱۲ خطوط عہ قولہ میں نے اپنے حضرت سے الخ حقیقت میں خاتمۃ التحقیقات ہے اور اس سے اگر متوسط کے لئے نافع ہونے کا احتمال ہو تو جواب یہ ہے کہ مبتدی یہاں مقابل منتہی کے ہے تو متوسط کو بھی شامل ہے۔ اور وجہ ضرر دونوں میں مشترک ہے۔ اور وہ قبل رسوخ نسبت کے مشغولی بغیر ہے جس کو سماع سے قوت ہو جاتی ہے ۱۲ خطوط۔

سہ قولہ تخمیناً۔ سبحان اللہ ایک ایک لفظ میں علوم ہیں تخمیناً میں یہ بات بتلا دی کہ گنتی کے پیچھے نہ پڑے۔ کہ تشویش ہے جو مخل مقصود ذکر ہے۔

۱۲ خطوط

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور وظائف میں تقدیم و تاخیر اور وقت کے آگے پیچھے ہونے کا مضائقہ نہیں اور برادرم مہربان خوابعہ ایک امر بے اعتبار ہے خاص کر ہم جیسے آلودہ لوگوں کا اگر خواب اچھا نظر آوے تو شکر ادا کرنا چاہئے ورنہ کچھ اُس کی طرف التفات نہ کرو - اور درباب نوکری کے جو لکھا ہے - اے عزیز یہ نوکری اچھی نہیں ہے آدمی کو تلاش حلال چاہئے - عمدہ سب سے مزدوری اور ہاتھ کا کام ہے - اور نوکری اگر اچھی ہو بعد اُس کے ہے - سردستعہ تم جو کچھ کرتے ہو کئے جاؤ - اور اس علاقہ کو برا سمجھو اور اللہ جل شانہ سے دعا کرو کہ وہ تم کو اس سے نجات دے اور رزق حلال سے وسعت دے اگر کوئی صورت تجارت کی بن سکے تو وہ کرلو ہر چند فکر سود و زیانسہ ایک بڑا شغل ہے مگر بہر صورت حلال ہے - اور یاد رہے کہ نصیب سے زیادہ کسی کو کسی صورت سے نہیں ملتا مگر آدمی طلب حلال میں کیوں کوتاہی کرے - اور مناسب ہے کہ ہر روز ایک وقت معین پر موت کو یاد کیا کرو اس طرح کہ نقشہ اپنے مرنے کا جی پر جم جاوے اور زیارت قبور اجیانًا کرتے رہو اور عوام مومنین کے مقابر میں کبھی کبھی جا کر اُن کو فاتحہ اور ثواب سے یاد کرو اور اپنی موت کو یاد کرو - اور جو کچھ تم نے بیان اشتیاق اور ارادہ آنے کا لکھا ہے اور حقیقت میں تم کو اس روسیاہ سے ایسی ہی محبت ہے مگر ملاقات میں جلدی نہ کرنا چاہئے اگر مقدر میں ہے تو نصیب ہو جائے گی ورنہ قیامت بہت قریب ہے ہمارا تمہارا وہاں کا وعدہ ہے اللہ ہم سب کو اپنی رحمت سے بخشے اور فضل کرے آمین - اور بدون فراغ اشغال ضروری اور بغیر اجازت والد کے سفر کا قصد مت کرنا اور استخارہ کے باب میں جو لکھا ہے احیانًا وہ استخارہ جو مالابد میں لکھا ہے کر لیا کرو اور ایک ترکیب یہ ہے کہ والشمس اور واللیل اور والضحیٰ اور والتین اور قل ہو اللہ سات سات بار پڑھکر باوضو رو بقبلہ سو رہے سات روز اس عمل کو کرے انشاء اللہ اشارہ[للعہ] یا صریح

عہ قولہ خواب ایک امر بے اعتبار - یاد رکھنے کے قابل تحقیق ہے جس سے ان لوگوں کی غلطی ظاہر ہوتی ہے جو اس پر مدار سمجھتے ہیں ۱۲ ملفوظ عہ قولہ سردست الخ - کیسی گہری تحقیق اور حکیمانہ تعلیم ہے جسکا راز وہ ہے جو میں نے اپنے قبلہ و کعبہ سے سنا ہے کہ تشویش فی الرزق بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتی ہے اور معصیت اہون ہے کفر سے مگر اُسکے معصیت ہونیسے بیفکری یہ خود علاً کفر ہے اسکا علاج آگے تعلیم فرمایا فی قولہ اس علاقہ کو برا سمجھو اور اللہ جل شانہ سے دعا کرو الخ ۱۲ ملفوظ سہ ہر چند فکر سود و زیان الخ - اس فکر کا ضرر ہونا بھی فرما دیا اور حرام سے ضرر میں کم ہونا بھی بتلا دیا محقق کی یہی شان ہے کہ ہم ہم کر حقائق پر نظر کرکے عمل کا مشورہ دے ۱۲ ملفوظ للعہ قولہ اشارہ یا صریح خواب الخ - اس سے کافی ہونا لازم نہیں آتا تنہا وت قلب اس میں اصل ہے یہ اشارات یا بشارات اُس کی مرجح ہیں ۱۲ ملفوظ

Marfat.com

خواب میں ارشاد ہو جاتا ہے فقط والسلام اور بھورے خاں کو بعد سلام واضح ہو کہ لایلاف ستر بار ہر روز پڑھ لیا کرو سو بار یا سلام انشاء اللہ تعالیٰ اُس بلا سے نجات ہو جائے گی کثرت استغفار اور صدقہ دفعہ بلا کے واسطے اکسیر ہے اور احقر بھی دعا کرتا ہے خدا قبول کرے۔

مکرر منشی محمد قاسم صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ یہ ناکارہ ہر چند بظاہر متہم نیکی کے ساتھ ہوا مگر حقیقت حال عالم الغیب خوب جانتا ہے تم اپنے واسطے شیخ کامل مکمل کی تلاش رکھو اور مجھے انشاء اللہ تعالیٰ خیال رہے گا۔ یہ عاجز خود درماندہ شرمندہ بارگاہ خداوندی اور خدمت پیران عظام سے ہے خود لائق اس کے ہے کہ کوئی خدا کا بندہ خدا کے واسطے اُس کی دستگیری کرے دوسرے کا کیا دستگیر ہوا اور جو خود بیمار مرتا ہو وہ کسی کا کیا علاج کرے ؎

آنہا کہ ز من خدائے من می بیند   گر مغ بیند بصحبتم ننشیند

باقی جو تم نے لکھا اُس کا اپنی سمجھ اور دانست ناقص کے بموجب جواب لکھدیا اور تم جانتے ہو کہ علم اور شئے ہے اور عمل اور شئے علم بدون عمل کے کچھ حاصل نہیں خاصکر جب علم بھی ناتمام اور ناقص ہو تو سراسر بیکار ہے اور آدمی کو چاہیئے کہ ہر فن میں جب تلاش کرے بدون کسی کامل کے متوجہ نہ ہو کہتے ہیں خاک از تودہ کلاں بردار۔ اگرچہ بعض دفعہ طالب اپنے حسن ظن اور عقیدت کے سبب ہر چند شیخ ناقص ہو اہے کمال کو پہونچ گئے ہیں مگر یہ نادر ہے بات وہی ہے کہ بدون شیخ کامل واصل کے سلوک بیکار ہے آیندہ اختیار رہے اللہ بس باقی ہوس۔

خط چہارم برادرم عزیز القدر گرامی شان منشی محمد قاسم صاحب سلمہ۔ بعد سلام مسنون از محمد یعقوب مطالعہ نمایند۔ خط تمہارا اطول طویل آیا مجمل جواب میری رائے ناقص کی موجب جو ہے لکھتا ہوں بات یہ ہے کہ طریق دین کے اتباع کا دو طرز میں منحصر ہے ایک اجتہاد یعنی مسائل جزئیہ کو قرآن و حدیث سے سمجھکر نکالنا اور اُن کا حکم حلال و حرام جواز ناجواز فرض سنت مستحب حرام مکروہ کہنا اس طریق کے لئے علم کامل اور عقل سلیم اور تقوی منجملہ شرائط ہے اور زبان عرب سے باصولہ و فروعہ آگاہ ہونا اور محاورات عرب پر عبور ہونا اس کی اصل ہے۔ دوسری طرز تقلید ہے اُس کے یہ معنی کہ جب آپ قرآن حدیث سے بسبب قصور اُن شرائط کے یا بسبب اس کے کہ علماء قدیم جو کچھ کر گئے اس سے زیادہ گنجائش نہیں تو اُن علماء کے قول کو لینا اور اس پر عمل

Marfat.com

کرنا۔ اور زمانہ صحابہ میں راہ اجتہاد علماء کا کام تھا اور عوام کسی نہ کسی کی تقلید کرتے تھے اور زمانہ تابعین اور تبع تابعین میں بہت سے مذاہب ہوئے اور کتنے ہی علماء نے اجتہاد کیا اور مسائل استنباط کئے مگر راہ عوام کی تقلید ہی تھی جب دورہ علم کا تمام ہوا اور شیوع جہل اور اتباع ہوا کا ہوا علمائے وقت کے اجماع سے چار مذہب جو مشہور ہیں مقبول ہوئے اور اجتہاد کو بے حاجت سمجھکر اور کچھ بے سامانی کی جہت سے چھوڑا اور عوام کو انہیں مذاہب کی تقلید کی طرف ہدایت کی اب کوئی اُن سے بڑھکر کچھ کر نہیں سکتا رہی یہ بات کہ کوئی حدیث مخالف اس مذہب کے کسی کتاب میں نظر آئی یا کسی عالم سے سن لے تو عامی کیا کرے میری رائے ناقص اس میں یہ ہے کہ جو علم نہیں رکھتا وہ تقلید نہ چھوڑے۔ کیونکہ اُس کی سمجھ جیسے پہلے ناقص تھی اب بھی ناقص ہے اور کتب حدیث میں ایسی حدیثیں ہیں کہ چاروں مذہب کے علماء اُن کی تاویل کرتے ہیں اور ظاہر پر اُن کے عمل نہیں اور راہ تاویل کی بہت وا... ہے اس پر منحصر نہیں کہ فلاں شخص نے جو سمجھا وہ تو صحیح اور باقی غلط اس لئے کسی حدیث کو سنکر عام آدمی کو نہیں چاہیے کہ اُس حدیث پر اپنی سمجھ کے موجب عمل کرے اور تقلید چھوڑے اور اگر کسی عالم سے اُس کے ایک معنی سنے ممکن ہے کہ دوسرے معنی اس کے ایسے ہوں کہ اُس عالم نے نہ سمجھے ہوں یا اس عالم کے نزدیک مقبول نہ ہوئے دوسرے نے قبول کئے ہوں اور اگر اس نے وہی کیا جو اس عالم سے اس حدیث کے باب میں سنا تو یہ شخص اس مسئلہ میں اس عالم کا مقلد[عہ] ہوا اور اس کو تلفیق کہتے ہیں کہ کہیں کسی کے تابع اور کہیں کسی کے پیرو اور یہ راہ علماء حقانی کے نزدیک مقبول نہیں کیونکہ اس میں راہ ہوائے نفسانی کا کشادہ ہوتا ہے کہ آدمی دین سمجھا کرے اور تبع خواہش کا رہے اور اگر عالم کو حدیث صحیح ملے اور معنی اُس کے بے تاویل اُس کی سمجھ میں آئے تو اُس کو تلاش کرے کہ فلاں امام نے باوجود ہونے ایسی حدیث کے اس کا کیوں خلاف کیا تو اگر معلوم ہو کہ وہ امام اُس حدیث کے اور معنی کہتا ہے یا اُس کا مقابلہ کسی دوسری حدیث سے کرکے

عہ اس مسئلہ میں اس عالم کا مقلد ہوا الخ۔ یعنی اُس حدیث کے مدلول کی تعیین میں تقلید کی اور قبول روایت میں تقلید مراد نہیں ۱۲ خطوط۔

نوٹ اس مکتوب چہارم میں تقلید کی بحث بے نظیر ہے جو بڑے بڑے دفاتر میں بھی نہیں ۱۲

جواب دیتا ہے یا تائید اپنی سمجھ کر قواعد کلیہ شریعت سے کرتا ہے تو ایسے وقت میں عالم کو جائز
نہیں کہ اپنی سمجھ کے بھروسہ تقلید چھوڑ دے اور اگر معلوم ہو کہ اُس امام کو یہ حدیث پہونچی نہیں
یا شرح صدر ہو جاوے کہ اُس امام نے اس مسئلہ کے سمجھنے میں غلطی کی تو بے شک وہ عالم
اُس حدیث پر عمل کرے مگر عام لوگوں کو اُس کی تقلید کرنی نہیں پہونچتی کہ اور علماء کی سمجھ
چھوڑ کر اس عالم کا اتباع کریں۔ ہاں مگر کسی کو اُس حسن ظن میں شرح صدر ہو جائے کہ احتمال
خطا کا اُٹھ جائے تو وہ ایسے عالم کی تقلید کرے اور پہلے کی چھوڑ دے یہ حال جب سن چکے تو اب
احقر کی رائے ناقص کے موجب کوئی مرتبہ اجتہاد کا تو رکھتا نہیں یہی راہ تقلید کی ہے اس
میں ایک رائے کی پابندی ہم جیسوں کو لازم ہے کیونکہ اگر مختلف لوگوں کا اتباع کریں تو ہر جگہ
پھر پرکھنے کی ضرورت ہے اور ہماری سمجھ معلوم۔ اور ہوائے نفس کو دخل ممکن باوجود اس کے
اگر کوئی مرتبہ اجتہاد نہ رکھتا ہو۔ جو کچھ پاوے اور سنے اُس پر عمل کرے۔ احقر اُس کو مسلمان
اور طالب دین کا جانتا ہے مگر تھوڑا سا بے سمجھ اور غلطی پر اللہ اُس کی اس غلطی کو معاف کرے
اور جب تک کوئی ایسا امر اُس کی نسبت یقیناً معلوم نہ ہو کہ بقول اپنے مجتہد کے وہ مفسد نماز
یا ناقض وضو ہو یا نجس ہو تو نماز پڑھنی اُس کے پیچھے جائز ہے اور اگر احتمال ان امور کا ہو
یا شک تو بھی جائز ہے اور تفتیش کی حاجت نہیں اور اگر یقیناً ان امور سے کوئی امر معلوم ہو تو
البتہ اُس کے پیچھے نماز نہ پڑھے یا پڑھی ہو تو پھیرے بلکہ میری رائے یہ ہے کہ نماز پڑھ لے
اور احتیاط کے واسطے پھیرلے یہ اجمالی جواب تمہارے سوالوں کا ہو گیا زیادہ فرصت نہیں
احقر کو معاف رکھو۔

خط پنجم۔ برادرم مہربان عزیز القدر گرامی شان منشی محمد قاسم صاحب سلمہ ربہ۔ از محمد یعقوب
بعد سلام مطالعہ کریں۔ بخشی جی آئے جو چیزیں تم نے بھیجیں تھیں پہونچیں بہت طبیعت خوش ہوئی
اور اُن چیزوں کو دیکھکر یاد زمانہ اجمیر رہنے کی اور وہاں کے دوستوں کو یاد کرتا رہا
جزاکم اللہ خیر الجزا۔ تم نے اطاعت والد کی ادھر کے ارادہ نہ کرنے میں کی۔ یہ بہت
خوب کیا آدمی طالب دین اور راہ حق کا رہے کہیں ہو اس کی دستگیری غیب سے ہو جاتی
ہے۔ میاں عبد السلام کا ایک خط آیا اُس سے معلوم ہوا کہ تمہارے پہلے خط کا جواب

Marfat.com

جس میں جواب اجمالی تمہارے سوالوں کا مندرج تھا اب تک نہیں پہونچا اب اتنی مہلت تو نہیں کہ پھر وہ سب مضمون لکھا جاوے مگر یہ واضح ہو کہ اگر عالم تقلید چھوڑے کسی امام کی پھر کسی دوسرے کی تقلید کرے۔ یا خود اجتہاد کرے ہر چند اس زمانہ میں نہ ایسے عالم اور نہ ایسا علم کہ رتبہ اجتہاد کا ہو مگر پھر بھی گنجائش ہے اور جاہل اگر تقلید چھوڑے تو کیا کرے اور اگر یہ کرے کہ جو ملگیا حنفی ہو یا شافعی عالم سے مسئلہ پوچھ لیا اور عمل کیا اگر یہ شخص ہوائے نفس سے خالی اور بالکل دین کا طالب ہو تو شاید کچھ ٹھکانا لگجائے اور نہیں تو یہ مجتہد مقلد ہوائے نفس کا ہوگا جہاں آسانی دیکھیگا وہ اختیار کریگا اور نفس یہ دھوکے دیگا کہ یہ اتباع سنت اور راہ تحقیق ہے ہر کام بدون اُستاد کے نہیں آتا دین کا کام تو بہت باریک ہے اور مسئلہ سمجھنا بہت مشکل بڑے بڑے علماء نے لا ادری اور لا اعلم کہا ہے اس باب میں خدا انصاف دے اور دھوکے سے بچائے میری رائے ناقص میں یہ حال اس زمانہ کا مصداق ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کا۔ واعجاب کل ذی رائے برایہ یعنی اور خوش ہونا ہر رائے والے کا اپنی رائے سے یعنی اپنی عقل کے گھمنڈ میں عاقلوں کا دامن چھوڑ دے اور بے عقلی کی بہت سے اپنی عقل ناقص کو کامل سمجھے میں پوچھتا ہوں کہ ایک شخص مثلاً مجھ جیسا کوئی کم علم بمقابلہ کسی بڑے عالم کے یوں کہے کہ میری رائے تو یہ ہے تو کیا سب اُس کو نہ کہیں گے کہ واہ کیا کہنا ہے آپ کا اور آپ کی رائے کا۔ اور بھلا کون سنے گا ہاں مگر وہی جو مجھ جیسے کم عقل کم علم کو عاقل تمام اور عالم کامل سمجھتا ہو اور ہر سمجھ کے صحیح غلط ہونے کا احتمال ہے اور جب تک اس فن کے اُستاد اُس کی صحت غلطی نہ تبلادیں لائق اعتبار نہیں کوئی اگر کہے کہ صاحب صریح حدیث اور آیت کا مضمون کیا ہم نہیں سمجھتے اور کیا ہم اتنے بھی نہیں اور آخر دین تو سب خاص وعام کے لئے ہے اور قرآن حدیث سیکھنے کا سب کو حکم ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ باتیں سب صحیح ہیں مگر یہ کہئے کہ آپ کی سمجھ کی صحت کی کیا دلیل ہے اور دین سب کے لئے عام ہے مگر اس طرح کہ جاہل عالموں کا دامن پکڑیں اور اُن کے کہنے کو سر دھریں اور کم علم بڑے بڑے عالموں کی تقلید کریں اور اُن کے پیرو بنیں اور قرآن حدیث اول جیسا چاہئے سیکھ لو پھر اگر یہ کہو تو بجا ہے یہ تو نہیں کہ نہ تم لفظ کے معنی سمجھو اور نہ معنوں کی کیفیت اور نہ

نئی روشنی والے اس سے سبق لیں امیر احمد

Marfat.com

مضمون کا حاصل اور نہ مطلب کا خلاصہ اور نہ غرض اور نہ مقصد کلام کا اور اگر کہیں کہ ہم ان سب باتوں میں طاق ہیں اور ہم کو ان امور میں کوتاہی نہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ اس کی کیا دلیل اور کون سا اُستاد اس فن کا تمہارے کلام کی تصدیق کرتا ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ حنفی شافعی۔ محمدی ہیں یا نہیں تو میاں اسے ہر کوئی جانتے ہے کہ اجمیری دہلوی کے مقابل ہے کہ عربی ترکی کے اور ہندی اجمیری کے مقابل نہیں۔ عربی ترکی کے ہے تو اب جو لوگ حنفیوں کو مقابلہ میں محمدیوں کے سمجھتے ہیں تو وہ لوگ مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں اپنے ایمان کی خیر مناویں اور اپنی خبر لیں۔ قریشی صدیقی اور فاروقی ہوتے ہیں۔ اور ہندی اجمیری اور دہلوی ایسے ہی محمدی۔ حنفی اور شافعی اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کون ہوتے ہیں اگر محمدی نہ ہوں کہ ہم اُن کا اتباع کریں۔ اسحاق نیوٹن اور پوپ الگزنڈر سے جیسا ہم کو علاقہ نہیں ویسا ہی درصورت محمدی نہ ہونے کے ابوحنیفہ اور شافعی سے کچھ علاقہ نہیں یہ کلام محض دھوکہ ہے اللہ بچاوے فقط اگر وہ خط پہونچا ہوگا تو انشاء اللہ اُس سے حل سب امور کا ہوگیا ہوگا اور یہ میری رائے ناقص ہے یہ مطلب نہیں کہ سب اس کو مانیں اگر سمجھ میں آوے بہتر ورنہ کالائے بد بریش خاوند والسلام مع الاکرام ۲۹ شوال ۱۲۸۴ھ

خط ششم۔ مہربان من عبدالسلام صاحب بعد سلام مسنون معلوم فرماویں میری اُن کی ملاقات خلقی ہے زیادہ اُن کے بھلے برے سے آگاہی نہیں اور کام ہیر النصیحت کا ہے اجمالاً اور بشرط علم تفصیلاً اور ہدایت اللہ کے اختیار ہے اور ہر ایک سمجھ اور راہ جدا ہے اور دعا خدا کے ساتھ جدا آدمی دین کی تلاش کرے اور وساوس شیطانی اور فریب نفس سے مامون نہ ہو کبھی دین سمجھے اور اُلٹا گمراہی میں پڑے اتباع انبیاء علماء ربانی اسی مرض کی دوا ہے۔

مکتوب ہفتم۔ برادرم عزیزم طالب صادق مخلص برگزیدہ مشتاق اہل اللہ مرحمہ اللہ منشی محمد قاسم سلمہ۔ بعد سلام مسنون از محمد یعقوب مطالعہ نمایند تمہارا خط بعد مدت آیا اول خط جو تمہارا آیا تھا اُس کا جواب بہ سبب اس کے کہ بدون طول تقریر نہ ہو سکتا تھا مدت تک اس انتظار میں پڑا رہا کہ فرصت ہو تو کچھ لکھوں مگر میرا حال کچھ اس درجہ پریشان ہے نہ اپنے ہی کام کا نہ کسی کے کام کا بہرحال جو کچھ تم نے چند باتیں پوچھی ہیں اُن کا جواب مجملاً لکھتا ہوں کم کھانکی

Marfat.com

مقدار نصف شکم متوسط ہے کہ آدمی بھوک کھائے اور آدھا پیٹ خالی رکھے جتنی مقدار خوراک شکم سیر کی ہو اُس کو اپنے لئے مقرر کرکے اُس کا نصف کچھ کم و زیادہ اندازر کھے مگر مبتدی کو خاصکر جو ذکر جہر کرے تہائی بھوک رہنا اور دو تہائی کھانا چاہئے اور اول ہی غذا کو کم نہ کر دے بلکہ انداز سمجھکر لقمہ دو لقمہ ہر روز کم کرے اور بعضوں نے لقموں کا حساب کیا ہے کہ متوسط لقمہ ۴۰ عدد کمال شکم سیری کا ہے اُس کا نصف ۲۰ اور دو تہائی ۲۶ مگر یہ حساب سب مزاجوں میں برابر نہیں آتا آدمی اپنی خوراک کو اول آزمائے پھر اُسی حساب پر کم کرے اور ملنا نہ ملنا اس سے یہ غرض ہے کہ بدون حاجت ضروری کسی سے نہ ملے اور دوستوں سے ملنا اور جس سے جی دین کیطرف متوجہ ہو اور والدین اور اہل وعیال سے ملنا یہ ضروریات میں داخل ہے مگر نہ اتنا کہ طلب میں خلل ڈالے اور کام دنیاوی یا دینی کا حرج ہو باقی اُن لوگوں سے کہ ان کے سوا ہوں علی الخصوص جنکی ملاقات سے رغبت دنیا پیدا ہو نہ ملنا بہتر ہے اور خلق اللہ کا نظر کے سامنے گذرنا جب تک دلکو مشغول نہ کرے مضر نہیں اپنی طرف سے قصد تماشہ کا نہ کرے آخر یوں تمام عالم نگاہ کے سامنے رہتا ہے اور اگر نفس سرکش نہ مانے تو جس جگہ دھوکہ معلوم ہو ایک نظر سے زائد نہ دیکھے اور اگر دیکھا تو اپنے آپ کو خطاوار اور گنہگار سمجھے اور اس عمل سے توبہ اور استغفار واجب جانے اور کثرت ذکر میں نماز فرض اور نفل اور تلاوت قرآن شریف اور مسنون دعاؤں کا پڑھنا اور ذکر جہر اور خفی اور فکر ذکر جیسے دھیان پاس انفاس کا یا ذکر خیالی یہ سب ذکر میں داخل ہے اپنے اوقات کو ان چیزوں سے فارغ نہ رکھے اور مشغولی دورہ شب و روز کی تقسیم درصورت تنہائی کے یوں ہے کہ نصف شب کو اُٹھے اور جب چھٹا حصہ رات کا باقی رہے پھر سو رہے اور طلوع صبح صادق پر اُٹھے اور بعد نماز تا طلوع آفتاب مشغول رہے پھر چاہے کچھ کام کرے یا سو رہے مگر یہ طریق نہایت مشکل ہے دوسرا یہ کہ بعد نماز عشاء فوراً سو رہے اور دو پہر سوتا رہے جب ڈیڑھ پہر رات باقی رہے جاگے اور صبح تک مشغول رہے بعد طلوع آفتاب اختیار ہے پھر نماز عصر سے غروب تک اور بعد مغرب سے عشاء تک اگر مشغول رہے تو یہ حساب پورا ہوتا ہے اور یہ اندازہ ہے کچھ گھڑی گھنٹہ کی حاجت نہیں اور چھٹے حصہ کا حساب یوں ہے کہ چار گھڑی رات رہے سے اُٹھے اور چار گھڑی دن چڑھے تک مشغول رہے بعد اُس کے خواہ بعد عصر سے

Marfat.com

مغرب تک یا مغرب سے عشار تک مشغول رہے اور یہ جو روایات میں کراہت ذکر جہر کی آئی ہے اس میں بعض علمار متاخرین نے غلطی کھائی ہے مراد اس روایت کی یہ ہے کہ وہ ذکر جس بیان آیا ہے جیسے سبحان ربی العظیم اور سبحان ربی الاعلیٰ۔ رکوع اور سجدہ میں اور جیسے التحیات اور درود اور دعا جیسے سبحانک اللھم اور آمین یا بعض دعائیں جو نوافل میں پڑھنی آئی ہیں اُن میں جہر مکروہ ہے مگر جہاں صریح جہر آیا جیسے تکبیر تشریق اور اذان و تکبیر وغیرہ باقی ذکر جداگانہ اُس کی کراہت کی کوئی روایت نہیں اور ان روایتوں میں وہ مراد نہیں اور مشائخ چشتیہ اور قادریہ رحمہم اللہ تمام مقلد حنفی مذہب کے نہیں گذرے مگر متاخرین اور اصل بات وہ ہے جو اوپر مذکور ہوئی۔ غرض ذکر جہر جائز ہے اور بضرورت مستحب ہے اور یہ بات بعضے علمار حنفیہ نے لکھی بھی ہے اور دنیا کے کاروبار آدمی اسواسطے کرے کہ اس کے ہاتھ پاؤں بیکار نہیں۔ ان سے کچھ محنت کر کے خدمت والدین اور نفقہ اہل وعیال کا حاصل کرے مگر نہ اتنا کہ اُسی حگتا ہو رہے کہ یہ علامت غفلت کی ہے اور اُس صورت میں یہ مشغولی دنیا کی دین ہی کے کاروبار کے شمار میں آوے گی بلکہ کھانا پینا بھی اسی نیت سے کرے کہ یہ حکم خداوندی ہے۔ اور بنانا نیچہ اور ڈبہ اور تجارت تماکو کی مکروہ ہے اگر کچھ اور کام ہو سکے تو افضل ہے اور بدرجہ ناچاری اس کو اختیار کرے اور ہنر اپنے واسطے نہ سمجھے ترقی رزق کے لئے بعد نماز عشار تنہا بیٹھکر یا وہاب چودہ سو چودہ بار پڑھے اور بعد اس کے یہ دعا سو بار پڑھے یا وھاب ھب لی من نعمۃ الدنیا والاخرۃ انک انت الوھاب اور سورۂ اذا جاء نصر اللہ بعد نماز صبح ۲۱ بار اول آخر درود ۲۱ بار بعد ظہر ۲۲ بار اور بعد عصر ۲۳ بار اور بعد مغرب ۲۴ بار اور بعد عشار ۲۵ بار اول و آخر درود ان کے برابر پڑھے۔ یہ دونوں وظیفے بے کسی شرط کے مداومت کرے انشار اللہ رزق واسع ملیگا اور بعد نماز صبح ۱۱۰۰ بار یا مغنی اور گیارہ بار سورہ مزمل بھی ترقی رزق کو بہت نافع ہے مشغولی ہر دم اور زیادتی شوق کے لئے پاس انفاس سے کوئی چیز بہتر نہیں۔ مگر اس کی مشق میں اول بہت دشواری ہوتی ہے ہمت چاہیئے آدمی جیسا بے تکلف سانس لیتا ہے اُس کو تھوڑا سا آمد و رفت میں زور دے یعنی کھینچے اور بقوت چھوڑ دے اور اندر کے سانس میں اللہ اور باہر کے سانس میں ہو کا تصور کرے اول اول خلوت میں اس عمل کو اتنا کرے کہ گرمی آجاوے یا آواز پیدا ہو جاوے پھر اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے غرض ہر حال

Marfat.com

میں اُس کا تصور جائے رکھے اول دھیان کی ضرورت ہوتی ہے پھر بے دھیان ذکر جاری ہوجاتا ہے۔ ترقی علم وحکمت کے لیے بہتر اس سے کوئی عمل نہیں کہ ہر کام دین کا اخلاص سے کرے۔ اور اپنی بندگی اور احتیاج اور خداوند کریم کا مالک الملک ہونا اور کمال استغنا کا دھیان کرے بلکہ یہی عین حکمت اور خلاصہ تمام علوم کا ہے اور خوابوں کے دیکھنے کے لئے الم نشرح ۱۱ بار سوتے وقت پڑھکر سینہ پر دم کرلینا اور ذکر کے دھیان میں سو رہنا بہت نافع ہے اور نصیحت عام یہ ہے کہ بندگی کو اپنا ضروری کام جانے اور ذوق وشوق کو پونجی راہ طلب کی اگر یہ موجود ہوں شکر الہی کرے اور نہ ہوں تو اس غم سے خالی نہو سہ

گر نہ داری شادیٔ از وصل یار   خیز برخود ماتم ہجران بدار

دو باتیں طالب کو اور بھی بہت ضروری ہیں ایک تلاوت قرآن شریف کہ کم سے کم ایک سیپارہ روز پڑھے اگر حافظ ہو تو نفل میں پڑھے اور نہیں تو دیکھ کر اور دوسرے روزہ نفل کہ ہر مہینے میں تین روزے تیرھویں چودھویں پندرھویں کو رکھے اور نوافل صلوٰۃ جو آئے ہیں جیسے اشراق کی دو رکعت اور چاشت کی چار اور چھ اوابین اور تہجد کی چار سے دس تلک ان سب پر یا جتنے پر ہوسکے مداومت کرے ہر کام دوام سے اثر کرتا ہے۔ اگرچہ تھوڑا ہو اگر ایک بار نام پاک اللہ کا معمول کرکے لیا کرے تو چند روز میں اُس کی تاثیر ظاہر ہونے لگتی ہے اور اگر عدد زائد ہو تو اور مداومت ہو تو کیا کہنا غرض کہ جو کام ہوسکے دوام اُس میں شرط ہے اور اسی لئے اتنا کام مقرر کرے کہ نباہ سکے اور ایک دو دن کے لئے تاثیر کچھ ظاہر نہیں ہوتی فقط از دیوبند مدرسہ عربی ۱۴ر رجب روز شنبہ ۱۲۸۵ھ۔

آٹھواں خط۔ برادر دینی محب یقینی طالب صادق عنایت فرمائے دور ماندگان منشی محمد قاسم سلمہ اللہ تعالیٰ۔ محمد یعقوب بعد سلام مسنون عرض کرتا ہے۔ خط تمہارا اخیر شعبان میں آیا اُس زمانہ میں امتحان مدرسہ کا ہو رہا تھا۔ فرصت نہ تھی پھر رمضان شریف کے سبب اتفاق خط لکھنے کا نہوا۔ اب بعد رمضان خیال تھا کہ جواب لکھوں مگر خوب یاد نہ رہا کہ تم نے کیا کیا پوچھا تھا۔ یوں یاد آتا ہے کہ تم نے تصور شیخ کو پوچھا تھا۔ اے برادر تصور شیخ متقدمین صوفیہ نے جو لکھا ہے اُس میں یہ قید کی ہے کہ محبت وتعظیم ہو اور اس سے زیادہ جو کچھ اور ہوتے بعض متاخرین نے

Marfat.com

بفرط محبت یا بطرز غلط فہمی کے وہ سب امور اصل تصور شیخ سے باہر ہیں اور جن لوگوں نے کہ منع کیا اس آخر کو منع کیا نہ اول طریق کو۔ اور اصل یہ ہے کہ جیسے تصور دیوار و در کا بلکہ اپنے کسی آشنا کا۔ بلکہ اپنے کسی معشوق کا ممنوع نہیں۔ تصور شیخ کا کہ اُس سے محبت دینی ہے ممنوع نہیں۔ ہاں اُس کو حاضر و ناظر سمجھنا یا مدد و معاون جاننا۔ یا فرط تعظیم کہ عبادت کے مرتبہ کو پہونچا دے کرنا یہ امور شرکیہ سب ممنوع ہیں قاعدہ یہ ہے کہ جس چیز سے آدمی کو لگاؤ ہوتا ہے اُس کا تصور ہوا کرتا ہے۔ اور جس چیز کا اکثر تصور کرے اُس سے ایک لگاؤ ہو جاتا ہے اور محبت اور عقیدت کا مضبوط ہو جانا اور طبیعت کا ایکجانب لگجانا اس راہ میں نہایت مطلوب ہے اسلئے ان بزرگواروں نے اس کو تجویز کیا ورنہ طالب خدا کو سوا خدا کے کسی سے کیا کام پڑا ہے بلکہ اتنی توجہ ہر چند شرعاً ممنوع نہیں مگر طریق صوفیہ کہ صفائی توحید پر اس کی بنا ہے اُس کے خلاف ہے کہ اتنا بھی خیال غیر کا رہے اسی امر کی طرف مولانا روم اس شعر میں اشارہ کرتے ہیں ؎

چوں خلیل آمد خیالِ یارِ من   صورتش بت معنی او بت شکن

اے برادر بندگی اور خدمت مطلوب ہے اور یہ سب حیلہ اور وسیلہ کی باتیں ہیں ہوں یا نہ ہوں ہر زمانہ میں طرز تصوف کا بدلا اور ہر شیخ نے ایک جدا طریق برتا ہے اس زمانہ میں اتباع سنت اور استقامت شریعت پر اصل ہے اور بہتیرے امور پہلے جب تک اُن سے کچھ خرابی نہیں نکلتی تھی جائز تھے اب وہ مکروہ ہیں کہ منشا کسی خرابی کے ہیں اول تو تصور کوئی چنداں امر ضروری نہیں اعتقاد اور محبت اور توحید مطلب کافی ہے اور اگر ہو تو محبت او تعظیم سے ہو اور اس سے زیادہ سراسر خرابی ہے حاجی عبد السلام کو بعد نیاز کے کہو کہ بندۂ خدا بعد فرمان برداری خداوندی خدمت والدین واجب اور فرمانبرداری اُن کی ضروری تمہارے والد نہایت ضعیف آفتاب لب بام ہیں تمہاری ہر دم منتظر ان کو اپنا منتظر بنا کر تم کیا ثواب حاصل کرو گے اگر وہ یوں ہی تم سے ناخوش چلدئے الاہم فالاہم پر کاربند ہونا چاہیئے والسلام ۱۵ شوال ۱۲۸۵ھ روز جمعہ

نواں خط۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ محمد یعقوب کی طرف سے برادرم محب واثق طالب صادق اہل اللہ بختہ کار عالی ہمت نیک کردار محمد قاسم اطال اللہ عمرہ۔ وبلغہ الی مایتمناہ۔ بعد سلام مسنون کے مطالعہ کریں تمہارے خط متواتر پہونچے مگر بسبب قلت فرصت

Marfat.com

اور کاہلی سے جواب نہ لکھا ایک روز قصد جواب لکھنے کا کیا تو یہ یاد نہ آیا کہ تم نے کیا کیا پوچھا تھا تصور
شیخ کا مضمون یاد آیا تو اُس کا جواب لکھا اب تمہارے امور مستفسرہ کا جواب لکھوں۔ اشغال
قادریہ میں مقصود اصلی ضرب اور وزن ہے اس لئے اُن کے اشغال ایک ضربی اور دو ضربی اور
سہ ضربی اور چار رکنی اور شش ضربی اور ہشت ضربی مقرر ہیں اور غرض ضرب سے طبیعت غفلت زدہ
کا مضمون ذکر سے متنبہ ہونا ہے اور ضرب سے اشارہ مقصود ہے یہ غرض نہیں کہ سر کو بہت جنبش
دے اور بہت قوت کرے اور آواز معتدل چاہئے مگر دو ضربی اور ضربی میں اخیر کا لفظ بہ نسبت
اول کے قوت سے کہے اور مقصود دہنے بائیں سے جانب دہنے اور بائیں یعنی ذرا دہنی طرف کو
منہ کرکے کہے اور بائیں طرف کرکے کہے اور سب میں وقف کرے ضمہ ظاہر نہ کرے اور بلا فصل
سے یہ غرض ہے کہ مثلاً چار ضربی میں چار دفعہ اسم ذات کا ایک دورہ ہے ان چاروں کو
بدوں توقف کے کہے اور اسی طرح سب کو قیاس کرے اور یہ غرض نہیں کہ سانس نہ توڑے
بلکہ ہر ضرب پر سانس جدا کرے اور ذکر اسم ذات میں خیال وجود اور حضور الٰہی کا رکھے
اور تصور نور کا کرے کہ قلب سے جوش کرتا ہے اور اوپر کو اور گرد کو پھیلتا بلند ہو جاتا ہے اور
نفی اثبات میں تصور کرے لا الٰہ کے اندر لا معبود کا مبتدی اور لا مقصود کا متوسط اور لا موجود کا منتہی
اور الا اللہ کے ساتھ ذات پاک بے کیف یعنی بیچوں بیچگون جامع جمیع صفات کمال کا خیال کرے
ہمارے بزرگوں کے نزدیک مبتدی کے حق میں بہتر نفی اثبات سے کوئی شغل نہیں مگر بعضی
طبیعتوں کو اور بعضی وقتوں میں مناسبت اسم ذات کے ساتھ ہوتی ہے اگر شیخ مناسب سمجھے تو اسکی
اجازت دے اس لئے خاندان چشتیہ صابریہ میں شغل بارہ تسبیح کا اصل ہے۔ اور مبتدی سے
منتہی تک سب کو مفید صورت اُس کی یہ ہے کہ دو تسبیح نفی اثبات کی اور چار اثبات مجرد کی یعنی
الا اللہ کی اور چھ اللہ اللہ پہلے کو ضمہ اور دوسرے کو وقف اور ایک تسبیح اسم ذات مجرد کی کہ
اللہ وقف کے ساتھ کہے اور اللہ بضم مجہول اسم ذات ہے وقف اس میں نہیں در صورتیکہ اسکے
بعد کچھ کہے تو اس طرح پڑھے نہیں وقف کرے جیسے اللہ اکبر یا اللہ اللہ اس میں ہے کو ضمہ دے
اور آخر کو وقف کرے۔ اور اللہ ہو کے معنی یہ ہیں کہ ذات پاک بیچون بیچگون جامع جمیع صفات
کمال معبود حقیقی کہ یہ معنی اللہ کے ہیں ایسا ہے کہ پردہ غیب جلال میں چھپا ہے۔ آنکھ اور

Marfat.com

خیال اور وہم اور عقل اور فہم اُس کے ادراک سے عاجز ہے یہ ہُو کے معنی ہیں اور ہُو ضمیر
غائب کی ہے جیسے آں فارسی میں اور وہ ہندی ہیں کہ اشارہ چھپی چیز کی طرف ہے اور تاثیر
ان دونوں ذکروں میں ایک سی ہے مگر سالک کے لئے کثرت اللہ کی موجب جذب کی ہوتی
ہے مراد جذب سے بیہوشی اور جنون نہیں بلکہ عنایت الٰہی کا متوجہ ہونا کہ بندہ کو اپنی طرف لگائے
اور اپنی سمت کو کھینچ لے اور کثرت اسم ذات سے اول انوار اور ظہور اسرار کا بہت ہوتا ہے
اور آخر کو جذب اور ذکر پاس انفاس میں مقصود دوام ذکر ہے کہ ذکر شل طبیعت کے ہو جاوے
اور بے ارادہ اور بے قصد جاری ہو اور اس میں بھی وہی تصور ذات پاک اور مرتبہ غیب کا چاہئے
اور یہ بات جو مشہور ہے کہ ذکر اللہ ہُو سے ویرانہ ہو جاتا ہے غلط ہے البتہ اس کے یہ معنی ہیں
کہ قلب سالک میں جو خناس کا لشکر آباد ہے وہ درہم برہم ہو جاتا ہے اور وہاں بجز زور شور محبت
کے کچھ نہیں رہتا اس کو چاہو کوئی ویرانہ کہو یا آبادی نام کہے ورنہ احادیث سے ایسا سمجھ میں
آتا ہے کہ بنیاد اس عالم کی ذکر سے ہے اور جب تلک دنیا میں خدا کے نام لینے والے رہیں گے
دنیا آباد رہے گی اور جب یہ نہ رہے قیامت آجائے گی۔ وظیفہ یا وہاب کے واسطے چنداں
خلوت شرط نہیں البتہ ذکر کے لئے خلوت شرط ہے کیونکہ بے خلوت تاثیر پوری ظاہر نہیں ہوتی
اور اصل کام کرنا ہے خلوت وجلوت سب زائد ہیں اگر کسی کو مجمع میں رہنا اور بازاروں میں بیٹھنا
اور خلق سے مشغول رہنا ذکر سے غافل نہ کرے وہ خلوت میں ہے غرض یہ ہے کہ پریشانی
ہجوم اشغال کی بذریعہ خلوت کے موقوف ہو تو ذکر کی تاثیر ظاہر ہو ورنہ غرض ذکر سے ہے نہ
خلوت سے اور ذکر جہر تنہائی میں اسی واسطے ہے کہ شرم بھی نہ آئے اور دل اور کسی طرف
مشغول نہ رہے۔ آخر شب میں یا اول روز میں الگ مکان میں کرنا چاہئے اور اچھے کام میں
شرم کیا ہے خدا توفیق رفیق رکھے شرم کے واسطے اور بہت سے کام ہیں جن میں شرم کرنی چاہئے
اور نوافل میں کوئی صورت معین نہیں۔ جو اتفاق ہو پڑھو اور اگر اکتفا سورۂ اخلاص اور معوذتین
پر رہے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں مگر بدلتے رہنا بہتر ہے اور پہلے خط میں تم نے عرضی لکھنے بعیر ول
کے نقصان کے باب میں پوچھا تھا یہ گناہ کبیرہ ہوا توبہ کرنی چاہئے اور خداوند کریم سے عہد
کرو کہ پھر تائید کفر میں دم یا قدم یا قلم نہ ہلاؤ۔ یہ مضامین پہلے خط کے جواب ہیں اور تمہارا

Marfat.com

اشتیاق بہت معلوم ہوا اللہ کریم اپنی محبت عنایت کرے یہ ناکارہ قابل ملاقات نہیں باقی نبا
اور بات ہے اور اچھا ہونا اور بات ہے مگر یہاں اور چند بزرگ ایسے ہیں جیسا تم نے خیال
باندھا ہے البتہ اُن کی زیارت اس وقت میں مغتنمات سے ہے غرضکہ اگر والدین کی رضا
اور اجازت ہو اور کوئی حرج نہو اور سامان بن پڑے تو کبھی ارادہ کیجیو بندہ مانع نہیں مگر
رضاء والد کی شرط ہے اور کتاب "دافع الفساد" کا جو مضمون لکھا ہے بہت درست اور صحیح
ہے۔ کنز الدقائق فارسی بہت خوب ہے۔ مگر جو لاہور کی چھپی ہوئی ہے اُس کے حاشیہ پر
اور اوراق زائد پر روایتیں نقل کی ہیں بالکل غیر معتبر ہیں کنز الدقائق اردو جس کا نام۔
"احسن المسائل" ہے یہاں ملتی ہے اُس کی قیمت دو روپیہ ہے اور مظاہر الحق کے ملنے کی
بھی امید ہے کہ بعد تلاش ملے اور شاید دس روپیہ یا کچھ کم زیادہ کو ملے اور ہدایت الاعمیٰ
کبھی میں نے دیکھی سنی بھی نہیں فقط والسلام تاریخ چاہ محمدی کے ایک مصرعہ میں بہت عمدہ
یہ ہے (یہ چشمۂ فیض بے بہا ہے) ١٣ ذیقعدہ ١٢٨٥ھ

دسواں خط ١٢٨٥ھ ۔ برادرم دینی باخلاص محب یقینی باختصاص سلمہ اللہ وبلغہ الی ما یتمناہ ۔ بعد
سلام مسنون واشتیاق مشحون مطالعہ فرمائیں تمہارے خطوط متواتر آئے ایکبار ٹکٹ آٹھ آنے
کے اور بعد میں ٹکٹ دو روپیہ کے پہونچے وجہ دیر جواب کی یہ ہوئی کہ اول خط کے پہونچنے پر
والد حاجی عبدالسلام کے بجنور کو گئے اور بندہ نے وہ مضمون اُن کی خدمت میں لکھا انتظار
جواب کا رہا۔ اور وجہ اس تردد کی یہ ہوئی کہ بعضے دوستوں کی زبانی معلوم ہوا کہ حاجی
عبدالسلام کو اپنے والد سے رنج بہت اس رشتہ کے تھا اور اسی سبب سے یہ نکل گئے
تھے اور اگر اس نکاح کی خبر اُن کو ہوئی کہ اُن کی بھتیجی عمدہ حافظ نذیر احمد اُن کے بھانجے سے
بیاہی گئی ہے تو وہ کبھی نہ آویں گے میں اس انتظار میں رہا کہ دیکھوں اُن کے والد کیا لکھتے
ہیں۔ مگر نہ اُنھوں نے جواب لکھا اور نہ خود اب تک آئے اب میری رائے میں یہ مناسب
معلوم ہوا کہ یہ خبر حاجی عبدالسلام کو دینا بہتر ہے۔ کوئی بات چھپنے والی نہیں اور یہ اُن کو
میری طرف سے بعد سلام معروض ہو کہ نافرمانی والد کی اور اُن سے رنج رکھنا ایسے امر میں
جس میں شرعاً اُن کو بالکل اختیار تھا سراسر خلاف حکم اللہ اور رسول کے ہے اور

Marfat.com

موجب رسوائی دنیا اور آخرت کی آگے تم دانا ہو اپنے بھلے بُرے کو سمجھو گے اور میں اس قصہ سے بے علاقہ محض ہوں پہلے بھی اور اب بھی جو کچھ لکھا محض للہ فی اللہ لکھا - ترجمہ کنز کا تو ملا مگر مظاہر حق اندنوں بہت کمیاب ہے اگر چھپے گی تو انشاء اللہ سستی ملے گی پہلے چھ سات روپیہ کو ہاتھ آجاتی تھی اب دس پندرہ کی خبر سنتے ہیں اس لئے چندے تامل کرنا بہتر ہے اور شرح فقہ اکبر کی میں نے دیکھی نہیں - غرض مختصر یہ ہے کہ اگر کتابیں عمدہ عقائد اور فقہ اور سلوک کی ملیں تو اُس پر عمل کرے - نہیں کسی عالم متدین با انصاف کی خدمت سے فیض اُٹھاوے اور درصورت نہ ہونے ان امور کے یوں عزم بالجزم کرلے - کہ میں حق کا تابع ہوں جدھر ہو اور جب واضح ہو جاوے - اور جب کبھی حق بات معلوم ہو جاوے اپنی قدیمی بات چھوڑ کر اُس کا تابع ہو جاوے یہ امر اصل ہے ہدایت کی کیونکہ اکثر مانع راہ ہدایت سے اتباع رسم قدیم کا ہوا کرتا ہے اور اتباع رسم بدون اس عزم کے چھوٹ نہیں سکتا - اگرچہ جہل بھی مانع راہ حق ہے مگر جب خبردار ہوتا ہے تو اکثر پہلی بات چھوڑ کر جو کچھ معلوم ہوا اُس کا اتباع کیا کرتا ہے اور یہ بات تجربہ سے بخوبی واضح ہے ایک بات اور قابل بیان کے ہے کہ بہت باتیں زبان قدیم اور حال کے باقتضائے وقت مختلف حکم رکھا کرتی ہیں - اور وجہ اُس کی یہ ہوتی ہے کہ نام اُن چیزوں کا وہی ہوتا ہے اور حقیقت بدلجاتی ہے اور ظاہر ہے کہ حکم حقیقت پر ہے نام پر نہیں - مثال اُس کی قبروں پر جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے اس غرض سے مروج تھا کہ وہاں جاکر مردوں کو یاد کرتے اور طرح بطرح کے اشعار دردآمیز پڑھتے اور روتے اور چلاتے اور خاک اُڑاتے اور اقسام طرح کی واہیات کرتے آپ کے زمانہ میں ممانعت ہوگئی کہ کوئی قبروں پر نجایا کرے جب وہ عادت متروک ہوگئی اور قلوب اہل اسلام کے مصفا ہوگئے اور رجوع الی اللہ میسر ہوا آپ نے اجازت دی اور فرمایا کہ پہلے تم کو میں نے زیارت قبور سے منع کیا تھا اب جایا کرو اور بعض روایتوں میں ہے کہ قبروں پر جانا دل کو نرم کرتا ہے اور موت یاد دلاتا ہے - اس سے وجہ اور حکمت قبروں پر جانے کی معلوم ہوگئی - اب اخیر زمانہ میں بجائے یاد کرنے موت کے جو کچھ لذائذ ظاہری قبر کی زیارت میں میسر آسکے کہیں جمع نہیں ہوسکتے علماء زمانہ نے اُسے منع کیا - تو اب عرسوں کا جانا اسی نام سے مشہور رہے کہ زیارت قبور کی ہے

اور حقیقت اس کی بدل گئی یہ بہت عمدہ قاعدہ ہے بھلی بری بات کی پہچان کا اور جواب ہے اکثر اعتراض کا جو اکثر ناواقف اس وقت کے علما پر کرتے ہیں کہ کیا پہلے عالم نہ تھے۔ اور یہ باتیں تو قدیم سے چلی آتی ہیں حاصل سب کا یہ ہے کہ آدمی فکر آخرت کرے۔ اور خلق کے جھگڑوں کو ان کی سپرد کرے مسافر راہ گیر کو کسی کے جھگڑے ۔ اور تحقیق اور تفتیش حق و باطل کو مقدمات سے کیا کام اُس کا کام یہ ہے کہ اپنی راہ لگے اور راہ حق واضح ہے جہاں اشتباہ ہو تحقیق کرے اور کام لگے راہ بدون چلے قطع نہیں ہوتی کتنا ہی تحقیق کرے اس سے کام نہیں نکلتا خداوند کریم نیک توفیق عطا فرمائے اور طریق دین پر ثابت قدم رکھے احقر کو بھی دعا سے یاد رکھو کہ طالب دین کی دعا قبول ہوتی ہے ٹکٹ ۸ ریں سے جو محصول میں سے بچے ملفوف ہیں اور ایک ٹکٹ اس خط پر لگا دیا۔ ۱۱ محرم ۱۳۰۶ھ اپنے والد اور بھائیوں اور بخشی جی کو سلام کہنا۔

گیارھواں خط ۔ عنایت فرمائے من مہربان و شفق برادرم منشی محمد قاسم سلمہ اللہ تعالی ۔ بعد سلام مسنون و اشواق مشحون مطالعہ فرمائیں بہت دنوں سے تمہارا کوئی خط نہیں آیا مجھے بھی اتفاق خط لکھنے کا نہیں ہوا ۔ بتاریخ پنجم ربیع الاول بروز چہارشنبہ شیخ رحیم الدین صاحب والد حاجی عبد السلام نے چند روز بیمار رہ کر بقضائے الہی انتقال کیا اور وہیں مدفون ہوئے اگر حافظ عبد السلام وہاں تشریف رکھتے ہوں تو یہ خط اُن کی خدمت میں گذرانا چاہئے ۔ اُن کے سب اقربا کی اور نیز میری طرف سے بعد سلام گذارش کرنی چاہئے کہ اب تم ارادہ آنے وطن کا کرو تمہاری شرط پوری ہوئی تمہارے سوا تمہارے گھر میں اور کوئی نہیں آئندہ تم مختار ہو ۔ اور بعد سلام یعقوب یوں عرض کرتا ہے کہ تمہارے والد نے تم سے ناخوش انتقال کیا اور غالباً تم بھی کسی بوجہ شرعی اُن سے اب تک ناخوش ہو موت بہت نزدیک ہے اس کا فکر کرو عاقل را حرفے بس ۔ اس ملک میں گرمی کی شدت ہے باوجود شروع موسم کے بارش کا پتہ نہیں ۔ نرخ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے یہاں کی تول سے نرخ گندم ۵ اثار ہے خدائے کریم رحم فرمائے ۔ راقم محمد یعقوب از مدرسہ عربی دیوبند

خط بارھواں ۔ برادرم مہربان عزیز از جان طالب صادق منشی محمد قاسم سلمہ اللہ و اطال اللہ عمرہ ۔ بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ کریں ۔ تمہارا خط آیا امور مندرجہ معلوم ہوئے ۔ تمہارے خط آنے سے پہلے ایک خط تمہارے نام لکھا تھا پہونچیگا انشاء اللہ ۔ حاجی عبد السلام کے والد

Marfat.com

شیخ رحیم الدین صاحب نے بمقام بجنور بروز چہارشنبہ ۵ ربیع الاول انتقال کیا اور حافظ نذیر احمد کے پاس چند روز سے گئے ہوئے تھے انا للہ وانا الیہ راجعون - حاجی عبدالسلام صاحب کو بعد سلام کے مضمون تعزیت کہدینا چاہیئے - مگر افسوس یہ ہے کہ تمہارے والد تمہارے مشتاق اور ننکا تمنند جہان سے اُٹھے - اور لوگ کہتے ہیں کہ تم کو بھی اُن سے کچھ کدورت تھی اور وجہ کدورت کوئی امر شرعی موجہ نہیں معلوم ہوا - اس احقر کو کمال افسوس ہے للہ فی اللہ آپ کی خدمت میں عرض کیا اس کا فکر لازم ہے - موت بہت قریب ہے اور معاملہ وہاں کا بڑا کٹھن خداوند کریم توفیق نیک عطا فرمائے اور مکر وفریب نفس شیطان کے سے بچائے آمین اس ناکارہ کو بھی دعا رخیر سے یاد فرماویں - تم نے اے میاں محمد قاسم درباب سماع اموات کے پوچھا ہے - برادرم عزیز یہ مسئلہ زمان صحابہ سے اتبلک مختلف فیہ ہے اور ہر ایک گروہ اپنے دلائل قرآن حدیث سے ذکر کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایات کتب فقہ میں جو مذکور ہیں اُن سے بھی کچھ ایسا ہی سمجھ میں آتا ہے کہ مردے سنتے نہیں مگر احقر کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ مردے سنتے ہیں - اور خاصکر اولیا اور انبیا کو اس باب میں ایک شان جدا ہے کہ تفصیل اس کی طویل ہے - اور یہ خلاف جو اوائل سے اواخر تک رہا اوائل کا خلاف تو کچھ نزاع لفظی معلوم ہوتی ہے اور متاخرین نے اُن کے اقوال کی پرورش کی ہے اور امام صاحب کے اقوال کا میری رائے ناقص میں یہ مضمون ہے کہ عرف عام میں بات کرنا اور کہنا سننا اسی کا نام ہے کہ زندگی میں جو لوگ آپس میں کرتے ہیں اور مردوں کا سننا ایک بات علاوہ ہے ایسے اگر کوئی کہے کہ اگر میں زید سے بولوں تو میرا غلام آزاد ہے اور بعد مرنے کے اُس کے جنازہ پر یا اُس کی قبر پر جاکر سلام علیک کرے یا کچھ خطاب کرے تو غلام آزاد نہ ہوگا - کیونکہ یہ کلام کرنا نہیں اس لئے کہ مردے سنتے نہیں اور جن صاحبوں نے یہ کہا کہ بدن نہیں سنتا اور روح سنتی ہے اُس کے معنی بھی کچھ ایسے ہیں جس سے اختلاف دونوں فریق کا لفظی معلوم ہوتا ہے - ایک حدیث صحاح میں مروی ہے جس سے سننا اور دیکھنا نکلتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تلک میرے حجرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ مدفون تھے تو میں بے تکلف آیا جایا کرتی تھی اور جب حضرت عمرؓ مدفون ہوئے تو میں اپنے کپڑے درست کرکے جاتی تھی اور اگر کوئی یہ کہے کہ یہ تو نبی اور اولیا تھے میں کہتا ہوں

حدیث شریف میں آیا ہے کہ قبر پر نہ بیٹھے کہ اُس سے مردہ کو ایذا ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ بیٹھنے سے مراد پاخانہ کے لئے بیٹھنا ہے اور اسی طرح غالباً پیشاب کرنے کی ممانعت مقابر میں آئی ہے کہ مردوں سے شرم کرنی چاہیئے اور بہت سی احادیث و اقوال ایسے ہیں کہ گنجائش تاویل کی نہیں رہی یہ بات کہ استعانت قبر سے یا اہل قبر سے کیسی ہے تو اے برادر استعانت مردہ سے زندہ کی استعانت پر قیاس کرنا بے عقلی ہے - استعانت زندوں سے بات کلام ہاتھ یا وٗں کے کاموں سے ہوتی ہے اور مردہ اس میں معذور ہے باقی رہی دعا تو وہ البتہ ممکن ہے دعا کی[عہ] اگر استدعا کرے تو جائز ہے مگر قبر پر کرے نہ کہ دور سے اور شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے جو فرمایا ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ روح زندگی میں جسم سے علاقہ رکھتی تھی اب بعد مرنے کے بھی ایک علاقہ ہے اگر یہ جسم ایک جگہ میں محفوظ رہیگا تو روح کا ایک مکان بسبب اس علاقہ کے معین رہیگا نہیں تو روح بے نشان ہے یہ علاقہ گیا تو روح اس عالم سے بے علاقہ ہوگئی اور فیض سننے سے علاقہ نہیں رکھتا وہ ایک چیز اور ہے مکان سے اور وقت سے اور کپڑہ سے بھی فیض ہوتا ہے قبر میں تو وہ جسم ہے جس میں روح ایک مدت تک رہی ہے اُس سے اگر فیض ہو تو کیا عجب ہے اور بعض لوگوں کو جو بطور خرق عادت اہل قبور سے تعلیم علم یا جواب مشورہ وغیرہ امور حاصل ہوتے ہیں وہ ایک فیض غیبی ہے کہ اہل استعداد کو بوساطت بعضی ارواح کے ہو جاتا ہے اور تفصیل اُس کی طویل ہے پھر لکھونگا - اپنے والد اور بخشی غلام علی صاحب اور عنایت فرمایوں کو سلام علیک پہونچا ئیو - عرلضیہ محمد یعقوب از دیوبند مدرسہ عربی - اگر تاریخ بن پڑی تو انشاء اللہ پھر لکھوں گا - ۱۴ ربیع الاول ۱۲۸۶ھ -

خط تیرھواں - برادرم عزیز القدر عزیز شان طالب صادق سلمہ بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ کریں خط تمہارا آیا سب حال معلوم ہوا - جو مسئلہ تم نے پوچھا ہے اُس کا جواب اس حدیث سے نکلتا ہے لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس یعنی اللہ کا شکر نہیں کیا جسنے

عہ قولہ دعا کی اگر استدعا کرے الخ جواز یعنی عدم معصیت سے مفید ہونا لازم نہیں آتا اس کے لئے مستقل دلیل کی حاجت ہے جواز تو صرف محذورات نہ ہونے سے ہو سکتا ہے خواہ عبث ہی ہو اور جب تک یہ نہ ثابت ہو جاوے کہ اموات کو اذن ہوتا ہے زائرین کی فرمائش کے موافق دعا کرنیکا تب تک یہ استدعا عبث ہی ہے ۱۲ محفوظ

Marfat.com

چاہیئے اور ضرب الف لام پر رکھے اور اسم ذات مکرر ہیں دونوں اسم ذات ایک سانس میں کھے پھر سانس لیکر کے ایک بار ایک سانس میں بس کرتا ہے البتہ اسم ذات مجرد میں اگر چند بار ایک سانس میں کہہ جاوے تو مضائقہ نہیں ورنہ اس کو بھی ایک ہی سانس میں ایکبار کہے اور اسم ذات مکرر میں یہ تصور چاہئے کہ ظاہر و باطن اللہ ہے یا اول و آخر اللہ ہے اور تہجد کا وقت بہت عمدہ ہے اگر اُسوقت توفیق ہو تو بہت اچھا ہے نہیں تو بعد نماز صبح یا مغرب - اور تہجد کے وقت کی فضیلت سورۂ مزمل کے ترجمہ سے واضح ہوگی اور شروع میں تہجد کی نماز فرض تھی اب نفل ہوگئی - مگر سب نفلوں سے افضل رہی ہے - دوسرے تم نے حال اپنی معاش اور تنگی کا لکھا ہے - برادرم عزیز نصیب سے زیادہ کسی تدبیر سے نہیں ملتا عمل ہو یا تعویذ اور طریق انبیا کا یا توکل ہے یا تسبب بلکہ تسبب ہی غالب حال اُنکا رہا ہے تم بھی اللہ کے فضل کے بھروسہ کوئی مختصر سا حیلہ طلب رزق کا کرلو خدائے تعالی اُس میں برکت دیگا اور میرے گمان میں نوکری سب سے آسان ہے جیسا تم کرتے تھے ویسا ہی کام کرتے رہو اور جو کچھ میسر آوے خدا پر بھروسہ کرکے کھا پی لو اور وطن میں اور اپنے متعلقوں میں اور والدین کی خدمت میں ہی رہنا بہتر ہے سفر کا ارادہ مت کرو خاصکر اس روسیاہ کے ملنے کے ارادہ سے کہ بجز ضرورت تمہارے پوچھنے کی ضرورت سے کچھ اوٹ پٹانگ جواب لکھ بھیجتا ہوں ورنہ واللہ العظیم کہ حال میرا نہایت ابتر ہے لایق صحبت نہیں خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ کچھ تمہیں اس نالائق کے پاس رہنے سے کوئی ضرر ہو اور خدائے تعالی ہر جگہ موجود ہے اور اپنے یاد کرنیوالے کے قریب تم اسی حال پر استقامت کرو انشاء اللہ تعالی فتح باب اور کشائش ہوگی اور استقامت سب امور میں بہتر ہے - متلون آدمی سے نہ کار دنیا بن سکے نہ کار دین - اور ان دنوں کچھ احقر کو ایسی پریشانی پیش ہے کہ اُس کے سبب اپنے قیام اور سفر میں متردد ہے - بلکہ جب تک میں خود اپنے مقام اور نشان سے اطلاع نہ دوں تم خط نہ لکھیو اور میں خدا چاہے تو ماہ شوال میں اس کے حال سے تم کو آگاہی دونگا اور عمل غنائے ظاہری اور قلبی کے لئے ایک یہ ہے کہ سورۂ مزمل ہر روز گیارہ بار پڑھ لیا کرو ہر نماز کے بعد دو بار اور عشا کے بعد تین بار یا ایک ہی وقت گیارہ بار پوری کر لیا کرو اور گیارہ سو بار یا مغنی بہ تصور التجا بارگاہ عالی میں جیسے مانگنے والا مانگتا ہے تو اُس کو سخی اور دانا اور نواب اور بادشاہ کہہ کہکر اپنا مطلب عرض کرتا ہے اس طرح

Marfat.com

اس وظیفہ کو کر لیا کرو امید ہے کہ غنائے ظاہری و قلبی میسر آوے یہ عمل بہت مجرب ہے اور دست غیب وغیرہ کے عمل اول تو بہت دشوار ہوتے ہیں اور اگر بن بھی پڑے تو شرعاً اُس کے جائز ہونے میں کلام ہے اور کیمیا مفقود۔ اور جو اس طلب میں بنام مہوس مشہور ہیں بوالہوس ہیں نہ دنیا کے نہ دین کے۔ احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غور سے دیکھو کہ آپ نے غنا کو نہیں قبول فرمایا اور ایک نکتہ عجیب یاد آیا کہ آدمی کتنا ہی غنی ہو جائے غنی نہیں ہوتا تم چند مالداروں سے مل کر پوچھ لو وہ تم سے زیادہ حاجات بیان کریں گے کہ پوری نہیں ہوتی اور اُس کے غم میں ہیں راحت انشاء اللہ تعالیٰ اگر فضل الٰہی سے بخشے گئے تو جنت میں ملیگی دنیا جائے کشاکشی کی ہے یہاں راحت کہاں تم نے آخر خط میں حال انتقال اپنی ہمشیرہ کا لکھا انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ بخشے اور درجۂ عالی دے۔ برادرم عزیز موت نہایت سخت چیز ہے اور کمال یقینی اور آدمی اس سے نہایت غافل اور بڑا بے پروا آنسو آنکھوں میں شدت نزع اور شرم گناہوں سے آجایا کرتے ہیں یہ علامت بخشش کی ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ آدمی جب دنیا سے اُٹھے اپنے مالک سے غافل نہ ہو اگر گنہگار شرمندہ ہے کچھ خوف نہیں خدانخواستہ اگر مال ومنال کی حسرت یا اہل وعیال کی محبت یا اپنے بیگانوں کے رنج مفارقت میں دم آخر ہو تو جائے حسرت ہے اور کمال خوف ہے۔ موت یاد کرنیکا وقت جب نماز عشاء سے فارغ ہو کر سب ضروریات سے فارغ ہو اور لیٹا اُس وقت سید ھا بشکل مردہ کے لیٹے اور اپنے آپ کو وقت موت کا تصور کر کے اور توبہ اور استغفار کر کے سو رہے وہاں کی گرانی سنکر بہت تشویش تھی اب الحمد للہ امید ارزانی کی ہے یہاں اب دوسرا سال ہے کہ دس گیارہ سیر سے نوبت نہیں بڑھتی ان دنوں دس سیر ہیں گیہوں اور اسی قیاس پر سب غلہ بلکہ تمام اشیاء گراں ہیں اللہ تعالیٰ اپنا فضل وکرم کرے۔ احقر نے علاقہ مدرسہ کا بعض وجوہ سے چھوڑا اب دیکھئے تقدیر کدھر لیجائے سر دست رمضان وطن میں گذرانے کا خیال ہے اور اس میں بھی تردد ہے اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنے حال سے بعد رمضان شوال میں تم کو اطلاع دونگا۔ اور اگر نوبت سیاحی کی آئی تو کیا عجب کہ وہاں تک بھی پہونچ رہوں۔ والسلام اور اوقات یاد الٰہی میں اس روسیاہ کو دعاء خاتمہ بخیر سے یاد کرنا عمر سب بیکار گذر گئی دیکھئے آخر کیا ہو ترجمہ غنیۃ الطالبین میری نظر سے اب تک کہیں نہیں گذرا

۱۸۷

اگر کہیں حال معلوم ہوا اور یا در ہا تو اطلاع کرونگا ۔ رقیمہ محمد یعقوب از دیوبند مدرسہ عربی ۹ اشعبان

خط پندرھواں ۔ برادرم عزیز القدر گرامی شان طالب صادق منشی محمد قاسم سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون وادعیہ ترقیات روز افزوں مطالعہ فرماویں ۔ خط تمہارا آیا حقیقت میں اس عاجز سے ایفاء وعدہ میں کوتاہی ہوئی معاف فرماویں وجہ اس کی یہ ہوئی کہ رمضان بھر ارادہ کہیں کا نہو اور نیت اعتکاف کی تھی بعد رمضان ۔ بعد بہت سے بکھیڑے کے پھر دیوبند کے مدرسہ میں ناچار آنا پڑا وہاں پہونچکر یوں قصد رہا کہ اگر کچھ سبیل خرچ کی ہو تو حج کو چلدوں مگر اس کی کوئی صورت بن نہ پڑی اور طبیعت بدستور اب تک پریشان ہے بعد قیام یقینی کے خیال تھا کہ تم کو لکھ بھیجوں مگر حسب عادت قدیم کاہلی میں گذری ۔ اتفاقاً عید الضحیٰ میں نانوتہ گیا وہاں تمہارا خط دیوبند سے پہونچا کئی دن کے بعد آج یہاں آکر تمہارا جواب لکھا تمہاری زوجہ مرحومہ کے انتقال کی خبر دیکھکر بہت کلفت ہوئی اللہ تعالیٰ اُس کو جنت نصیب کرے اور پسماندوں کو صبر عطا فرمائے ۔ اور صبر جمیل اور نعم البدل اپنے لطف سے دے اے برادر دنیا جائے گذران ہے آگے پیچھے کا فرق ہے ۔ سب کو یہی راہ پیش ہے آدمی دوسرے کا کیا غم کرے اگر اپنا ہو سکے تو فکر کرے نہیں تو اس کا غم کافی ہے اس عاجز کو اب اپنا اتنا غم ہوا ہے کہ محض عنایت الہی شامل حال ہے کہ اپنے ہوش و حواس سے ہوں اور کچھ یاس و تمنا مل کر تسلی کا باعث ہیں اور غفلت و کمی دریافت حال ہر دم کی تائید کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تمکو کہ طالب صادق ہو مطلوب حقیقی تک رسائی دے آمین اس درماندہ کو بھی دعا سے یاد رکھو فقط والسلام ۔

خط سولھواں ۔ بخدمت اعز برادران منبع اشفاق منشی محمد قاسم ادام اللہ شوقہ ۔ از کمترین بندگان محمد یعقوب بعد سلام مسنون اشواق مشحون کے معروض ہے تمہارا خط جواب خط احقر کے آیا جزاکم اللہ خیرا پرچہ علیحدہ کا جواب علیحدہ ہے حال حاجی عبد السلام کا معلوم ہوا ۔ وہ لوگ منتظر جواب ہیں اگر جواب نہ آیا اور خط بھیجیں گے اور حال قصد عرب کا یہ ہے کہ ایک مہربان کے ہاتھ کچھ اپنا حال پریشان حضرت کی خدمت میں معروض کیا تھا آپ کی طرف سے ایسا ارشاد ہوا کہ یعقوب اگر اسسال یہاں آجاوے تو بہتر ہے چنانچہ اُنہیں مہربان نے مجھے لکھ بھیجا اب اُسوقت سے یہی عزم بندھا ہے اور خیال تو پہلے بھی تھا مگر بے سامانی کے سبب رہ گیا تھا اب کی بار

بھی بظاہر صورت سامان کی کچھ نہیں دیکھئے کیا پیش آوے اپنے ارادہ سے کیا ہوتا ہے جناب مولوی محمد قاسم صاحب امسال تشریف لے گئے تھے عنقریب اُن کی واپس تشریف لانے کی خبر ہے اُن کی معرفت غالباً کچھ اور بھی حال معلوم ہوگا اور جانا بجانا احقر کا اُسپر متحقق۔ انشاء اللہ ہوجائگا خدا چاہے تو وقت تصمیم عزم تم کو بھی اطلاع ہوگی اور بندہ کا ارادہ تنہا ہے اور ارادہ قیام بھی بہت نہیں اور اب عرب کیا دور رہا ہے ۲۰ روز میں بآرام تمام بذریعہ ریل اور دخانی جہاز کے پہونچنا ممکن ہے البتہ خرچ کثیر چاہئے اور اس سال تو کرایہ جہاز دخانی چالیس روپیہ سے زائد نہ تھا بلکہ بعضے پچیس ہی دیکر گئے اور کرایہ ریل غالباً عــه روپیہ اس صورت میں خرچ بھی چندان نہیں مگر تہیہ تو کچھ اتنا بھی مشکل ہو رہا ہے اللہ کریم مدد فرمائے اور انشاء اللہ تعالیٰ جب میں روانہ ہونگا تم کو اطلاع دونگا اور جو امورات اُس وقت کے مناسب ہوں گے عرض کروں گا مولوی محمد احسن صاحب اور مولوی محمد منیر صاحب بریلی کالج میں نوکر ہیں اور اُن کا ایک چھاپہ خانہ ہے جس کا نام مطبع صدیقی ہے یہی اُن کے لئے نشان ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اگر میری صورت روانگی ہوئی مولوی محمد احسن صاحب کو تمہارے باب میں لکھ دونگا۔ تم نے جو حال لکھا برادر عزیز خدام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا و آخرت کی مثال ایسی فرمائی ہے جیسے اونٹ اور اُس کی مینگنی جس کے پاس اونٹ ہو اُس کو مینگنی کی کچھ کمی نہیں بلکہ خواہش بھی نہیں ہوتی اور مینگنی چننے والیکو اونٹ نصیب ہونا معلوم اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت سے سبب نکاح کبھی رغبت مال کی ہوتی ہے اور کبھی خواہش جمال اور کبھی دین تو اے طالب حق دین والے کو لے اور خوبصورتی کی ماہیت اور حقیقت میرے نزدیک کیا بلکہ سب عقلاء اُس کو جانتے ہیں کہ موافق آنا ہے اپنے جی کے اور طبیعت ہر آدمی کی جدی ہوتی ہے جیسے کسی کو کھانے میں میٹھا زیادہ مرغوب ہے اور کسی کو نمکین اسی طرح آنکھ کسی کی سرخ و سفید کی طالب ہے اور کسی کی حسن نمکین پر گرتی ہے اور کسی کی نظر رنگ کی فریفتہ ہے اور کسی کی خواہش ناز و انداز سے وابستہ اور جب لطافت طبع زیادہ ہوتی ہے تو جمال ظاہری کے ساتھ خوبی باطنی مطلوب ہوتی ہے حتی کہ اگر کوئی خرابی نظر آتی ہے تو طبیعت کو نفرت ہو جاتی ہے اگر کھانا خوشرنگ خوشبودار بغایت لذیذ خوشگوار میں عین کھانے کے وقت یہ یقین ہو جائے کہ اس میں کوئی ناپاکی ملی ہوئی

Marfat.com

ہے تو عجب نہیں کہ اُسے قے ہو جاوے اور سب کھایا پیا اُس کے ساتھ نکلجاوے اور اُس کا رنگ و روپ اور خوشبو اور لذت طبیعت کو روک نہ سکے ہاں حریص کثیف الطبع کو اگر ایک وجہ رغبت کی ملجاوے تو کتنا ہی کوئی امر خلاف طبع اُس کی پیش آوے اُس کی طلب میں فرق نہیں آتا یہ بات جو میں نے لکھی انشاء اللہ تعالیٰ اس مادہ فاسد کو تمہارے خیال میں سے نکال دیگی اور مجھے اللہ جلشانہ کی قدرت کاملہ سے یہ امید ہے کہ جو شخص بوجہ حلال تمہاری قسمت میں ہوا ہے وہ بوجہ حسن باطنی تمہارے حق میں ایسا مطلوب اور دلفریب واقع ہو کہ حسن ظاہری کی اُسکے سامنے بات پھیکی ہو جاوے اور اگر یہ میرے خیالات کام نہ دیں اور رغبت قدیم جمی ہوئی تو دل کی نہ نکلے علی الخصوص جب اُدھر سے بھی سلسلہ جنبانی ہوتی ہو تو حقیقت میں ظاہر میں دشوار ہے تو تم اس عمل کی جو میں لکھتا ہوں چند روز مشق کیجیو امید فضل الٰہی سے یہ ہے کہ تمہارا قلب اس کدورت سے صاف ہو جاوے اور وہ یہ ہے کہ کسی فراغت کے وقت خلوت میں بیٹھ کر اُس کی صورت کا تصور کرو اور خیال میں یا زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہو اور وقت لا کہنے کے اُس صورت کو کھینچکر پیچھے پشت کے پھینکدو اور الا اللہ کے ساتھ مطلوب حقیقی کو بے کیف تصور کر کے قلب پر ضرب کرو چند بار جسکی مقدار ۱۰۰ ہو اس کو کرو اول طبیعت کم جمیگی پھر دو چار روز میں وہ کوہ تمثال پر کاہ کی طرح لا کے ساتھ اُڑ جائیگا اور اگر دور کرنا اُسکا دشوار ہو اس سبب سے کہ وہ مطلوب ہے تو یوں کیجیو کہ زبان سے کہو لا مطلوب الا اللہ اور اس صورت میں اتنا خیالی نظر کو جماؤ کہ گویا نظر اُس کے اندر گھستی ہے اور طالب حقیقت کی ہے یہانتک کہ نظر تمہاری تمکو اندر نفوذ کرتی معلوم ہونیلگے اس وقت یوں خیال کرو کہ بلا ہی - عدم ہے کچھ نہیں اور یہ بات تم کو اول برنگ اندھیرے کے معلوم ہوگی پھر اُس کے بعد ایسا نظر آویگا کہ کچھ نہیں رہا جب یہ نوبت آوے تو وہ خیال خود بخود دفع ہونے لگے گا اور مجھے امید فضل الٰہی سے ایسی ہے کہ اس شقت کی کچھ ضرورت نہ ہو یہ ایک خیال ہے یوں ہی رفع ہو جائیگا مگر ہمت ہر کام میں شرط ہے اور آدمی کے تمام کام خیال پر مبنی ہیں والسلام اور کثرت اس دعا کی چند روز بہت نافع ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ ولا ملجاء ولا منجاء منک الا الیک عریضہ محمد یعقوب ۳ صفر ۱۲۸۶ھ

ع اصل میں یہی صورت سے تھا تا پیدا ہے عدم ہے ۱۲ اشرف علی

مکتوب سترہ - شفقی مکرمی منشی محمد قاسم دام لطفہ - بعد سلام مسنون مطالعہ فرما دیں خط

Marfat.com

تمہارا بعد مدت آیا غنیمت ہے تمہاری خیریت دریافت کرنیسے خوشی ہوئی درباب اسقاط کے جو تم نے لکھا حقیقت یہ ہے کہ دعا و تعویذ اور دوا و علاج سب حیلہ ہیں موثر حقیقی جسکے اثر کو اجازت فرماوے اثر کرے اکثر بزرگوں کے نزدیک یہ طریقہ دعا و دوا میں مروج ہے کہ اُس کے ساتھ التجا و الحاح جناب باری عز اسمہ میں کرتے ہیں کہ الٰہی اس اسم کو یا دوا کو تاثیر دے اور اس بندہ کو شفا بخش غرض کہ ہر مرض اور حاجت میں ایسے طریقہ پر عمل ہے مگر شفا شافی مطلق کے ہاتھ ہے یہ تعویذ و گنڈہ سامان کے واسطے ہے شاید کوئی اور خلل ہو موافق رائے طبیب کے مسہل وغیرہ سے تنقیہ کرنا چاہئے اور اس ملک میں گلقند املتاس کے پھولوں کا اکثر جائے حاملہ عورتوں کو موافق ہوا ہے اور بہ نرمی مادہ کو نکالدیتا ہے اور اب تلک پھول امید ہے کہ ملیں گے اگر رائے طبیب ہو تو پھول املتاس کے لیکر تین حصہ اُسے مٹھائی ملا کر خوب مل کر ایک ہفتہ دھوپ میں رکھو خوراک سردو دو تولہ تک ہے۔ اعراب اسماء اصحاب کہف کے یوں ہیں عَلِیخَا مَکسَلمِینَا کَشفُوطَطْ طَبیُونَسْ کُشَافَطِیُونَس اَذَرفَطِیُونَس یُوانِسبُوس کَلبُہُم قِطمِیر۔ مسئلہ جمعہ کا جو تم نے استفسار کیا ہے اصل اس کی یہ ہے کہ چند شروط خاص مذہب حنفیہ کی ہیں اور جمعہ کا فرض ہونا قطعی ہے اور شروط اختلافی ہیں ایسی جائے احتیاط شرط ہے۔ علمائے حنفیہ نے اس مسئلہ میں تقلید ائمہ باقی کی کی ہے اور اسی سبب جمعہ کو بجماعت و خطبہ کے ادا کرتے ہیں اور اگر ظہر پڑھتے ہیں تو بنظر احتیاط یہ معنی نہیں کہ جمعہ اور ظہر دونوں مشکوک ہیں بلکہ جمعہ غالباً صحیح ہے اور چار رکعت ظہر کی احتیاط ہے اسی لئے اس کو بجماعت ادا نہیں کرتے اور کوئی کرے تو اُس کی غلطی ہے اور حنفیوں کی کتابوں میں بھی یہ روایت ملتی ہے کہ اگر حاکم اعلیٰ مسلمان نہ ہو تو اُسے یوں کہیں کہ ہمارے واسطے ایک حاکم مسلمان مقرر کر دے اور اگر وہ نہ کرے تو مسلمان اپنا ایک سردار مقرر کرلیں جو جمعہ کا اہتمام کر دے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو مسلمان جمع ہو کر ایک کو امام مقرر کر کے نماز پڑھیں اس روایت پر کوئی جمعہ ایسا ہو گا جو درست نہ ہو چنانچہ ملک خطا میں جب کفار غالب ہوئے تو وہاں کے علماء نے جمعہ ترک نہیں کیا اور دہلی میں جب مرہٹہ کی عملداری ہو گئی تھی تو بعضے علماء نے جمعہ ترک کرنا چاہا تھا اُس زمانہ میں شاہ عبدالعزیز صاحب نے اس امر کا فتویٰ دیا کہ جمعہ ترک کرنا نہ چاہئے اس لئے کہ اختلافی مسئلہ ہے غرضکہ جمعہ ہونا بہت طرح

Marfat.com

سے قریب یقین ہے بعد جمعہ پڑھ لینے ہی کے ظہر پڑھ لینا احتیاط ہے جیسے جس نماز میں واجب
ترک ہو جا دے اُس کا ہٹالینا احتیاط ہے اسی لئے اس نماز میں نئے آدمی کو شریک ہونا نہ
چاہئے اگر کوئی احتیاط نہ کرے اور ظہر نہ پڑھے تو اُس کے ذمہ کچھ لازم نہیں اور جو احتیاط کرے
اس سبب سے اُس کے جمعہ میں کچھ تردد نہیں باقی رہا فرض ظہر کے ساتھ اُس کی سنتوں کا
پڑھنا چنداں ضرور نہیں اگر کوئی پڑھے کچھ منع کی جگہ نہیں مگر سنت جمعہ کی ترک نہ کرے اور چار
رکعت احتیاط جو پڑھتے ہیں اُن میں چاروں میں صورت ملالینا بھی احتیاط ہے اگر کوئی فرض
کی طرح پڑھے تو کچھ حرج نہیں فقط بارش یہاں بھی کم تھی اساڑھ کا مہینہ خالی گیا مگر اب دس
بارہ روز سے خوب بارش ہوئی اور نرخ جو پندرہ سیر ہو گیا تھا اب اٹھارہ سیر ہے امید ہے
کہ اللہ تعالیٰ نے قحط سے بچالیا فقط تعویذ کے باب میں جو تم نے پوچھا ہے اب اُس کا کھول رکھنا
بہتر ہے اور بوقت ضرورت پھر استعمال کا مضائقہ نہیں فقط میاں غلام حسین اور اپنے والد
اور سب دوستوں کو سلام کہیو۔ اندنوں میرا خیال تھا کہ تمہیں خط لکھوں اچانک خط تمہارا
آگیا ضرورت یہ تھی کہ جب بندہ اجمیر میں تھا اُن دنوں مولوی ارشاد حسین صاحب نے چار
نسخے مختلف امراض کے نہایت مجرب تبلائے تھے ایک نسخہ تو خوب یاد ہے اور میرا معمول ہے
تین نسخے بھول گیا ایک بالکل بھولگیا اور دونا نام یاد ہیں ایک نسخہ جو یاد ہے دانتوں کا منجن ہے
اور دونا نام ایک طلا ہے اور ایک آتشک کا ہے اور جو کاغذ مولوی صاحب نے عنایت
فرمایا تھا وہ کھو یا گیا۔ غرض یہ ہے کہ اگر کبھی مولوی صاحب سے ملاقات ہو تو یہ چاروں نسخے تحقیق
کر کے مولوی صاحب سے لکھوا کر بھیجدیجیو اور یہ لکھو کہ مولوی صاحب اب کہاں ہیں ٹونک یا
آبو یا وطن یا دورہ میں اور خط اس پتہ پر اُن کے پاس پہونچ سکتا ہے اُن کے خط میں انشاء
اللہ سب یاد اور شکوک مفصل لکھونگا فقط والسلام۔

مکتوب اٹھارہ ۔ منبع اشفاق و اعطاف مجمع اخلاق والطاف دام لطفہ بعد سلام مسنون معروض ہے خط
تمہارا آیا برادرمن عذر ہرچند بظاہر تعلق یہاں کا اور قصد سفر کا گیا مگر اصل یہ ہے کہ پہلے میں جب
وہاں تھا تو یاروں کا یار ہر بھلے برے کا شریک تھا اور اب ہرچند میرا باطن ویسا ہی ہے مگر یہ
صورت منافقانہ کہ توبہ ظاہری کی جہت سے بنا رکھی ہے اب اُن افعال کی مجوز نہیں اور وہاں

علاوہ اس کے بہت بدعات مروج و شائع ہیں اگر اُن کا شامل حال ہوں تو بغایت نکوہیدہ اور اگر منع کر دوں تو ایک جھگڑا اور اگر منع نہ کروں اور شامل بھی نہ ہوں تب بھی خالی مناقشہ سے گذرتی نظر نہیں آتی۔ اسی سے گوشۂ عافیت پسند کیا اور مجھے وہاں آنے میں بہت خوشی تم جیسے اور میاں جمال الدین جیسے طالبان حق کی ملاقات کی ہے اور ایک یہ کہ ایک گونہ میری طبیعت کو اُس ملک سے اُنس ہے ورنہ اور کوئی وجہ اُدھر رغبت کی نہیں۔

مکتوب اُنیسواں ۔ برادرم مکرم منشی محمد قاسم سلمہ اللہ تعالیٰ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمادیں درباب اختلاف علما زمانہ کے اور بعض کتابوں کے جو ایک دوسرے کی رد میں لکھی ہوئی دیکھی اور اپنے تردد کے باب میں جو تم نے لکھا ہے برادر من مسلمان کے واسطے قرآن شریف اصل ہے اور اس کا مضمون اتنا جو سہل ترجمہ سے سمجھ میں آتا ہے ہر کسی کے لئے حجت ہے اُس کی بنا دیکھ لو کہ کس امر پر ہے شرک کی کون کون سی صورت کو رد کیا ہے۔ اور رسوم جاہلیت کو کیونکر اُکھاڑا ہے اور اپنے زمانہ کے حالات کو اُن احوال کے ساتھ مطابق کر کے دیکھ لو وہ باتیں اب موجود ہیں یا نہیں تب یہ بات بخوبی واضح ہو جائے گی کہ حق کن لوگوں کا قول ہے ہاں ایک بات ملحوظ خاطر رہے کہ جب آدمی کوئی بات کہتا ہے تو اُس کا نقشہ ایسا بناتا ہے کہ سننے والا اُس کو قبول کر لے۔ تو اب یہ دیکھ لینا چاہئے کہ وہ نقشہ جو ایسا ہے اُس کی حقیقت کیسی ہے مطابق اس کے ہے یا مخالف مثال اُس کی قرآن حدیث سے یہ ہے کہ عرب کے مشرک لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ اعتراض کرتے تھے کہ اُنھوں نے اپنے باپ دادا کی چال چھوڑ دی یہ کیا اُن سے کچھ زیادہ عاقل ہوئے اور یہ کیسے ناخلف پیدا ہوئے کہ اپنے باپ دادے کے طریقہ کو جھوٹا بتلایا اور اُنہیں جہنمی کہا اور یہ کہتے تھے کہ اُنھوں نے کنبوں میں تفریق ڈالدی اور رشتہ داروں میں اُن کے سبب اختلاف پیدا ہوا اور ایک چال اور راہ کے دو راہ کر دئے اور وہ لوگ ان سب باتوں میں اتنا تو بے شک سچ کہتے تھے کہ قدیمی مذہب اور رسوم ترک ہو گئے اور اپنے بڑوں کو گمراہ کہا اور آپس میں تفریق اور خلاف ہو گیا مگر یہ بات کہ یہ سب امور ہر جگہ اور ہر طرح بُرے ہی ہوا کرتے ہیں غلط ہے اگر حق کے سبب اپنوں سے جدائی ہو تو قصور اُس کا ہے جو حق سے الگ رہا اور اس سبب حق

Marfat.com

والے لوگوں سے جدائی کی نوبت آئی - یا قصور حق والوں کا کہ اُنھوں نے برادری کیوں چھوڑی حق کو کیوں نہ چھوڑ دیا ایک تو یہ دوسرے قصہ مسجد ضرار کا جو سورۂ توبہ کے اخیر میں اُس کا ذکر قرآن شریف میں ہے تفصیل اُس کی یہ ہے کہ منافقوں نے ایک مسجد بنائی تھی اور غرض یہ تھی کہ ہمارا مجمع اور جھگمٹا یہاں رہا کرے اور ضعیف الایمان لوگ ٹوٹ کر ادھر آجائیں اور مسلمانوں میں صورت تفریق کی پیدا ہو جائے اور ظاہر میں یوں کہا کہ مسجد ہمارے گھروں سے دور ہے اندھیرے مینہ بوندی میں مسجد کے ثواب سے محروم رہنا ہوتا ہے اس ضرورت کے رفع کے واسطے یہ مسجد بنائی ہے - اللہ تعالیٰ نے اُن کا فریب واضح فرما دیا - اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مسجد کو ڈھوا دیا ان دونوں قصوں سے چند فائدے عجیب حاصل ہوئے ایک تو یہ کہ آدمی سے یہ ممکن ہے کہ اچھی بات کو برائی پر اور بری بات کو اچھی طرح پر بنا سکتا ہے مگر اس میں یہ بات ہوتی ہے کہ بات پوری پوری نہیں ہوتی کچھ کہا اور کچھ نہ کہا ہوتا ہے - ایسی بات سنکر آدمی اُن کے قول کو نہ دیکھے اس کی حقیقت پر غور کرے اور سب بات کو خیال کرے تاکہ حق و باطل میں تمیز ہو دوسرے بہت دفعہ ظاہر اچھا ہوتا ہے اور باطن خبیث ظاہر تو صورت فعل کی اور باطن نیت ہوتی ہے اور یہ برائی باطن کی کبھی تو اُس کام کے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے اور کبھی یوں ہوتا ہے کہ جب وہ بات شروع ہوئی تھی جب اُس میں وہ خرابی نہ تھی بعد چند زمانہ کے وہ خرابی آگئی نظیر اس کی زیارت قبور کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول منع فرمایا تھا تو وجہ اُس کی یہ تھی کہ اکثر لوگ قبروں پر جاکر نوحہ اور رونا پیٹنا کرتے تھے آپ نے اس سے روکدیا - جب لوگوں نے ان امور کو چھوڑ دیا تو آپ نے اجازت فرمائی اور یوں فرمایا کہ قبر کی زیارت سے دل نرم ہوتا ہے اور موت یاد آتی ہے - اب تم اپنے زمانہ کی قبور کی زیارت کو دیکھو کہ آن میں موت کی یاد ہوتی ہے یا کس غرض سے جاتے ہیں پھر سمجھو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت میں یہ جانا داخل ہے یا نہیں ؟ اور جب وہاں ماتھا رگڑنا اور حاجات طلب کرنا اُس پر علاوہ ہو تو پھر دیکھ لو کہ اُس اجازت سے اب اس کو کیا علاقہ رہا - تیسرا امر قابل سمجھ کے یہ ہے کہ شرع کے احکام جن چیزوں کی نسبت ہیں وہ احکام اُن کی حقیقت سے متعلق

Marfat.com

ہیں اور جب وہ حقیقت نہیں رہتی تو وہ حکم بھی نہیں رہتا۔ مثلاً شراب حرام ہے تو اس کی حقیقت نشہ ہے جب شراب سرکہ ہو جائے یا نمک ڈالدیں اور نشہ دور ہو جائے تو وہ حلال ہو جاتی ہے تو اس سبب پر نظر کرنے سے یہ بات بخوبی سمجھ میں آجاویگی کہ بہت سی چیزوں کے اختلاف زمانہ سے حقیقت مختلف ہو جاتی ہے تو بیشک اُس کا حکم بھی مختلف ہو جائیگا۔ مثلاً ملفوظات میں اکثر بزرگوں کی تاکید ہے کہ عرسوں کو قائم رکھنا چاہئے تو اب یہ دیکھنا چاہیے کہ اُس زمانہ میں عرسوں کی کیا صورت ہوتی تھی یہی صورت تھی جو اب ہوتی ہے یا کچھ اور۔ اور یہ خرابیاں جو اب بر روے کار ہیں ان کا کہیں نام و نشان بھی نہ ہوتا تھا۔ یہ مجمع تماشا والوں کے اور ناچ و رنگ کو وہ لوگ جانتے بھی نہ تھے۔ اب تم قرآن شریف کو ہاتھ میں لیکر مضامین کو ملاتے جاؤ اور اپنے زمانہ کے حال پر غور کرتے جاؤ تب انصاف کر دو گے اور فقہ کی روایت لکھدینی سہل ہے مگر اُس روایت کے مطابق اس زمانہ کے حال کو کر دینا ذرا مشکل ہے مثال اُس کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عورتیں مسجدوں میں نماز کے واسطے حاضر ہوتی تھیں۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ممانعت کر دی اور جب عورتوں نے حضرت عائشہؓ سے شکایت کی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یوں فرمایا کہ اب عورتوں نے جو وضع اختیار کی ہے اور جو باتیں ایجاد کی ہیں اگر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں یہ باتیں ہوتیں تو آپ بھی منع فرماتے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت اُس امر کی بدل گئی جس کے سبب حضرت کے وقت میں اجازت تھی۔ اب وہ بات ہوگئی جس کو حضرت نے منع فرمایا اس سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ عورتوں کا جانا جب جائز تھا تو بدون شرط کے نہ تھا اب وہ شرطیں نہ رہیں اسی طرح اگر کسی بزرگ کے قول سے یا فعل سے ثبوت کسی امر کا معلوم ہو تو وہ دلیل اس بات کی نہیں ہوتی کہ وہ امر اب بھی ویسا ہی ہے اور اُس کا حکم بھی وہی ہے اس امر کو حقائق شناس خوب جانتے اور سمجھتے ہیں اور جو لوگ اُن کے مخالف ہیں یا تو جہل مرکب میں گرفتار ہیں اور یا جان بوجھکر حق سے گریز کرتے ہیں علاوہ بریں حدیث شریف میں آیا ہے کہ حق ایک روشن بات ہوتی ہے یعنی اُس کو سوا نظر صاف کے اور کسی دلیل کی حاجت نہیں اس سے یہ سمجھ میں آیا کہ باطل کے واسطے

Marfat.com

بہت بناوٹ اور تکلف درکار ہے چنانچہ تم نصاریٰ اور اسلام کے مذاہب کی گفتگو اور اُن کے دلائل کو دیکھو اور سنی شیعوں کی بحثوں کو خیال کرو یہ قاعدہ کلیہ ہر جائے پاؤگے فقط مجھے امید ہے کہ یہ مجمل تقریر کافی ہو باقی رہی تصنیفات جناب مولنا محمد اسحاق مرحوم مسائل اربعین اور مائۃ مسائل وغیرہ وہ سب حدیث اور فقہ سے ماخوذ ہیں جناب مولوی صاحب کی عادت تھی کہ کبھی کوئی بات اپنی طرف سے نہیں فرمایا کرتے تھے جو کتابوں میں لکھا ہے وہ ہی نقل فرما دیتے تھے اور یہی طریقہ جناب مولوی قطب الدین صاحب کا ہے ان کی سب کتابیں ترجمہ کتب حدیث اور فقہ اور اُن کی شرحوں کا ہے اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے جو کوئی شخص ان کی بابت گفتگو کرتا ہے وہ بڑا احمق ہے یا غرض اُس کی یہ ہے کہ یہ لوگ قرآن حدیث فقہ کو نہیں سمجھتے ہیں خوب سمجھا ہوں تو اس کے واسطے اتنا کہنا بس کرتا ہے کہ ان لوگوں نے تمام عمر دین کی کتابوں کے پڑھنے وپڑھانے میں صرف کی اور بظاہر متقی اور دیندار لوگ تھے اب اگر اُن کا قول ہدایت نہیں تو تم کسی ایسے اور کا قول لاؤ تو بسم اللہ ہم بھی دیکھیں باقی رہا بعضے مسائل اختلافیہ وہ ایسے ہیں کہ علما کے ان میں قول ہمیشہ سے مختلف ہوتے چلے آئے ہیں اگر کوئی احتیاط اور تقوے کو کام فرمائے تو جو امر دشوار ہو اُس کو اختیار کرے نہیں تو سہل جانب کو لے یا کسی عالم دیندار سے پوچھ لے جو وہ بتلاوے اُس پر عمل کرے۔ ہر کام میں اُستاد کی حاجت ہے اور دین کا کام تو بہت باریک کام ہے اور بھائی عمل کرنیکو تو راہ بہت صاف اور درست ہے مگر جھگڑنے کو ایسے پہاڑ اور پتھر ہیں جنکا کچھ ٹھکانا نہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو لوگ حق سے باز رہتے ہیں اُنکو جھگڑا نصیب ہوتا ہے آدمی اپنا کام کرے اس زمانہ میں دین پر قائم رہنا بہت دشوار ہو گیا۔ نکٹوں میں بیچارہ ناک والا نکو ہوجاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی پناہ دے اور صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ اس کا خیال ہرگز مت کرو کہ اگر مجھے علم ہوتا تو میں ان کو خوب جواب دیتا اور ساکت کرتا جواب دینے والے جواب دیتے رہتے ہیں مگر یہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ اختلاف ہمیشہ رہے گا اور اللہ دوزخ کو بھر لیگا ہونیوالا ہے اور فقہا کے کلام سے خاصکر متاخرین کے فتووں سے ہمارے علماء محققین نے چند جگہ خلاف کیا ہے ایک اُسمیں سے

ذکر جہر ہے۔ اور ایک سماع مجرد بے مزامیر ہمارے اساتذہ کے نزدیک مباح ہے اور متاخرین
اس کی بھی حرمت کے قائل ہوئے ہیں ایسے مسائل میں اگر آدمی احتیاط کرے یا کسی سے تحقیق
کرے بہتر ہے اور تعجب ہے کہ وہ بعد زمانہ شاہ عبد العزیز کے کتابوں کو غلط بتلاتے ہیں خود
تفسیر شاہ عبد العزیز کی جس کا نام تفسیر عزیزی ہے اُس میں یہ مسائل مذکور ہیں اور ان کے بہت
سے فتوے مختلف مسئلوں کے مشہور ہیں اور اُس زمانہ کے بعضے علماء کا جو خلاف پر ہوئے ہیں
رد کیا ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب کی تصانیف میں تو یہ امور مصرح موجود ہیں قصہ بہت طویل
ہوگیا اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے اور وساوس شیطانی سے بچائے آدمی قرآن حدیث کو پیشوا
بنالے اور سب کو الگ کرے ان کی وضع پر جسکی چال ہو اُس کو پیشوا جانے۔ فقط اب تلک کچھ
سامان سفر کا نہیں بنا دیکھئے مرضی الٰہی کیا ہے۔ اگر کچھ صورت ہوئی تو انشاء اللہ تعالیٰ تم کو اطلاع
دونگا اور حال میرا ویسا ہی پریشان چلا جاتا ہے اور کچھ ٹھور ٹھکانا نظر نہیں آتا دعا کیجیو کہ امداد
الٰہی دستگیری فرمائے۔ اور اگر صورت سفر کی ہوئی تو جدھر مناسب ہوگا تمہارا حوالہ کر دونگا
شکل یہ ہے کہ اس زمانہ میں اکثر عالم اور کامل لوگوں کو کچھ عام خلق کی طرف سے غفلت ہوگئی
ہے اور یہ عاجز اول تو کچھ عالموں میں عالم نہیں اور پھر اُس پر کاہل اور آپ بے عمل کسی کی کیا
دستگیری کرے۔ اگر تم کوئی صورت ممکن ہوتی اور ادھر آتے تو یہاں چند عالم باعمل صاحب
کمال تھے اُن سے ملاقات ہوتی اور امید نفع کی تھی مگر ہر کام وقت پر منحصر ہے اُن بزرگوں میں سے
یہ نام یاد رکھو جناب مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی میرے ہمزلف اور پیر بھائی اور استاد
اور استاد بھائی اور ہموطن اور قریب رشتہ دار ہیں بڑے صاحب کمال جامع معقول و منقول
عالم ظاہر و باطن کے ہیں اور شیخ کامل مکمل مگر خلق سے نہایت متنفر اور یکسو۔ اندنوں
میرٹھ میں مطبع ہاشمی میں کچھ علاقہ کر لیا ہے وہاں تشریف رکھتے ہیں۔ دوسرے صاحب جناب
مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی یہ بھی احقر کے پیر بھائی اور استاد بھائی ہیں اور مثل مولوی
محمد قاسم صاحب کے ہیں اور یہ دونوں صاحب ہمارے حضرت مخدوم حاجی امداد اللہ صاحب
مدظلہ جو احقر کے پیر ہیں اُن کی طرف سے خلیفہ اور صاحب اجازت ہیں۔ اور تیسرے مولوی
مظہر صاحب جو پہلے اجمیر میں مدرس رہ گئے ہیں احقر کے بھائی اور وطن دار ہیں سہارنپور کے

Marfat.com

مدرسہ میں مدرس اول ہیں اور اُن کے چھوٹے بھائی مولوی محمد احسن صاحب بریلی کے انگریزی مدرسہ میں مدرس ہیں اوران کے سوا اور بہت سے عالم اس ضلع میں ہیں اور احقر کے چار لڑکے ہیں ایک کا نام معین الدین جو اجمیر میں پیدا ہوا تھا اس کی عمر سولہ برس کی ہے قرآن شریف حفظ کرلیا ہے اب جناب مولوی محمد مظہر صاحب کی خدمت میں عربی پڑھتا ہے اس سے برس دن چھوٹا قطب الدین نام ہے اُس نے قرآن شریف ختم کرلیا اب کے سال انشاء اللہ کچھ اور پڑھنا شروع کریگا۔ اس سے چار برس چھوٹا علاء الدین نام ہے وہ قرآن شریف حفظ کرتا ہے سات سپارہ اس نے حفظ کئے ہیں اور ایک چھوٹا لڑکا تیسرے برس میں ہے اس کا نام جلال الدین ہے اور ایک لڑکا علاء الدین سے بڑا قطب الدین سے چھوٹا فرید الدین نام دو سال ہوئے کہ تالاب میں غرق ہوکر مرگیا۔ اور ایک شمس الدین نام جلال الدین سے بڑا قریب برس دن کا مرگیا اور ایک لڑکی صدیقہ نام جو معین الدین سے بڑی تھی غدر کے دنوں میں مرگئی تھی اب ایک لڑکی فاطمہ نام جلال الدین سے تین برس بڑی ہے یہ ہے اولاد احقر۔ اور میری بہنوں کی اولاد میں دو لڑکے جوان عالم فارغ التحصیل قریب تکمیل کے ہیں۔ ایک مولوی عبداللہ جنکی عمر بیس اکیس برس کی ہے۔ بہت نیک طینت اور دیندار آدمی ہے۔ احقر کے شمول میں رہتا ہے اور گویا میری ہی اولاد میں شمار ہے احقر سے ہی اکثر پڑھا ہے اور دوسرا خلیل احمد اُس نے کچھ احقر سے اور اکثر سہارنپور کے مدرسہ میں جناب مولوی محمد مظہر صاحب سے پڑھا ہے اور اب بھی وہیں پڑھتا ہے یہاں پر برسات بہت اچھی ہے نرخ گندم ۲۴ ثار گھی ۲/۱ ثار تیل ۳ ثار ہے تم نے جو درباب زیارت کے لکھا ہے اے برادر یہ دولت عظیم نصیب سے ملتی ہے اور عمل اعمال سب بہانے ہیں یہ درود شریف ورد کرو شاید نصیب جاگ جاوے احقر کو بھی یاد رکھیو اگر وہ دولت میسر ہو یہ بے نصیب اب تک اس نعمت سے بے نصیب رہا ہے اور اپنے اندر قابلیت ایسی نہیں دیکھتا کہ اس کی آرزو کروں درود شریف یہ ہے اللّٰھُمَّ صل علی سیدنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وسلم ایک سو اکیا ۸۸ مرتبہ بعد نماز عشاء کے پڑھلیا کرو کیا عجب ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نعمت نصیب فرما وے ۱۸ رجمادی الاول

خط بیسواں ۔ نبع الطاف واعطاف برادرم منشی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد سلام

Marfat.com

مسنون مطالعہ فرمادیں خط تمہارا بجواب اخر آیا - جو کچھ تم نے دربارہ اپنی سمجھ کے لکھا ہے بہت خوب ہے اللہ تعالیٰ جسپر حق واضح کردے جس راہ سے چاہے کردے اور جو مسئلہ تم نے پوچھا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بات کسی جگہ حدیث میں مصرح مفصل موجود نہیں مگر قواعد شرع کا اقتضاء یہ ہے کہ ثواب پہونچانا حقیقت میں اپنا استحقاق اوروں کو دیدینا ہے تو اس لیے جتنا ثواب اس عمل کا اُس کرنیوالیکو ہوتا - وہی جنقوں کو یہ چاہے پہونچ جائیگا اور یہ اُسکی نیت کی خوبی کا اثر ہے کہ اس کو بھی اس ثواب پہونچانیکا ثواب ہوگا جیسے کسی چیز کے دینے کا ہوتا ہے یہ امر کہ بعض احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ثواب ہر کسی کو برابر پہونچتا ہے اور عامل کو ثواب بعدد مردوں کے ہوتا ہے وہ بات خاص معلوم ہوتی ہے جیسے قل ہو اللہ کا ثواب تہائی قرآن کا ہوتا ہے اور یہی قول فیصل ہمارے اُستادوں کا ہے اور بعضے بزرگوں کے مکاشفے بھی اس کے موید ہیں واللہ اعلم اور جس حدیث میں ثواب پہونچانا مردوں کا وارد ہوا ہے غالباً اس میں قل ہو اللہ اور معوذتین اور الحمد کا پڑھنا فرمایا ہے ہر چند وہ حدیث ضعیف ہے مگر فضائل اعمال میں مقبول ہے ۳۰ رجادی الثانی ۱۲۸۸ھ -

خط اکیسواں - منبع اشفاق منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمادیں خط تمہارا آیا درباب علاقہ درگاہ جو کچھ تم نے لکھا عزیز من اس میں یوں مصلحت معلوم ہوئی اور بعد استخارہ یہی خیال میں آیا کہ میں بذات خود اپنے لئے اُس کی خواستگاری بشرط بھی نہ کردں - احتمال ہے شاید شرط وقوع میں آجائے پھر جائے انکار نہ ہو اور غالباً اجمیر رہکر ساٹھ روپیہ سے کم میں میری گذر نہ ہو پہلے پچیس روپیہ مہینہ کا میرا خرچ تھا اور میں تنہا تھا اور وطن کو پندرہ روپیہ ماہوار بھیجتا تھا اور اب گھر پر بھی مجمع جسے زیادہ ہے اور بہ نسبت سابق اب ہر چیز کی گرانی ہے اور میرے ایک دو لڑکوں میں سے کوئی رہیگا اور یہاں وطن کی بات ہے بہت سی چیزوں میں تخفیف ہے - ہاں اگر ممکن ہو تو برخوردار مولوی عبداللہ کے واسطے تم بھی سعی کیجیو اُس کا اب نکاح ہوگیا ہے اور اُس کو اب تلاش وطلب ہے - اور شغل کے باب میں جو تم نے استفسار کیا ہے جس دم میں یہ ترکیب حبب کرنی چاہئے کہ کچھ مشاقی ہو جاوے اول میں اتنا کافی ہے کہ بوقت صبح سویرے تنہا بیٹھکر آنکھ بند کرکر زبان کو تالو سے لگادے اور سانس کو اوپر کھینچ کر

Marfat.com

سینہ میں ٹھیرا لے کہ کچھ جنبش نہ ہو پھر سر کو قلب کی طرف جھکا کر لا کو دہنے مونڈھے تک کھینچے اور الٰہ کو وہاں خیال کر کے سر کو بائیں طرف کو لاوے الا اللہ کو قلب میں خیالی ضرب لگائے اول بطرز مشق ایک سانس میں تین بار کہکر باہستگی سانس کو ناک کی راہ چھوڑے ایا کہ اگر کوئی پاس بیٹھا ہو تو اُس کو اطلاع نہ ہو پھر جب سانس ٹھکانے لگجاوے تب دوسرا دم کرے اسی طرح دس بار کرے اور ہر روز ایک بڑھاتا رہے یا دو تین روز میں ایکبار بڑھاوے جب اس میں اتنا مشاق ہو جاوے کہ ایک سانس میں دو سو بار کہہ سکے جب اُس قسم کا شغل کرے جسکو تم نے پوچھا ہے۔ اور اگر حبس نہ کرے تو خواہ خفی خواہ سر خواہ جہر لا کو قلب سے یا بائیں گھٹنے سے کھینچ کر دہنے مونڈھے پر لاوے یہاں سانس کو چھوڑ دے دوسری سانس سے الا اللہ قلب پر ضرب کرے اس میں سانس دو بار لیا جاتا ہے اول مبتدی کو یہ شغل کرنا چاہئے جب ذکر جہر میں گرمی پیدا ہو جائے تب شغل حبس کا ایک وقت کرے جب اُس کو منتہی تک پہونچا دے تب شغل سہ پایا جس کو تم نے پوچھا ہے کرے۔ ترتیب ہر چیز میں لحاظ رکھنی بہتر ہے اگر تم کو شوق ہو تو اول حبس کو کرو جب وہ پورا ہو جاوے تب لکھو ترکیب سہ پایہ کی مفصل لکھی جائیگی مگر میری رائے ناقص میں اس زمانہ کے مناسب ذکر جہر بصوت معتدل ہے جتنا ہو سکے کرے جو شغل کہ نہایت قوت چاہتے تھے وہ تو متروک ہو گئے ہیں مگر اب ایسے شغل کہ تھوڑی سی مشقت سے ہوتے ہیں ہم لوگوں سے نہیں ہو سکتے اس واسطے ذکر جہری مناسب ہے اور خفی کے لئے پاس انفاس اگر یہ بھی بنا ہے جاوے تو غنیمت ہے فقط

حصہ دوم

مکتوبات حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رح
بنام
قاضی محمد قاسم صاحب نیانگری

مکتوب (۲۲) ۲۵ ذی الحجہ ۱۲۸۸ھ۔ مخزن الطاف عزیز القدر طالب صادق محب

Marfat.com

واثق دام الطافہم بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ فرماویں - خط تمہارا بعد مدت آیا
احقر بتقریب عید الضحیٰ وطن گیا ہوا تھا وہاں سے آکر خط تمہارا ملا حال علاقہ اجمیر کا معلوم ہوا
الخبر فیما وقع - میرے گمان میں محتاط آدمی کا وہاں گذارا مشکل ہے اور جو کچھ حال وبا اور
بخار وغیرہ اُس طرف کا لکھا - عزیز من یہ شامت اعمال ہم گنہگاروں روسیاہوں کی ہے
عالم فتنہ و فساد سے ایسا پُر ہے کہ کیا عجب قیام قیامت ہوجاوے - یہ بھی رحمت ارحم الراحمین
کی ہے کہ نہ آسمان سے پتھر برسے اور نہ کوئی طوفان آتا ہے اور نہ آگ برستی ہے یہ اُسکی
رحمت ہے وبا میں مرنا مسلمان کے حق میں شہادت ہے ایسے اوقات میں راضی بقضا رہنا
اور جزع فزع نہ کرنا عین ایمان ہے - یاد رکھنا موت کا اور خوف عذاب کا ہونا نشانی
ایمان کی ہے موت سے غافل ہونا عاقل کا کام نہیں اور عذاب الٰہی سے مامون ہونا ایمان
سے بعید ہے اللہ کریم نے اپنی خوشنودی کو ان اعمال میں جنکا حکم ہوا ہے چھپا دیا ہے اور
اپنے غضب کو اُن کاموں میں جنسے منع کیا ہے چھپایا ہے - احتیاط تو یہی ہے کہ کوئی قصور نہ
ہو اور اگر ہو تو اُس کی تدبیر کرے ورنہ اپنے آپ کو مورد عتاب گنے اور فضل الٰہی سے مایوس
نہ ہو یہ کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ - محمد رسول اللہ کہنا کہ بنائے اسلام ہے اگر مرتے دم
تک سلامت لے گئے اور اسپر مر گئے تو بہت کچھ ہے ورنہ ہم لوگ نماز روزہ جو کرتے ہیں
کس کام کا ہے - کیڑے لگا اناج اُگتا نہیں پھل کہاں سے دے - یہ اعمال ہمارے
ہزاروں عیب سے پر ہیں - بارگاہ خداوندی کہ پاک مطلق ہے وہاں لائق قبول کے کیونکر
ہوں مگر اُس کی بے نیازی اور شان بلند سے یہ امید ہے کہ کیا عجب ان کو بھی قبول فرمالے
اُس کی شان کے مناسب تو کسی کی بھی عبادت نہیں نبی ہو یا ولی ہو تو جو ایسا بلند شان اور بے
پروا ہو وہ اگر بُروں کو بھی قبول فرمالے تو کیا عجب ہے - بارگاہ بلند خداوندی میں ہر کوئی
قصوروار ہے اور اپنی نجات میں اُسی کی رحمت کا امیدوار ہے بڑی سے بڑی عبادت
لائق بھروسہ کے نہیں اور بڑے سے بڑا گناہ ناامید نہیں کرتا - ایمان خوف و رجا کے بیچ میں
ہے کفر سے اور شرک سے بڑھکر کوئی گناہ نہیں کہ ابد الآباد کو رحمت خداوندی سے دور
پھینکدیتا ہے - اگر عمر بھر دنیا کے کوئی بُرے کام کرے اور مرتے دم اُس سے باز آوے

Marfat.com

اور کلمہ توحید پر مرجا وے نجات پاوے۔ اے برادر جگہ مایوسی کی نہیں وہ بارگاہ جہاں انبیاء اور اولیاء کو امید کی جگہ ہے ہم جیسے گنہگار روسیاہ تباہ کار لوگوں کو بھی امید ہے اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے مرتے دم تک اس کلمۂ توحید پر سلامت رکھے کہ اسی پر خاتمہ ہو جاوے اور بیشک آدمی ہونا بہت مشکل ہے اور جو کچھ کتابوں میں لکھا ہے وہ اُن لوگوں نے اپنے حوصلہ کی موجب لکھا ہے۔ کروڑپتی لکھپتی کو مفلس سمجھتا ہے اور لکھپتی ہزاروں والے کو بیقدر گنتا ہے اور ہزاروں والا سیکڑوں والے کو کچھ نہیں سمجھتا۔ اور حقیقت میں مفلس وہ ہے کہ جس کے پاس کچھ نہ ہو اور مالدار وہ ہے جس کے پاس سب کچھ ہو۔ خداوند کریم غنی ہے اور ہم سب مفلس۔ اور ہماری نسبت ہمارے زمانہ کے اولیا غنی ہیں اور اُن کی نسبت پہلے زمانہ کے اولیاء اور اُن کی نسبت اُن سے پہلے کے اور اُن کی نسبت انبیاء سے قیاس پر حال سمجھنا چاہئے۔ غرض جب تلک یہ ٹوٹا پھوٹا ایمان باقی ہے ہزاروں امیدیں لگی ہیں مایوسی کی جگہ نہیں۔ مفلس حقیقی وہ ہے جو ایمان سے بے نصیب ہے مگر ایمان کام کا وہی ہے کہ مرتے دم سلامت رہے۔ دیکھئے اُس وقت جانکاہ میں کیا پیش آوے۔ اے بھائی غم ایمان کا اصل سبکی ہے تو نماز روزہ کو کیا کہتا ہے۔ اگر لا الہ الا اللہ۔ محمد رسول اللہ سلامت لیگئے تو ہماری بڑی معراج ہے اور سب آدمیت اور ولایت حاصل ہے اور نہیں تو کچھ بھی نہیں اور جو کچھ حال تم نے محمد صالح کے خواب کا پوچھا ہے۔ برادر عزیز یہ کوئی شخص کذاب مفتری ہے محمد صالح نام کوئی بزرگ مدینہ شریف میں نہیں اور نہ یہ کاغذ عرب سے آیا اور نہ عرب میں کچھ کی خبر۔ واللہ اعلم یہ کون شخص ہے دو تین سال کے بعد ایک اسی مضمون کا کاغذ آتا ہے اور اکثر پنجاب کی طرف سے یہ شور اُٹھتا ہے۔ اے برادر یہ بالکل جھوٹ اور افترا عذار سول پر ہے۔ اللہ اُس شخص کو توبہ نصیب کرے۔ بے شک علامات قیامت کے بہت ظاہر ہیں مگر دیکھئے کہ کب ہو ابھی بہت باتیں باقی ہیں جنکا وعدہ صحیح حدیثوں میں ہوا ہے۔ اور آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا سب سے پچھلی علامت قیامت کی ہے فقط والسلام اپنے والد اور بھائیوں کو اور سب دوستوں کو سلام مسنون کہیو۔

مکتوب (۲۳) موصولہ ۲۳ رجب ۱۲۹۰ھ۔ مشفق ومکرم مخزن الطاف وکرم دام الطافہم

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ پہلے آپ کا خط بہ استفسار مسئلہ جمعہ آیا تھا اُس کا جواب مفصل روانہ کیا تھا کہ دوسرا خط پہونچا اس خیال سے جواب اُس کا نہ لکھا کہ وہ خط پہونچ گیا ہوگا اب خط آیا تو اُس سے معلوم ہوا کہ وہ خط نہیں پہونچا۔ اللہ جانے کیا آفت آئی اب یہ خط بیرنگ روانہ کرتا ہوں خدا کرے پہونچے۔ جمعہ کے باب میں مختصر یہ ہے کہ علماء حنفیہ نے شرائط جمعہ کے جو مقرر کئے ہیں اُن میں سلطان بھی ہے اور اس ملک میں سلطان اہل اسلام نہیں تو موافق اس مذہب کے جمعہ نہ ہوگا۔ اور باقی ائمہ نے کچھ شرط نہیں کی تو جمعہ ہوگا مگر علمائے حنفیہ نے لکھا ہے کہ اگر حاکم اعلیٰ کافر ہو تو مسلمان اپنے لئے حاکم نائب مسلمان کی درخواست کریں کہ وہ اہتمام جمعہ کا کیا کرے اور جو یہ بھی نہ ہو تو مسلمان اپنا ایک حاکم اپنی مرضی پر اسکام کے لئے مقرر کریں اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو جب مسلمان مجتمع ہو کر ایک امام کر کے جمعہ پڑھ لیں گے تو جمعہ منعقد ہو جائیگا۔ اس روایت پر کوئی جمعہ اس ملک کا خالی نہیں رہتا البتہ بہ لحاظ اُس شرط کے احتیاطاً فرض ظہر بے جماعت پڑھ لینے کا حکم کیا ہے۔ غرضکہ باتباع تینوں اماموں کے یا بنظر اس روایت کے جمعہ ہو جاتا ہے۔ اُس کے ہونے میں کچھ تردد نہیں جس پر یہ کہا جاوے کہ شک سے نماز نہیں ہوتی۔ اور احتیاط بنظر اُس شرط کے ہے۔ اور اگر کوئی احتیاط نہ کرے تو عند اللہ معذور ہے۔ اور یہی فتویٰ شاہ عبد العزیز صاحب کے زمانہ میں ہوا تھا۔ جب مرہٹے دلی پر غالب آ گئے تھے اور بادشاہ باقی نہ رہا تھا۔ اور سنا ہے کہ جب تاتار میں کفار کا غلبہ ہو گیا تھا اُس زمانہ میں وہاں کے علماء نے کہ حنفی مذہب تھے جمعہ نہیں چھوڑا غرضکہ اس ملک میں جمعہ چھوڑنا کسی طرح جائز نہیں اور فرض جمعہ ہی کے ادا ہوتے ہیں اور نماز ظہر پڑھنا ایک احتیاط ہی ہے۔ اور جو کوئی نماز ظہر کو جماعت سے پڑھتے ہیں غلطی کرتے ہیں۔ اور چاروں رکعت کا بھرا پڑھنا اور نیت آخر ظہر کی جو ذمہ پر ہے کرنا یہ سب احتیاط اس امر کی ہے کہ یہ نماز درصورت جائز ہونے جمعہ کے لغو نہ ہو یا کوئی قضا ظہر ہو جاوے یا نفل ہو جاوے۔ احقر کو اس مسئلہ میں اتنا معلوم ہے امید ہے کہ کافی ہو اور جھگڑے کبھی طے نہیں ہوتے اور نہ جھگڑنے والوں کا پیٹ بھرے۔ اُن کی تم مت سنو فقط اپنے والد اور بھائیوں کو اور سب احباب کو سلام کہو۔

Marfat.com

مکتوب (۴۴) موصولہ ۱۰ ذیقعدہ ۱۲۹۰ھ - منبع اشفاق مخزن الطاف برادرم عزیز منشی محمد قاسم - بعد سلام مسنون التماس ہے خط آپ کا پہونچا حال قیام جناب مولوی ارشاد حسین صاحب کا معلوم ہوا - خط اُن کی خدمت میں آج روانہ کیا ہے - دو مسئلہ جو تم نے پوچھے ہیں اُن کا جواب یہ ہے کہ نماز تہجد میں قراءت کی کچھ تعیین نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب رضوان اللہ علیہم بڑی بڑی سورتیں پڑھتے تھے - اور بعضے بزرگوں نے تمام قرآن ختم کیا ہے - سنت یوں ہے کہ جتنا قرآن آدمی کو یاد ہو اُس کو ہر روز یا چند روز میں پڑھ لیا کرے اور ترکیب قل ہو اللہ کی گھٹا بڑھا کر عمل مشائخ رحمہم اللہ کا ہے - ایک بزرگ سے سنا ہے کہ اگر حاجت دینی کے واسطے پڑھے اول بارہ بار پڑھے اور پھر گھٹا وے - اور اگر حاجت دنیاوی کے واسطے پڑھے اول ایک بار پڑھے اور پھر بڑھا وے اور یہ بھی معمول مشائخ رحمہم اللہ میں سے ہے کہ بارہ رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورۂ اخلاص تین بار پڑھے - اور عدد رکعات حدیث میں مختلف آیا ہے سنت یہ ہے کہ چار سے کم نہ پڑھے اور دس سے یا بارہ سے زیادہ نہ پڑھے اور اس سے کم و بیش جائز ہے چاہے دو پڑھ لے یا جتنی جی چاہے اُتنی پڑھ لے کچھ حرج نہیں - اور دوسرے مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ ہاتھی دانت پاک ہے اور تر ہونے سے ناپاک نہیں ہوتا - اور عاج جس کی کنگھی حضرت خاتون جنت رضوان اللہ کی تھی اُس میں اختلاف ہے کہ وہ ہڈی کسی دریائی جانور کی ہوتی ہے یا دانت ہاتھی کا - قول اول کو ترجیح ہے اور دانت پہنا جائز ہے مگر اس ملک میں مشابہت کفار کی ہے پرہیز افضل ہے اور حال شفقی میاں غلام حسین کا معلوم ہوا اللہ تعالی ہر بلا و آفت سے پناہ میں رکھے دفع اعدا کے واسطے اللھم انا نجعلک فی نحورھم و نعوذ بک من شرورھم ہر نماز کے بعد تین بار پڑھ لیا کریں اور سورہ لایلاف قریش نثر بار ہر شب پڑھیں - اور اگر آیت کریمہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کا ختم چند آدمی مل کر جے دن میں ہو سکے سوا لاکھ بار پڑھ لیں تو بہت نافع ہو - اور سنت بعد جمعہ دونوں روایت آئی ہیں چار بھی اور دو بھی علما نے جمع کو افضل سمجھا ہے یعنی چار اور دو چھ پڑھ لے - اور اس ملک میں بھی دو سال سے

Marfat.com

گرانی ہے کچھ کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ ان دنوں نرخ گندم ۱۷ یا ۱۸ اثار ہے مگر مونگ ماش اور موٹھ ۲۰ ثار رہے۔ باقی اشیا ربدستور گراں ہیں دیکھئے کب تلک یہ صورت رہے یا تال کیا ہو۔ فقط اور سبکو سلام کہیو۔ علی الخصوص اپنے والد اور بھائیوں کو۔ یہ خط کئی دن ہوئے شروع کیا تھا آج فرصت کئی دن میں ہوئی اب ختم کرکے روانہ کرتا ہوں۔

مکتوب (۴۵) موصولہ ۲۲ رجب ۱۲۹۳ھ۔ یہ مکتوب چند سوالات کے جواب میں ہے پہلے سوال کا خط اور پھر جواب کی نقل ہے۔

بجناب حضرت مولانا صاحب قبلہ ارباب فضائل وکعبہ اصحاب فواضل حضرت مولوی حافظ محمد یعقوب صاحب دام ظلکم۔ احقر العباد محمد قاسم بعد آداب بصد نیاز کے عرض رساہے جنابمن دریافت کرنا مسائل مندرجہ ذیل کا احقر کو ضرور ہے ترصد کہ جواب باصواب سے مشرف فرمایئے

سوال (۱) مہر شرعی کتنی قسم کا ہے۔ اور جس کسی کا عقد نکاح بلفظ مہر شرعی کے بلا تعداد ہوا ہو تو عورت کس قدر مہر لینے کی مستحق ہے۔

مسئلہ (۲) مہر مثل عورت کے باپ کی قوم کے مہر کو کہتے ہیں اور مہر معجل وہی ہوتا ہے جو اسی وقت ادا کردیا جاوے یا اور کوئی۔ اور مہر معین اسی کو کہتے ہیں جس کی تعداد مقرر ہو جاوے یا اور کچھ۔ علاوہ اس کے اور بھی کوئی قسم مہر کی ہے یا بس۔

مسئلہ (۳) ایک شخص مرگیا اور مال منقولہ غیر منقولہ جائداد اپنی چھوڑ گیا۔ دو پسر دو دختر ایک زوجہ اُس کے پیچھے باقی رہے۔ مثلاً پانصد روپیہ کی جائداد ہے ہر ایک کا حصہ جائداد میں کس قدر ہے اور منجلہ دو بیٹوں کے ایک بیٹا میت کا مرگیا۔ جو بیٹا مرا اُس کا بیٹا یعنی پوتا میت کا موجود ہے۔ اُس جائداد میں اُس کا کتنا حصہ ہے۔ پوتا دعویدار تقسیم جائداد موروثی کا اپنے چچا و پھوپا و دادی سے ہے۔ اور دادی یعنی زوجہ میت کا یہ عذر ہے کہ مہر میرا میرے شوہر کے ذمہ تھا اُس کے عوض میں یہ جائداد مجکو شوہر میرے نے دیدی اور مہر صمار کا میرا تھا۔ ثبوت مہر صمار کا عورت کے پاس نہیں ہے۔ اور مہر مثل عورت کے باپ کے قوم کا بھی ثبوت نہیں ہوسکتا کہ کوئی عورت کے باپ کی قوم کی یہاں میسر نہیں آسکتی البتہ عورت کے شوہر یعنی میت کے بھائی ہیں شلاً اُن کا مہر سو یا سوا سو روپیہ کا ہے۔ اور اس عورت نے

بعد فوت ہونے شوہر اپنے کے نکاح ثانی ہمراہ برادر شوہر متوفی کے کرلیا۔ اور نکاح ثانی کا مہر ما عہ کا بندھا یہ صورت اس مسئلہ کی ہے اور میت کا پسر زندہ اور دونوں دختران تائید کلام والدہ اپنی کی کرتی ہیں پوتا ان سب سے دعویدار تقسیم جائداد کا ہے تو اس صورتیں پوتا کس قدر حقدار حصہ جائداد موروثی کا ہے اور عورت میت کا مہر کس قدر شرع سے ملسکتا ہے یعنی مدعی کی دادی کا عذر مہر ضمار کی نسبت لائق پذیرائی کے ہے یا نہیں اور ہے تو کتنا ہے فقط والدادر برادران و امام الدین برادرزادہ کی طرف سے تسلیم نیاز اور بخدمت شریف صاحبزادگان جناب کے سلام پہنچے تاریخ ٦ رجب ۱۲۹۳ھ از بیانگر ضلع اجمیر

شجرۂ نسب

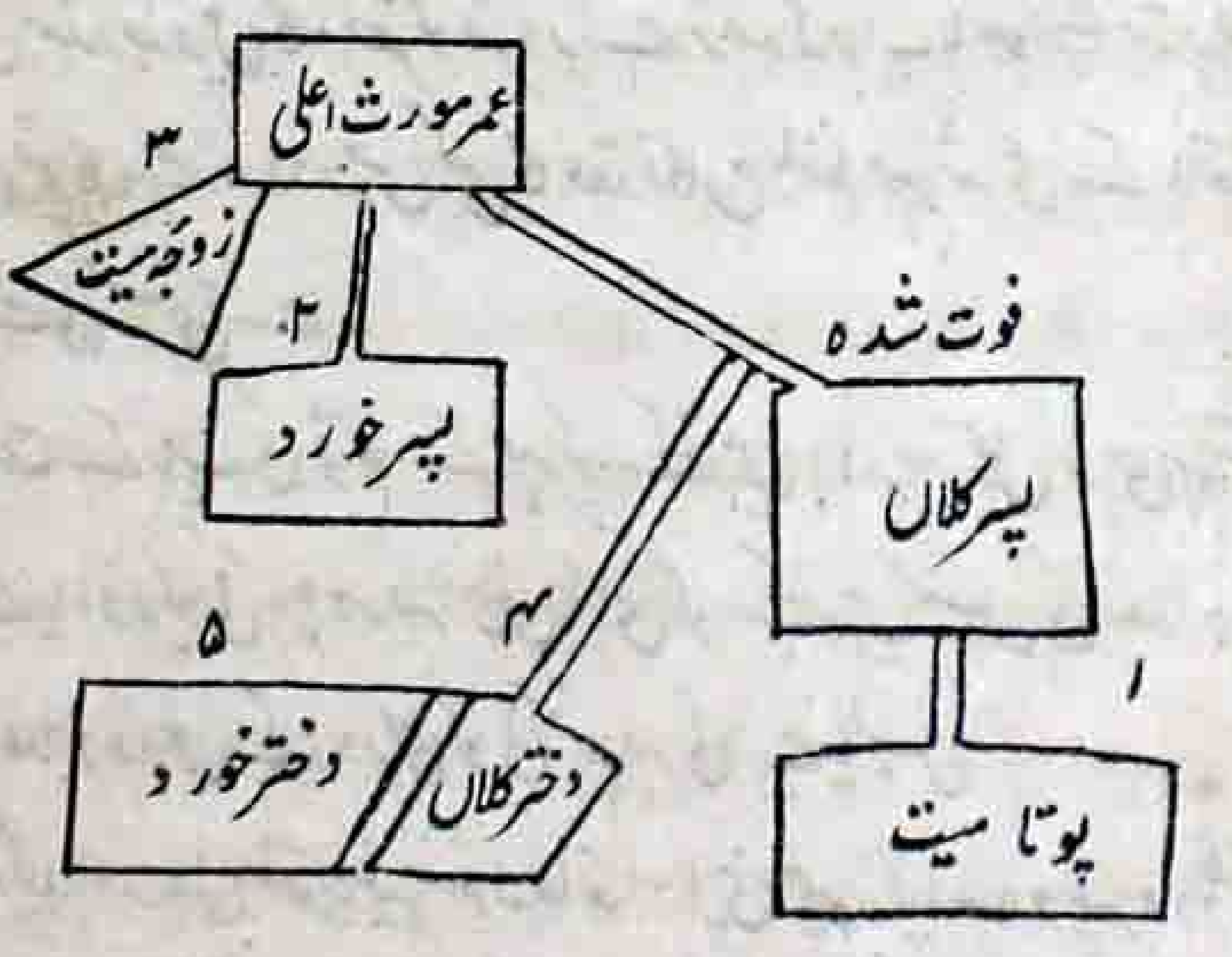

مدعی — نمبر ۲ نمبر ۳ و ۴ و ۵ مدعا علیہم

دعوی تقسیم جائداد مورث اعلیٰ۔

جواب حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رح

جواب سوال (۱) مہر کم سے کم حنفیوں کے نزدیک دس درہم کا ہے جس کے قریب تین روپیہ کے ہوتے ہیں اور زیادہ کی حد نہیں اور اکثر مراد مہر شرعی سے یہی ہوتا ہے اور کبھی مراد اس سے یعنی مہر شرعی سے مہر مسنون یعنی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ازواج مطہرات اور صاحبزادیوں کا مقرر فرمایا ہے ہوا کرتا ہے اور اُس کی مقدار پانسو درہم ہیں جس کے قریب ایک سو بتیس ۱۳۲ روپیہ کے ہوتے ہیں۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ

اُس ملک کا عرف اس باب میں کیا ہے عرف کے اعتبار پر حکم ہوگا اور اگر عرف نہ معلوم ہو یا کچھ عرف ہی نہ ہو دس درہم ہوں گے فقط

(۲) مہر شرعی معجل یعنی سر دست جو دیا جاوے یا جس کی ادا کی مدت مقرر نہ ہو جب چاہے عورت مہر اپنا وصول کرلے اور مہر مؤجل یعنی جس کے ادا کی مدت مقرر ہو جیسے دس برس یا غیر معین جیسے تزوج اور زوجہ کی یا طلاق - اور ایک اصطلاح مہر مثل کی ہے یعنی اُس جیسی عورت کا جو عرف میں مہر ہوتا ہو اور اس میں معتبر اُس کے باپ کی جانب ہے نہ ماں کی - اور اسی جہت سے کہ مہر کا ذکر کرنا نکاح کے وقت لازم نہیں اگر مہر کا ذکر نہ ہوا ہو مہر مثل لازم آیا کرتا ہے ورنہ جو کچھ معین ہو کم ہو مہر مثل سے یا زائد جو باہم ٹھہر جائے وہ لازم آتا ہے اور کوئی قسم مہر کی نہیں ہے فقط

(۳) یہ مسئلہ اڑتالیس سہام سے ہوا - چھ سہام زوجہ کو اور چودہ چودہ سہام دونوں لڑکوں کو اور سات سات دونوں لڑکیوں کو پہونچے اور وہ پوتا قائم مقام اپنے باپ کا ہوا اگر اُس کا اور کوئی وارث نہ ہو اور یہ دادی حقیقی اس پوتے کی اُسکے باپ کی حقیقی ماں نہ ہو ورنہ چھٹا حصہ اس کو ملیگا - اور اگر اور کوئی وارث ہوگا اُس کا حصہ اس کو ملیگا باقی یہ پوتا اپنے حصہ کے موافق پائے گا - اور دعوی کرنا عورت کا کہ یہ جائداد بعوض مہر کے کہ وہ پانسو روپیہ ہے مجھے میرے خاوند نے دیدی ہے اگر ثابت ہوجاوے پھر کسی کو کچھ نہیں پہونچے گا - اور یہ دعوی مہر معین کا ہے - اگر وہ پوتا یوں کہے کہ مہر اسقدر نہ تھا بلکہ اس سے کم تھا یا نکاح میں مہر کا ذکر نہ ہوا تھا تب تو مہر مثل کے تلاش کی حاجت ہے ورنہ کیا ضرورت ہے - اور اُس کی صورت یوں ہوسکتی کہ دیکھے ایسی عورت کا یعنی جیسا نسب جیسی عمر جیسے دیس کی ہے کیا مہر ہوا کرتا ہے وہی مہر ہوگا - اور اس صورت میں ایک اور بات بھی ہے کہ یہ پوتا جو دعویدار میراث کا ہے اُس کا باپ مرنے سے پہلے موافق اپنے بھائی بہنوں کے مقر اور مصدق اپنی ماں کے دعوے کا تھا یا نہیں اگر مقر اور مصدق تھا اب پوتے کو کچھ دعوے کی گنجائش نہیں اور اگر وہ ساکت تھا یا مخالف تب البتہ گنجائش ہے اور در صورت صحت دعوے کے عورت کے ذمہ گواہ ہیں - اگر گواہ نہ ہوں اور پوتا کوئی مقدار

معین مہر کی تبلاتا ہے اور اُس کے گواہ اُس کے پاس ہوں عقد کے یا اقرار عورت کے
کہ میرا مہر اتنا ہے تو اُس کے گواہ سنے جائیں گے ورنہ مہر مثل اگر عورت کی مطابق ہے اُسکا
کہا قبول ہوگا اور اگر اُس پوتے کے مطابق ہے قول اُس کا معتبر ہوگا اور دونوں سے
قسم لیجاویگی - اور یہ دعوے عورت کا کہ زوج یہ جائداد بعوض مہر مجھے دے گیا ہے مہر چاہے
کم ہو یا زیادہ اس کے لئے بھی عورت کے ذمہ گواہ ہیں اور وارث پر قسم آ دے گی فقط

حررہ محمد یعقوب نانوتوی عفی عنہ (محمد یعقوب ۱۲۹۰)

مکتوب (۲۶) موصولہ ۲۶ محرم ۱۲۹۴ھ - مشفق و مکرم عزیزم منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہم
بعد سلام مسنون و اشواق کے مطالعہ کریں - بعد مدت خط تمہارا آیا - اس راہ میں استقامت
اصل ہے یافت و نایافت کے ساتھ کام نہ رکھے اور دروازہ کریم کا کھٹکھٹائے جائے
اُس در سے کوئی محروم نہیں رہا تم بھی انشاء اللہ تعالیٰ محروم نہ رہوگے اور اب بھی محروم
نہیں ہو - توفیق دوام ذکر اللہ یہ کیا تھوڑی بات ہے یہ ناکارہ روسیاہ کہ مدت سے اس
نعمت سے محروم ہے اب اس کو بھی غنیمت سمجھتا ہے کہ اُس کا نام زبان سے لو لیا
ہم جیسے روسیاہ میں بارگاہ میں قریب اور درجہ والے ہوں معلوم - مگر ایک دھن لگی
رہے تو کیا عجب ہے کہ کبھی کچھ پوچھ ہو جاوے ہمارے طریقہ چشتیہ خصوصاً صابریہ میں
سوائے درد و سوز اور اضطراب اور بے چینی اور کچھ مطلوب نہیں - سو بحمد اللہ وہ تمہارے
اندر معلوم ہوتا ہے جائے شکر ہے جتنا ذکر کی کثرت کروگے یہ بات بڑھے گی - اور کچھ نظر
آنا یا معلوم ہونا طالب اللہ کے طریقہ سے ایک الگ بات ہے کسی کو ہووے یا نہ ہووے
برابر ہے ہاں اور تم نے مبتدی اور متوسط اور منتہی کے معنی پوچھے ہیں اور فنا اور بقا کے سمجھنے
کا قصد کیا ہے - سنو! مبتدی وہ ہے جس کے دل میں طلب اس راہ کی جوش کرے اور
تلاش میں مصروف ہو اور موانع سے دامن چھڑاوے - اور متوسط وہ ہے کہ یہ طلب غالب
آکر اُس کی عادات قدیمہ کو بدل دیوے - اور اثر اُس کا اُس کی حرکات و سکنات میں ظاہر
ہو جاوے جنکی محبت پہلے تھی اُن کی محبت نہ رہے یا ضعیف ہو جاوے اور منتہی وہ ہے کہ
سوائے یاد الٰہی کے کوئی بات اُس کے دل میں نہ رہے - اور ایسا غلبہ اگر زور کرتا ہے

Marfat.com

اور سب کو بھلا دیتا ہے اور اگر کچھ کی ہوتی ہے تو یاد کسی کی آتی ہے مگر جیسے ہوا سے تنکا
اُڑتا ہے اسطرح اُڑ جاتی ہے اور یہی معنی فنا کے ہیں جو لائق فہم کے ہیں یعنی محبت اور یاد
غیروں کی فنا ہو جاوے حتیٰ کہ اپنا خیال بھی اور یہ مطلب نہیں کہ موجود غیر موجود ہو جاوے
یہ بات محال ہے۔ باقی وہ بات جو اُن اشعار میں درج ہے اُس کو اس مثال سے سمجھ لو کہ
کشتی چلتی ہے اور اس کنارہ سے اُس کنارہ پہونچ جاتی ہے اور بیٹھنے والا بیٹھا ہوا
ہے حرکت تلک نہیں کرتا مگر اس کنارہ سے اُس کنارہ پہونچ جاتا ہے دیکھو حرکت ایک
اور متحرک دو۔ یا یوں سمجھو کہ آفتاب روشن ہے اور اُس سے زمین روشن ہوتی ہے۔ روشنی
ایک اور روشن دو۔ معنی یہ ہیں کہ وجود ایک ہے کہ ذات باری کے لئے ہے اور اُسی
کا وصف ہے اور باقی موجودات زمین آسمان اُسی کی بدولت اس وصف کے ساتھ موصوف
ہے وصف ایک ہے اور موصوف دو ہیں۔ اور یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ خدا اور بندہ ایک
ہے یا ایک ہو جاتا ہے۔ باقی تفصیل ان مضامین کی موقوف ملاقات پر ہے روبرو بہت سے
مضامین بیان ہو سکتے ہیں اور تحریر میں آنا دشوار ہے اور تم نے مراقبہ کو پوچھا ہے اب
اتنا ہی مراقبہ کافی ہے کہ بعد تھوڑی دیر ذکر کر کر چپ ہو کر قلب کی طرف متوجہ ہو کر یہ دھیان
کرو کہ ایک نور دل میں ہے یا کوئی گرمی یا جوش ہے یا اطمینان اور تسلی۔ اور جس وقت
ذکر میں لذت اور مزہ آوے ذکر کو بڑھا دیوے معمولی عدد سے زیادہ کر دے بلکہ بیعدد
جب تلک ذوق رہے ذکر کرتا رہے اور ذکر میں آواز خوش اور دردناک اختیار کرے
اور مد کرے اور جب گرمی قلب میں بڑھے آواز کو بلند کرے اور اسم ذات میں اکثر ذوق
شوق بڑھا کرتا ہے اور کسی وقت فرصت کے اللہ اللہ مکرر بے ضرب یا ضرب کے ساتھ یا
اللہ مجرد بے ضرب یا ضرب کے ساتھ ذکر کرے اور باقی مراقبہ کی کیفیت اور ترکیبیں انشاء اللہ
تعالیٰ بعد میں تحریر ہو سکینگی فقط اپنے والد اور بھائیوں کو اور سبکو سلام کہیو۔

مکتوب (۴۷) موصولہ ۱۹ صفر ۱۲۹۴ھ۔ عزیز القدر گرامی شان طالب مطلوب حقیقی سالک
سالک تحقیقی سلمہ وشرفہ ربی تعالیٰ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ خط آپ کا پہونچا قلت
فرصت سے جواب میں دیر ہوئی عزیز من معنی نفی اثبات کے یہ نہیں کہ موجود کو معدوم کردے

بلکہ یہ معنی ہیں کہ غلط فہمی سے جس معدوم کو موجود سمجھ رہا ہے اور موجود کو معدوم اور حاضر کو غائب اور غائب کو حاضر اُس کو صحیح سمجھ لے اور یہ بات پوری پوری بدون رفع حجاب ممکن نہیں التجا جناب باری میں کرو کہ الٰہی اس پردہ کو اُٹھا دے اور وہ دھن لگا دے۔ امید ہے کہ اگر پورا نہیں ادھورا ہی سہی کچھ نہ کچھ اپنے مرتبہ کی موجب منکشف ہو جاوے گا مگر مطلب صوفیہ کرام علیہم الرحمۃ کا سمجھ لینا اول مناسب ہے اُن کی غرض یہ نہیں کہ سوائے ذات پاک خداوندی معدوم محض اور ہر اعتبار سے ساقط اور ہر حکم سے بے نصیب ہیں آخر یہ فرقہ فرقۂ سلامیہ ہے۔ انبیا اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور ہوش وحواس والے ہیں دیکھتے ہیں سنتے ہیں کھاتے پیتے نکاح کرتے مال و اولاد رکھتے ہیں۔ تجارت زراعت معاملات کرتے ہیں۔ یہ کب ہو سکتا ہے بلکہ غرض اُن کی یہ ہے کہ وجود حقیقی ذات پاک کو ہے اور مجازی اور ظلی اور اعتباری باقی موجودات کو اس کو ایک مثال سے خیال کر لو ہوا پر اگر اُنگلی سے لکھو اب ج۔ اب دیکھو کہ الف بے سے اور جیم سے متمیز ہے نہ الف جیم ہے نہ بے ہر ایک کا وجود جدا۔ حکم جدا۔ مگر جو یوں کہیں کہ الف کا وجود خیالی ہے سوائے اُنگلی کے کہ اوپر سے نیچے کو آئی اور کیا ہے صحیح ہے۔ اسی طرح ذات وصفات وافعال خداوندی کا یہ تمام عالم ایک اثر ہے اگر فیض وجود ایک آن اُدھر سے منقطع ہو جائے سب کی اصلی حقیقت نظر آ جائے یعنی عدم محض ہو جاوے مگر اُس وقت کون دیکھے اور کس کو دیکھے اس سے زیادہ یہ اسرار لائق بیان نہیں۔ اللہ تعالیٰ نصیب کرے۔ جب تلک واضح نہ ہو عقیدہ ظاہر شریعت پر رکھو اور تصدیق ان حضرات کی کرو اور اپنے قصور کے قائل اور طالب اور حریص کشف حقیقت کے رہو۔ خداوند تعالیٰ کے در پر کسی کے سوال کا جواب لا نہیں ہوتا گھبرانا اور چھوڑ بیٹھنا بُرا ہے

چوں نشینی بر سر کوئے کسے عاقبت بینی تو ہم روئے کسے

فقط والسلام ہاں مسئلہ لنگوٹ کا اس کی کہیں ممانعت نہیں ہے جب ناف سے گھٹنوں تلک چھپا ہو۔ اگر اوپر یا نیچے کچھ بندھا ہو کیا ڈر ہے فقط والسلام اور سب کو سلام۔ خوب یاد آیا

من عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنی اُس بے نشان کا اس جہان میں یہ ایک نمونہ ہے۔ جیسے نفس یعنی جان اور حقیقت آدمی کی نہ عین جسم کی ہے نہ داخل نہ خارج اور یہ مکان اُسی سے آباد

اور اسی کے نور سے منور ہے - نہ جدا ہے نہ ملا ہے اور اول سالک کو نور نفس کا نظر آتا ہے اسی لئے فرمایا - من عرف نفسہ فقد عرف ربہ - کہ کشف عالم غیب کی اول منزل یہی ہوتی ہے واللہ اعلم -

مکتوب (۲۸) موصولہ ۱۲ شوال ۱۲۹۴ھ - منبع اشفاق و عنایات منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہم - بعد سلام مسنون مطالعہ فرمادیں - خط آپ کا رمضان شریف میں آیا تھا جب فرصت نہ ملی بعد عید ارادہ سفر عرب مصمم ہوگیا قافلہ دسویں تلک روانہ ہونے والا ہے آج نویں تاریخ ہے - احقر بھی روانہ ہونے والا ہے - آپ نے پوچھا ہے کہ یہ لڑائی روم و روس وہی موعود لڑائی ہے یا نہیں؟ یہ زمانہ بسبب ظہور علامات قرب قیامت وہی ہے مگر صورت اس لڑائی کی ویسی نہیں - کوئی قوم نصاری سلطان کی طرف ہو کر لڑتی نہیں جب یہ امر ظہور ہوگا تب البتہ وہی صورت ہے وہ اللہ جانے کب ہو جاوے - باقی پریشانی لاحاصل ہے بیشک زمانہ فتنہ کا خوفناک ہوتا ہے مگر خداوند کریم جسکو چاہتا ہے محفوظ رکھتا ہے - تدبیر اس کی سوائے دعا اور التجا جناب باری میں اور کیا اور ہر وقت ڈرنا اور پھونک پھونک قدم رکھنا چاہیے اور اتباع شرع کو اصل مقدم سمجھے اور اگر عمل میں کوتاہی ہو توبہ و استغفار وغیرہ رکھے - ندامت توبہ ہے گناہ کو گناہ سمجھنا اصل ایمان کی ہے اور جب ہی توبہ ہوتی ہے کیونکہ جب تلک گناہ کو گناہ نہ سمجھے اس سے باز آنا معلوم - حدیث شریف میں یہ دعا منقول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی ہے نعوذ باللہ من جمیع الفتن ما ظہر منہا و ما بطن اس کو دوام کریں - معنی یہ ہیں کہ پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے سب فتنوں سے جو ظاہر ہوں ان میں یا باطن - خیر بعضے اہل کشف کا گمان ہے کہ اگلی صدی کے شروع میں ظہور مہدی اور آثار قیامت موعودہ ظاہر ہوں گے - اور بعضوں نے یوں کہا ہے کہ وہ زمانہ ابھی دور ہے - اللہ اعلم اگلی بات کہنی فضول ہے جو خدا چاہے سو ہو - بارش کی اس طرف نہایت قلت ہوئی شروع اساڑھ میں کچھ برس کر پھر تمام مہینہ نہ برسا اور ساون بالکل خالی گیا - آخری جمعہ کو بعد نماز اول آندھی اٹھی پھر عید تلک خوب مینھ برسا امید آگے کی ہوگئی - ساونی نہایت کم کیا بالکل نہیں ہوئی ایکھ ضائع ہوگئی اناج اگر پیدا ہو جاوے خلق جی جاوے - نرخ یہاں دس سیر تھا

اب بارہ سیر ہو گیا اور ایک حال پر ٹھیرا ہوا ہے فقط سبکو سلام دعا جو تم نے بھیجا تھا پہونچا مدرسہ میں صرف ہوا۔ اب اگر خط لکھو مجھے لکھنؤ معرفت مولوی عنایت اللہ صاحب کے لکھیو۔

مکتوب (۲۹) موصولہ ۲۵ رشوال ۱۲۹۴ھ ۔ شفق و مکرم منشی محمد قاسم سلمہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں ۔ خط تمہارا بجواب خط احقر پہونچا اب تلک صورت روانگی کی نہیں ہوئی تھی اب ٹول مرکب دخانی کا گیا ہے ۔ اول تنق کے پچیس روپیہ اور چھتری کے ۳۵ ۔ اور کوٹھری میں ایک آدمی کے ساٹھ روپیہ ہوئے تھے ۔ اب نرخ گراں ہو گیا ہے اور جہاز بھر گیا ہے بظاہر خبر روانگی کی اٹھائیسویں شوال کو مشہور ہے مگر گمان غالب یوں ہے کہ یکم ذیقعدہ کو چلے اس جہاز کا نام اگست ہے اور حاجی قاسم کے ٹھیکہ میں یہ معاملہ مولوی عنایت اللہ صاحب اور اُن کے دلالوں کی معرفت ہوا ہے دو جہاز اور قریب ہی روانہ ہونیوالے ہیں نرخ یہاں اب کسی قدر ارزاں ہے آٹا گیہوں کا ۹ ثار ہے مگر موسم نہایت گرم ہے مینھ بعد عید کے نہیں برسا فقط والسلام سب صاحبوں کو سلام پہونچے ۔

مکتوب (۳۰) شفق و مکرم عزیز القدر طالب صادق منشی محمد قاسم صاحب ادام اللہ شوقہ و ذوقہ ۔ بعد دعوات مزید عمر و علم و عمل و سلام مسنون مطالعہ فرماویں خط تمہارا عین انتظار میں آیا ۔ دھیان تھا کہ الٰہی کیا مانع ہوا ہے ظاہر ہوا کہ طبیعت اچھی نہ تھی اب الحمد للہ ساتھ ہی دریافت صحت سے اطمینان ہوا جو کچھ کیفیت دوام توفیق ذکر الٰہی کی لکھی ہے اُسکے دریافت سے اس عاجز کو نہایت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ ترقی دیوے ۔

اور کمالات ظاہری و باطنی سے مشرف فرماوے ۔ تم نے اوراد کے باب میں پوچھا ہے درود شریف میں سو بار ضروری سمجھنا اور باقی کو موقوف ذوق اور فرصت پر رکھنا بہتر ہے اور ذکر کو مد و شد و اطمینان کے ساتھ کرنا اصل سمجھو اگر بعد تہجد پورا نہ ہو بعد نماز صبح ورنہ بعد ظہر بعد عصر بعد مغرب غرض اسی طرح پورا کر لینا چاہیئے اور بوقت ذکر حرکت قلب کے طرف کچھ التفات مت کرد اور نہ اس کی فکر کرو باطمینان ذکر میں لگے رہو حرکت چشتیہ خاندان میں مقصود نہیں گرمی اور ذوق شوق اگر پیدا ہوا اور درد اور قلق اور حزن و غم اور بیتابی بیچینی اور زور ہو جانا طلب کا اور اشتیاق کا اور کبھی اضطراب اور خفقان یہ آثار نسبت گرم کے ہیں اور اکثر ذکر کے وقت یا بعد ذکر ان کا ظہور ہوا کرتا ہے اور رغبت آواز خوش کی طرف اور لذت اُس میں ہوا کرتی ہے ۔

Marfat.com

جب یہ علامتیں تمام یا کوئی اس میں سے ہو شکر الٰہی کرنا چاہیے اور اگر کچھ ظاہر نہ ہو یا ظاہر ہو کر ترقی نہ ہو یا گم ہو جاوے مایوس نہ ہوں اور کام میں مصروف رہیں کیونکہ محنت کسی کی اللہ کریم کے ہاں ضائع نہیں جاتی ؎

چوں نشینی بر سرِ کوئے کسے — عاقبت بینی تو ہم روئے کسے
گفت پیغمبر کہ چوں کوبی درے — عاقبت زاں در بروں آید سرے

شیخ سعدی رح فرماتے ہیں ؎

طلبگار باید صبور و حمول — کہ نشنیدہ ام کیمیاگر ملول

اور یہ وہ کیمیا ہے کہ خاک سے روح پاک تیار ہوتی ہے اور بگولا ہوا کی قوت سے آسمان کو جاتا ہے۔ یہ آتش عشق اس خاک کو آسمان بلکہ عرش کو لیجاتی ہے اور وہاں پہونچاتی ہے کہ فرشتہ بھی وہاں پر نہ مار سکے ؎

ہمنے گمنام وہاں پاؤں جمائے اپنے — پا فرشتہ کا بھی جس جا سے پھسلتا دیکھا

اور جب ذکر غلبہ کرتا ہے ایک قلب کیا تمام جسم متحرک ہو جاتا ہے بلکہ آواز آتی ہے بلکہ ہر طرف سے آواز آتی ہے۔ اور ایسی آواز کا غلبہ اس قدر ہو جاتا ہے کہ نقارخانہ کی آواز اس پر غالب نہیں ہوتی اور یہ ثمرہ مشغولی ذکر اللہ کا ہوتا ہے اور اس کو سلطان الذکر کہتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ جب خواہش ایزدی ہے ظہور اسکا ہوگا اور بوقت فرصت ذکر آرہ کرتے رہو اور مراقبہ کسی قدر اگر طبیعت چسپاں ہو کرو خواہ کچھ معلوم ہو یا نہ ہو انشاء اللہ تعالیٰ سب کچھ معلوم ہونے لگیگا۔ اور جتنے درود وظائف تم پڑھتے ہو بہت ہیں ان میں سے جنپر مداومت ہو سکے رکھو باقی کو ترک کر دو اور تم نے اللہ الصمد کو اور یا حیّ یا قیوم کو پوچھا ہے اللہ الصمد کو پانسو بار اور یا حیّ یا قیوم کو گیارہ سو بار کا معمول ہے۔ اللہ الصمد اکثر بزرگوں کے نزدیک اسم اعظم ہے اور اس کو گدازگی قلب میں نہایت تاثیر ہے اور مجاہدہ پر اس سے اعانت ہوتی ہے اور یا حیّ یا قیوم کی مداومت سے دل زندہ ہو جاتا ہے اور زندہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اثر ذکر اور مراقبہ کا جلد قبول کرنے لگے اور یا حیّ یا قیوم کو ضرب کے ساتھ بھی کیا کرتے ہیں ایک ضربی یا دو ضربی۔ ایک ضربی میں حی پر ضرب کرتے ہیں اور دو ضربی میں ایک ضرب

حی پر اور ایک قیوم پر - کبھی فرصت میں اس کو بھی کر لیا کرو - تم نے پوچھا ہے کہ صبح اور شام کے وظیفہ کب تلک ادا کئے جاویں - بھائی اول روز صبح ہے اور اول رات شام جب تلک ممکن ہو ادا کرلیں اور یہ وظائف چلتے پھرتے کر لیا کرو بات چیت کرتے رہے اور پڑھتے بھی رہے یوں آسانی ہوتی ہے جتنی قید زیادہ ہوتی ہے اُتنا ہی کام دشوار ہوتا ہے اور پھر نبھتا نہیں اور اصل دوام اور نباہ ہے - تم نے ذکر ارہ کے باب میں پوچھا ہے کہ یہ آواز سانس کی ہے یا کیا - اول آواز سانس کی ہوا کرتی ہے جب قلب میں حرارت آتی ہے قلب میں سے آواز نکلا کرتی ہے مگر ذریعہ سانس کا پھر بھی ہوتا ہے اور اس آواز میں تصور اللہ ہو کا چاہیئے - اور آواز خود اُس وضع پر ہو جاتی ہے اور جو دعائیں حدیث میں آئی ہیں اُنمیں سے صبح و شام کے وظیفہ میں کسی قدر جو پڑھتے ہو کافی ہیں اور سبحان اللہ وبحمدہ کی ایک تسبیح جو ارشاد مرشد میں ہے اُس کے مقدم موخر ہونے کا کسی وظیفہ سے مضائقہ نہیں اور ایسا ہی سب وظائف میں اور دعائیں متفرق اوقات ظفر جلیل میں دیکھکر یاد کر لو مگر اُن کی قدر اُتنی ہی رکھو کہ دوام ممکن ہو - باقی تم نے جو تیمم ضرورت غسل میں کیا جب مرض میں خوف ضرر ہو تب غسل کی جا ئے پر تیمم کرلے اور غسل اور وضو جیسے امر الہی ہے اور اس کے کرنے سے آدمی کو امید ثواب ہے ویسے ہی ہر تیمم سے امید قبول ہے اور یہ جو تم نے لکھا ہے کہ کاہلی سستی رہی اور اُس میں اپنا معمول کرتا رہا اور شغل کو نہ چھوڑا یہ بڑی مردانگی کا کام ہے مبارک باد اللہ تعالی مزید توفیق سے موفق کرے - ایسے ہی ہمت ہمیشہ رکھو ؎

ملنے نہ ملنے کا تو وہ مختار آپ ہے　　پر تجکو چاہیئے کہ تگ و دو لگی رہے

طالب کا کام طلب ہے اور وصول مطلوب قسمت سے تعلق ہے آدمی اپنا کام کرے انشاء اللہ تعالی خداوند کریم کسی کی محنت رائگاں نہیں فرماتا فقط تمہارے متعلق مضامین تمام ہوئے میاں دوست محمد نے جو پوچھا ہے اُس کا حساب یہ ہے کہ اندنوں قحط کے سبب کہ ۱۲ اثار گیہوں ہیں سوا یا ڈیڑھ روپیہ کا اناج فی آدمی صرف ہوتا ہے اور ایک روپیہ کا گھی اگر دو پیسے کچھ زائد مصالحہ ایندھن - پکوانے کی مزدوری - غرض تخمیناً چار روپیہ مہینہ میں صرف خوراک کی صورت ہے اور کھانا پکنے کی دو صورت ہیں - ایک بھٹیاری کے گھر اور دوسری

کسی عورت کو پکانے کو مقرر کر دیں کہ وہ اپنے گھر پکا دیا کرے ہر چند تدبیر کی ہے مگر اتلک اس باب میں پورا انتظام نہیں ہے جیسے جی چاہتا ہے ویا بند وبست اس کا نہیں ہے بگر صورت گذارہ کی ہے۔ اگر شوقین ہو اُس کے لئے تو راحت ہے ورنہ گھر کی سی آسائش دیوبند میں کہاں والسلام اور سبکو سلام کہئو۔ تعبیر خواب جدی پرچہ پر لکھی ہے اور اُسی پر بھورے خاں کا جواب اُن کو جدا کر کر دیجئو فقط اپنے والد اور سب دوستوں کو سلام پہونچا دیجئو یہاں سب تم کو سلام کہتے ہیں۔ تم نے لکھا ہے کہ بوقت مراقبہ تصور شغل کا نہیں آتا کچھ مضائقہ نہیں انشاء اللہ تعالیٰ سب کچھ ہونے لگیگا۔ اتنا ضرور کرنا چاہئے کہ دل ایک طرف لگا رہے انتظار نظر آنے شغل ہی کا ہی خیالات متفرق نہ آویں اگر آویں اُن کو لاحول پڑھکر دفع کر دو اور پھر متوجہ ہو جاؤ۔ اول طبیعت کم جا کرتی ہے پھر بے تکلف دل کا خالی ہونا میسر ہوتا ہے۔

تعبیر خواب

واللہ اعلم جو سمجھ میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ بکری کا ملنا راہ میں اشارہ برکت کی طرف ہے سلوک میں برکت ہوگی۔ تالاب اشارہ جماعت علما کی طرف ہے۔ چشمہ جاری درویش ہے جاری چشموں سے تالاب کو مدد ہوتی ہے جاری پانی تم کو ہاتھ آیا انشاء اللہ تعالیٰ فیض باطن پہونچیگا۔ ٹیلہ پہاڑ کا اشارہ ہے بلندی مقامات باطنی کی طرف اور گھاس اُس پر یہ احوال ہیں اُس ٹیلہ پر چڑھنا لبد ولا الہ الا اللہ کے ہے جتنا توحید میں قدم راسخ ہو اُتنا ہی اس پہاڑ کا چڑھنا آسان ہوا اور آواز غیبی مرشد کی ہدایت ہے کہ وہ مظہر اسم ہادی کا ہے اور فیض اُس کا ہر دم طالبوں کو پہونچتا ہے اور ہر حاجت کے وقت امداد کرتا ہے یہ خواب امید ہے کہ موجب برکات کا ہو۔

مکتوب (۳۱) موصولہ ۵ ار شعبان ۱۲۹۶ھ۔ مخزن الطاف و اعطاف مظہر اشفاق و اخلاق طالب حق صادق منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ خط تمہارا آیا خرب البحر کی زکوٰۃ کا اتفاق نہ ہوا کیا خطرہ ہے وظیفہ دائمی سال بھر میں قائم مقام زکوٰۃ ہو جاتا ہے اور جو بات تم نے پوچھی ہے یہی کہ بعد غروب آفتاب تلک دن شمار ہوتا ہے اور شرع میں یہی معتبر ہے سوائے حج کے کہ وہاں رات دن کے تابع ہوتی ہے اعتکاف

رمضان شروع ماہ ختم ماہ اسی قاعدہ پر مقرر ہے کہ غروب سے پہلے مثلاً شعبان ہے جب چاند ہوا بعد غروب سے رمضان شروع ہوا اور جب ختم ہوگا غروب پر ختم ہوگا۔ غرضکہ مغرب سے تا اگلے دن کے عصر کے ختم تلک عدد معین پورا کرلے اور درود شریف ہر وظیفہ کے شروع میں بعد و طاق ضروری ہے جتنا ممکن ہو معاش کی طرف سے جو تم نے لکھا ہے اچھا ہوا جو کام پہلے کرتے تھے اُس کو اختیار کیا اللہ تعالیٰ تشویش و افکار سے نجات دے اور اطمینان اور توکل نصیب کرے۔ کچہری کی چھٹی سے گھبراؤ نہیں کارساز موجود ہے بندہ کا کام انشاء اللہ تعالیٰ اٹکا نہ رہیگا۔ طبیعت آزادی طلب کو آزادی دو فکر سے اور تشویش سے نہ کہ کام سے کیونکہ نفس امارہ معطل ہوکر سوائے اپنی خواہشوں کے اور طرف نہیں لیجاتا مشغولی بہتر ہے مگر دست بکار و دل بیار چاہیئے جیسے پیاسا سووے جاگے چلے پھرے بات چیت کرے ملے جلے دھیان پانی کا چھوٹتا نہیں ایسا ہی حال طالب حق کا ہونا چاہیئے ؎

آب کم جو تشنگی آور بدست　　تاکہ آبت جوشد از بالا و پست

اس سے خوشی ہوئی کہ امام الدین نے قرآن ختم کرلیا۔ دوہرانے کی ترکیب یہ اچھی ہے کہ ہر روز پاؤ سیپارہ یا تین رکوع یا زیادہ جیسا یاد ہو اور جیسی قوت ہو ہر روز صاف کرلیا کرے اور بعد مغرب نماز میں سنادیا کرے اور جب تلک قرآن شریف صاف نہ ہولے اور کچھ مت شروع کراؤ۔ ہاں اگر وہ اپنے شوق سے اُردو پڑھنے لگے تو راہ نجات کنز المصلی مفتاح الجنۃ چھوٹے چھوٹے رسالے پڑھادینے چاہئیں بعد سنادینے قرآن شریف کے رمضان میں اور چیز کا مضائقہ نہیں اور دعا ترقی حافظہ کے لئے جو حصن حصین اور بعض قرآنوں میں چھاپی ہے وہ اگر پڑھ لے تو اچھا ہو۔ اور زکوٰۃ کے مسئلہ کی صورت یہ ہے کہ جو زیور عورتوں کے باپوں کے گھر کا ہے اور جو اُن کے قوت بازو سے پیدا کیا ہوا ہے وہ اُن کی ملک ہے بے شبہ اور جو زیور اُن کے خاوندوں نے دیا ہے اُس میں یہ شبہ ہے کہ اگر محض پہننے کے لئے دیا ہے عاریت ہے اور عرف اکثر ہند کا یہی ہے اس صورت میں وہ ملک خاوندوں کی ہے اور اگر بالکل دیدیا ہے تب ملک عورتوں کی ہے اب صورت زکوٰۃ کی یہ ہے کہ اگر ملک ایک شخص کی بقدر نصاب ہو یا زائد نصاب سے اور پورا برس اُس پر گذر جاوے زکوٰۃ چالیسواں حصہ

Marfat.com

دینا واجب ہے۔ اور اگر کم نصاب سے ہے زکوٰۃ اُس میں آتی نہیں۔ اور دو کی یا تین کی ملک ملا کر نصاب پورا کرنا معتبر نہیں۔ مشترک چیز میں حصہ کا دھیان کر لینا چاہئے باقی تم نے جو بہ نسبت سماع کے لکھا ہے اصل یہ ہے کہ سماع حلال کا مضائقہ نہیں اور اُس کی بھی مشغولی اور قصد اچھا نہیں کیونکہ مبتدی کو مضر ہوتا ہے۔ اور سماع حرام اگر سر دست کوئی نفع بھی دے مآل اُس کا برا ہے۔ جو ہو گیا ہو گیا آئندہ ایسا قصد نہ کرنا چاہئے بندہ سراپا گناہ ہے ہمارے خاندان میں بقصد سماع سننے میں طبیعت مکدر ہو جاتی ہے اور بعضی بار قبض واقع ہو کر نہایت ضرر واقع ہوا کرتا ہے اور بے قصد[ع] کہیں آواز کان میں پڑ جاوے اُس سے بعضی بار عمدہ حالت اور نفع ہو جاتا ہے آدمی وہی کرے جس میں امید نفع ہو۔ اور تم نے لکھا ہے رات کا اُٹھنا نہیں ہو سکتا یہ رات کے چھوٹے ہونے کے سبب تھا اب رات بڑی ہونے لگی اب پھر اپنا کام شروع کر دو۔ استقامت میں برکت ہے پانی کی کمی نیند کی کمی میں بہت موثر ہے اور کسی قدر کھانا بھی کم کھاوے۔ کنویں کے بارہ میں سوائے دعا اور کیا ہو سکتا ہے۔ فکر تاریخ کی فرصت نہیں ملی۔ امتحان تحریری کل شروع ہونیوالا ہے اور امتحان تقریری دس روز سے شروع ہے اسی لئے جواب خط آج جمعہ کو ہی لکھکر روانہ کرتا ہوں فقط سب کو سلام کہئے اور سب سلام کہتے ہیں۔ دیوان جی کو پرچہ دیدیا تم نے اجازت سورہ یٰسین طلب کی تھی اجازت عام ہے اور ایسی ہی حزب البحر کی اجازت عام ہے جس کو چاہو اجازت دو۔

مکتوب (۳۲) موصولہ ۲۳ ربیع الاول ۱۲۹۶ھ۔ شفقتی مکرمی منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ تمہارا خط مع مسودہ خطبہ مکتوب پہونچا۔ قلت فرصت کے سبب جواب میں دیر ہوئی مسودہ کو جمعہ کو دیکھ لیا تھا مگر جواب لکھنے کی فرصت نہ ہوئی اور کئی خط جواب طلب پڑے ہوئے تھے۔ رائے تمہاری درباب جمع کرنے ان مکتوبات کے بنی محبت پر ہے ورنہ یہ عاجز کیا اور کیا اُس کی تحریر یہ لائق رکھنے کے اور جمع کرنے کے عمدہ کلام اور اچھی تحریر ہوتی ہے۔ اب اُن چند امور کا جواب لکھوں جو تم نے پوچھے ہیں۔

ع قولہ بے قصد یعنی نہ سننے کے قبل نہ سننے کے بعد ۱۲ حفوظ۔

Marfat.com

بعد مغرب جو چپ چاپ بیٹھے تو اُس میں یہ تصور رکھے کہ فیضان الٰہی عرش اعظم سے بوسیلۂ قلب شیخ مرشد کہ بمنزلہ پرنالہ کے ہے میرے قلب کے اوپر آرہا ہے۔ اور اگر تصور شعلہ چراغ کا یا نور سرخ کا ہوسکے کرے ورنہ تکلف نہ کرے۔ اور اگر خطرات تشویش دیں تو لاحول پڑھکر پھر اُسی تصور کو جماوے۔ اور اگر قلب خطرات سے خالی نہ ہوا ور ہجوم اُن کا موقوف نہ ہو اُن کو منجملہ صنعت خداوندی سمجھ کر دفع نہ کرے اور یوں تصور کرے کہ میرے پروردگار کی کیا کاریگری ہے کہ انسان کو ایسا ضعیف ان خطرات کے آگے کردیا ہے اور ان کو اُسپر ایسی قوت دیدی ہے کہ اپنے قلب سے دفع نہیں کرسکتا۔ اور اسی تصور میں مشغول رہے اور وقت ذکر اللہ اللہ کے احاطہ ذات پاک کا زمانہ کے اول و آخر جو مضمون ہُوَ الاَوّل ہُوَ الآخر کا ہے تصور کرے اور مکان کے اوپر نیچے جو مضمون ظاہر و باطن کا ہے ملحوظ رکھے اور وقت ذکر اللہ یعنی اسم ذات مجرد کے اس آیت کا تصور کرے قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون۔ یعنی کہہ تو اللہ[ع] اور چھوڑ دے اُن کو اپنی فکر میں کہ کھیلتے ہوں اور جب کسی قدر ذکر کرچکے تھوڑی دیر بامید فیضان وہی تصور آنے فیض کا قلب مرشد سے کرکے بیٹھا رہے پھر ذکر الٰہی شروع کرے اور اگر اول ذکر سے کچھ اشعار صوت خوش سے پڑھکر قلب کو نرم کرے تو مفید ہے۔ اور ذکر میں آواز نرم اور رسیلی رکھے تاکہ قلب بے تکلف اُس کا اثر قبول کرے فقط ہاں تم نے اپنی پریشانی لکھی ہے۔ بھائی دل ایک ہے اس میں دو دلبر نہیں ہوسکتے جب ایک ہوگا وہ دوسرے کو کب جمنے دیگا اور اس کے پاس ہونیکا کب روادار ہوگا۔ مگر معاش اور پرورش بچوں کی ناچاری ہے۔ اور جب عادت زیادہ خرچ کی ہوتی ہے قلت پر صبر نہیں ہوسکتا۔ بناچار کچھ وقت اس کام کے لئے رکھو اور اُنکو امر ضروری مثل پاخانہ اور پیشاب کی ضرورت کے سمجھو اور قلت پر کچھ افسوس نہ کرو۔ گھروالے یا اجنبی اگر کچھ مانگیں اور پاس نہ ہو لطف سے عذر کردو۔ اور نہ ہونے میں کیا شرم ہے فقر ہمارے فخر الاولین والآخرین کا فخر ہے اگرچہ ہمارا دل نہ قبول کرے اپنی حرص کے سبب۔ مگر زبان سے تو کہہ لیں کہ ہمارا فخر ہے فقط سورۂ یٰسین کا عمل ایک چلہ پڑھ لو اور یہ دعا کرو

ع کہہ تو اللہ یہ اقتباس من القرآن ہے تفسیر القرآن نہیں تفسیر میں تو انزل کا فاعل ہے ۱۲ حفظ

کہ الٰہی روزی واسع کی کوئی سبیل سہل عنایت فرما دے۔ امید ہے کہ کوئی صورت نکل آوے گی کچہری کا جانا اور مقدمات کے خلجان میں پڑنا فضول ہے روزی رازق حقیقی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ اگر یہ نہیں ہو سکتا یا کفایت نہیں ہوتی کوئی صورت انشاء اللہ نکل آوےگی فقط سب کو سلام اور سب کا سلام۔ میاں دوست محمد بعد سلام معلوم فرماویں یہاں طلبا کے کھانے کی وہی ایک صورت ہے کہ جب کوئی جگہ خالی ہو کہیں کسی کے گھر روٹی مقرر ہو جائے اکثر غربا ہیں جو جوار باجرہ جو جو اُن کو میسر ہے جو آپ کھاتے ہیں طالبعلموں کو دیتے ہیں۔ جب کبھی ہو سکتا ہے یہی ہو سکتا ہے۔ اور ہم لوگوں سے کیا ہو سکتا ہے۔ جو بندگان خدا تھوڑا تھوڑا ہر طرف سے بھیج دیتے ہیں وہ ہم ایک انتظام سے اُس کو کار خیر میں خرچ کر دیتے ہیں فقط والسلام۔

مکتوب (۳۴) مشفق و مکرم مخزن لطف و عطف طالب صادق منشی محمد قاسم صاحب زاد اللہ شوقہ و ذوقہ۔ بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ فرماویں۔ تمہارا خط پہونچا۔ پہلا خط تمہارا آیا تھا جواب اُنہیں دنوں لکھا تھا اللہ جانے پہونچا یا نہ پہونچا۔ انتقال میاں عبدالرحمٰن اور اس کیفیت کے ساتھ ایک نمونہ قدرت و عنایت حق تعالیٰ شانہ کا ہے اُس کی رحمت جب ہوتی ہے اُس کے آثار ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ بہتیرے اللہ کے بندے مقبول ایسے ہوتے ہیں کہ ہم سوائے اللہ تعالیٰ اور کسی کو اُن کے راز کی اطلاع نہیں ہوتی اور اُن کی کیفیت دل کی کوئی نہیں جانتا سوائے اللہ تعالیٰ یا بعض اُس کے خاص بندے کوئی اُس کو نہیں پہچانتا۔ اور مدار ساری عمر کا خاتمہ پر ہے دیکھئے اُس وقت کیا رنگ ہو خاتمہ کے ڈر سے جگر آب اور سب حال خوب خراب ہے ساری عمر کا کیا کرایا ایک آن بھر میں اکارت ہو جاتا ہے۔ جو اس معرکہ سے ایمان سلامت لے گیا اُس کو مبارکباد اور سو مبارکباد وہ ہمیشہ ہمیشہ کو نجات پا گیا اُس کا کیا کہنا ہے۔ دیکھئے ہم اپنی روسیاہیوں کے سبب کیا رنگ لاویں اور کس طور جاویں سوائے دعا اور التجا کیا چارہ ہے۔ تم بھی اس ناکارہ درماندہ کے حق میں دعا کیجیو کہ اللہ تعالیٰ ایسے وقت نازک پر یاور و مددگار رہو اور ایمان سلامت لیجاویں۔ آمین۔ یا اللہ سب مسلمانوں کا ایمان پر ہی خاتمہ ہو۔ نوکری کا حال معلوم ہوا کیا مضائقہ ہے اگر کچھ ہاتھ آگیا

Marfat.com

کچھ کام چلجاوے گا بے دھیان جو ل رہے اُس کے قبول میں کیا انکار ہے۔ شغل جس کا نفی اثبات کے طور پر شروع کیا اللہ برکت دے اب وقت گرمی کا آگیا ہے پسینہ بہت آیا کرتا ہے یہاں تلک کہ آدمی نہاجاتا ہے اور کپڑے قابل نچوڑنیکے ہوجاتے ہیں اُسوقت ہوائے سرد سے بچا اور آب سرد کے استعمال سے پرہیز چاہیئے بدن کو پوچھکر اور کپڑے سے ڈھانپ کر مکان خلوت سے باہر آوے۔ اور طریقہ سانس کے کھینچنے کا سینہ تلک ہے دل تلک نہیں۔ سانس سینہ تلک لاکر روک لے اور مدلا کا دل سے شروع کرکے اشارہ داہنے مونڈھے کی جانب کرکے اللہ کا تصور کرکے ضرب الا اللہ کا اشارہ دل پر کرے۔ مطلب ضیاء القلوب اور ارشاد مرشد کا سانس کا روکنا نہیں بلکہ لاالہ کا اُٹھانا اور اُس پر ضرب کرنا ہے۔ میری فہمید میں یوں آتا ہے کہ تم اسم ذات کو سو سے زیادہ بڑھاؤ بھلا دو سو تلک پہونچا دو اور شغل کے جمجانے اور بے تکلف ادا ہونے کو اصل سمجھو بڑھانے کا فکر زیادہ مت کرو۔ ایک اور بات سب ذکر و شغل اور مراقبہ میں بلکہ نماز روزہ حج زکوٰۃ میں بندہ کو دھیان رکھنی ضرور ہے اور جو کام کرے دل دل کو اس مضمون پر خوب جمالے کہ میں بندہ ہوں اور اللہ جل شانہ وعم نوالہ کی عبادت میرے ذمہ لابدی اور اُس کا ذکر میرے ذمہ اس طور کہ خطرہ غیر کا نہو فرض عین مدام اور جو کچھ توجہ بہت یا تھوڑی ماسوے اللہ کی طرف ہوتی ہے یہ سراسر میرا قصور اور خطا۔ اور جو کام بھلا برا بندگی کا کرتا ہوں وہ لائق اُس کی شان کے نہیں اُس کے حکم کی فرمانبرداری اور اپنی بندگی کا اظہار اپنی لیاقت اور حوصلہ کی قدر اور قوت و قدرت کے اندازہ پر کر رہا ہوں۔ اب یہ تصور کہ میرے ذکر و شغل سے کوئی بات پیدا ہو یا مزہ آوے یا جذب قلبی پیدا ہو سراسر فضول ہے یہ اُس کی عنایت ہوگی جو اس ذرہ کمتر کو باوجود ناکارہ اور آوارہ ہونے کے اور بےکسی لیاقت اور خوبی کے خاک مذلت سے اُٹھاکر اپنے ذکر کی لذت سے سرفراز فرمادے اور اپنی عبادت کا ذوق دے اور اپنی بارگاہ تلک رسائی دے اور اگر یہ اور اس سے بڑھکر کوئی عنایت ہو اپنا اُس میں کوئی استحقاق اور اجارہ نہیں۔ یہ سراسر اُسی کا فضل و کرم ہے جتنی توفیق پاؤ اُس کا شکر کرو کہ میں ناپاک کہاں اور یہ عنایت کہاں اور جو تقصیر اور کوتاہی ہو اُس کو اپنے حق میں سراسر خرابی اور نقصان سمجھو اور جان لو کہ میری یہ لیاقت اور حوصلہ

طریقہ سانس درذکر

Marfat.com

کی موجب معاملہ ہے۔ اُسی سے پناہ مانگو اور اُسی سے مدد چاہو اور اُسی پر بھروسا کرو اور
کام کے پورے ہونے یا ناقص ہونے سے دل آزردہ مت ہو سہ

ملنے نہ ملنے کا تو وہ مختار آپ ہے پر تجکو چاہئے کہ تگ و دو لگی رہے

اس امر کو ہر بات اور حال میں خیال کر لیا کرو کہ بندہ کا کچھ حق اور اختیار نہیں کوئی دعوے کوئی
حجت نہیں جو کچھ ہے اور ہو گا مالک کی رحمت اور اُس کی عنایت ہے۔ حال دل کا پریشانی
اور استقلال اور مشغولی اور فراغ میں یوں چاہئے کہ اپنے مطلب سے غفلت نہ ہوا ورکیا ہے
وہ تلاش اور طلب۔ بندہ کا کام تلاش و طلب ہے ملنا اُس کا کام ہے۔ بندہ کی غرض بندگی ہے
ہے قبول فرماوے یہ اُس کی نوازش و عنایت ہے رد کرے ہم اسی قابل اور اسی لائق
ہیں۔ میرا مطلب تم سمجھ گئے ہو گے اور اس کلام پریشان اور مضمون متفرق سے غرض جو ہے
وہ انشاء اللہ نشین دل میں ہو جاویگی اس ناکارہ کو بھی دعا سے یاد رکھو کہ پچاس کی عمر آئی
اور یہ یوں ہی گنوائی لڑکپن کے خصال ہنوز ویسے ہی ہیں ایک وضع نہ بدلی ایک رنگ نہ پلٹا
کیسی کیسی صحبتوں میں رہا مگر کسی کا کچھ اثر نہ ہوا۔ ہاں شقی کو کون سعید کر دے اصل کا بدل دینا
اُسی کا کام ہے۔ حضرت مخدوم العالم کی خدمت میں جو کوئی کچھ بھی رہ لیا اُس پر ایک اثر ہو گیا
کہ تمام عمر نہ گیا میں کم نصیب جیسا تھا ویسا ہی رہا یہ عمر بیہودہ کٹی اور آگے اب کیا امید۔ اب
قافیہ تنگ ہے۔ دیکھئے کلمہ زبان پر ہے اللہ تعالیٰ اسی پر خاتمہ کر دے آمین۔ تم بھی دعا
کیجیو۔ ہاں تم نے معین الدین کے جودھپور جانے کی وجہ پوچھی ہے۔ بھائی! معین الدین
مدتوں سے بیہودہ گھر بیٹھا تھا ہر کام سے جی چراتا تھا اتفاقاً میرے مہربان مکرم منشی عنایت حسین
ساکن بلگرام ضلع فرخ آباد جو نرسنگھ گڈھ کی ریاست کے کا مدار ہیں اجمیر سے ملنے کو آئے
اور اپنے لڑکے کو مدرسہ میں چھوڑنا منظور تھا اُن کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ اپنی ریاست کی
جانب سے جودھپور جاتے ہیں۔ یہ نرسنگھ گڈھ بھوپال کے پاس ہے اور جودھپور والے
سے وہاں کی قرابت ہے شاید لڑکی بیاہی ہے اور ایسا ہی رشتہ اُودے پور سے ہے
بالجملہ معین الدین کو اُنہوں نے اپنے ساتھ لے لیا کہ جہاں موقع ہوا کسی نہ کسی جگہ ان کا تعلق
ہو جاوے گا۔ جودھپور پہنچنے کا خط آیا ہے ابھی راجہ کی ملاقات نہیں ہوئی وہ اجنٹ

Marfat.com

کے ساتھ ہے راہ میں ملے تھے جب وہ جودھپور آ وسے تب کچھ تجویز ہو۔ دعا کیجیو کہ اللہ اُس بیہودہ کو توفیق نیک دیوے اور کسی کام کا کر دے فقط سب کو سلام پہونچے اور سب کا سلام قبول ہو۔

مکتوب (۳۴) موصولہ ۲۴ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ۔ مشفق ومکرم طالب صادق واصل واثق منشی قاضی محمد قاسم صاحب دام لطفہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمادیں۔ تمہارا خط پہونچا شاہ محمد رضا صاحب کی خوابیں دیکھکر اور کیفیات اُن بزرگ کی سنکر طبع نہایت خوش ہوئی۔ مگر اے عزیز تم کو اس ناکارہ درماندہ کی طرف حسن ظن ہے میں بیچارہ کہاں اور بزرگوں کے واقعات کی تعبیر کہاں۔ اے ایاز قدر خود بشناس۔ بندہ کا حال ایسا ہے جیسا کسی نے کہا تھا کہ پیش ملا طبیب و پیش طبیب ملا و پیش ہر دو ہیچ و پیش ہیچ ہر دو۔ نہ علم میں کمال نہ عمل میں خوبی۔ اور تعبیر کے لئے مرتبہ کشف چاہئے تاکہ سمجھے کہ حقائق نے غیب سے کیا صورت پکڑ کر ظہور کیا ہے اور تلوینات اُن کی کسطور ہوئی ہے اور پھر عالم خیال نے اُس کی کیا صورت بنادی ہے اور اصل غیبی امر کتنا ہے اور ملاوخیال کا کتنا ہے تاہم بنظر مزاجداری حضرت شاہ صاحب اور تمہاری تحریر کے جو کچھ اس ناکارہ کے خیال ناقص میں آیا جدی پرچہ پر لکھکر ملفوف کیا ہے۔ جو کچھ اس میں صحیح ہے وہ فیض بزرگوں کا ہے اور جو غلط ہے وہ اس ناکارہ کی اصلی قابلیت ہے۔ حال مقدمہ کا معلوم ہوا اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماوے جو کوئی ہو اُس سے اپنا کام لے لے اللہ اعلم شاید بدلجانے میں کوئی بہتری ہو بہر حال دعا سے غفلت نہیں اور انتظار ختم مقدمہ کا ہے فقط والسلام۔ شاہ صاحب کی جناب میں سلام نیاز عرض کیجیو اور بندہ بھی مشتاق ہے مگر دیکھئے اگلی بات پر پورا بھروسہ کرنا زائد ہے اللہ تعالیٰ راست لادے۔ شروع محرم میں شاید دو چار روز کی دیر ہو یا راہ میں دہلی یا جےپور ایک دو روز ٹھہرنا ہو اللہ اعلم۔ سب صاحبوں کو سلام کہیو۔

تعبیر خواب

پہلے خواب کے تین جزو ہیں ایک یہ کہ قرآن شریف حفظ ہونے تلک قرآن کے حروف اُڑ جاینگے قرآن شریف کے اُٹھ جانے کی جیسی کچھ روایات ہیں اُن سے مراد یہ نہیں کہ حروف کاغذ سے

مٹجاویں اور یاد سینوں سے محو ہو جاوے بلکہ غرض یہ ہے کہ دھیان مسلمانوں کا اُسکی
طرف سے کم ہو جاوے۔ یہی تفسیر حدیث میں آئی ہے چنانچہ عمل کی رو سے قرآن اب اُٹھا
ہوا ہے۔ معاملات میں بالکل ادھر کسیکو دھیان نہیں۔ بعض معاملات اور نکاح و طلاق اور میراث
و شفعہ میں جو کچھ باقی ہے بدولت قانون انگریزی کے ہے ورنہ مسلمانوں کی طرف سے یہ بھی
اُٹھا ہوا ہے۔ نماز روزہ میں جو لوگ مشغول ہیں اول تو عدد اُن کا کم اور اُن کو بھی پوری غرض
یہ نہیں کہ موافق شرع ہو۔ تو تیسو کچھ کر لیا کفایت سمجھا۔ دوسرا جزو یہ ہے کہ مکانات اور درخت
اُڑتے ہوئے دیکھے اور حضرت عمرؓ کی جماعت میں سے سنا کہ دو فریق اُڑ گئے ایک رہ گیا
بندہ کے خیال ناقص میں یہ برکات کا اُٹھ جانا ہے۔ ہر چیز میں بعض اجزا پر برکت منحصر ہوتی ہے
جس سے نفع اُس چیز کا ظہور کرتا ہے۔ وہ برابر گردباد کی طرح اُڑے چلے جارہے ہیں
اور جو کچھ کمی بیشی کی نسبت کہیں کچھ قیام ہے وہ کسی اچھے بندہ کی بدولت ہے تیسرا جزو جسمیں
اول اشارہ طلب شہادت کا اور اوسط شرکت نماز کی آخر ملاقات امام مہدی کی طلب ظاہر
ہے۔ اور شرکت نماز کی استقامت سنت پر ہے۔ مگر قعدہ اخیرہ میں ملنا یعنی کچھ کوتاہی ہے
اور ملاقات امام مہدی کی کیا عجب ہے نصیب ہو کیونکہ علامات اُس کی بہت ظاہر ہیں اور
مکشوف اولیاء کے مطابق کیا عجب ہے کہ اس صدی کے پہلے یا دوسرے سال میں ظہور
ہو جاوے۔ واللہ اعلم۔ اور یہ لازم ہے کہ تمام اہل خدمت اور اولیاء اللہ معلوم ہوا نکو
یا نہ ہو اُس زمانہ میں وہاں پہونچ جاویں گے۔ اُس لشکر میں سائیس تک ولی کامل ہوگا
واللہ اعلم۔ دوسرے خواب میں قابل تعبیر بات یہ ہے کہ آسمان اوپر گرا اور کچھ نہ معلوم ہوا
یہ اشارہ اسی امر کی طرف ہے کہ نافرمانی خداوندی ایسی ہے کہ جیسے آسمان گرا اور
آدمیوں پر وہ ایسا آسان ہے جیسے گالا۔ حدیث میں آیا کہ گناہ کو ایسا سمجھتے ہیں جیسے مکھی آئی
اور ناک پر بیٹھی اور اُس کو اُڑا دیا۔ اور جو آواز غیبی ہوئی وہ توفیق منجانب اللہ ہے اور
تائید آسمانی ہے۔ جسنے ایسے تنگ وقت میں دستگیری کی ورنہ ایمان کھویا جانا عجب
نہ تھا۔ تیسرے خواب کی تعبیر کی حاجت نہیں یہ بزرگ مجذوب معلوم ہوتے ہیں اس لئے
کہ شکل میخ نسبت مجذوبیہ کی صورت پر ہے۔ باقی سب امور وصول فیض کے ہیں۔ الحمد للہ

علی ذٰلک چوتھے خواب کے معنی رزق باطنی کے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس قحط کے زمانہ میں آپکی
ذات سے بہت لوگوں کو فیض پہونچیگا باقی جو شہادت کی آرزو قلب میں ہے اُس کے متعلقات کا
نظر آنا دلیل اُس کے حصول کی ہے انشاء اللہ تعالیٰ اللھم انکان صحیحاً فمن فیوض کرمک
والا فالعبد عاجز معترف بتقصیرہ فعفواً وغفراً۔

مکتوب (۳۵) موصولہ ۱۳ رجمادی الثانی ۱۳۰ ھ۔ مشفق و مکرم طالب صادق واصل واثق
منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ - بعد سلام مسنون مطالعہ فرمادیں - تمہارا خط بہت دن ہوئے
کہ آیا تھا اور پہلے بھی اور بعد میں بھی حال رضا شاہ صاحب کا معلوم ہوا اور کیفیت عرضی وغیرہ
کی بھی معلوم ہوئی - خیر اللہ نے سہل یہ بلا ٹال دی - احقر کی اب بھی رائے یہی ہے کہ وہ
لڑکی کہیں نکاح کرلے تو اچھا ہو - رضا شاہ صاحب کی نسبت اس امر کا تعجب کیا ہے کہ اُن کو
طلب ہوئی اور محبت کا جوش ہوا - آدمی ان امور میں معذور ہے مگر اُس کو اس فریب اور
دھوکوں سے ظاہر کیا اور اُس کے حصول کی فکر ایسی بری صورت سے کی یہ اُن کی عقل کی
خوبی ہے اگر وہ اس امر کو خوبصورتی سے کرتے اور راز دل چھپاتے بہت اچھا ہوتا - تم نے اُنکے
معتقدین کی طرف سے جو لکھا ہے کہ اُن کا اعتقاد اُن کی طرف نہ رہا اور اب وہ تم سے طالب ہوئے
ہیں - بھائی! یہ روسیاہ اُن سے کہیں بدتر ہے وہ ایک ہی بلا میں مبتلا ہوئے یہ ناکارہ ایسی
ایسی لاکھوں زنجیروں میں قید ہے - اور یہ ایک امر اتفاقی تھا گذر گیا اور شاید اُن کو پھر خیال
بھی نہ رہے اور یہ ناکارہ جن پھندوں میں پھنسا ہوا ہے اُن سے نجات کی امید نہیں - مرید
کے لئے عمدہ یہ بات ہے کہ اگر پیر کو دیکھے کہ راہ مستقیم سے لغزش کر گیا ہے اُس کے لئے
دعا اور التجا جناب باری میں کرے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو اُس بلا سے نجات دے کیونکہ یہ راہ طریقت
کا امداد و اعانت کا ہے اور اتنی بات پر بد عقیدہ ہونا اچھا نہیں اُن صاحبوں کو احقر کا کیا حال
معلوم ہے دو چار روز دیکھکر دھوکہ نہ کھاویں اگر حال واقعی معلوم ہو تو شاید خلق سنگسار
کرے اور یہ لوگ جو بزرگوں کی جائے پر سجادہ نشین ہوتے ہیں اصل پیر نہیں - پیر ہمارے وہ
بزرگان خاندان ہیں - بالجملہ ایسے واقعات سے اس سلسلہ کا قطع کرنا اچھا نہیں - اور اگر
اب کسی صورت سے طبیعت اُدھر نہ جمے تو تم وہاں موجود ہو ہر اک کو اُس کے مناسب حال

Marfat.com

وظیفہ تعلیم کردو اللہ کے نام بتلانے میں کیا دریغ ہے احقر بھی سب کے حق میں دعا کرتا ہے اور سب صاحب احقر کے حق میں دعائے خیر سے یاد رکھیں فقط۔

ہر چند رشتہ پیری مریدی کا ایک مستحکم رشتہ ہے مگر حکم شرع مقدم ہے یہ بے پردگی اُسوقت احقر کے مزاج کے نہایت مخالف تھی مگر موقع کہنے کا نہ تھا اگر کہتا بے شک یہ سلسلہ بند ہوتا اور اُن کو ناگوار ہوتا۔ اور خدا جانے کس بات پر محمول ہوتا۔ خیر جو کچھ ہوا ہو گیا اب اس امر کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ اس ناکارہ سے اپنے بعض اقربا اور بعض اجنبی عورتیں بہت بیعت ہوئی ہیں مگر طریقہ پردہ حسب شرع اُن سے ہے۔ آدمی شیطان کو دور نہ سمجھے اس ملعون نے بڑے بڑوں کو دے مارا ہے ہم جیسے کمزور کس شمار میں ہیں بلکہ ہماری کمزوری ہی کے سبب وہ ملعون ہمارے درپے سے نہیں جاتا ہے کہ ان کی کیا حقیقت ورنہ ہمارا کیا ٹھکانا تھا۔ اور یہ ایک حفاظت الہی کا ظہور ہے اُسی کی پناہ سے یہ سارا رنگ جما ہوا ہے فقط تمہارے خط کا جواب چند بار چاہا کہ لکھوں مگر اتفاق نہ ہوا آج حسب اتفاق یہ صورت بن پڑی جو مرضی اُس کی وہی صحیح۔ سبکو سلام کہئے یہاں سب خیریت ہے اور سبکی طرف سے سلام۔

مکتوب (۳۶) موصولہ ۱۰ ر شعبان سنہ ۱۳۱۳ھ۔ برادرم مکرم طالب صادق واصل واثق منشی محمد قاسم زاد اللہ مرتبۃ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ خط تمہارا پہونچا تمامی کیفیت واضح ہوئی۔ اولاد علی کے خواب میں تلقین ذکر سے مناسبت اُس کی ظاہر ہے اُس کو تم بارہ تسبیح صاف کرادو اور یہ کہدو کہ اس امداد غیبی کا یہ شکر ہے کہ اُس کو مداومت کرو اور ترک نہ کرو۔ اگر ذوق شوق ہو تب بھی اور اگر وحشت اور کدورت ہو تب بھی۔ یہ مدد غیبی ہے کہ مشکل اس ناکارہ کے اُن کے حسن ظن کے موجب حل ہو گئی کیونکہ ہادی وہی ہے اور تمام عالم اُسی کا مظہر ہے۔ پیر اسم ہادی کا مظہر ہے۔ الحمد للہ علی ذلک۔ اور میاں عبد اللہ کو کہدو کہ بیعت تمہاری قبول کرلی اللہ برکت کردے اور درود شریف اور استغفار کا وظیفہ اور یا حی یا قیوم اور اللہ الصمد بتلادو اور اگر شوق ذکر کا کریں اللہ اللہ چلتے پھرتے بتلادو کہ زبان سے کہتے رہیں اور جب بھولجاویں یا کسی بات میں لگجاویں پھر اللہ اللہ کرنے لگیں اور اپنے بھائیوں کو بھی یہی مضمون فرمادو کہ بیعت تمہاری احقر نے منظور کرلی اور مناسب وظیفہ

اور ذکر اُن کو تبلادو۔ اور لڑکی کے نکاح کر لینے سے بہت ہی جی خوش ہوا اللہ تعالیٰ اُسکو توفیق نیک اور ہدایت اپنے رستہ کی پوری عنایت فرماوے۔ احقر کی طرف سے اُس کو مبارکباد اس توفیق کی دیجو۔ اور کہیو کہ شکر اس نعمت الٰہی کا ادا کرے اور تابعداری زوج کی نہایت ادب سے کرے اور اپنے اس عمل کو مقبول بارگاہ خداوندی سمجھے اور وسیلہ اپنی نجات کا جانے۔ اور درباب ملاں کے جو صورت ہوئی اُس کو تم برامت سمجھو انشاء اللہ تعالیٰ کوئی لطیفہ غیبی ایسا ہوگا کہ یہ سب تشویشات دور ہو جاوینگی اور درباب عید کے نہ تم اپنی طرف سے سامان کرو نہ دور کرنیکا فکر کرو وقت پر جو ہوگا ہو رہے گا۔ اللہ قادر مطلق ہے اُسی پر بھروسا کرو۔ میاں الٰہی بخش مرحوم کے انتقال سے رنج ہوا اللہ تعالیٰ بخشے ہمارے پرانے یار تھے۔ اللہ تعالیٰ جنت میں مقام عالی نصیب کرے فقط علاء الدین سلام کہتا ہے اور کہتا ہے کہ جب ہو سکے اس سامان کو بنوا کر روانہ کردو فقط اور سبکو سلام کہنا اپنے والد اور بھائیوں کو اور میاں اولاد علی اور عبداللہ اور سب احباب کو۔ بندہ الٰہی خاں جمعدار کا ایک خط آیا تھا یہ اُن کو بعد سلام فرمادو کہ جو وظیفہ تم پڑھ رہے ہو جتنا ہو سکے کرتے رہو اور ترقی کے واسطے الحمد اکتالیس ۴۱ بار بعد نماز صبح پڑھو انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہوگی۔ بھورے خانکو اور اُن کے فرزند کو اور سب کو سلام۔

مکتوب (۳۷) موصولہ ۲۹ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۱ھ۔ مشفق و مکرم طالب صادق واصل واثق قاضی محمد قاسم صاحب اوصلہ اللہ الی المتمنے۔ بعد ادعیہ وافیہ و سلام مسنون مطالعہ فرماویں آپ کا خط پہونچا عجائب اتفاق سے ہے کہ چند بار خط لکھنا چاہا اور نہ ہو سکا اور آج پھر شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ پورا فرماوے۔ جو کچھ اپنی پریشانی لکھی ہے بھائی بنائے رنج توقع ہے اور یہ زمانہ اس قابل نہیں کہ کسی یار کی یاری یا کسی اپنے کی غمخواری کی امید رکھی جائے۔ اگر آدمی غور کرے تو ہر کسی کو طالب اپنی غرض کا پاوے گا۔ اور جو آدمی کسی کی طرف متوجہ ہے حقیقت میں اپنی غرض کی طرف متوجہ۔ سوائے پاک پروردگار۔ کہ اُس کی طرف سے نعماء ظاہری اور باطنی جو ہر دم بے عدد و حساب آدمی پر بطور مینھ برس رہی ہیں بنی کسی غرض پر نہیں۔ آدمی اُسی کی طرف دل لگاوے اور اُسی کی رحمت پر خیال جماوے اور اُسی سے اگر بن سکے

بات بنا دے تو البتہ اپنا مطلب پا دے۔ اور اگر یہ نہ ہو سکے تو جب سب کو دیکھ چکا اور
ہر کسی کو آزما لیا اور سب کی قلعی کھل گئی اب چاہئے کہ اُن کی طرف اپنا دل نہ پھنسا دے ضرورت
زندگی کے قدر ہر چیز اور ہر کسی سے علاقہ رکھے اس کی مثال پاخانہ کی سی ہے جب بلا پیٹ
میں زور کرتی ہے اُس کا دفع کرنا ضروری ہے اب برابر ہے کسی جنگل پہاڑ میں کسی زمین پچ
دفع کر دے یا کسی عمدہ مکان مرصع چوکی پر کسی طشت زریں میں ڈالدے۔ ضرورت برابر
دفع ہے اور راحت برابر حاصل۔ زینت ظاہری اور صورت کا فرق بھی ضروری ہے مگر دل
کسی طرف نہ لگا دے تم نے امامت کے باب میں لکھا تھا یوجہ مت چھوڑ دو ایسا نہ ہو کہ تم چھوڑ دو
اور امام کوئی اور نا قابل ٹھہر جا دے اور نماز مسلمانوں کی تباہ ہو۔ کام دین اور خدا کا سمجھ کر
کرو خلق کے رد و قبول سے نظر اُٹھا لو۔ اور اگر کوئی ایسی بات ہو کہ بے تمہاری سعی کے
آپ تم پر سے یہ خدمت دور ہو جا دے اُس کا فکر مت کرو اور شکر الٰہی بجا لاؤ کہ اچھی
نجات ملی۔ اور وہ جو آنکھوں کا حال لکھا ہے ضعف دماغ ہی غالباً ہے کوئی حلوا یا مغزیات
کھاؤ اور دماغ کے علاج سے غفلت مت کرو۔ کشتہ کا حال جو تم نے لکھا کہ کچا رہگیا جو بنگیا
اُس کو بقدر ایک رتی کے استعمال کرو مگر اس کے استعمال کے دنوں میں چکنائی زیادہ
کھاؤ۔ اور غذا بھی بقدر ہضم پیٹ بھر کر کھاؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ قوت سب اعضا کو ملے گی اور
بھائی کو جو تم نے لکھا ہے کہ درد ہاتھ پاؤں میں ہو جاتا ہے اور اُن کی آنکھوں کا حال بھی
ایسا ہی ہے اُن کو اب سردی میں گھیکوار کا حلوا بنا کر کھلاؤ۔ ترکیب یہ ہے کہ لعاب گھیکوار ۱ ثار
صاف کر کر دودھ ۵ ثار کے ساتھ پکا لو جب کھویا ہو جا دے شکر سفید ۲ ثار اور گھی ۱ ثار ڈالکر
حلوہ بنا لو اور مغزیات اور خوشبو تولہ تولہ بھر جیسے دونوں الائچی بادام پستہ کشمش جائفل
جوتری لونگ اُس میں کوٹ کر ملا دو اور کوئی پانچ تولہ کی قدر کھاؤ انشاء اللہ تعالیٰ بہت مفید
ہوگا۔ اور اُس مقدمہ کی نسبت جو لکھا ہے بھائی یہ زمانہ سراسر شر کا ہے اس میں امید بھلائی
کی دشوار ہے یوں اللہ اپنے فضل سے کچھ زمانہ کی کیفیت بدل دے وہ اور بات۔ سوائے
دعا اور التجا جناب باری میں اور کیا ہو سکتا ہے اور تم بعد مغرب بالضرور بیٹھا کرو گھبرانیکی
بات کیا ہے آدمی دربار پر منتظر دیدار اگر عمر گذار دے گنجائش ہے ملنا نہ ملنا قابو سے

Marfat.com

باہر ہے اپنی طرف سے کوتاہی قصور ہے۔ تمہاری طرف اکثر دھیان رہتا ہے جی اب کے سال بھی بہت متوحش ہے مگر مقتضا وحشت کا زور ہے زنجیریں بھی قوی ہوگئیں ناچار دم بخود کبھی کام میں کبھی بیکار گذار رہا ہوں دیکھیے مآل کیا ہوتا ہے۔ بھائیوں کا جو حال تم نے لکھا ہے کہ اب تلک کچھ ذوق شوق نہیں ہوا قاعدہ ہے کہ طبیعت مکدر دیر میں شگفتہ ہوتی ہے کام کریں انشاء اللہ تعالیٰ فیض بارگاہ الٰہی سے تصدق مقبولان بارگاہ خداوندی بہت کچھ پہونچیگا۔ درود شریف اور استغفار جو یاد ہے کافی ہے اُسی کو پڑھا کریں اور استغفر اللہ کی ہ پے کو فتحہ ہے ضمہ غلطی سے لکھا گیا ہوگا۔ اللہ اللہ یہ دونوں وقف بدون ضمہ کے سانس کے ساتھ کرنا پاس انفاس کی ایک ترکیب ہے۔ پاس انفاس کو مشائخ بہت طور سے کرتے ہیں بعض اللہ ہو بعض اللہ اللہ بعض ہو ہو بعض لا الہ الا اللہ۔ بعض ایک ایک سانس میں چندبار اللہ جلد جلد کہتے ہیں۔ چنانچہ حضرت نے ضیاء القلوب کے حاشیہ پر اس کو لکھا ہے۔ اتنا دھیان رکھنا مطلوب ہے کہ ذکر خدا ہر دم ہو وضع اور طرح چاہے کچھ ہی ہو ذکر کریں جس طور جی لگے اور آسانی معلوم ہو۔ لڑکوں کی کھانسی کی طرف سے تردد ہوا تم اُن کو شہد کھلاؤ انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہوگا اس وقت یہی دوا اچھی معلوم ہوتی ہے اور شاید وہ اچھے ہوگئے ہوں تب بھی چند روز شہد کھلادو اس میں اللہ نے شفا رکھی ہے فقط والد کو اور بھائیوں کو اور سب احباب کو سلام کہنو۔ اولاد علی کو امید ہے کہ شفا ہوگئی ہو سلام کہنو۔ علاء الدین دہلی گیا ہوا ہے ایک ہفتہ میں لوٹ آنے کا ارادہ تھا۔ بہت دنوں کے بعد آج یہ خط پورا ہوا احقر اس سال کسی طرف نہیں گیا سال بھر سے یہیں دیو بند ہے۔ شاید حجاج کے جانے سے کسی کو شبہ ہوا یہ خبر کس نے کہی۔

مکتوب (۱۷) موصولہ ۳ر شوال ۱۳۱۱ھ۔ عزیز القدر گرامی شان برادرم عزیز قاضی محمد قاسم صاحب زاد اللہ ذوقہ و شوقہ۔ بعد ادعیہ و افیہ و سلام مسنون مطالعہ کریں خط تمہارا سابق جو آیا تھا اُس کے جواب میں دیر ہو گئی۔ میاں علاء الدین کا انتظار رہا وہ کچھ بیمار ہوگئے تھے اُن کے گھر میں اور اُن کی لڑکی بیمار ہوگئے میرے گھر میں بیمار رہی چنانچہ اب تلک بیمار ہے۔ اب یہ دوسرا خط آیا اس کا جواب لکھتا ہوں اس کے جواب میں بہت دیر

Marfat.com

ہوگئی - میاں ان دنوں کاہلی بہت ہوگئی ہے خاصکر لکھنا بہت ہی دشوار معلوم ہوتا ہے اور جو لکھتا ہوں غلط لکھا جاتا ہے جی بہت گھبراتا ہے حیران ہوں کام میرا لکھنا پڑھنا اور اب اس سے طبیعت کو تنفر ہوا ہے مآل کار کیا ہوتا ہے - خیر الحمد للہ کہ تم کو عارضہ ثبور اور فساد خون سے اللہ تعالیٰ نے نجات دی اللہ تعالیٰ اسی طور تفکرات اور ظاہری پریشانیوں سے نجات دے بھائی اللہ تعالیٰ بندہ کے دل کو اپنی طرف سے نہ ہٹا دے - باقی سب سہل ہے اگر دل اُدھر لگا ہوا ہے مآل اُس کا ہر طور بہتر ہے راحت ہو مصیبت ہو طاعت ہو گناہ ہو رنج ہو کلفت ہو مرض ہو صحت ہو کچھ ہی ہو - اللہ سے مانگو اور میں بھی دعا کرونگا کہ اللہ تعالیٰ ان مخمصوں سے فراغت نصیب کرے اور اپنی طرف ہر طور پر متوجہ رکھے - آمین - تم بھی دعا کیجئو میرے لئے کہ عمر آئی ہے آخر ہونے پر اور کام ادھورا رہا اور کچھ صورت پورے ہونیکی نہیں اس درد کو کسکے سامنے روؤں اور اس مرض کا کیا چارہ کروں - کوئی ایسا بھی نہیں کہ دو گھڑی درد دل اُس کے سامنے کہکر دل خالی کر لیجئے انا للہ وانا الیہ راجعون اور تم پر جو کچھ پریشانیاں پیش ہوئیں یہ شامت اس پریشان کی ہے کہ تمکو محبت ہے اور اقتضا اُس کا شرکت حال ہے اللہ مجھے اور تمہیں دونوں کو اور سب احباب کو پریشانی سے بچاوے بارش اول رمضان سے قدرے ہوئی تھی پھر شروع رمضان میں ایسی تیز گرمی ہوئی کہ اللہ پناہ دے پھر بارش متواتر ہوتی رہی ہے - ہر چند جھڑی لگ کر شدت گرمی کی فرو کرنیوالی بارش نہیں ہوئی مگر بہر حال جائے شکر ہے رمضان کے چاند میں اختلاف رہا آخر بدھ کا غرہ ثابت ہوگیا اور عید بلا خلاف جمعہ کو ہوگئی - الحمد للہ علی کل حال - میاں اسمٰعیل کو بعد سلام کے اُن کے خوابوں کی تعبیر واضح ہو - یہ جو قبر میں سے چنگاریاں نکلنا اور اپنی پشت پر لگجانا دیکھا ہے یہ تنبیہ اس بات کی طرف ہے کہ عذاب قبر جیسا تم نے دیکھا ہولناک ہے اور اس سے اپنے کو بچانا چاہئے - سورۃ تبارک الذی بیدہ الملک کو رات کو ایکبار ہر روز وظیفہ کرنا عذاب قبر سے نجات دینے والا ہے پڑھا کرو - اور دوسرے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ مردے مع ہمارے مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وہ لوگ مغفور ہوئے اور تم بھی اُن کے ساتھ مغفور ہوئے اور خوبصورت عورت مع بچہ کے دیکھا ہے اور اُس کا

Marfat.com

پاول آلودہ قاسم کے کپڑے پر رکھدینا اشارہ قدرے آلودگی دنیا سے ہے اور اُس کا پھر
چلے جانا بہت مبارک ہے کہ اُس ناپاک سے اللہ نے نجات دی اور تیسرے خواب
میں جو قبروں میں آگ جلتی اور دھواں نکلتے دیکھا وہ اول خواب کی مانند ہے اور تعمیر مسجد
کے خیال سے اور نمائے مال کے خیال سے اُس کو کچھ علاقہ نہیں معلوم ہوتا ایک تنبیہہ غیبی
ہے اور کنکھجورہ اور سانپ یہ مال دنیا ہے اُس کا مار ڈالنا حاصل ہونا بوجہ حلال ہے
کہ کچھ ضرر نہ دے اللہ تعالیٰ رحمت فرما دے اور فراغت نصیب کرے فقط اپنے والد بزرگوار
اور بھائیوں کو سلام مسنون پہونچا ڈ او ربرخوردار عبدالحق اور عبدالقیوم اور سب بچوں کو
دعا عبدالحق کے پڑھنے سے جی خوش ہوا روان میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ رواں ہوجاویگا
جب ہجے آگئے رواں آسان ہے عادت ہے روان کی مشق میں ذرا دیر لگتی ہے۔ اُسکی
تدبیر عمدہ یہ ہوا کرتی ہے کہ سبق کو حفظ سُنے اور کچھ سورتیں یا دکرا دے تم خود اُس کو
پڑھاتے ہو یہی اچھا ہے اسکول جانے سے کیا توقع نفع کی ہے صحبت وہاں کی بہت
خراب ہوتی ہے جب اُردو پڑھنی آجاوے راہ نجات وغیرہ چھوٹے چھوٹے رسالے
فقہ حدیث کے پڑھا دیجیو۔ میاں اولاد علی کو سلام پہونچے اب معلوم نہیں اُن کا کیا حال
ہے۔ انور خاں صاحب ٹال والے اور سب احباب کی خدمت میں سلام کہیو۔ ہم نے آگ
جلانی سیکھی اور اُس میں سے چند فوائد حاصل ہوئے آگ میں جلنے والی چیزیں تین
قسم ہیں۔ ایک جیسے پھونس کہ جلے جلد اور بڑا شعلہ اُٹھے اور پھر چھائی ہو کر کچھ نہ رہے
دوسرے پتلی لکڑی کہ پھونس کی نسبت کسی قدر دیر میں آگ کے اثر کو لے مگر پھونس کی
طرح جلد بجھتی نہیں اُس کی آگ دیر تلک قائم رہتی ہے۔ تیسرے موٹی لکڑی آگ بھی دیر
میں قبول کرے اور آگ اُس کی دیرپا ہو۔ حضرت شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ نے
بجواب حضرت شیخ جلال کہ اُنھوں نے لکھا تھا کہ مجھے دیر میں اثر ہوا تحریر فرمایا ہے۔ آرے
دیگ مرداں دیر پختہ می شود۔ یعنی اثر دیر میں قبول کیا۔ پھر اُس کی آگ دیکھو آج تک بھڑک
رہی ہے اور کتنوں کے گھر پھونک رہے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ پھونس ہو پھر چھوٹی چھپٹیاں پھر
موٹی لکڑی۔ اسی ترتیب آگ جلے تب کام نکلے۔ بہرحال اللہ کی رحمت بہت بڑی ہے

Marfat.com

کوئی حال مایوسی کا نہیں ؎

نا اُمیدی را خدا گردن زدست　　　گر گنہ مانند طاعت آمدہ ست

فقط کاغذ تمام ہوا ورنہ کچھ اور لکھنا باقی تھا۔ میاں علاءالدین نے اگر جواب لکھا غالباً جدا روانہ ہوا اُن کے انتظار میں دیر کرنا فضول سمجھا فقط۔

مکتوب (۳۹) برادرم مکرم منشی محمد قاسم سلمہ ربہ۔ از محمد یعقوب نانوتوی بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ فرماویں۔ پہلے تمہارا خط متضمن خبر انتقال اہلیہ تمہاری کے آیا تھا چنانچہ جواب اُس کا اُن ہی دنوں روانہ کیا۔ اب ایک ضرورت سے تمہیں تکلیف دیتا ہوں کہ حاجی عبدالسلام کے متعلقین اُن کے حال کی دریافت چاہتے ہیں اور ایک خط تمہارے پتہ پر روانہ کیا ہے اگر حاجی عبدالسلام کہیں پاس ہوں تو یہ خط اُن تک پہونچا کر اور جواب حاصل کر کے روانہ فرماویں۔ اور اگر کسی اور طرف گئے ہوں تو مناسب ہے کہ اس خط کو براہ ڈاک اُن کے پاس لفافہ بدل کر روانہ فرماویں اور اُن کے حال قیام اور مقام سے مطلع فرماویں اور اب احقر کا قیام دیوبند میں چندے اور ہے اگر پانچ چھ ماہ کے بعد منظور الٰہی ہے تو قصد عرب کا ضروری معلوم ہوتا ہے اگر سامان بن پڑا تو انشاء اللہ اسی سال میں عازم اُدھر کا ہونگا تم بھی دعا کیجیو کہ اللہ اس مشکل کو آسان کرے فقط والسلام۔

مکتوب (۴۰) برادرم مکرم منشی محمد قاسم سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ کریں۔ تمہارا خط بعد رمضان کے جب میں وطن آیا تو مجھے ملا اُن دنوں کچھ ایسی طبیعت پریشان تھی کہ کسی کام کو جی نہ چاہتا تھا طوعاً کرھاً مدرسہ کا کام شروع کیا بعد اُس کے یہ خط آیا اور تقاضائے جواب مسطور تھا۔ وہ خط پہلا تمہارا بہت دنوں تو جیب میں پڑا رہا مگر پھر کہیں کھو گیا مضمون بھی کچھ اُس کا یاد نہ رہا۔ یہ خط جب سے آیا تھا بہت ارادہ تھا کہ جواب لکھوں گا مگر آشفتگی طبع وحشی اور ہجوم کاروبار سے یا مہلت نہ ہوتی تھی یا کاہلی لکھنے سے کرتا تھا۔ اب آج اتفاق سے یہ خیال آیا کہ کچھ لکھوں حال اس اطراف کا۔ قبل رمضان کثرت بیماری تھی مگر بحمداللہ میں بذات خود اچھا رہا اور اکثر متعلقین بیمار رہے اور اس سال میں بہت کچھ دست وپا مارے مگر کوئی سبیل سفر کی نہ بنی ناچار مدرسہ میں قیام کیا۔ اب پھر وہی جنون پختہ ہے

Marfat.com

اخیر برسات انشاء اللہ عزم سفر مصمم ہے اور اب کے بار کچھ فکر سامان اور قید کسی خیال کی نہیں اللہ تعالیٰ راست لاوے اور مولوی محمد قاسم صاحب اخیر محرم سال گذشتہ میں حج سے آئے تھے اور حضرت مخدوم پیر و مرشد مدظلہ کا شقہ بحکم قیام مدرسہ لائے تھے۔ بنا بر آں نیت سفر ہر چند پختہ تھی مگر موقوف سامان پر رکھا تھا کہ اگر ہو گیا تو جائیے عذر رہے۔ مگر تقدیر الٰہی سے کوئی سبیل نہ ہوئی۔ اور کتابوں کے باب میں جو تم نے لکھا ہے بشرط یاد پھر کبھی اس کا جواب لکھوں گا اور پڑھنے کے لئے بعد قرآن شریف کے قلیل سی فارسی جس سے عبارت سلیس سمجھ میں آجاوے پڑھنی چاہیئے اور بعد اس کے صرف و نحو عربی اتنی جس سے عبارت عربی سمجھ میں آنے لگے۔ بعد میں پھر کچھ فقہ کچھ حدیث پڑھے اور اس زمانہ میں اُردو میں اکثر دینیات کی کتابیں ترجمہ ہو گئی ہیں اگر فارسی عربی سے ہمت کوتاہی کرے تو کسی اُستاد سے ترجمہ قرآن شریف کا اور ترجمہ مشکوٰۃ شریف کا اور ترجمہ کنز کا بہ تحقیق پڑھ لے علم دین اتنا بس ہے اگر اللہ توفیق عمل کی دے فقط اور مجھے چند بار خیال آیا کہ تم اجنٹی میں روزگار تلاش کرو انشاء اللہ ترقی ہو گی اور امید ہے کہ روزگار ملجاوے کسی شخص کے وسیلہ سے کسی حاکم سے ملاقات کر وا دی اظہار کاردانی اور لکھنے پڑھنے کا کرو مجھے اللہ کے فضل سے یوں امید ہے کہ اگر اول کچھ امیدواری کرنی ہو یا قلیل تنخواہ ہو تو آخر میں بہت کچھ ترقی ہو گی اگرچہ یہ امر بظاہر ایک خیال خام ہے مگر خیال کرو کہ ساری دنیا خیال ہے فقط والسلام اور اب یہاں بیماری کثرت سے نہیں کہیں کچھ قلیل ہے اور نرخ بھی بہت ارزان ہے۔ گیہوں ۲۵ ثار اور اسی قیاس پر سب چیزیں اور امید بڑھنے کی ہے۔ اور نصیحت کے واسطے موت کافی ہے اور غفلت کا سوائے ہوش کے کچھ علاج نہیں۔ ہر صبح صبح قیامت کا نمونہ ہے اور ہر شام شام عدم کی نقل ہے رات کو آدمی سوتا ہے مردہ کی برابر ہوتا ہے صبح اُٹھتا ہے قبر سے سر نکالتا ہے کل کا کیا آج بھرتا ہے یہ تو یہاں موجود ہے آنکھ ہو تو دیکھے اور وہاں جو کچھ ہو گا اُس کو سب کوئی دیکھیں گے آدمی کم ہمتی کو جواب دے اور آنے والی چیز کو آئی سمجھے اور جانے والی کو گئی ہوئی گنے اور کل کا فکر آج کرے فقط والسلام اپنے والد اور بھائیوں کو سلام کہیو۔ اجمیر کے دوستوں نے میرے لئے ایک علاقہ وہاں تجویز کیا تھا مگر مجھے پابندی یہاں کی اور خیال سفر مانع ہوا۔ اگر یہ صورت ہوتی

Marfat.com

تو تم سے ملاقات کی بہت اچھی صورت نکل آتی فقط محررہ ۵ ربیع صفر ۱۲۸۸ھ۔

مکتوب (۴۱) بخدمت منبع الطاف مجمع اعطاف مخزن اشفاق برادرم عزیز منشی محمد قاسم سلمہ اللہ تعالیٰ وابقاہ بعد سلام مسنون اشواق مشحون کے معروض ہے۔ والانامہ بعد مدت مدید پہونچا۔ بحمد اللہ تعالیٰ دریافت خیریت اُس دیار سے حصول اطمینان ہوا۔ حال یہاں کا بحمد اللہ تعالیٰ مستوجب شکر ہے اس سال میں اس اطراف میں ہیضہ وبائی کی کثرت ہوئی خاص اس بستی میں بھی قریب دو مہینہ اس مرض کا زور شور رہا جس میں تین چار روز کمال شدت رہی مگر بچنے والے مرنے والوں سے بہرحال زیادہ رہے یہ ناکارہ مع جملہ متعلقین اس آفت سے محفوظ رہا۔ الحمد للہ علیٰ کل حال۔ اور برخوردار امام الدین کا جو حال تم نے لکھا ہے یہ بخار غالباً چوتھیا مرکب ہے اگر تلی پر ورم ہو تو دلیل قوی ہے۔ بہرحال یہ دوا نہایت نافع ہے اُس کو کھلائیو ترکیب دوا کی یہ ہے کونپل بید انجیر۔ یعنی ارنڈ اور نمک سانبھر دونوں ساوی اور آدھے وزن سیاہ مرچ ان سب کو باریک پیس کر بقدر کنار دشتی کے گولی بنالیوے اور ایک گولی ہر دو وقت بعد کھانا کھانے کے اور جب وقت تپ کا قریب آوے تو بفاصلہ دو دو گھڑی کے تین گولیاں کھلا دیویں انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ کے استعمال میں یہ مرض بالکل رفع ہو جاویگا اور کتاب مظاہر حق کے خریدنے سے خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ نول کشور کے چھاپے کی کتاب میں نے دیکھی نہیں مگر اُمید ہے کہ بہت غلط نہ ہو کام چل سکیگا۔ اور میاں غلام حسین کی تنخواہ کم ہو جانے سے رنج ہوا اللہ تعالیٰ روزی فراخ عنایت فرماوے استعفا دینا مناسب نہیں کیا عجب ہے کہ پھر صورت ترقی کی ہو جاوے۔ یا مغنی گیارہ سو بار اور سورۂ مزمل گیارہ بار چندروز وظیفہ کریں اور احقر نے جناب مخدومی شاہ راج خاں صاحب کی زیارت میرٹھ میں کی ہے نہایت بزرگ آدمی ہیں اور کمال متبع شریعت احقر اُن کو اس زمانہ کے مستثنیٰ لوگوں میں سمجھتا ہے فقط ۲۱ ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ۔

مکتوب (۴۲) مخزن اشفاق منبع اخلاق مکرمی منشی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد سلام مسنون التماس ہے آپ کا خط مع استفتا آیا جواب کئی دن سے لکھا ہوا رکھا تھا فرصت خط لکھنے کی نہ ہوئی اس سے دیر ہوئی معاف فرما دیں اور پہلا خط آپ کا طول طویل تھا اُس میں کوئی امر ایسا جواب طلب نہ تھا اور چندروز یہی خیال رہا کہ خط لکھوں گا پھر بھول گیا

Marfat.com

حال اتصال ریل کا اجمیر شریف تک معلوم ہوا۔ کیا کہئے قضاو قدر کے ہاتھ سب کارخانہ ہے اول تو قلت فرصت دوسرے ان دنوں کچھ دھن سفر عرب کی لگی ہوئی ہے شاید اگر وہ بر آئے کار آیا سب حکایات خیالات غلط ہو جاویں گے ورنہ بشرط فرصت کبھی عزم انشاء اللہ تعالیٰ اُدھر کا کرونگا۔ کیا کہئے اگر یہی راستہ بمبئی تلک متصل ہونا اسی جانب کو ارادہ کرتا جائے ناچاری ہے سب صاحبوں کی خدمت میں سلام پہونچا ئیو فقط۔

مکتوب (۴۳) برادرم مکرم منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ خط تمہارا تعزیت میں پہونچا اللہ تعالیٰ تم کو جزائے خیر دے تمنے حال مرض اُس مرحوم کا پوچھا تھا اول رجب میں کچھ خفیف بخار تھا کچھ علاج کیا کچھ نہ کیا تخفیف ہو گئی تھی اخیر رجب بخار کی شدت اور یرقان ہوا اور کچھ صورت ورم معدہ کی بھی تھی۔ اول شعبان بندہ علاج کی نظر سے نانوتہ گیا مرض کی شدت تھی علاج کرتا رہا کچھ تخفیف ہوتی تھی پھر مرض عود کرتا تھا اور بسبب حمل کے کوئی تدبیر کافی نہیں ہو سکتی تھی۔ دسویں کو بسبب امتحان کے بندہ دیوبند پہونچا بعد میرے بھائی نہال احمد صاحب کے گھر کی مستورات بنظر عیادت نانوتہ گئیں وہاں اُن کی صلاح یہ ہوئی کہ اس کو ساتھ دیوبند لے آئیں۔ یہاں علاج ہوتا رہا۔ ورم جگر اور ہاتھ پاؤں پر ورم تمام ہو گیا۔ آخر شعبان میں مسہل دئے کچھ تخفیف ہوئی ارادہ وطن کا تھا مگر ضعف کے سبب قصد نہ ہو سکا رمضان شروع ہو گیا۔ تکالیف مرض کی کبھی کم کبھی زیادہ ہوتی تھیں بارھویں رمضان کو آٹھ مہینہ کا اسقاط ہوا ایک لڑکی پیدا ہوئی چھ پہر زندہ رہکر مر گئی اُسی شب کو اُس کو بھی علامات ردی پیدا ہوئیں تیرھویں کو تمام روز ہیچکی اور سوء تنفس میں کٹا چودھویں کی رات شام سے نبض ساقط ہو گئی۔ بعد نماز عشا دس بجے قریب گیارہ بجے کے انتقال کیا صبح کو یہیں دیوبند ہی میں دفن کیا۔ اُس کے تیسرے روز بندہ سب بچوں کو لے کر نانوتہ گیا اُسی روز غالباً تمہارا خط آیا تھا یہ سبب تھا اُس مضمون کا جو تمکو لکھا تھا۔ اور دیوبند میں قدیم سے ہم سے رشتہ داری ہے۔ میری شادی میرے والد کے خالہ زاد بھائی کے ہاں ہوئی تھی۔ والدہ معین الدین کو اپنے باپ کے گھر سے بہت علاقہ تھا اُسی کا یہ اثر تھا کہ یہیں انتقال کیا اور ماں باپ کے پاس دفن ہوئی فقط۔

مکتوب (۴۴) عزیز القدر گرامی شان طالب صادق عالی ہمت منشی محمد قاسم صاحب دام اللہ

ذوقہ و شوقہ - بعد سلام مسنون مطالعہ فرمادیں - تہمارا خط آیا میاں غلام حسین نے اچانک انتقال
کیا اس خبر کو سنکر کمال افسوس و کلفت ہوئی اللہ تعالیٰ اُن کو اپنی رحمت عام اور عنایت تام سے
درجۂ عالی جنت میں دے - اعتبار خاتمہ کا ہے اور چھوڑ دینا رسوم کا بخوف الہٰی اس سے بڑھکر
اور کوئی عمل مقبول نہیں اس کے لئے بڑی عالی ہمتی چاہئے اللہ مغفرت فرماوے - اللہ ہمکو بھی
ہوش نصیب کرے انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ اُن کے پسماندوں کو صبر کرامت فرماوے
و رعافیت سے رکھے بے شک اُن کی والدہ کا حال جو ہو کم ہے - فرزند لائق تابعدار جوان
اچانک یوں گذرجاوے خیر سوائے اس کے کہ اُن کے لئے دعائے ثبات و استقامت
کیجاوے - اُن کو اس باب میں صبر دلانا[عہ] بھی غم پر برانگیختہ کرنا ہے - میاں لال محمد کے انتقال کی
خبر سے اور طبع متوحش ہوئی ایسا سمجھ میں آیا کہیں اُس اطراف میں یہ صورت وبا کی شروع ہوئی
ہے یا کیا ہے اللہ تعالیٰ اُن کو بخشے نہایت عمدہ آدمی اور بڑے دوست اور علما کے خادم تھے
انا للہ وانا الیہ راجعون فقط والسلام سب کو سلام کہنا کیفیت سالانہ مدرسہ کی تیار ہوچکی ہے اور
روانہ بھی ہوئی پہونچی ہوگی - اور کیفیت تعمیر اب تلک تیار نہیں ہوئی - اس سال میں بسبب کمی آمدنی
کے تعمیر میں قرضہ بڑھگیا ہے اللہ تعالیٰ امداد فرمائے فقط

مکتوب (۴۵) مشفق و مکرم منشی محمد قاسم صاحب سلمہ - بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں
آپ کا خط آیا تمام حال معلوم ہوا کیفیت مدرسہ اس سبب روانہ نہ ہوسکی کہ انتظار تیاری کیفیت
تعمیر مدرسہ کا رہا وہ اب تیار ہوئی ہے اور تمہاری طرف سے تائید مد تعمیر ہی میں ہوئی تھی اسلئے
مہتمم صاحب نے بدون کیفیت تعمیر روانہ کرنا کیفیت سالانہ کا مناسب نہ سمجھا اب تمہارے محصول
بھیجے ہوتے ہیں جے نسخے دونوں کیفیتوں کے روانہ ہوسکیں گے آج روانہ ہوں گے آپنے
ایک بات پوچھی ہے کہ تدبیر حسن خاتمہ کیا ہے - بھائی بندہ کا سب کام مالک کے اختیار ہے سوائے
اُس کی التجا کے اور کیا تدبیر بن سکتی ہے اُس کے در کا ملتجی کبھی محروم نہیں رہتا اور تم نے حال
ایک علاقہ کا لکھا ہے اور مولوی عبداللہ کا حال پوچھا ہے وہ گلاؤٹھی کے مدرسہ میں بیس روپیہ

عہ قولہ صبر دلانا بھی الخ شدت صدمہ میں متعارف طریق سے قولاً صبر دلانا بھی اثر رکھتا ہے اُسوقت عملاً صبر دلائے یعنی
مغموم کو کسی شغل میں لگادے جس میں غم کا نہ ذکر ہو نہ فکر اور یہ مشورہ حضرت کے اعلیٰ درجہ کے حکیم ہونیکی دلیل ہے ۱۲ محفوظ

مشاہرہ پر مدرس ہیں اور وہاں خوش ہیں اور دوسرا بھانجہ میرا مولوی محمد خلیل سکندر آباد میں مدرس ہوگیا ہے۔ اولاد خاص میں سے میرے کوئی بچہ کچھ پڑھا نہیں اور نہ لائق کسی کام کے قطب الدین نے کچھ ریاضی سیکھی شاید کوئی مدرسی دیہاتی مدرسوں کی مل رہے گی فقط

مکتوب (۴۶) منبع اشفاق والطاف مخزن اعطاف واخلاق منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ

بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ خط تمہارا بنام بندہ پہونچا اور اک حال سے خوشی ہوئی بندہ بحمد اللہ تعالیٰ عرصہ پچیس روز کا ہوتا ہے کہ یہاں پہونچا اور سفر خیر ختم ہوا۔ مزاج حضرت مخدوم العالم جناب حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ کا خوش و خرم پایا اور ایسے ہی چھوڑ کر روانہ ہوا اللہ تعالیٰ ایسا ہی رکھے۔ وبا مکہ بعد حج دو تین روز بشدت رہی مگر نہ ایسی کہ وہاں مشہور رہے بیس اکیس جنازے حرم میں آئے وہاں سیکڑوں کی نوبت ہوا کرتی ہے پھر تخفیف ہوکر موقوف ہوگئی۔ البتہ تپ ولرزہ قبل حج بھی اور بعد حج بھی رہا۔ ہمارے قافلہ کے بھی اکثر ساتھی مریض رہے مگر بندہ بحمد اللہ تعالیٰ اس سے بھی محفوظ رہا۔ البتہ بہ سبب قلت سامان اور اس لئے کہ اس سال کرایہ گراں ہوا بندہ مدینہ شریف کے سفر سے معذور رہا یہاں خدمت میں حضرت پیر و مرشد مدظلہ کی چندے سعادت اندوز ہونا غنیمت جانا۔ پھر ہر چند تدبیر کی کہ صورت قیام میسر آئے مگر نہ ہو سکا ناچار بمعیت قافلہ روانہ ہوکر ویسا ہی وطن کو واپس پہونچا۔ اثنائے راہ میں جہاز میں طبیعت جناب مولوی محمد قاسم صاحب مدظلہ کی بہت بیمار ہوگئی تھی ایسا کہ ایک روز نوبت یاس پہنچ گئی تھی مگر فضل الٰہی نے دستگیری فرمائی اور مرض رفع ہوا مگر ضعف ایسا ہوگیا ہے کہ اب تلک طاقت نے بحالت اصلی عود نہیں کیا اب بھی ادنے تکان سے حرارت ہو جاتی ہے۔ اب جناب مولوی صاحب وطن تشریف رکھتے ہیں۔ باقی سب امور بحمد اللہ بخیر و خوبی ہیں حال مدرسہ کا بدستور پایا البتہ قلت آمدنی کے سبب یہ تمام سال تنگی سے گذرتا نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ دستگیری فرماوے۔ تعمیر جاری ہے مگر بقدر ضرورت۔ اگر روپیہ کافی ہوتا اب تلک تعمیر قریب ختم ہوتی۔ خیر جو اس کی مرضی وہی ہوتا ہے۔ تم نے حال روم و روس کا پوچھا ہے۔ عرب میں بہ نسبت یہاں کے کم خبر پہونچتی ہے وہاں کے لوگ اجبار کے

ع کوئی بچہ کچھ پڑھا نہیں۔ اس وقت تک ایسا ہی ہوگا ۱۲ محفوظ

شائق نہیں ترکوں کو عادت اخبار خبر نہیں البتہ کونسل انگریز جو جدہ میں رہتا ہے اُس کی زبانی کوئی خبر تار برقی کی جدہ سے مکہ میں پہونچتی تھی - اور اب یہاں بھی خبر کی پوری پوری امید نہیں فقط والسلام اپنے والد اور بھائیوں کو سلام اور بچوں کو دعا کہیو - میاں بھورے خاں کی تحریر دیکھی وعلیکم السلام - تم نے تعویذ کے لئے لکھا ہے یوں چاہئے کہ مابین سنت و فرض وقت فجر کے سورہ فاتحہ اکتالیس (۴۱) بار پڑھ لیا کرو - یہ وظیفہ دائمی ہے اور بعد مغرب سورۂ واقعہ اور جب حاکم کے سامنے جاؤ واللہ المستعان علی ما تصفون - اس آیت کو گیارہ بار پڑھکر اور شہادت کی اُنگلی پر دم کرکے ماتھے پر الف کھینچ لو - اور افیون چھوٹنے کے لئے تھوڑی سی ہمت درکار ہے اور علاج یہ ہے کہ وزن افیون سے جو عادت ہو کسی قدر کم کرو اور اُتنے وزن کچلہ کی گولیاں کھاؤ یہاں تک کہ افیون نہ رہے اور گولیاں اُس کے قائم مقام ہو جاویں پھر ایک گولی کم کرو کہ وہ گولیاں بھی چھوٹ جاویں اس ترکیب سے افیون بھی چھوٹ جاوے گی اور خلل بھی کچھ نہ ہوگا - ترکیب گولی کچلہ کی - کچلہ کسی قدر لیکر کنوار کے پٹھے کے لعاب میں تر کردو اور لعاب کو ہر روز بدلتے رہو چودھویں دن کچلہ کو چھیل کر گرم پانی سے دھو ڈالو اور ہموزن سیاہ مرچ پیکر اور ہموزن مغز بادام کے ساتھ کوٹ لو جب کٹ جاوے لعاب کنوار پٹھہ ڈالکر کوٹتے رہو جب قابل گولی بندھنے کے ہو گولیاں بقدر سیاہ مرچ بنالو اور یہ گولیاں نزلہ کو بھی بہت مفید ہیں فقط ۸ ربیع الثانی ۱۲۹۵ھ -

مکتوب (۷۴) مشفق و مکرم طالب صادق محب الفقرا منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہم بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں خط تمہارا آیا تمام حال منکشف ہوا اس خط کے آنے سے پہلے انتظار تھا کہ کیا وجہ ہے کہ اب تلک خط نہیں آیا - بعد تمہاری روانگی کے جناب مولوی محمد قاسم صاحب اتفاقاً تشریف لے آئے اور اب تلک تشریف رکھتے ہیں افسوس ہوا کہ اگر تم دو چار روز اور ٹھیر جاتے تو مولوی صاحب سے مل لیتے - خیر جو ہوا بہتر ہوا تم نے خط میں چند امور پوچھے تھے وہ خط کہیں گم ہوگیا اب جواب لکھتے ہیں بہت ڈھونڈا ملا نہیں - جو بات یاد رہے اُس کا جواب لکھتا ہوں اور جو بھولا معاف فرمائیو اور پھر تکلیف فرماکر لکھیو - تم نے اپنی مشغولی کا حال لکھا جی خوش ہوا اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرماوے استقامت کرامت سے بڑھکر ہے

Marfat.com

ورد و وظائف کی کثرت خوب نہیں ہوتی تھوڑی مقدار ہر چیز کی نبھ جاتی ہے اور زیادہ میں طبیعت اُکتا جاتی ہے اور گھبرا کر چھوٹ جاتی ہے بارہ تسبیح شد و مد کے ساتھ کرتے رہو آرہ کے جاری ہونے سے امید نفع کی ہے۔ ذکر آرہ میں اللہ ہو جاری ہو تو خوب ہے یوں معلوم ہوا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ذکر میں گرمی آنے لگی ہے اول ذوق شوق خوب ہوا کرتا ہے مگر بعد میں کبھی کچھ کمی ہو کر کیفیت گم سی ہو جایا کرتی ہے اُس وقت مردانگی چاہئے اور رحمت خداوندی سے مایوس نہ ہو۔ اور اپنے قصور پر معترف اور کام معمولی کتنا ہی گراں معلوم ہو پورا کرے ہاں خوب یاد آیا کہ ہر وظیفہ اور معمول میں ایک مقدار ضروری ٹھیرا لو کہ وہ ہر حال میں کر لو اور وہ کبھی نہ چھوٹے اور ایک مقدار زائد کہ اگر فرصت ہوئی اور ذوق شوق ہوا کیا نہیں تو نہیں۔ مثلاً بارہ تسبیح معمولی ہیں اور اگر گرمی آگئی اور ذوق شوق جوش پر ہوا بے تعداد یا تعداد سے اور زائد کر گئے ایسا ہی ہر وظیفہ کے لئے مثلاً درود شریف کے لئے سو بار ضروری گنو اور زائد کو موقوف وقت اور ذوق کے رکھو یا اور کم و بیش مقرر رکھو اور تم نے پوچھا تھا حزب البحر میں کھیعص کے اول میں جو اُنگلیاں بند کریں تو اس لفظ کو تین بار کہیں دو بار اُنگلیاں بند کرکے کھول دیں اور تیسری بار کے بند کئے ہوئے انصرنا فانک خیر الناصرین وغیرہ کے ساتھ ایک ایک اُنگلی کھولدے۔ اور تم نے یاد دلایا ہے کہ ایک کتاب درباب سلوک لکھی جائے۔ بھائی یہ کام شیخ کامل مکمل کا ہے یعقوب ناکارہ اب تلک مرتبہ طلب میں خام ہے سلوک اور وصول کس کا اور حضرات مشائخ رحمہم اللہ نے اتنی تصانیف فرمائی ہیں کہ کچھ حاجت نہیں رہی اور تاہم جو کچھ تم پوچھو گے اُس کا جواب جو کچھ سنا سنایا بزرگوں کا ہے یہ عاجز لکھے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ چند عرصہ میں یہی مجموعہ ایک کتاب ہو جاویگی اور صراط مستقیم نام علم سلوک میں ایک کتاب تصنیف مولوی اسمٰعیل شہید کی ہے کہ ارشاد حضرت میر سید احمد صاحب کو بطرز عمدہ جمع کیا ہے وہ کتاب چھپ گئی ہے فقط حال بیماری کا یہاں بدستور ہے اگرچہ وہ زور شور نہیں مگر بالکل نجات بھی نہیں نرخ کا رخ بھی گرانی کی طرف ہے اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندوں پر رحم فرماوے۔ باقی اور کوئی بات یاد نہیں آتی کہ لکھوں فقط والسلام اپنے والد کی خدمت میں سلام فرمائیو اور سب عزیزوں کو سلام تمہاری مطلوب کتابیں جب

Marfat.com

کوئی ہاتھ آئی روانہ کروں گا فقط اخیر ذیقعدہ ۱۲۹۵ھ ۔

مکتوب (۳۸) برادر دینی محب یقینی عزیز القدر طالب صادق منشی محمد قاسم زاد اللہ شوقہ وذوقہ باللہ ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں ۔ خط تمہارا آیا معلوم ہوا کہ میرا خط نہ پہونچا ۔ تعجب ہے کہاں ضائع ہوا ۔ اب اتنی گنجائش نہیں کہ چھٹی ساتویں تلک یہ خط پہونچے ۔ زکوٰۃ حزب البحر کی دو ترکیبیں ہیں ۔ اول ۳۶۰ دفعہ پڑھنا تین دن میں یا بارہ دن میں ۔ اس میں اعتکاف اور احتیاط کھانے پینے کی اور پرہیز کی شرط ہے جسے ترک جلالی وجمالی کہتے ہیں ایک جنس غلہ کی بے نمک بے دودھ مٹھائی وغیرہ کھانا اور کپڑا ایک مثل احرام کے اور ہر روز غسل مگر سردی میں سینکنا یا آگ پاس رکھنا مضائقہ نہیں ایسا ہی کمل رضائی وغیرہ اوڑھے یہ بھی ڈر نہیں ۔ مگر اس کے لئے کوئی وقت معین نہیں گرمی کے موسم میں کرے کہ یہ تکلف نہ کرنا پڑے ۔ دوسری ترکیب خاص صفر کے مہینہ میں تین دن کا اعتکاف اور تین بار ہر روز پڑھنا ۔ اس میں کچھ شرط نہیں البتہ کھانے میں اگر ترک لذات یعنی نمک مٹھائی وغیرہ کرے بہتر ہے ضروری نہیں اور سبحان اللہ سوا لاکھ بار پڑھنے کے لئے جو کہا تھا غرض یہ تھی کہ تین دن اعتکاف کے جو دوسری ترکیب میں ہیں انہیں پڑھنا حزب البحر کا تین بار ہوتا ہے باقی وقت فرصت کا ہے اُس میں اس سبحان اللہ کو پورا کرے تاکہ وقت بیکار نہ جاوے اور رات کو کچھ جاگنا سونا معین نہیں اپنے معمول کی موجب سووے جاگے دونوں صورت میں اور تیسری صورت زکوٰۃ کی یہ ہے کہ مدام پڑھتا رہے برس دن میں زکوٰۃ ہو جاتی ہے حاجت اعتکاف وغیرہ کی نہیں اور یہ قاعدہ عام ہے جب حزب کو چند بار پڑھنا ہوتا ہے خواہ زکوٰۃ میں یا عمل میں ایک بار اشارات اور مکرر پڑھنا سب معمولی اوراد کرتے ہیں باقی میں صاف بدون تکرار اور اشارہ وغیرہ کے پڑھ لیتے ہیں اور چراغ جلانے اور خوشبو جلانے کا کچھ مضائقہ نہیں اور ان ترکیبوں میں نہ حصار کی حاجت ہے نہ خوف رجعت کا ہے اور نہ کسی قسم کی دہشت اور خوف انشاء اللہ ہو باقی تم نے فوائد سورۂ فاتحہ کے پوچھے یہ سورت ہر حاجت دینی ہو یا دنیوی کے لئے مفید ہے اور سلوک میں معین ہوتی ہے اور درود شریف ہر وظیفہ کے اول و آخر تین بار یا سات بار یا گیارہ بار پڑھ لینا بہتر اور افضل ہے اور یا حی یا قیوم

Marfat.com

کو بقدر ذوق جہر وضرب سے کرے باقی کو ویسے ہی وظیفہ کے طور سے ادا کرے - جواب تمہاری باتوں کا پورا ہوا طالب حق کو ذکر وشغل کو اصل سمجھنا چاہئے اور ورد و وظیفہ کو اور زکوٰۃ عمل وغیرہ کو فرع - اگر بن پڑا کر لیا یا جیسا ہو سکا پورا کر لیا کیونکہ منظور رضائے مولا اور یہ اپنی خواہشوں کا علاج ہے فقط نرخ یہاں بھی گراں ہو رہا ہے ۱۷ آثار گیہوں ہے باقی غلہ اسی کے قریب ہے اللہ رحم کرے میر امداد علی جو یہاں آئے تھے تو اُس زمانہ میں طبیعت جناب مولوی محمد قاسم صاحب کی بدرجہ علیل تھی وہ مولوی صاحب کے ملنے کے لئے گئے تھے - اور حکیم جناب مولوی رشید احمد صاحب تھے کہ احقر نے جب مولوی صاحب کی طبیعت کا حال پریشان دیکھا تب اُن کو بلالیا تھا اب بحمد اللہ تعالیٰ مولوی صاحب بالکل صحیح وسالم ہیں نقاہت اب تلک باقی ہے فقط ۳ صفر سنہ ۹۶

مکتوب (۳۹) عزیز القدر گرامی شان طالب صادق بلند ہمت منشی محمد قاسم اطال اللہ عمرہ وزاد شوقہ باللہ - بعد ادعیہ وافیہ وسلام مسنون مطالعہ کریں خط تمہارا آئے ہوئے بہت دن ہو گئے اُسی دن سے جیب میں ہے فرصت جواب کی نہ ہوئی جمعہ کو مہلت ہوتی ہے - پہلے جمعہ کو مظفر نگر جناب مولوی محمد قاسم صاحب کے دیکھنے کو گیا تھا جناب مولوی صاحب کو اُن کے ایک مرید بغرض علاج وہاں لے گئے ہیں اب طبیعت مولوی صاحب کی اچھی ہے کسی قدر کھانسی باقی ہے آج جواب لکھنے بیٹھا ہوں خدا کرے پورا ہو جائے - تم نے درباب زکوٰۃ حزب البحر چند امور پوچھے ہیں - اعتکاف کے لئے بعد عصر سامان کرے اور قبل غروب آفتاب بیٹھے مثلاً یکم ربیع الثانی روز یکشنبہ ہے تو دوشنبہ کے عصر سے سامان کرے اور کچھ پہلے غروب آفتاب سے اعتکاف کی جگہ میں جا بیٹھے اور آخر اس کا وقت غروب آفتاب تیسرے دن یا گیارھویں دن ہوگا - تعداد معین تمام شب و روز میں پورا کرے مگر ایک سو بیس بار پڑھنے میں فرصت نہیں ملتی کہ کچھ کر سکے بعد سونے اور حاجت ضروری اور وظیفہ معمولی قلیل ہی وقت سے اسے پڑھکر بچے یا شاید نہ بچے جب ترک جلال وجمال باحتیاط ہے کھڑاؤں کھونٹی دار پہنے اور کتاب کا بعضوں نے مضائقہ نہیں سمجھا - تہبند اور چادر خواہ ملی ہوں یا جدا برابر ہیں مقصد یہ ہے کہ چادریں ہوں بشکل کفن سی ہوئی ہوں یا نہ ہوں - اور جا نماز دوختہ کا کچھ مضائقہ نہیں - ایسے ہی بچھونا وغیرہ اور جائے مقرری اعتکاف میں ہی بیٹھے لیٹے سووے کیونکہ خلوت مقصود ہے بے ضرورت باہر نہ نکلے - جو وظائف

Marfat.com

وادراد تم نے اختیار کئے بہت بہتر ہے اللہ تعالیٰ اور توفیق زیادہ دیوے۔ استقامت فوق ہے کرامت سے اور جب کبھی ادا ر معمولی میں طبیعت بسبب دیر کے تنگ ہو نعمت الٰہی کا شکر کرو کہ حرج بہ نسبت کام کے کم ہے اور دوسرے تیسرے وقت اُس کو ادا کرلو اور یہ سمجھو کہ عجز وخطا اور کمی وکوتاہی بندہ کی اصل اور خمیر ہے اور جو کچھ قوت یا درستی یا کمال یا ہمت ہوتی ہے یہ محض اُس کا فضل ہے۔ ورنہ یہ خاک ناپاک کجا اور اُس کا ذکر اُسکی عبادت اُس کی تابعداری کجا چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ سورۃ فاتحہ اگر مابین سنت فرض نہ ہو سکے بعد فرض یا بعد طلوع آفتاب پوری کرلے اور یہ جو غلبہ نیند اور اونگ کا لکھا ہے اس کا باعث کسی قدر زیادتی پانی پینے کی ہوتی ہے اور زیادہ کھانا بھی اس کا باعث ہے اگر چند لقمے کم کھایا کرو تو اچھا ہے اور پانی پینے میں ایک معمول کرلو کہ اُس سے زائد نہ پیا جاوے اور مشق اس کی باہستگی اور دیر میں ہوتی ہے خشکی وقت ذکر کچھ مضائقہ نہیں اُس کیلئے پانی کا استعمال نہ چاہیئے کہ مضر ہوا کرتا ہے اُس کے لئے یہ تدبیر ہے اگر جہر میں پیش آوے تھوڑی دیر خفی کرتا رہے اور نشست کو بدل لے یا سکوت کرکے مراقب ہو بیٹھے جب طبیعت اصلاح پر آجاوے جب پھر جہر کرے اگر اُسوقت نہ ہو سکے دوسرے وقت پر رکھے اور اگر ذکر خفی یا مراقبہ میں پیش آوے تھوڑی دیر تامل کرکر چھوڑ دے۔ تم نے لکھا ہے کہ اتفاق گھی کھانے کا نہ ہوا بھائی گھی پر موقوف نہیں خربوزہ یا تربوز یا کدو یا ککڑی کھیرے کے بیج یا مونگ پھلی یا بادام یا اور کوئی مغز یا تیل تلوں کا یا جو چکنی چیز میسر آوے اور کھا سکو کھاؤ۔ تم نے تنگی معاش کی لکھی بھائی اس صابریہ[ع] خاندان کا یہ اثر ہے گھبراؤ مت انشاء اللہ تعالیٰ خدائے کریم بہت کچھ عنایت فرمائے گا اگر کوئی ایسی نوکری میسر آوے جس میں شغولی تھوڑی ہو کرلو۔ اس زمانہ میں اکثر کارخانوں کا حال ایسا ہی ہوگیا ہے مزدوری کم چلتی ہے بندہ بھی تمہاری کشائش کے لئے دعا کرتا ہے تم بھی دعا ہی کرو اور سب عملوں سے دعا کو افضل سمجھو یہ لطیفہ جو تم نے لکھا ہے کہ بایہ دعا تھی کہ تیری رضا کے لئے دنیا اور سب کچھ ترک کیا اور یا یہ دعا کرنے لگا کہ نعمت دنیا اور آخرت عنایت فرما

ع قولہ یہی صابریہ خاندان کا۔ مراد تنگی سے زیادہ کشائش نہ ہونا ہے حضرت مرشدنا و مرشد عالمؒ کے اس ارشاد سے تعارض نہ ہوا کہ ہمارے یہاں فاقہ نہیں ہے وجہ تطبیق ظاہر ہے کہ فاقہ تک تنگی مراد نہیں ۱۲ اخلوط

اور اس پر ہنسی آئی۔ بھائی یہ بظاہر مخالف ہے نعمت دنیا مال کی وسعت اور جاہ کی ترقی نہیں نعمت دنیا عبادت الٰہی بفراغ خاطر کرنا ہے اور نعمت آخرت جنت میں دیدار محبوب حقیقی سے مشرف ہونا ہے غرض ان دونوں میں کچھ مخالفت نہیں طالب حق جو تلاش روزی کرتا ہے یا روزی کی دعا کرتا ہے طالب روزی کا نہیں ضرورت کے سبب کرتا ہے بخلاف طالبین دنیا کے کہ انکا اصلی مطلب دنیا کا حصول ہے۔ سورۂ فاتحہ معہ بسم اللہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اور یا حیّ یا قیوم لا الہ الا انت اور آیت کریمہ یہ وظیفہ عام ہیں ہر حاجت دینی اور دنیوی اور برکت اور اعانت اور حفاظت کے لئے موثر ہیں دوام شرط ہے تسخیر مخلوق اور تسخیر سلاطین مطلوب طالب حق نہیں ہوتی اور اگر کوئی کسی غرض خاص دینی کے سبب طلب کرے اس کے لئے بھی یہی وظائف کافی ہیں اور تسخیر کا عمدہ نسخہ یہ ہے اگرچہ مشکل ہے جو شیخ سعدیؒ نے کسی بزرگ سے نقل کیا ہے ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ که گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

تم نے یہ پوچھا ہے کہ حزب البحر کے روز پڑھنے میں کیا نفع ہے؟ منافع اس کے بیحد ہیں حفاظت بلا سے نجات دشمنوں سے خاصکر غلبہ نفس و شیطان پر۔ تسخیر عام کشائش رزق۔ دفع کید اعدا۔ پناہ امراض ناکارہ سے غرضکہ بہت ہی کچھ منافع ہیں۔ اور اس صورت پر بیس دن کے وظیفہ میں زکوٰۃ ادا ہو جاتی ہے۔ ہاں تم بعد نماز مغرب یا بعد عشا سورۂ واقعہ ایکبار پڑھ لیا کرو امید کہ ہر بلا اور تنگی دور ہو فقط والسلام اپنے بھائیوں اور والد کو اور سب جناب کو سلام کہو اور سب تم کو سلام کہتے ہیں۔ شفقی جمعدار بھورے خاں سلمہ بعد سلام مطالعہ فرماویں آپ کی تحریر دیکھی تعجب ہے کہ افیون چھوڑی نہیں۔ بھائی نامردی اور مردی میں ایک ہی قدم کا فرق ہے اگر اجوائن اور ارنڈی کو پل اور دارچینی کی گولیاں یا سفوف استعمال کرو اور تھوڑا تھوڑا کم کر کے چھوڑ دو تو ہو سکتا ہے یہ تو کام مرد حقیقی کا ہے کہ تمہارے قلب میں نفرت اس روسیاہ گندی کی ڈال دے اور چھڑا دے یا بزور ہاتھ کو بند کر دے کہ کھانہ سکو اور تم نے پوچھا ہے کہ ترقی کے لئے کوئی وظیفہ اور اپنے صاحبزادہ کی ترقی کے لئے۔ ہمارے یہاں سورۂ یٰسین کا عمل اس بارے میں بہت مجرب ہے ترکیب اس کی جداگانہ ذیر

Marfat.com

لکھی ہے پڑھو انشاء اللہ تعالیٰ ترقی ہوگی۔ یا گیارہ سو بار یا مغنی اور گیارہ بار سورہ مزمل کو ذیلی وظیفہ کرلو فقط ۱۸ ربیع الثانی ۱۲۹۶ھ۔

ترکیب سورۂ یٰسین برائے کشائش رزق و حصول نوکری و ترقی وغیرہ

اول گیارہ بار درود شریف پھر سات بار سبحان اللہ پھر سات بار استغفر اللہ پھر اعوذ بسم اللہ کہکر سورت کو شروع کیا جب اول مبین پر پہونچے لفظ مبین کو سوائے لفظ قرآن کے سات بار کہا۔ مبین مبین مبین مبین مبین مبین مبین پھر بسم اللہ کہکر اول سے سورت کو پڑھا اول مبین کو برابر پڑھ گئے اور دوسرے پر پہونچکر اُس کو سات بار کہا پھر اول سے سورت کو پڑھا اور تیسرے مبین پر سات بار کہکر اول سے سورت کو لیا پھر چوتھے مبین پر اُس کو سات بار کہا اور اول سے لیا پھر پانچویں مبین پر سات بار کہکر اول سے شروع کیا پھر چھٹے مبین پر اُسکو یعنی لفظ مبین کو سات بار کہا اور اول سے سورت کو شروع کرکے پھر ساتویں مبین پر پہونچکر اُسکو یعنی لفظ مبین کو سات بار کہا اور اول سے سورت کو شروع کرکے آخر تلک پہونچا دیا سورت ختم کرکے سات بار سبحان اللہ سات بار استغفر اللہ اور گیارہ بار درود شریف پڑھکر دعا کشائش رزق کی کرے اسی عمل کو ایک چلہ کرے اور ناغہ نہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ کہیں نہ کہیں صورت روزگار یا ترقی کی ہوگی فقط

مکتوب (۴۰) شفیق و مکرم مخزن لطف و کرم طالب اللہ در طلب صادق منشی محمد قاسم زاد اللہ شوقہ و ذوقہ و عرفانہ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمادیں خط تمہارا آیا اور سب حال معلوم ہوا۔ اس دیار میں رمضان کے کچھ پہلے سے تا بقرعید بیماری کی کثرت رہی چنانچہ احقر بھی آخر رمضان میں بیمار ہوکر عید کو اچھا ہو گیا۔ پھر دہم عید الفطر کو بیمار ہوا قریب دو ہفتہ بیمار رہا پھر کبھی کبھی بخار کا دورہ ہوتا رہا۔ اثر ضعف کا اب تلک باقی ہے اب بحمد اللہ تعالیٰ ہر گونہ صحت ہے تمہارے خط کے نہ آنے سے زیادہ تر خیال بیماری کا تھا کیونکہ یہ بلا عام تھی۔ یہاں دوست محمد سے تمہاری خیریت سنی رفع تفکر کا ہوا۔ تم نے افسوس نہ رہنے کا یہاں لکھا ہے۔ بھائی جو کچھ فیض بزرگوں کا اُس کے لئے کوئی جا اور کوئی زمانہ ضرور نہیں اولوں سے آخروں کو اور شرقیوں سے غربیوں کو نفع پہونچا ہے اور واقعی فیض مفیض حقیقی کا ہے کہ وہ زمانی اور

مکانی نہیں جو واسطہ ظاہری ہوتا ہے بے اعتبار محض ہے پرنالہ سے پانی آتا ہے پرنالہ ایک راہ ہے آسمان سے پانی چھت پر برستا ہے پرنالہ اُس کا راہ ہے - اس سے بہتر اور شامل اس مضمون کی نہیں - اس بات سے بہت جی خوش ہوا کہ اپنے معمولات پر استقامت ہے استقامت کرامت پر فوق ہے شکر الٰہی بجالانا چاہیئے کہ شکر سبب مزید نعمت ہے - یہ کتنی بڑی نعمت ہے کہ اُس غنی مطلق نے اپنے ذکر کی توفیق دی کہاں یہ مشت خاک ناپاک اور کہاں وہ بارگاہ بلند از ادراک - جو کتاب تم نے لکھی ہے مخزن الانوار کبھی دیکھی نہیں غالباً توحید کے مضامین ہونگے کیا مضائقہ ہے سب ایک وضع کی کتابیں ہیں ایک جلد ہو جائیں بہتر ہے - شب کے وقت کھانیکا لحاظ رہا کرے قدرے کم کھایا جاوے اور دن کو قیلولہ کر لینا تھوڑا سا ضرور چاہیئے انشاء اللہ آنکھ رات کو کھلے گی اور نماز قضا نہ ہوگی اور بعد مغرب چپ چاپ تنہا گھڑی دو گھڑی بیٹھنا ہر روز معمول کر لو - اور اگر چپکے جی نہ لگے آہستہ اللہ اللہ کا ذکر ضرب خفیف سے یا بے ضرب یا اللہ مجرد کا ذکر کرتے رہے - عبدالقیوم کے پیدا ہونے سے خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ عمر دے اور موفق بخیر کرے - کیفیت مدرسہ اب کے سال بسبب حرج بیماری کے اب تلک طبع نہیں ہوئی بعد طبع ہونے کے انشاء اللہ تعالیٰ روانہ ہوگی - ٹکٹ دو آنے کے پہونچے رسید ملفوف ہے - تم نے آنکھ کے لئے لکھا ہے اُس کی آسان صورت یہ ہے کہ مصری باریک سرمہ سیاہ پیکر رکھ لو ایک چاول بھر احتیاط سے ناخونہ پر لگا دیا کرو چند روز میں ناخونہ انشاء اللہ تعالیٰ دفع ہو جاوے گا اور التزام سرمہ لگانیکا آنکھ میں رکھو تاکہ آنکھ کو قوت ہو اور کوئی تیز دوا آنکھ میں مت لگائیو اُس سے اتنی نفع کی امید نہیں جتنا خوف ضرر کا ہے ناخونہ میں اکثر معمول تیز دوا دینے کا ہے فقط ملا عبداللہ صاحب اور میاں خواجہ بخش سوداگر کو سلام کہیئے - فقط میاں دوست محمد صاحب کو بعد سلام مسنون فرما دیجیو کہ موافق تمہاری تحریر کے بندوبست کر دیا اور مہتمم صاحب سے کہدیا اب امید ہے کہ کوئی تکلیف اُن کو نہ ہو فقط مکرر میاں محمد قاسم کو جناب مولوی رفیع الدین صاحب اور احقر کی طرف سے معلوم ہو کہ میاں دوست محمد کی تحریر خرچ بھیجنے کی طرف سے اطمینان دلاتی ہے اور میاں صدیق کی زبانی معلوم ہوا کہ یہ امر دائم نہ ہوسکیگا اس لئے چندے خرچ آویگا پھر ضرورت کھانا مقرر کرنے کی ہوگی اس لئے مناسب ہے کہ امر

Marfat.com

بے اطلاع میاں دوست محمد کے یا بعد استفسار اُن کے تحریر کرو تاکہ اس کا فکر رہے اور یہ فرما دویں کہ میاں صدیق کو شرح مائۃ عامل میں شریک کر دیا ہے اور فارسی میں زلیخا شروع کی ہے اور غوث کو صرف کی کتابیں شروع کرائی ہیں فقط ۲۹ رصفر ۱۲۹۶ھ چہار شنبہ

مکتوب (۵۱) شفقی مکرمی منشی محمد قاسم صاحب سلمہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں تمہارا خط آیا بندہ میرٹھ گیا ہوا تھا۔ آکر خط تمہارا ملا جواب کی فرصت نہ ہوئی کئی دن میں آج جواب لکھتا ہوں۔ تم نے وقت ذکر کے ملاحظہ کے لئے پوچھا کہ کیا کرے۔ اللہ حاضری اللہ ناظری کرے یا ہو الاول والاخر والظاہر والباطن کرے۔ اصل یہ ہے کہ ملاحظہ معین چیز نہیں ہوتی جو جیسا مناسب سمجھتا ہے مقرر کر دیتا ہے اگر عادت اول و آخر کی ہوگئی ہو وہی رکھو حاضر و ناظر کا تکرار مت کرو۔ اور اگر جی حاضر و ناظر پر لگے اُس کو کرو۔ غرض اختیار رہے۔ اور بدن کا کانپنا اور رونگٹوں کا کھڑا ہونا اور نعرہ کی آواز بے ساختہ حلق سے نکل جانا یہ اثر ذکر کا ہے اگر فضل الٰہی شامل حال ہے سلطان الذکر پیش آویگا اپنا معمول کرتے رہو فیض الٰہی دستگیری کریگا اور مراقبہ جیسے کرتے ہو کرتے رہو۔ انشاء اللہ اُس میں بھی کچھ معلوم ہونے لگیگا اگرچہ اب بے حاصل معلوم ہوتا ہے مگر فائدہ اُس کا آگے کو ظاہر ہوگا۔ تم نے حال انتقال جناب مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم کا پوچھا ہے مولوی صاحب سہارنپور تشریف لے گئے تھے کسی قدر طاقت آگئی تھی وہاں دورہ معمولی صفرا کا ہوا اور اسمیں درد ذات الجنب بھی ہوا جب خبر یہاں ہوئی اُسی وقت جا کر لے آئے حرکت راہ سے درد نے شدت کی یہاں تلک کہ سانس بند ہو گیا ناچار فصد لی درد کو تخفیف ہوئی رات کو پھر درد نے عود کیا کچھ تدبیر کارگر نہ ہوئی جونکیں لگیں درد موقوف ہوا اگر حرارت میں کمی نہ ہوئی اگلے روز کچھ طبیعت اصلاح پر آئی ایک طبیب دہلی سے آئے تھے اُنہوں نے کوئی مفرح اور کوئی کشتہ دیا اُس سے کچھ قوت کو نفع ہوا مگر بخار کی شدت ہو گئی پہلے ایک مسہل ہوا تھا اور اُس کا نفع معلوم ہوا اس پر پھر مسہل کی رائے ہوئی مسہل دیا کچھ دن چڑھے تلک ہوش رہے دو دست آئے۔ دوپہر کے قریب بیہوشی نے غلبہ کیا اور دست بند ہو گئے حرارت کی شدت تھی اُسوقت شربت وغیرہ دیا نفع نہ کیا بلکہ نفخ ہو گیا اور بیہوشی ایسی ہوئی کہ نماز ظہر ادا نہ ہو سکی یہ منگل کا دن تھا شام کو حالت نزع کی سی ہو گئی مگر پھر سانس

Marfat.com

درست ہوگیا۔ یہ دورہ مرض کا تھا رات بھر وہی کیفیت رہی اور بدھ کا تمام دن یہی حالت
رہی زبان بند ہوش مطلقاً مفقود البتہ سانس کے ساتھ پاس انفاس جاری جمعرات کی صبح کو
پھر فصد لی سینگیاں لگائیں اقسام علاج کئے مگر کچھ نفع نہ تھا۔ بدھ کے روز تشنج ہوتا تھا آج
صورت اُس کی لرزہ کی سی ہوگئی آخر بعد ظہر قریب تین بجے رخصت ہوئے ہم سب لوگ نماز
کو آئے تھے اندر اول زنانہ تھا پھر کچھ آدمی پہونچ گئے تھے کہ یکایک بلغم بول کرتے بلغم کی
ہوئی اور سانس بنا ہو کر منقطع ہوگیا جب ہی سے تجہیز و تکفین کا فکر کیا بعد عصر نماز جنازہ ہوئی
بعد مغرب دفن کیا اور میرا حال کیا پوچھتے ہو یہ صدمۂ جانکاہ ایک جان پر ہے میں تو سخت دل
سخت جان آدمی ہوں کسی کے مرنے کا رنج بہت نہیں ہوتا مگر اتنا غم کسی کا نہیں ہوا خلاصہ
یہ ہے کہ اب زندگی تلخ ہوگئی۔ دو دن بعد جناب مولوی احمد علی صاحب کا انتقال ہوگیا کئی مہینے
سے بیمار تھے یہ سہارنپور کے رہنے والے محدث فقیہ مشہور تھے ہمارے اُستاد تھے
بخاری مسلم کتابیں حدیث کی دہلی میں میرٹھ میں اُنھوں نے چھاپی ہیں نہایت مشہور بڑے عالم
تھے اور مولوی عبدالحی صاحب لکھنؤ کے مشہور عالم ہیں مگر خبر انتقال اُن کی غلط معلوم ہوئی
مولوی لطف اللہ صاحب لکھنوی کا انتقال ہوا یہ دھوکہ ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون
جہان گذران جائے مقام نہیں آدمی کمر بستہ رہے جب کام درست ہو اللہ تعالیٰ استقامت
نصیب کرے۔ ۲۳ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ۔

مکتوب (۵۲) مشفق و مکرم طالب صادق منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ۔ بعد سلام مسنون
مطالعہ فرما دیں۔ خط تمہارا پہونچا حال مولوی امیر علی صاحب کے تشریف لانے سے اطلاع
ہوئی رائے حافظ قدرت اللہ شاہ صاحب کی درست ہے اکثر بزرگوں کو بمقتضائے بشریت رنج
ہوا کرتا ہے مگر یہ امر چھپا معلوم۔ اس سے اگر بطور معذرت اور ضرورت ذکر کر دیا جاوے
بہتر ہے اگر راضی رہے اس سے کیا بہتر ہے اور اگر ناخوش ہوئے تمہارا کام اُن کی طرف
اعتقاد کو درست رکھنا ہے اور ہر امر کی تابعداری واجب و لازم نہیں مشائخ نے جو منع کیا
ہے اس سے منع کیا ہے کہ ایک شخص کی رائے پر طریق ذکر و شغل اور تربیت سلوک کر رہا ہے
اُسی وقت میں دوسرے سے کچھ نہ پوچھے اور اس کا مضائقہ نہیں کہ بیعت کسی سے کرے

Marfat.com

اور سلوک کسی جائے پورا کرے اور پیر طریقت اور ہو اور پیر صحبت اور ہو۔ مشائخ نے بعد تکمیل بہت بہت بزرگوں کی خدمت میں رہ کر فیض حاصل کیا ہے ہاں کسی بزرگ سابق کی نسبت سوء عقیدت نہ جاوے ورنہ کسی کی خدمت فائدہ مند نہیں ہوتی کیونکہ گھر ایک ہے در ہی مختلف ہیں اس ناکارہ کی رائے یہ ہے اور یہ ناکارہ رہزن نہیں اگر وہ بزرگ کوئی اور طریق ارشاد فرمادیں یا کوئی فیض پہونچادیں مضائقہ نہیں فائدہ سے مطلب ہے کام ہو نام کسی کا ہو یا نہ ہو۔ اور بندہ کا نام کیا یہ کام سب بدست ہادی مطلق ہیں یھدی من یشاء الی صراط مستقیم تم نے درباب مراقبہ اور ملاحظہ جو لکھا ہے اصل ان سب کی خیال جمانا ہے تاکہ حدیث النفس خلل انداز نہ ہو اور تفرقہ نہ پیش آوے جتنی تصور سے طبیعت جمی رہے اُتنے پر اکتفا کرو۔ اور ان تصوروں کا خیال اجمالی بس کرتا ہے اگر تفصیل سے کرے یہ خود طبع کو پریشان کر دیتا ہے اور پیش آنا کاہلی وغیرہ کا یہ آمد قبض کی ہے اللہ تعالیٰ اس کے شر سے بچاوے حالت قبض میں ذوق شوق کم ہو جاتا ہے بلکہ گم ہو جاتا ہے اور ذکر کرنا گرانبار ہوتا ہے مگر علاج اُس کا سوائے توجہ جانب مرشد اور کام کرتے رہنا اور کچھ نہیں اور لذت ہو یا نہ ہو جی لگے یا نہ لگے کام کرے بلکہ ہجوم خطرات اور حدیث النفس سے طبیعت کو نہ روکے تاکہ اُس کے شغل میں کام نہ کر سکے تم نے پوچھا ہے کہ ضرورت میں لیٹ کر ذکر کرنا کیسا ہے۔ بھائی ؎

لنگ و لوک خفتہ شکل و بے ادب   تو بہر رنگے کہ باشی می طلب

ہر صورت ذکر کرے اور ہر حال میں ذکر الٰہی کرے ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ اگر سب آداب و تکلفات مقرری نہیں بنتے جو کچھ ہو سکے کرے اور ذکر کرے۔ اور حزب البحر میں قرارت مصنف کی چاہے کچھ ہو یہ آیت قرآن ہے اپنی قرأت کے موافق پڑھنے میں آسانی ہے اور مقصود سب میں وہی ایک ہے اور تم نے حال ضعف دماغ وغیرہ کا لکھا ہے بھائی غریب آدمی کو مشکل ہے اگر کسی قدر دھنیا اور بادام اور خشخاش جمع کر کے کچھ شکر ملا کر بطور سفوف یا حلوا پکا کر کھاتے رہو بہتر ہے اور گندم بریاں چبانا اُن کا حلوا پکر بنا کر کھانا مقوی دماغ ہے اور مجرب ہے اور عمدہ تدبیر یہ ہے کہ آواز ذکر کی کم کر دو تاکہ خشکی کم ہو اور درود شریف کا وظیفہ زیادہ کر دو تاکہ راحت قلب کو ہو۔ کدو کا کھانا مقوی قلب و دماغ ہے کبھی کبھی کھاتے

رہا کرو۔ تمہارے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ اثر تپ کا ہوا اللہ تعالیٰ صحت دے۔ مسلمان کے لئے بیماری صفائی ہے اور گناہوں سے نجات ہے اللہ تعالیٰ عافیت نصیب کرے اس سے بڑھکر اور کوئی نعمت نہیں بلکہ تمام نعمتیں عافیت سے ہی نعمتیں ہیں۔ عافیت ظاہری جسم کا صحیح و سالم ہونا اور عافیت باطنی گناہوں سے بچا رہنا ہے تاکہ کدورت قلب پیش نہ آوے اللہ تعالیٰ نصیب کرے اور ظاہری باطنی امراض سے شفاء کامل و عاجل عطا فرما دے فقط

مکتوب (۵۳) مشفق و مکرم طالب صادق منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہم۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ تمہارا خط پہونچا پہلا خط جو آیا تھا اُس کے جواب نہ لکھنے کے عجیب اسباب پیش آئے جب خط آیا تھا اُن دنوں ایک ضرورت سے دہلی جانا ہوا پھر بہت دنوں کے بعد میرٹھ وغیرہ ہوکر یکم رمضان کو گھر پہونچا۔ رمضان بھر چاند کے جھگڑے میں مختلف تحریرات کرنی پڑیں۔ غرضکہ بعد رمضان وہ خط جو اکثر وقت جیب میں رہتا تھا خدا جانے کہاں رکھکر بھولا پھر خیال رہا کہ جواب لکھونگا جو بات یاد آوے مگر اتفاق نہ ہوا۔ فرصت بہت کم ہوتی ہے دن چھوٹے ہونیکے سبب اکثر لکھنا رہجاتا ہے رات کو لکھنا چھوڑ دیا ہے اور لکھنا کسی قدر دشوار بھی ہوگیا ہے دن کو بالکل فرصت نہیں اب تمہارا یہ خط آیا جواب لکھنے کے لئے کئی روز سے تہیہ کرتا تھا آج جمعہ ہے صبح سے کئی اور جواب لکھے اب تمہارے خط کا جواب لکھتا ہوں تم نے اپنی پریشانی بسبب جدا ہوجانے کے بھائی سے لکھی ہے۔ میاں یہ بھی بہت اچھا ہے یوں توفیق امداد کی ایک دوسرے کو ہے سبحان اللہ مگر برتاؤ روزمرہ تنہائی میں خوب ہے۔ عورتوں پر کیا مدار ہے یہ زمانہ کا مقتضا ہے اب اجتماع کی صورت بندھی رہنی دشوار ہے اپنے فکر کی طرف سے جو حال لکھا ہے اُس سے تشویش ہوگئی۔ بھائی رزق کے لئے کوئی ظاہری سامان قلیل سا کرلو۔ بہتر تو مزدوری اور ہاتھ کا کام ہے اگر یہ نہ ہوسکے کوئی مختصر سی نوکری کرلو۔ اور عرضی نویسی ہرچند مزدوری ہے مگر اُسمیں احتیاط کرنی دشوار ہے ایسا کرو اگر کوئی اچھا آدمی تابعدار ملے کہ اُس کو اپنا ساتھی اپنے قابو کا رکھو جو کام بے ڈھنگا دیکھا اُس کو سپرد کر دیا ورنہ جو موافق شرع کے ہوا اُس کو آپ کرلیا اور اُجرت تحریر پر رکھو اور گھر کا فکر اگر جدا بھی ہو تو کیا کوئی تمہاری غیبت میں اتنا بھی نہ کرسکے گا کہ خبرگیری رکھے۔ اگر دورہ ہوا اور باہر گئے آخر والد تمہارے اور بھائی گھر پر رہتے ہیں۔ ایک

خیال اور آتا ہے کسی سیٹھ کی نوکری کرلو یا کوئی شغل پڑھانیکا ہو کرلو غرضکہ ایسی تدبیر کرو کہ بیفکری ہو جائے تشویش دور ہو اور اگر کچھ نہ بنے توکل بخدا صبر کرو اور بیٹھ رہو روزی دینے والا ایک طور پر مقرر نہیں کہ دے کوئی اور صورت ہوگی جس سے روزی مقدر ہے وہ ظہور کر آوے گی بالجملہ تشویش کو دور کرو اور منتظر لطیفۂ غیبی کے رہو نا کہ کیا ظہور کرے۔ تم نے لکھا ہے کہ اپنا کام معمولی ادا ہوتا ہے سبحان اللہ میاں ہم جیسے پریشان اوقات سے تو تمہیں اچھے استقامت کرامت سے عمدہ چیز ہے۔ اور جو شوق ملاقات کا تمہارے دل میں ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا دشوار ہے وہ مسبب الاسباب ہے جب کبھی بنے ارادہ کیجیو۔ اور ملاقات پر کیا موقوف ہے فیض خداوندی سب جائے پر یکساں ہے اور اُس کے آگے سب جائے ایک نسبت ہے وہ ہر جائے قریب ہے۔ بعد نماز مغرب گھڑی دو گھڑی چپ چاپ بیٹھکر انتظار وصول فیض کرو کہ ایک نور بقدر وضع شکل شعلہ چراغ جانب قبلہ سے میرے قلب کی طرف آتا ہے اور ہر روز بیٹھو خواہ جی لگے یا نہ لگے اور خواہ تصور بندھ سکے یا نہ بندھے بیٹھنا شروع کرو۔ ترکیب اُس حلوہ کی یہ ہے گندم بریاں کو پیس لو اور دھنیا صاف۔ خشخاش۔ مغز بادام۔ شکر سفید۔ روغن زرد۔ بطور حلوہ پکا لو۔ اور اگر قدرے دانہ الائچی کلاں۔ سونٹھ ملا لو تو امید ہے کہ ہضم بھی خوب ہو اور ناخونہ کے لئے اگر مصری لگانا کافی نہ ہو سیاہ چوڑیاں کانچ کی کوٹ کر کھرل کر لو کہ سرمہ سا ہو جاویں اور کچھ درد اُن میں نہ رہے اُس کو مصری کے ساتھ ملا کر لگاؤ۔ تم نے کمل کے لئے لکھا ہے کمل اس مہم کابل کے سبب ایسے گراں ہو گئے ہیں کہ اب اُن کا لینا فضول ہے چار پانچ روپیہ کو کمل اچھا لائق اوڑھنے کے آتا ہے میرے نزدیک اُس سے اچھی بانات یا لوئی۔ اس سے اُس کی تلاش موقوف رکھی۔ اب مہم ختم ہو گئی اگر نرخ کچھ انداز پر آگیا تو خیال رہیگا کوئی مناسب کمل خرید جاویگا۔ فقط ملا رحیم بخش صاحب کے انتقال سے افسوس ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس زمانہ میں کیا امید فلاح کی ہو اچھے لوگ برابر اُٹھتے چلے جاتے ہیں اللہ مغفرت کرے اور ہم لوگوں کو توفیق نیک اور استقامت نصیب کرے فقط والسلام

ترکیب حبس کی جدا کاغذ پر لکھی ہے اگر بن سکے کرو اللہ مددگار ہے ترقی ہو گی۔

ترکیب حبس ذکر میں حبس بہت مفید ہے کیونکہ دھیان ایک طرف رہتا ہے اور خطرات

Marfat.com

موقوف ہوجاتے ہیں اول دم کا روکنا اُس کا طریق یہ ہے کہ سانس کو ناف سے اوپر کو کھینچ اور سینے میں لاکر روک رکھے اور زبان کو تالو سے لگاکر ذکر الہٰی تصور کرے ۔ دوسرے ذکر کا طریق یہ ہے کہ ذرا گردن داہنے مونڈھے کی طرف لاکر قلب پر ضرب کا اشارہ باہستگی کرے اور اُسکو ایک گنے ۔ تیسرے یہ عدد ہر روز ایک یا دو یا تین تلک بڑھاتا رہے ۔ چوتھے اگر اسم ذات کا حبس کرے اللہ کی تشدید اور مد کا خیال کرے جلدی نہ کرے اور اگر نفی اثبات کا تصور کرے لا کا مد اور الا اللہ کی تشدید اور مد کا خیال رکھے ۔ پانچویں جب عدد معین پورا ہوجاوے اگرچہ سانس پورا نہ ہوا ہو اور ابھی اور طاقت کشش کی معلوم ہوتی ہو بڑھاوے نہیں چھوڑ دے ۔ چھٹے سانس جب چھوڑے باہستگی چھوڑے ایسا کہ پاس بیٹھنے والیکو معلوم نہ ہو ۔ اور اول تھوڑا تھوڑا سانس لے کر پورا سانس لے اور دوسری بار جب شروع کرے جب سانس اپنی حالت اصلی پر آجاوے اور اتنی دیر مراقبہ میں رہے ۔ ساتویں وقت حبس کا بلکہ سب اشغال کا آخر شب بہتر ہے کہ نہ بھوک ہو نہ پیٹ غذا سے پر ہو ۔ نہ کوئی کام فکر کا ہو اور اگر وہ وقت میسر نہ آوے بعد نماز صبح ۔ اور پیٹ بھرے پر ہرگز نہ کرے اور زیادتی کی ہوس نہ کرے ۔ آٹھویں ہر روز دس سانس کر لیا کرے اور سات سانس سے ہرگز کم نہ کرے ۔ نویں زیادہ سردی سے اور زیادہ گرمی سے اپنے آپ کو روکے خاصکر وقت حبس اگر جی گھبراوے یا پیاس لگے جلدی نہ کرے نہ ہوائے سرد کا استعمال کرے نہ سرد پانی پیوے ۔ ذرا ٹھیر جاوے ۔ اور اگر ذوق شوق ہو کچھ اشعار عشق خیز پڑھے ۔ اور غذا گرم سے بھی پرہیز کرے اگر اتفاق ہو کم کھاوے ۔ دسویں سانس کھینچے اور چھوڑنے میں منھ کو بند رکھے اور ناک سے سانس لے اور آہستگی کا دونوں میں دھیان رکھے ۔ تم اگر اسی شغل کو کرو اول اسم ذات کیجیو ۔ اور اول روز گیارہ بار کیجیو ۔ اور ہر روز دو یا ایک بڑھائیو جب ایک تسبیح ایک سانس میں ہونے لگے تب نفی اثبات کو شروع کیجیو ۔ اور اگر فرصت اور ذوق دلی ہو ایک دو دم اسم ذات کا بھی کر لیا ورنہ نفی اثبات کرتے رہو جب یہ نوبت آوے کہ ایک سانس میں دوسو پورے ہوں تب مت بڑھائیو اور اس کو دوام کرتے رہیو ۔ اور اب وقت سردی کا ہے اب سے شروع کردگے تو گرمیوں کی آمد تک

Marfat.com

پورا ہوجاوے گا۔ سردی میں اس شغل میں پسینہ آجاتا ہے اور گرمیوں میں تو پسینہ میں نہا جاتے ہیں اس سے لنگی باندھکر اُس موسم میں کیجیو۔ اور اگر آڑبند کس لیا کروگے تو اکثر آفتوں سے حفاظت رہے گی۔ اور وہ ضلع گرم بہت ہے اگر شدت گرمی میں جی گھبراوے تو عدد کم کر دیجیو مگر بالکل ترک مت کیجیو۔ اور جو کچھ کیفیت پیش آوے لکھتے رہیو تاکہ اُس کی موجب لکھا جاوے اللہ تعالیٰ امداد فرماوے اور توفیق مزید دیوے۔ ہر کام میں دوام شرط ہے اور استقامت مثمر برکات ہے اور کوئی بات معلوم ہو یا نہ ہو اُس کی طرف کچھ التفات نہ کرو کام پورا کر لینے کو اصل سمجھو فقط یکم محرم ۱۲۹۸؁ھ۔

مکتوب (۵۴) برادر دینی طالب صادق عزیز القدر منشی محمد قاسم صاحب زاد اللہ ذوقہ وشوقہ باللہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمادیں تمہارا خط آیا فرصت جواب کی نہ ہوئی اس سے دیر ہوئی معاف کیجیو۔ سانس روکنا ایسا چاہیئے کہ سانس کو حرکت نہ ہو اور سر کو قلیل ہلاکر ضرب تصور سے کرے اور شد و مد بھی تصور ہی میں رکھے اور تعداد ہاتھ پر بطور عقد انامل یا تسبیح پر کرنی چاہیئے تصور سے نہیں ہوا کرتی اور زبان تمام تالو سے ملی رہے اور منھ بھی بند رہے اور آنکھیں بھی بند رکھنا بہتر ہے جب سانس چھوڑے تب آنکھ کھول دے اور سردی گرمی سے بچانے کے یہ معنی ہیں کہ عین وقت شغل ہوا سرد میں نہ نکل آوے اور نہ ایسی بند گرم جگہ میں کرے جہاں ہوا کا مدخل بالکل نہ ہو اور علاوہ وقت شغل کے جو بہت سرد تاثیر رکھتے ہیں جیسے کافور وغیرہ استعمال نہ کرے باقی اور سرد چیز کا مضائقہ نہیں اگر حرارت قلب میں یا سر میں یا تمام بدن میں مثل تپ کے کبھی ظہور کرے یہ اثر ذکر کا ہے اسکے علاج کے درپے نہ ہو اور تبرید کا فکر نہ کرے اور گرم چیزیں جیسے بعضی دوائیں جو شدید گرم ہیں استعمال نہ کرے اور جو غذا گرم ہو جیسے میتھی وغیرہ کم کھاوے۔ اس شغل میں اصل تاثیر امساک کی ہے مگر کبھی شدت حرارت کے سبب کچھ خلل ہوا کرتا ہے اگر خدانخواستہ کچھ ہوا دیکھا جائیگا۔ اور مجامعت کا پرہیز نہیں اور گرم و سرد پانی میں نہانیکا مضائقہ نہیں ہے۔ حلوہ میں اگر مقوی چیز ہوگی کیا ڈر ہے موصلی وغیرہ۔ سیر بھر گیہوں ہوں تو تولہ بھر کافی ہوگی۔ ناخونہ کے علاج میں چوڑی کا کانچ قدرے اور مصری کوئی چار رتہ ہو جو مرض دائی ہوتا ہے اُس میں پرہیز

Marfat.com

مشکل۔ میاں اشعار دیوان حافظ اور مثنوی وغیرہ میں بہت شعراء میں سے خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ کا سودا کا ذوق کا دیوان لے کر کچھ اشعار متفرق لے لو وقت شغل جس تصور نفی کا یعنی تمام وجود اشیاء کے نیست محض میں رکھنا چاہئے اور اللہ ہی موجود ہے اور ہر جگہ حاضر۔ یہ تصور رہے شغل اسم ذات میں کبھی سر کو قلیل جنبش دیا کرتے ہیں اور کبھی بے جنبش بھی کرتے ہیں۔ تم جنبش سے کیجیو نفی اثبات میں جنبش ضروری ہے۔ فقط والسلام فقط

مکتوب (۵۵) برادرم طالب صادق شاغل باللہ مکرمی منشی محمد قاسم صاحب سلمہ ربہ دبلغہ الی متمناہ۔ بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ کریں۔ تمہارا خط آیا تمام حال معلوم ہوا عاشق کو شغل اپنے یار سے ہے دوسرے شغل میں کب اُس کا جی بھنستا ہے مگر کیا کیجئے یہ بھی اُس کے حکم اور اُس کی رضا کے واسطے چار و ناچار جسکا حق ذمہ رکھدیا ہے جو کچھ بن پڑے ادا کرنا۔ اگر کوئی سبیل معاش آسان سی ہو سکے کر لو ورنہ توکل خدا پر کرکے بیٹھ رہو اُس کے فضل سے انشاءاللہ سب حوائج جاری رہیں گے مگر طمع کسی سے نہ رکھو۔ اور امید بھائی باپ دوست قریب سے قطع کر دو اور کسی طرف سوائے ذات پاک خداوند بھروسا نہ کرو۔ جو کوئی کچھ کر دے یا دیدے اُس پر بھی نظر نہ کرو اُس کو بھی پرتو اعنایات مالک حقیقی کا گنو۔ جب ذکر سے تکان ہے اور قوی کا ضعف ہے مراقبہ کرو کام سے خالی نہو

اب آنکھیں رہتی ہیں دو دو پہر بند ۔۔۔ گئے دن باندھنے کے ٹکٹکی کے

اخفر بھی دست بدعا ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے محبت و ذکر اور الطاف و عنایات نصیب کرے اور بقیام قوائے ظاہری و درستی ہوش و حواس کمالات مردوں کے نصیب ہوں کام اپنے کار و افعال پر نہیں بلکہ رحمت پر ہے اور رحمت بے سبب ہے یہ سب صورت سوال ہے اور کھٹکانا در کریم کا ہے ورنہ کہاں چال مور ضعیف اور کعبۂ مقصود ؎

دست برپائے کبوتر زد و ناگاہ رسید ۔۔۔ بود مورے ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد

کبوتر کیا ہے وہی عشق و محبت۔ طلب کام بندہ کا ہے عطا کام اُس کا ہے۔ اس درماندہ کو بھی دعائے خیر سے یاد رکھو۔ کہ عمر اخیر ہوئی اور قدم راہ مقصود میں نہ پہونچا ؎

کہ اللہ یاد رہے بے دست و پا کا ۔۔۔ سر راہ بیٹھے صدا ہے یہ اپنی

صاحبان ہمت کہاں کہاں پہونچے۔ یہ کم ہمت استخوان دنیا پر کتوں کی طرح جھپٹ رہا ہے کیا کیجئے قسمت نہیں بدلتی جو نصیب ہے پہونچتا ہے۔ فقط اپنا حال مختصر طور پر لکھتے رہو نگرانی رہتی ہے ان بغدادی کے باب میں مختصر یہ ہے کہ یہ لوگ سائل ہیں اور طماع ان کا ٹالنا اور نرم جواب کفایت ہے۔ یہ خط کئی دن سے لکھا ہوا رکھا رہا روانہ کرنے کی نوبت نہ آئی۔ منگل کے روز بضرورت تحقیق بعضے مسائل چاند کے ایک آدمی گنگوہ مولانا مولوی رشید احمد صاحب کی خدمت میں بھیجا تھا اور اُس کو کہا تھا کہ سہارنپور ہو کر آئیو۔ جب وہ سہارنپور آیا وہاں سنا کہ ایک شخص سہارنپور کے رہنے والے ایٹہ سے آئے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے رمضان کا چاند بدھ کی شام کو ایٹہ میں بچشم خود دیکھا اور اُن کے ساتھ اُن کے بیٹے نے اور اُن کے گھر کی عورتوں نے اور اُس بستی کے اور آٹھ آدمیوں نے چاند دیکھا اور اسی بنا پر وہاں روزہ جمعرات سے شروع ہوا۔ آخر اُنہوں نے اور اُن کے بیٹے نے یہ گواہی قاضی صاحب کے سامنے دی اور قاضی صاحب نے اُس دن کو کہ ہمارے حساب سے ۲۸ تھا ۲۹ قرار دیا یعنی جمعرات کو۔ اور وہ آدمی اُسی روز ریل میں پہونچا اور خط مہری قاضی صاحب کا احقر کے نام لایا بنظر احتیاط دو آدمی معتمد رات کو روانہ کئے اُنہوں نے قاضی صاحب اور میر جمعیت علی اور اُنکے بیٹے شاہ علی سے خبر چاند کی پوچھکر جمعہ کی نماز آ پڑھی اور تحقیق خبر دی اُسوقت اعلان کیا گیا آج تیسویں ہے اور کل کو عید ہے شام کو باوجودیکہ کھلا تھا مگر مطلع میں قبل مغرب اور بعد مغرب ابر غلیظ رہا۔ دیوبند میں بھی چند آدمیوں نے چاند دیکھا مگر یا کہا نہیں یا شبہ رہا۔ مگر صبح کو اطراف دیہات سے خبر چاند کی متواتر آئی اور آج عید باتفاق جملہ مسلمانوں کے ہو گئی الحمد للہ فقط

مکتوب (۵۶) مشفق و مکرم منبع الطاف مخزن اشفاق طالب صادق داصل واثق منشی محمد قاسم صاحب سلمہ اللہ تعالی واوصلہ الی منتہاہ۔ بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ فرماویں پہلا خط عزیز از جان کا پہونچا عجائب اتفاق سے اُن روز دل میرٹھ جانا ہوا خط جیب میں رکھا کہ جواب لکھوں گا فرصت نہ ملی وہاں سے آیا قلت فرصت رہی چند بار ارادہ کیا مگر لکھنا نہ ہوا۔ یاد تمہاری اکثر رہتی ہے خطوط کے لکھنے کی ان دنوں ایک اور دشواری ہے رات کو لکھنا مدت سے چھوڑ رکھا ہے اور دن بہت چھوٹا ہوتا ہے کچھ مدرسہ کا کام باقی کاہلی۔ بالجملہ اب ضرور ہوا کہ جواب

لکھوں - منی آرڈر پانچ روپیہ کا پہونچا - حاجی سراج الحق آج وصول کر لائے کل انشاء اللہ تعالیٰ رسید اسی خط کے ساتھ روانہ ہوگی - اب جواب اپنے خط کا سنو - پہلے خط میں چند خوابیں تعبیر طلب تھیں اُن میں ایک قید ہونا بجائے ایک لڑکے کے یہ لڑکا نفس امارہ ہے اور قید تابعی دین پر ہے کہ بجائے اُس کے خود اپنے اوپر آدمی یہ بوجھ اُٹھاتا ہے اور وضو کا کرنا طہارت اور صفائی اور ناپاک پانی معلوم ہونا آلودگی دنیا کی ہے کہ پھر اُس سے بھی اللہ نے طہارت نصیب کی بہت عمدہ خواب ہے - ستاروں اور چاند کا دیکھنا یہ انوار ذکر کے ہیں مبارک ہے - اور دروازہ بلند بنائے دین ہے اور اُس کا رخ شرق و غرب کو جانب قبلہ ہے اور چشمہ جاری علم ہے - اور انشاء اللہ تعالیٰ اب کام دین کا چل نکلا - جو کیفیات ذکر کی لکھی ہیں دوام توفیق مبارک ہو - اگر حبس میں دوسے قدر سے کم میں سانس بدستور رہے کچھ کم کا التزام کرو اور پھر اگر بڑھ سکے بڑھاؤ ورنہ جتنا اچھی صورت سے ہو سکے اُتنا ہی کرنا بہتر ہے - اور جو کبھی نعرہ یا آواز بلند نکلجاتی ہے اُس کا روکنا نہ چاہیئے جو بات غیب سے ہو اُس میں کیا عیب ہے اپنی طرف سے تکلف نہ کرنا چاہیئے - اور درباب معاش کے جو لکھا ہے - بھائی دنیا اسی طرح اہل اللہ کو ملی ہے کہ کوئی اُن کا بار اُٹھانیوالا ہو جاتا ہے اپنا ہو یا بیگانہ تم کام کرو انشاء اللہ کام دنیا کے بند نہ رہیں گے اور یہی توکل ہے کہیں اللہ میاں اپنے ہاتھ سے کسی کو تھوڑا ہی دیتے ہیں جس کے ہاتھ سے چاہتے ہیں دلوا دیتے ہیں یہ پہلے خط کا جواب ہوا - اب دوسرے خط میں تم نے کوئی نئی بات کیا لکھی ہے دیکھو دو خواب اُس میں ہیں ایک اونچے مکان سے جہاں گرنے کا خوف تھا کسی بزرگ کی مدد سے نیچے اُتر آئے - انشاء اللہ تعالیٰ بزرگوں کی پناہ میں ہر قسم کے مکروہات سے محفوظ رہو گے اور آفتاب کا نور نور مرشد و ہادی ہے جو ہر وقت مربی ہے دوسری خواب بچھیا نے ٹوپی کھالی - یہ نفس امارہ ہے کہ درپے خرابی ہے اچھا کیا کہ اُس کو کھانے کی طرف لگا دیا نفس کی خواہش کچھ پوری کر دینا اُس کے تقاضہ سے چھوٹ جانا ہے دودھ فیض خداوندی ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت کچھ پہونچیگا - اور امید ہے کہ چشمہ ہدایت تم سے جاری ہو اور بہت خلق کو تمہاری ذات سے فیض ملے اللہ کریم کی بارگاہ میں کیا کمی ہے اور اُس کے

Marfat.com

نزدیک کیا مشکل ہے۔ یہ عاجز درماندہ دور افتادہ امیدوار دعا ہے اور جو کچھ تکلیف مخلوق
کی طرف سے پہونچتی ہے لائق التفات نہیں۔ حال خلق کا یہی ہے آدمی اپنا کام کرے اور
کسی سے کچھ غرض نہ رکھے۔ امامت عید کی اگر مخلوق کی طرف سے اصرار ہو کرو ورنہ ترک کردو
اور اُس موذی کا کچھ خیال نہ کرو جو ایسی نیت کے آدمی ہوا کرتے ہیں مآل اکثر پشیمان ہوا کرتے
ہیں اگر زیادہ کچھ اُس کا شر ہو لایلاف ستر بار پڑھ لیا کرو انشاء اللہ وہ موذی دفع ہو جاویگا
وہ لکھنے والا خود برا ہے تم اللہ کے فضل سے سب سے اچھے ہو وہ نابینا لوگ ہیں تمہاری قدر
کیا جانیں جس کے آنکھ نہ ہو وہ معذور ہے۔ یہ حسن وجمال خوبرویوں کا اندھوں کو اس سے
بھلا کیا فیض؟ بالجملہ تم ہرگز ایسے امور سے تشویش مت کرو اور بفراغ خاطر اور بکشادہ پیشانی
اپنا کام کرتے رہو کسی کا کیا مقدور ہے کہ تمہارے درپے ہو ع بادردکشاں ہرکہ درافتاد برافتاد
انشاء اللہ تعالیٰ وہ موذی ایسی پچھاڑ کھاوے کہ پھر پتہ نہ لگے۔ حاجی قدرت اللہ صاحب کے
لئے ضیاء القلوب کا نسخہ طلب کیا ہے کل اس خط کے ساتھ ہی ایک نسخہ روانہ ہوگا خاطر جمع رکھو
تم خود ان کو دیکھو۔ اور یہ جو ارادہ آنے کا جلسہ میں کیا اور سامان نہ ہوا اس کا کیا خیال ہے ع
دل را بدل رہیست دریں گنبد سپہر۔ ملاقات ظاہری معتبر نہیں اُسی کا اعتبار ہے فقط
۲۹ر ذی الحجہ ۱۲۸۹ھ

مکتوب (۵۷) منبع عنایات والطاف برادرم عزیز القدر مکرم معظم طالب صادق باللہ
واثق قاضی محمد قاسم صاحب دام لطفہ۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمادیں۔ خط تمہارا آیا اور
منی آرڈر للعہ کا پہونچا۔ رسیدیں مدرسہ سے روانہ ہوئیں پہونچی ہوں گی بندہ کو اتفاقاً جانا میرٹھ کا
ہوا اس سے دیر جواب میں ہوئی۔ اور ضیاء القلوب پہلے روانہ کرنی بھول گئے تھے اب
حاجی سراج الحق نے روانہ کردی ہے تم نے لایلاف کے اول وآخر درود شریف کو پوچھا ہے
اکثر اعمال کے اول وآخر درود شریف معمول ہے۔ اور درباب اونگھ کے جو الفاظ غلط منہ
سے نکلجاتے ہیں ہرچند آدمی اُن میں معذور ہے مگر یوں چاہئے کہ ایسے وقت میں اُٹھکر ٹہل
لیوے نیند کو دفع کردیوے یا کچھ سکوت کرکر ذرا آرام لیلیوے اور لا الہ کہکر چپ ہو رہنے کا
کچھ ڈر نہیں اس لئے کہ لا الہ سے نفی معبود غیر حقیقی کی مراد ہے اگر اس پر سکوت کیا کچھ ڈر

Marfat.com

نہیں۔ اور حبس کے باب میں جو کیا بہتر ہے شغل وہی اچھا جو بے تکان ہو۔ تم نے حال شرح المذاہب کتاب کا پوچھا ہے یہ کتاب نہ میں نے دیکھی نہ سنی اور مصنف سے البتہ شناسائی تھی وہ کچھ اہل علم شمار نہ ہوتے تھے پیرزادہ تھے غالباً کتابوں کی نقل ہوگی زیادہ اُن کو مذہبوں سے کیا آگاہی فقط والسلام آخر محرم ۱۲۹۸ھ

مکتوب (۵۸) برادرم مکرم طالب صادق واصل واثق منشی محمد قاسم صاحب دام لطفہ

بعد سلام مسنون مطالعہ فرماویں۔ خط تمہارا پہونچا زکوٰۃ حزب البحر ادا کی اس سے بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ توفیق نیک اور مزید عطا کرے۔ اب وظیفہ مدام ایک بار روزانہ پڑھنا دعا کا لازم ہے اگر قضا ہو جاوے اگلے روز قضا کرے اور جو ترکیب وقت حاجت کے لکھی ہے اُس کیلئے کوئی وقت معین نہیں نہ کسی حاجت کی خصوصیت ہر حاجت کے لئے یہی صورت کافی ہے خواب جو لکھا ہے بہت مبارک ہے۔ پہاڑ مقام شہادت ہے اور نیچے اُترنا مقام عبودیت او عجز ہے اور وقت عصر یہ آخری زمانہ کی طرف اشارہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ ترقی روز افزوں ہو اور آخر نہایت عمدہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسا ہی کرے فقط والسلام اور جیسے سبحان اللہ کو سوا لاکھ بار ختم کر لیا ایسے ہی کسی فرصت میں سوا لاکھ بار یا حیّ یا قیوم کو بھی ختم کرلو انشاء اللہ تعالیٰ موجب برکات ہوگا۔ اور حزب البحر کے طریق میں جو جو باتیں لکھی ہیں اب جس طور پر کروگے انشاء اللہ تعالیٰ نفع ہوگا۔ اول نیت کشائش رزق اور ترقی باطن کی کرو اور کید نفس اور شیطان کے دور ہونے کی نیت رکھو فقط صفر ۱۳۰۰ھ

مکتوب (۵۹) بخدمت عزیزم طالب صادق واصل واثق قاضی محمد قاسم صاحب دام لطفہ ووفقہ باللہ۔ بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ فرماویں۔ بعد مدت خط تمہارا آیا۔ ہر چند سند علاقہ قلبی ہے اور یہ سب تعلقات ظاہری بے اعتبار مگر تاہم کبھی کبھی اپنا حال لکھتے رہا کرو مکان کی تعمیر کا حال معلوم ہوا جی خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور موضع برکت و خیر اور جائے عبادت و تقویٰ کرے اور مدام آباد رکھے تم نے قطعہ تاریخ کو لکھا تھا ایک بے جوڑ سا مضمون تاریخ کے چار مصرعہ میں سر دست لکھا۔ اب فکر شعر گم ہے اور طبیعت لگتی بھی نہیں اگر کبھی کچھ حسب حال کوئی بیت دو بیت ہوئے تو یاد کرنا اور لکھنا کہاں۔ بالجملہ وہ چار مصرعہ یہ ہیں

Marfat.com

میاں قاسم نے اپنے رہنے کو کیا مکاں یہ بنایا ہے انول

بہر تاریخ یہ اشارہ ہوا برکت کی ہے جائے خوبی بول عہ

اور آیت جدی کاغذ پر لکھ کر روانہ کرتا ہوں چاہو یہی یا کسی خوش نویس سے لکھوا کر چسپاں کر دو۔ اور حزب البحر کو تم نے پوچھا ہے ایکبار یا دو بار صبح و شام پڑھ لیا کرو اور سات بار بوقت کسی حاجت کے ہے۔ اور شغل کا دوام اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور اپنی محبت و معرفت و تابعداری نصیب کرے اور مدارج قربیت عطا فرما دے فقط آیۃ۔

فاذا دخلتم بیوتاً فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ ط

مکتوب (۶۰) بنام منبع عنایات و الطاف طالب صادق واصل واثق منشی قاضی محمد قاسم صاحب دام لطفہم۔ بعد سلام مسنون مطالعہ فرمادیں۔ دو خط تمہارے پہونچے اور منی آرڈر مدرسہ کے لئے پہونچا۔ اول خط کا جواب قلت فرصت کے سبب نہ لکھ سکا اور ارسال قانون دکان اسلامی بھولا تھا اب دوسرے خط پر دو عدد قوانین دوکان تمہارے نام مرسل کئے ہیں۔ اس سال میں شروع دو ہزار روپیہ تھے اور اب دس ہزار کی رقم جمع ہو گئی ہے باوجود اس کے کہ کام جیسا چاہئے پورا انجام نہ ہوا مگر حساب سے معلوم ہوتا ہے کہ صورت نفع کی ہے اخیر ذی الحجہ پر سب حساب پورا پورا ہوگا۔ اور اس سال سے انشاء اللہ تعالیٰ صورت ترقی دوکان کی لگائی جاویگی۔ منی آرڈر مدرسہ میں وصول نہیں ہوا آج شاید وصول ہو رسید بعد میں روانہ ہوگی۔ کئی دن رسید کے انتظار میں خط لکھنے کا اتفاق نہ ہوا آج جمعہ ہے لکھا۔ مقدمہ مسجد کا امید ہے کہ بہتر ہو۔ ایک استفتا اجمیر سے بھی اس بابت آیا تھا وہی جواب ہے کہ روپیہ لگانے سے مسجد میں اختیار نہیں ہوتا جو اصل متولی مسجد کا ہو وہی مسجد کے کاروبار کا اختیار رکھتا ہے۔ انتظار اور نگرانی لگی ہوئی ہے اور دست بدعا ہوں مقدمہ کے حال سے مطلع کرتے رہو۔ تم نے احقر کے اُدھر آنے کی استدعا کی ہے معلوم ہے کہ فرصت معدوم ہے اور مدرسہ والے چھوڑتے نہیں مگر بہت دنوں سے طبیعت متوحش ہو رہی ہے

عہ برکت بفتح را ۱۲ منہ خطوط

Marfat.com

جی سفر کو چاہتا ہے ارادہ ہے کہ اب کے محرم سے قید تنخواہ کی اُٹھا دوں اور گذر توکل بخدا رہے اور محرم میں رخصت مدرسہ سے لیکر پندرہ بیس روز کے قصد سے اجمیر شریف کی طرف چلوں اور اسی ذریعہ سے ناگر بھی جاؤں آئندہ دیکھئے مرضی الٰہی کیا ہے اور ارادہ کسطور ظہور پکڑتا ہے فقط والسلام ۷ ذی الحجہ ۱۲۹۹ھ۔

مکتوب (۶۱) منبع عنایات والطاف طالب صادق واصل واثق منشی محمد قاسم صاحب رفعہ اللہ الی مدارج الکمال۔ بعد ادعیہ وافیہ وسلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ فرماویں۔ نامۂ سامی پہونچا اور دوسرا خط کل پہونچا۔ مولانا صاحب ۲۸ صفر کو جہاز سے اُترے دوروز ٹھہر کر قصد تھا غالباً آج یا کل اجمیر پہونچے ہوں۔ وہ خیال جو تم نے کیا وہ اور لوگ تھے سوا کپڑے کے کہ گاڑھے کا نرخ دو روپیہ جوڑی ہے یعنی ۱۲ گز یہاں کے گز سے قریب بائیس کچھ اوپر انگریزی گز سے۔ اور کوئی چیز لائق روانہ کرنے کے سمجھ میں نہیں آئی یہاں ایکبار گڑ ارزاں ہے مگر لاوڑا اور اُس کے اطراف میں دو روپیہ من ہے اور نانوتہ میں بائیس سیر فی روپیہ ہے مگر مال ناقص ہے۔ اور نیل اڑھائی روپیہ سیر یہاں بک رہا ہے۔ ارادہ ہے کہ کچھ تھان گاڑھے کے روانہ کریں اگر نفع نکلا پھر روانہ ہونے آسان ہیں جو باتیں تم نے پوچھی ہیں اُن کے جواب۔ قواعد کا جو وعدہ کیا تھا وہ میرٹھ ہیں وہاں سے آویں تب روانہ ہوں اور نماز تہجد کی قضا مستحب ہے طلوع آفتاب سے دوپہر تلک ع دل بدست آور کہ حج اکبر است اس سے مراد دل اہل اللہ کا ہے احقر نے ایک رباعی میں یہ مضمون کہا ہے ؎

جسکو نہ سما سکا ہو یہ ارض و سما عــه ۔ اس جائے میں کسطور سے وہ جائے سما
گمنام یہ بھید اور کچھ سے ورنہ ۔ اک مضغۂ گوشت کی حقیقت ہی کیا

یہ ترجمہ ہے حدیث قدسی کا کا یسعنی عــه ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن

عــه جسکو نہ سما سکا ہو الخ وہم ماقیل بالفارسیۃ ؎
پر تو حسنت نہ گنجد در زمین و آسماں ۔ در حریم سینہ حیرانم کہ چوں جا کردۂ ۱۲ محفوظ
عــه قوله حدیث قدسی لا یسعنی الخ کتب تصوف میں اس کو حدیث باعتبار روایت بالمعنی کے کہدیا گیا ہے الفاظ حدیث کے یہ ہیں۔ فی شرح الاحیاء قال روی الطبرانی فی الکبیر فی حدیث عتبۃ (برصفحۂ آئندہ)

قضا تہجد
حج اکبر

حدیث قدسی
قلب مومن

Marfat.com

یعنی نہیں وسعت رکھتا ہے میرے لئے میری زمین اور میرا آسمان مگر وسعت رکھتا ہے میری دل میرے بندۂ مومن کا۔ مومن سے مراد کامل ہے اور یوں راحت رسانی ہر دل کی اچھی ہے یہاں تلک کہ کفار فجار اور سگ وخوک تلک۔ اور جو نعرہ نکلجانے کو لکھا ہے واقعی یہ اثر ذکر ہے مبارک ہو۔ بندہ نے بھی دیکھا تھا اس کو ہرگز مت روکو اور خلق کی کیا شرم طالب دنیا کا کسی سے شرم نہیں کرتا طالب حق کیوں شرم کرے۔ حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ایسی ہی جگہ فرماتے ہیں ؎

مے نوش دمے جوش وے خروش — دا ہیچ مفروش

نہ کسی کی طرف طلب قبول ہے نہ کسی سے خوف رد چاہئے۔ یہ شروع سلطان الذکر کا ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہر بن مو سے یہ شور جاری ہو جائیگا اور استقامت ہو جائے گی اور کسی کو خبر تلک بھی نہ ہوگی اور نور کا نہ ظاہر ہونا کچھ بات نہیں امید کہ ظاہر ہو گیا ہو یا ظاہر ہو جاوے ان چیزوں پر طالب کو نظر نہ چاہئے۔ تمہارا حال الحمد للہ بہت اچھا ہے اللہ کا شکر ادا کرو اور کام میں چست رہو استقامت فوق ہے کرامت اور خرق عادت سے اور وہ بحمد للہ تعالیٰ تمہارے اندر موجود ہے بزرگوں کی برکت سے فیض پہونچا دیگا فیاض حقیقی کہ جو قوت ظاہری اُس کو نہ اُٹھا سکے اُس کا فضل ہی ہوگا کہ استقامت ہوگی اور اتباع شرع قائم رہیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ناکارہ دعا کریگا۔ سوائے دعا اور کسی کام کا نہیں تمہارے قلب کی گرمی سے لذت اُٹھاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے طالبوں کو اپنی طلب میں چست و چالاک رکھے اور مطلوب حقیقی تلک فائز فرما وے تم کسی طرف التفات مت کرو اور بود نہ بود یکساں جانو کسی کی کوشش رائیگاں نہیں جاتی تمہاری کوشش بھی انشاء اللہ تعالیٰ رائگاں نجاویگی فقط چودھری رمضانی بعد سلام مطالعہ فرما دیں۔ درود شریف اور استغفار سے بڑھکر دین دنیا کا نافع کوئی وظیفہ نہیں۔ کوئی پانچ پانچ تسبیح

الخولانی رفعه ان اللہ تعالی اٰنیۃ من اهل الارض وآنیۃ ربکم (ومن شان الاٰنیۃ وسعها لمافیها فحصل المعنی) قلوب عبادہ الصالحین واحبها الیہا وارفها وفی سندہ بقیۃ بن الولید وهو مدلس لکنہ صرح بالتحدیث: ه وقال البیہقی اسنادہ حسن اھ ملخصا کذا فی التخریج علی المثنوی ۱۲ خلط

Marfat.com

دونوں کا وظیفہ مقرر کرلو اپیل کی خبر معلوم ہوئی دعا سے غفلت نہیں خبر اُس کی لکھ بھیجو فقط والسلام
مکرر یہ کہ کیفیت سفر چتوڑ کی حاجی قدرت اللہ صاحب کے خط سے واضح ہوچکی تھی جو ہوا بہتر
ہوا احقر کا جی کچھ اُدھر جانے کو نہ چاہا اور یہی بہتر تھا یہاں پہونچنے پر ایسا ہی سمجھ میں آیا۔ اب
جناب مولانا رشید احمد صاحب کے تشریف لانے پر معاملہ احقر کا شاید طے ہو دیکھئے حضرت کا
کیا ارشاد ہوتا ہے اور مولانا کیا فرماتے ہیں محرم اور صفر ایسے ہی گذرا میرے پیچھے میرے
گھر والوں نے مدرسہ سے لے کر کچھ اُٹھایا تھا اور کچھ پہلا قرض میرے ذمہ تھا شاید کل پچاس روپیہ
ہو گئے ہوں۔ عادت قرض کی اول سے پڑی ہوئی ہے یہ ایک بلا ہے اللہ تعالیٰ اس سے
بچائے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ کام چلیگا اور مدرسہ سے لینے کی احتیاج نہ
رہے۔ جب سے دیوبند آیا ہوں مدرسہ سے کچھ نہیں لیا اور کام چل رہا ہے۔ تم بھی دعا
کیجیو کہ اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمادے اور کسی آزمائش میں نہ ڈالے۔ ہم لوگ کم ہمت
اور بے صبر ہیں اور تم نے لکھا تھا کہ شادی کی تاریخ ٹھہر گئی ہے اللہ تعالیٰ طرفین کو یہ شادی
مبارک کرے کچھ بکھیڑا مت کیجیو موافق سنت کے نکاح کردو اور اگلے دن ولیمہ کردو فقط ۱۳ صفر سنہ ۱۳۰۱ھ

مکتوب (۶۲) برادرم مکرم طالب صادق واصل واثق قاضی محمد قاسم صاحب دام لطفہ
بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ کریں۔ خط تمہارا آیا اولاد علی کی خوابیں معلوم ہوئیں
الحمد للہ اطفال طریقت کے لئے یہ ایک عنایت خداوندی ہوا کرتی ہے جس سے اُن کا جی
کام میں لگا رہے۔ چاہیئے کہ اُن کی طرف بہت التفات نہ کریں اور اپنے کام میں سرگرم اور
مشغول رہیں۔ اور مشغولی ذکر اور مراقبہ کو لازم اور ضروری سمجھیں۔ اور یہ جو خواب میں
دیکھا ہے کہ بجلی مجھ پر گری یہ اثر ذکر کا ظہور ہے اللھم زد فزد۔ اور یہ جو دیکھا کہ
سر تلوار سے کاٹ ڈالا یہ اشارہ دفعہ اوصاف ذمیمہ کی طرف ہے۔ اور نعرہ الا اللہ کا
نکلنا ایسے وقت اور گر جانا مبارک ہو اس سے بہتر آدمی کو اور کیا ہے کہ بوقت مرنیکے
یاد خدا زبان اور دل سے ہو۔ الحمد للہ کہ اثر ذکر کا شروع ہوگیا۔ اور جو کسی بزرگ نے ایک
ہزار بار سورۂ اخلاص اور ہزار بار درود شریف فرمایا بہت بڑا وظیفہ ہے چندروز پڑھلو
انشاء اللہ تعالیٰ نفع سے خالی نہ ہوگا۔ اور در باب اپنے بھائیوں کے جو لکھا ہے کہ میرا

Marfat.com

تبلانا بے سود ہے۔ تم بنیابۃً بزرگوں کی طرف سے تبلاؤ جیسا میں تبلا رہا ہوں ورنہ میں خود لائق اس کام کے نہیں۔ یہ ایک خدمت ہے خیر تم اُن کو کسی قدر درود کسی قدر استغفار پانسو بار یا ہزار بار یا کم و بیش جیسا اُن سے دوام ہو سکے تبلا دو اور ذکر یوں تبلا دو کہ کام کے وقت دونوں حرکتوں کے ساتھ اللہ اللہ کہہ لیا کریں آہستہ آہستہ اور دھیان رکھیں کہ پھر دونوں سانس کے آنے اور جانے کے ساتھ ہوا کریں اور جب کام نہ ہوا تب سانس کے ساتھ خیال رکھا اور فرصت کے وقت اللہ اللہ ضرب کے ساتھ چھ تسبیح کر لیا کریں۔ یہ اُنکو دکھلا کر سمجھا دو اور اُن کے ذکر کرنے کو دیکھ لو کہ موافق قاعدہ کے ہو انشاء اللہ تعالیٰ بہت نفع ہوگا۔ اور ایک بار سورۂ واقعہ رات کو پڑھ لیا کریں اور گیارہ بار سورۂ مزمل اور گیارہ سو بار یا مغنی اور مابین سنت و فرض فجر کے ورنہ بعد نماز فجر کے اکتالیس بار سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کریں۔ ان وظیفوں میں سے جتنا ہو سکے کریں۔ اور بعد نماز مغرب تم مع ان سب کے مراقب ہو کر تھوڑی دیر تلک چند روز بیٹھو انشاء اللہ تعالےٰ فیاض حقیقی کی طرف سے بواسطہ بزرگان دین فیض پہونچیگا۔ اور اطمینان خاطر میسر آوے گا۔ اور یہ وظیفہ دونوں کو تبلاؤ کہ بعد ہر نماز اور سوتے وقت آیۃ الکرسی ایک بار اور سبحان اللہ ۳۳ بار اور الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھ لیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ ظاہری اور باطنی کام پر جی لگے گا اور مدد ہوگی۔

اور حال نماز عید کا معلوم ہوا تشویش تھی الحمد للہ یہ خرخشہ رفع ہوا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ ملاں کی عزت عوام کی نظروں میں کم ہو جاوے گی ایسا ہی ہوا اب وہ بے حیا ہے جو اپنی بات کی پچ پر پڑا ہوا ہے خدائے تعالیٰ بڑا قوی اور غالب ہے امید ہے کہ کوئی لطیفہ غیبی ایسا ہو کہ یہ فتنہ بہت آسانی سے دفع ہو جاوے۔ بارش کی اس اطراف میں بھی کمی ہے خاص دیوبند میں اور جگہ کی نسبت بارش زیادہ ہے مگر نرخ غلہ گراں۔ ۱۶ ثار یہاں بھی غلہ ہے مگر یہاں کی تول انگریزی تول سے چھٹانک بھر زیادہ ہے اُس حساب سے سترہ سیر ہوئے۔

عید کے چاند میں اب کے بہت اختلاف ہوا ہمارے اطراف میں کہیں شنبہ کی شام چاند

نظر نہ آیا - بعض جا ابر قلیل اور بعض جا صاف تھا - اس لئے انوار کو تیس پورے کر کے پیر کو عید کی -
تم نے پوچھا ہے کہ اس وقت تنگی میں کیا کیا جاوے - اس وقت میں کثرت استغفار اور دعائے عفو زیادہ کرنی چاہئے - اور جتنا ممکن ہو ہر آدمی بقدر حیثیت تصدق کرے اور راضی قضا الٰہی پر ہو - وہ حکیم مطلق ہے جو کچھ کرتا ہے وہی عین مصلحت ہے - ہم بیچارے نادان کیا جانیں کہ ہمارا بھلا کس صورت میں ہے اور اس دعا کو اکثر پڑھتے رہیں - اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبنا و رحمتک ارجی عند نا من اعمالنا - یعنی یا اللہ تیری مغفرت بہت واسع ہے ہمارے گناہوں سے - اور تیری رحمت کی زیادہ امید ہے بہ نسبت ہمارے اعمال کے اور جو تنگی یا تکلیف پیش ہو اُس کو کشادہ پیشانی سے منظور کریں - اور کچھ جزع فزع نہ کریں - اور سمجھیں کہ ہم اس سے بھی زیادہ عتاب کے لائق ہیں اور ہر وقت التجا اور استدعا صبر کی کریں - الٰہی تو نے ہی بلا بھیجی ہے اور تو ہی صبر عنایت فرما ورنہ ہم کیا اور ہماری قوت کیا -
اور امید اللہ کے فضل سے یہ ہے کہ قحط کو امتداد نہ ہو جلد دور ہو جاوے آیندہ اُسکی مرضی - اور یہ سمجھنے کی بات ہے کہ وہی رازق مطلق ہے - بیشک ایک طریقہ ہے اس طریق سے نہ دے کسی اور طریق سے رزق پہونچا دے سبحان اللہ کیا قدرت کاملہ ہے اُس کی - غرض بندہ اپنے مالک کی طرف متوجہ رہے رزق کی کمی بیشی سے متغیر نہ ہو - رزق بہر حال ملے گا - اور اگر موت فاقہ سے مقدر ہوئی ہے تو اُس کا ٹالنے والا کون ؟
غرضکہ اسی قسم کے دھیان رکھے - اور تم نے جو حال برخوردار عبد القیوم کا لکھا ہے اُس سے جی خوش ہوا - اللہ تعالیٰ سعادت اور خوبی نصیب کرے - اُس بچہ کے اندر آثار خوبی کے معلوم ہوتے تھے اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ایسا ہی کرے فقط والسلام -

مکتوب (۶۳) بخدمت برادرم عزیز القدر گرامی شان واصل الی اللہ منشی محمد قاسم صاحب زاد اللہ فیضہ۔

بعد سلام مسنون اشواق مشحون مطالعہ فرمادیں۔ اس سال جو عریضہ عرب کو حضرت مخدوم العالم جناب حاجی امداد اللہ صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں معروض ہوا تھا اسمیں تمہارا ذکر بھی تحریر کیا تھا اور یہ استدعا کی تھی کہ حضرت کے نزدیک اگر مناسب نظر آوے اُن کو اجازت سلسلہ پیران جاری کرنے کی ہوجاوے اور خلافت اسلاف کرام سے عزت بخشی ہوجاوے۔ چنانچہ اب جواب اُس عریضہ کا حضرت نے تحریر فرمایا اور اجازت لکھی۔ عبارت مخدوم کی یہ ہے۔

میاں محمد قاسم نیانگری کا حال جو تم نے لکھا تھا معلوم ہوا کہ مرد نیک اور مستعد اذکار و اشغال میں ہیں۔ فقیر کو بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اجازت دی جاوے اور ہدایت کی جاوے کہ خلاف شریعت سے بچیں اور اپنے طالبین کو مسائل فقہ ضروریہ اور تصحیح عقائد اہل سنت وجماعت تعلیم کریں اور اوامر شرع کے اوپر مستقیم رہیں اور ممنوعات اُس کے سے بچتے رہیں اور حسب استعداد طالب کو ذکر اور شغل تلقین کریں فقط انتہے بلفظہ

اب احقر تحریر کرتا ہے کہ اس خدمت کو اپنے حق میں نعمت عظمیٰ تصور فرماؤ اور اذکار و اشغال میں بقدر طاقت و فرصت خود بھی مشغول رہو۔ اور جو کوئی طالب نام خدا کا ہو اُس کو بھی تاکید کرو۔ عجب نہیں کہ رحمت الٰہی جوش فرمائے اور تمہاری بدولت ہم جیسے ناکارہ روسیاہ بھی فائز مقصود اصلی اور واصل مطلوب حقیقی ہوجاویں

باکریماں کارہا دشوار نیست

فقط تاریخ جلسہ دستاربندی کی مدرسہ کی طرف سے اطلاع پہونچی ہوگی اگر گنجائش ہو تو ارادہ کیجئو اس میں بزرگوں کی زیارت ہوجاوے گی اور ملاقات احباب سے جی

خوش ہو جاوے گا اور یہ جلسہ قابل دید ہے فقط والسلام

مکتوب (۱۴۶) ایک خط قاضی محمد قاسم صاحب کے ایک دوست نے قاضی صاحب کو دیا کہ اس کا جواب مولانا محمد یعقوب صاحب سے منگا دو اس لئے قاضی صاحب نے یہ خط مولانا کی خدمت میں بھیجا چنانچہ مولانا نے اُس کو جواب مرحمت فرمایا پہلے اُس خط کو نقل کر کے اُس کے بعد مولانا کا جواب منقول ہے۔

نقل خط

جناب مولانا محمد یعقوب صاحب دام عنایتکم۔

بعد سلام علیک کے معلوم ہو وے کہ تاریخ ۲۲ ماہ ذیقعدہ ماہ حال کو بعد پڑھنے نماز ظہر میں سوتا ہوا تھا خواب آیا کہ دہلی کی جامع مسجد میں باہر کے دروازہ پر میں کھڑا ہوا ہوں۔ مُنہ قطب رُخ تھا پشت طرف جنوب تھی۔ میں نے وہاں دیکھا کہ مسجد کے اندر سے پانی صاف و نفیس بہتا ہے اور طرف مغرب سے بہہ کر طرف مشرق کے جاتا ہے پانی ہر دم ہر طرف سے جاتا ہے اور جو حوض ہیں اُن کے اوپر ہو کر پانی برابر بہتا ہے دیوار شمال و جنوب کی چھوڑ کر در کے اندر سے پانی نکلتا ہے اور برابر بہتا ہے فقط

جواب مولانا محمد یعقوب صاحب رح

جامع مسجد دہلی اس کی یہ تعبیر ہے کہ دہلی ہندوستان کی دارالسلطنت اور اصل ہے اور مسجد جگہ دین کی "

اور جامع مسجد جو سب مسلمانوں کو عام ہو۔ پانی بہنا صاف شفاف ترقی باطنی اور ظاہری ہے۔ امید ہے کہ حالت ہندوستان کے مسلمانوں کی مبدل ہو۔ ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی۔ فقط اور یہ فیض مغرب کی طرف سے آوے گا۔

Marfat.com

مزید

ان مکتوبات کے علاوہ ایک پرچہ خاص حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک کا تحریر فرمایا ہوا اور دستیاب ہوا جس کی پشت پر قاضی محمد قاسم صاحب مرحوم کی لکھی ہوئی ایک عبارت بھی تھی اول اُس عبارت کو جو بطور تمہید کے ہے اور اُس کے بعد حضرت کی تحریر کو جو بطور مقصود کے ہے نقل کیا جاتا ہے۔

تمہید

محرم ۱۳۰۱ھ میں حضرت مولانا مرشدنا صاحب غریب خانہ پر رونق افروز نیانگر ہوئے برادر کریم بخش مرحوم کی تحریک سے آیات وغیرہ اکھاڑہ کی حضرت نے بدستخط شریف خود تحریر فرمائیں فقط محمد قاسم۔

مقصود

جب اکھاڑہ میں آوے یَا جَبَّارُ یا قہارُ یا ستارُ یا غفارُ۔ اور جب کثرت کا ارادہ کرے پڑھے یا قادر یا مقتدر یا علی یا کریمُ۔ اور جب مقابل حریف کے ہو پڑھے۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا یا حیّ یا قیوم۔ جب وار کرے کہے۔ اللہ اکبر نصر من اللہ وفتح قریب۔ جب پھری اٹھاوے کہے۔ یا مانع یا نصیر یا ظہیر یا قدیر۔ جب وار روکے پڑھے۔ بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی۔ جب طمانچہ مارے کہے۔ فضرب الرقاب جب ہتکنی لگاوے پڑھے۔ فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منہم کل بنان جب باہرہ لگاوے پڑھے۔ اللھم انصر من نصر دین محمد۔ جب پالٹ مارے پڑھے۔ سبحان اللہ القادر القاھر القوی جب اُلٹا ہاتھ مارے کہے۔ قل ان الامر کلہ للہ۔ جب پاؤں پر مارے پڑھے۔ حسبی اللہ ونعم

Marfat.com

الوکیل - جب دشمنوں کا خوف ہو پڑھے - اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم - جب دشمن دعوے کرے پڑھے - واللہ المستعان علیٰ ماتصفون - جب دشمن مقابل کھڑا ہو کہے - ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین - جب دشمن پر غالب ہو پڑھے الحمد للہ رب العالمین - اور اگر مغلوب ہو پڑھے - فصبر جمیل الحمد للہ علے کل حال - جب ہول لگاوے پڑھے لاحول ولاقوۃ الا باللہ - جب علم بناوے لکڑی پر پڑھے یارفیع یاعلی - جب کپڑا لپیٹے کہے - یاعظیم یاکبیر - جب پھریرہ لگاوے پڑھے - ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم - جب علم اٹھاوے پڑھے - لیظھرہ علے الدین کلہ ولو کرہ المشرکون فقط

خاتمۃ الحواشی

بعض کتب کی ایک خاص روح ہوتی ہے جیسے مثنوی معنوی کی روح دو مضمون ہیں توحید اور حب شیخ کما قال بنفسہ ؎

مثنوی من دکان وحدت است | ہرچہ بینی غیر وحدت آں بت است

اور ثانی متمم ہے اول کا اسی طرح ان مکتوبات کی روح اضمحلال وجود ہے تعلیماً وقالاً بھی - چنانچہ تمام اذکار و اشغال مندرجہ مکتوبات کے ثمرہ میں اسی کی تصریح ہے اور ذوقاً وحالاً بھی - چنانچہ ہر مکتوب میں حضرت کاتب کے قلم سے اُس کے جو عنوانات صادر ہوئے ہیں اُن کو پڑھکر جسم و روح پگھلا جاتا ہے خود صاحب حال کا تو کیا حال ہوگا ؎

ساقی تر استنی سے کیا حال ہوا ہوگا | جب تونے یہ مے ظالم شیشہ میں بھری ہوگی

میں بلاتردد کہتا ہوں کہ اگر طالب کی استعداد میں تھوڑی صلاحیت بھی ہو تو ان عنوانات سے جو فیض حالی اُس کو پہونچے گا وہ غالباً فیض قالی سے مغنی ہوجاوے گا - شروع میں یہ خیال تھا کہ حواشی میں دفع اشکالات کے ساتھ مسائل کی تحقیق و تفصیل بھی کردیجائے مگر اسمیں تطویل ہوتی تھی اس لئے تھوڑی دور چلکر صرف مقصود اول پر اکتفا کیا گیا تاکہ اختصار کے ساتھ ضرورت پوری ہوجاوے ۱۲ اخطوظ

روح مکتوبات

شعر

Marfat.com

(تمہید) بسم اللہ الرحمن الرحیم (ابیاض)

بعد الحمد والصلوٰۃ - یہ نقل ہے ایک بیاض کی جس میں زیادہ حصہ لکھا ہوا دست مبارک حضرت استاذنا مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور کہیں کہیں دوسروں کے ہاتھ کا بھی - چونکہ ایسے مضامین کے اکثر حصہ میں احتمال غالب تھا کہ حضرت رح کی نظر انور سے گذرا ہوا ہے بلکہ غالباً حضرت کی فرمائش سے لکھا گیا ہے اس لئے اُس کو بھی مکتوب تقریری کے حکم میں سمجھ کر باقی رکھا گیا اور امتیاز کے لئے ایسے مضامین پر (بخط غیر) کا لفظ بڑھا دیا گیا۔ باقی جہاں کچھ نہ لکھا ہو یا بخط خاص لکھا ہو وہ سب حضرت کے دست مبارک کا ہے اشرف علی

یکم جمادی الاول سنہ ۱۳۴۰ھ

نوٹ (۱) اس بیاض کے مضامین بطور کشکول کے مختلف مختلط تھے احقر نے اُن میں ترتیب دیکر اُن کو پانچ حصوں پر منقسم کر دیا **حصۂ اول تاریخیات - حصۂ دوم علمیات حصۂ سوم عشقیات - حصۂ چہارم عملیات - حصۂ پنجم ادویات -**

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کمال جامعیت کا علم جن حضرات کو ہے وہ ان مضامین کی عظمت اور وقعت کو سمجھ سکتے ہیں - خصوص آخر کے دو حصّے جن کی ضرورت عوام و خواص سب کو واقع ہوتی ہے اس مجموعہ کی عام مقبولیت کے لئے کافی ہے واقعی بات یہ ہے کہ ایسے عزیز ذخیرہ کا ہاتھ آجانا یہ منجملہ احسانات و آثار سخاوت مولانا حکیم معین الدین صاحب مرحوم خلف حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ ہے ورنہ ایسی چیز کو تو کوئی ہوا بھی نہیں لگاتا -

(۲) اس بیاض کے بعض مقامات شرعی ضرورت سے تنبیہ طلب تھے اور بعض مقامات مقتضی تصریح فوائد تھے تنبیہات و فوائد کو بصورت حواشی جنکا لقب **سواد خوبی بر بیاض یعقوبی** قبل سے تجویز ہو چکا تھا پیش کیا جاتا ہے -

(۳) اس کے طبی حصہ کو احتیاطاً مولانا حکیم محمد مصطفٰے صاحب مقیم میرٹھ کی نظر سے گذرا نا گیا ہے کہیں کہیں حاشیہ کے طور پر کچھ فوائد حکیم صاحب نے بھی لکھے ہیں - ان حواشی کا لقب بمناسبت اپنے حاشیہ کے لقب سواد کے میں نے مداد تجویز کیا ہے پس حواشی کے ختم پر کہیں لفظ سواد لکھا ہوا ملیگا - کہیں لفظ مداد فقط نصف صفر ۱۳۴۲ھ

بیاض یعقوبی

حصہ اوّل تاریخیات

(یعنی واقعات تاریخی)

مسودہ بیاض یعقوبی کا
بیچ جانے ... ہے بیاض یعقوبی
جس کی حقیقت بیاض کی تمہید میں
مذکور ہے یہ حصہ خود کیفیت سفر عرب
ہر چند کہ اس عنوان کے تحت میں ظاہرا
کوئی علمی مضمون نہیں محض
تاریخی مضامین ہیں

اس جدول سے وہ اس کی تاریخ [illegible] کے حالات [illegible] واقعات [illegible] تعلقات [illegible] مقامات [illegible] خبر [illegible]

کیفیت سفر عرب (بدست خاص)

یکم ماہ جمادی الاولیٰ ۱۲۷۷ھ مطابق ۱۵ نومبر ۱۸۶۰ء یوم پنجشنبہ
(کوئی کیفیت نہیں لکھی) ۲ مطابق ۱۶ جمعہ۔ آج انبہٹہ سے ہمشیرہ آئیں۔ ۳ مطابق
۱۷ شنبہ۔ آج خط اٹاوہ سے آیا ہنڈوی تیرہ روپیہ کی بھیجی۔ ۴ مطابق ۱۸
یکشنبہ (سے) ۷ مطابق ۲۱ چہارشنبہ (تک کوئی کیفیت درج نہیں) ۸ مطابق
۲۲ پنجشنبہ۔ میں دیوبند گیا۔ ۹ مطابق ۲۳ جمعہ (کوئی کیفیت درج نہیں) ۱۰ مطابق
۲۴ شنبہ۔ دیوبند سے مولوی خورشید حسین صاحب کو ساتھ لیکر وطن آیا۔ ۱۱ مطابق
۲۵ (سے) ۱۳ مطابق ۲۷ (تک کوئی کیفیت نہیں لکھی) ۱۴ مطابق ۲۸ چہارشنبہ
۱۵ مطابق ۲۹ پنجشنبہ۔ نانوتہ
سواری زنانہ دیوبند سے آئی میری رخصت کے لئے۔
سے ڈیڑھ پہر دن چڑھے چلے بعد نماز ظہر رامپور میں مقام کیا۔ ۵ کوس۔ ۱۶ مطابق ۳۰
جمعہ۔ رامپور سے چار گھڑی دن چڑھے چلے عصر کے وقت سہارنپور پہونچے۔ دس کوس
عشاء کے بعد حافظ عابد حسین مع سواری زنانہ دیوبند سے آئے ایک روپیہ کرایہ گاڑی از
رامپور تا سہارنپور۔ ۱۷ مطابق یکم دسمبر ۱۸۶۰ء شنبہ۔ ہنڈوی اٹاوہ عـــہ الٰہی بخش
کو فروخت ہوئی ایک روپیہ سائی کو دیا۔ الہ عـــہ کو گاڑی کرایہ ہوئی۔ بشرکت مولوی مولا
صاحب بحساب پچدو دو حصہ میرے اور تین حصہ (باقی لفظ پڑھے نہیں گئے) اور سہارنپور
میں مقام ہوا اور حافظ عابد حسین صاحب نے بسبب ہمارے مقام کیا۔ ۱۸ مطابق ۲ یکشنبہ

جز سعادت و مذاق جن کی تقلید خلف کے لئے موجب سعادت ہے مع بہت سے بزرگوں کے زمانہ کی تعیین عــہ بعض مزارات کے مقامات عــہ مختلف اور مفید تجارب عــہ حقوق وحدود کے اہتمام اور سفر و حضر استفتاء علی الاحکام میں بزرگوں کا طریق

واثناء البیاض من الفوائد

بکلیات الخیر

تنقیح من النظر

بعدہ الرجال

اور اسی طرح کے نوادر بعد کے موالید و وفیات بیاض ... [illegible]

صبح سے سامان لادنے اسباب اور سایہ کرنے چھکڑے کا کیا اور گاڑیبان کو للۂ احقر نے اور چھ روپیہ مولوی صاحب نے کل دس روپیہ دئے اور بعد نماز ظہر چلکر سرساوہ میں دو گھڑی رات گئے مقام کیا۔ آرد فی روپیہ ۹ ثار اور دال بھی اسی بھاؤ یہ منزل سات کوس۔ ۱۹/ مطابق ۳/ دوشنبہ سرساوہ سے بعد نماز فجر چلے ظہر کی نماز جگادھری میں پڑھی آرد فی روپیہ ۹ ثار ۸ کوس۔ ۲۰/ مطابق ۴/ سہ شنبہ۔ ڈیڑھ پہر رات رہے جگادھری سے چلے راہ میں ریتی بارکنڈی کے طے کرکے نماز ظہر ملانہ میں پڑھی ۱۴ کوس۔ ۲۱/ مطابق ۵/ چہارشنبہ۔ ملانہ سے پہر رات رہے چلے قریب دوپہر چھاؤنی انبالہ میں پہونچے سب دوستوں سے ملاقات ہوئی وہاں سنا کہ مولوی مظفر حسین صاحب کل رات تشریف لائے اور صبح روانہ آگے کو ہوئے اسی خیال پر وہاں سے بعد نماز ظہر چلے اور شہر انبالہ میں مقام کیا وہاں اتفاقات سے راؤ عبداللہ خاں صاحب اور راؤ فاضل بخش خاں صاحب اور راؤ امیر علی خاں سے ملاقات ہوئی اور کھانا مولوی محمد تقی صاحب کے ساتھ کھایا۔ ۱۴ کوس۔ ۲۲/ مطابق ۶/ پنجشنبہ۔ پہر رات رہے انبالہ سے چلے اور دوپہر تپارسی کی سرائے میں پہونچے حافظ عابد حسین صاحب جدا ہوکر آگے کو روانہ ہوئے اور ہمارے گاڑیبان آگے جانے پر راضی نہ ہوئے اُسوقت مولوی (آگے پڑھا نہیں جاتا) پیادہ پا آگے کو روانہ ہوئے۔ ۱۲ کوس۔ ۲۳/ مطابق ۷/ جمعہ۔ حسب معمول پہر رات سے چلے اور پڑاؤ سرہند میں کہ سڑک کے کنارے شہر سے ایک کوس کے فاصلہ پر واقع ہے مقام کیا اثنائے راہ سے میں زیارت حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے شہر میں گیا وہاں سے سنکر حافظ عابد حسین صاحب سے ملاقات ہوئی وہ قافلہ سے ملکر ٹھہر رہے تھے اور مولوی محمد قاسم صاحب بھی۔ اور قافلہ روانہ آگے کو ہوا ہم سے ملاقات نہ ہوئی بعد نماز عصر اتفاقاً میاں غلام فخرالدین دہلوی ساکن حویلی خان دوران خاں سے ملاقات ہوئی یہاں ریاست پٹیالہ کی طرف سے داروغہ مقرر ہیں میں اُن کے مکان پر گیا اور اگلے روز بعد نماز ظہر رخصت ہوا۔ ۲۴/ مطابق ۸/ شنبہ سب ہمراہی حسب معمول رات سے چلے اور لشکری خاں کی سرائے میں

Marfat.com

مقام کیا اور میں قبل ظہر میاں فخرالدین سے رخصت ہو کر سواری یکہ بعد نماز مغرب اُسی سرائے میں سب کے آشامل ہوا - ۱۴ کوس - ۲۵ ر مطابق ۹ ر یکشنبہ حسب معمول کچھ رات سے چلے اور قبل دو پہر لدھیانہ پہونچے قافلہ نے مقام کیا تھا سب بزرگوں سے ملاقات ہوئی الحمد للہ علیٰ ذٰلک سب کو خیال کشتی کرایہ کرنے کا یہاں سے تھا مگر شام کو یہ رائے مخالف ہوئی اور ارادہ فیروزپور براہ خشکی مصمم ہوا مولوی محمد شفیع صاحب اور مولوی ابو القاسم صاحب سے ملاقات ہوئی اُنہوں نے دعوت کی ۱۴ کوس - ۲۶ ر مطابق ۱۰ ر دوشنبہ لدھیانہ میں مقام کیا اور قافلہ بعد نماز صبح روانہ آگے کو ہوا - ۲۷ ر مطابق ۱۱ ر سہ شنبہ بعد نماز عشا لدھیانہ سے چلے اور قبل دو پہر پڑاؤ جگراؤں پہونچے یہاں سے شہر جگراؤں متصل ہے معلوم ہوا کہ قافلہ بعد نماز مغرب یہاں پہونچا اور صبح روانہ ہوا - ۱۷ کوس - ۲۸ ر مطابق ۱۲ ر چہار شنبہ - آخر شب چلے قبل دو پہر پڑاو بنیان میں پہونچے حافظ عابد حسین صاحب بعد نماز صبح چلے اور ہم سے کچھ دیر بعد پہونچے یہاں بھی قیام قافلہ معلوم ہوا اور روانگی ۹ کوس - ۲۹ ر مطابق ۱۳ ر پنجشنبہ - بعد نماز عشا چلے اور قریب دو پہر پڑاو گھل میں پہونچے یہاں بھی معلوم ہوا کہ قافلہ شب باش ہو کر روانہ آگے کو ہوا - ۲۱ کوس - ۳۰ ر مطابق ۱۴ ر جمعہ - آدھی رات سے چلے اور کچھ دن چڑھے فیروزپور پہونچے ہم لوگ شہر کی سرائے میں ٹھہرے اور معلوم ہوا کہ قافلہ کے لوگ مختلف مکانوں میں ٹھہر رہے ہیں سب بزرگوں سے ملاقات ہوئی اور نماز جمعہ ادا کی ۹ کوس - یکم جمادی الثانی مطابق ۱۵ ر شنبہ - صبح بعد نماز میں مع مولانا محسن صاحب کشتیوں کے دیکھنے کو گھاٹ پر گئے - وہاں سے ہٹ کر کوئی ایک کوس آئے سنے کہ مولوی نور الحسن صاحب و مولوی مظفر حسین صاحب سے جو وہاں ہی جاتے تھے ملاقات ہوئی اُن کے ساتھ پھر واپس گئے اور ظہر کی نماز وہیں دریا پر پڑھی بعد اُس کے شہر کو آئے عصر کی نماز راہ میں پڑھی دریا فیروزپور سے پانچ چھ کوس ہے ۲ ر مطابق ۱۶ ر یکشنبہ - خطوط وطن کو لکھے اور سامان سفر کا تہیہ کیا آٹا چاول دال خرید کیا - ۳ ر مطابق ۱۷ ر دوشنبہ - صبح سے ارادہ دریا پر چلنے کا کیا کھانا کھا کر

اسباب لادا اور بعد نماز ظہر کچھ دیر بعد چلے بعد مغرب دریا کے گھاٹ کندھو نامی پر پہونچے
اور رات وہیں گذاری سردی نہایت ہوئی ۔ ۴ / مطابق ۱۸ / سہ شنبہ ۔ تفریق کشتیونکی
اور سواریوں کی جب کی تو نہایت تنگی معلوم ہوئی اسی سبب سے ہمارے رفقا نے بشرکت
بعض اہل قافلہ ایک اور کشتی کرایہ کی (باقی عبارت نہیں پڑھی گئی) ع؁ ۔ ۵ / مطابق
۱۹ / چہار شنبہ ۔ تیاری چہر بندی وغیرہ اُس کشتی کا ہوا اور سب اہل قافلہ نے تینوں
کشتیوں میں اسباب لادا اور سوار ہوکر ہمراہی اُس کشتی کے ہوئے عصر کے وقت
کشتی تیار ہوگئی اور نصف شب تک اسباب لادا اور کشتی ہی میں سو رہے ۶ / مطابق
۲۰ / پنجشنبہ ۔ صبح کی نماز کے بعد ترتیب اسباب کی کی اور قبل ظہر کشتی کھلی نماز ظہر کشتی
میں پڑھی اور ایک کشتی اُن کشتیوں میں سے ہمارے ساتھ ہوئی اور دو کشتیاں مولوی
مظفر حسین صاحب و مولوی نور الحسن صاحب کی بسبب غائب ہونے ملاحوں کے گھاٹ پر
رہیں ۔ عصر کے وقت کنارہ مغربی پر نزدیک ملاحوں کے گاؤں کے گھاٹ سے
بفاصلہ دو کوس کے مقام کیا رات بھر وہیں رہے نام گاؤں کا امبیکے ہے ۔
اور ہمارے ملاح شامی نام کا وطن ہے شامی اپنے گھر رہا اور اُس کا بھائی گاما نام ہمارے
ہمراہ ہوا ۔ ۷ / مطابق ۲۱ / جمعہ کھانا کھاکر صبح کا اور حاجی جی کی کشتی روانہ ہوئی اور وہ دونو
کشتیاں باقی بھی نظر آنے لگیں اس لئے قصد چلنے کا کیا ظہر کے وقت مقام کیا دریا کے کنارہ
امروٹ شہر سے بفاصلہ (عبارت کٹ گئی ہے) اور چاروں کشتیاں اکٹھی ہوگئیں ۵ کوس چلے
۸ / مطابق ۲۲ / شنبہ صبح کی نماز پڑھتے ہی کشتیاں کھلیں ۔ ہم نے کھانا کچھ رات سے پکا رکھا
تھا کشتی میں بیٹھ کر کھانا کھایا راہ میں ریتے بہت آئے اس سبب سے کشتیوں کے چلنے میں
حرج ہو عصر کے وقت مولوی مظفر حسین صاحب نے ایک گاؤں پنجڈانو کے قریب لنگر کیا اور
ہماری کشتی اور حافظ عبد السمیع صاحب کی کشتی بھی وہیں آٹھہری اور مولوی نور الحسن صاحب
کی نہ پہونچی وہ راہ میں پھنسے رہے شام تک انتظار رہا دس کوس چلے ۔ ۹ / مطابق ۲۳ /
یکشنبہ ۔ صبح کی نماز کے بعد مولوی مظفر حسین صاحب مع چند آدمیوں کے واسطے تلاش
حال کشتی مولوی نور الحسن صاحب کے روانہ ہوئے کہ اتنے میں کشتی نظر آئی اور اُسکے

Marfat.com

پہونچتے ہی سب کشتیاں چل نکلیں اور آج کشتیاں پاس پاس رہیں راہ میں ظہر کے وقت ایک گاؤں کے قریب لنگر کیا اور سب ملاح کشتی والے گاؤں میں گئے گوشت خرید کر کے لائے عصر کے وقت وہاں سے چلے اور قریب مغرب لنگر کیا - ۱۰ / مطابق ۲۴ / دوشنبہ صبح کی نماز کے بعد چلے دوپہر کو مولوی مظفر حسین صاحب کی کشتی بسبب خلل سکان کے ٹھیری اور کشتیاں ایک گاؤں کے قریب آٹھیریں - ہماری کشتی میں بھی کچھ خلل تھا اُس کی درستی کی ظہر اور عصر وہیں پڑھی بعد نماز مغرب لنگر کیا - آج کہتے ہیں کہ پندرہ کوس چلے - ۱۱ / مطابق ۲۵ / سہ شنبہ - صبح کی نماز بعد چلے دوپہر کے بعد سب کشتیاں ادائے نماز ظہر کے لئے ٹھیریں - ہماری کشتی کے ملاحوں نے کچھ درستی سکان وغیرہ کی کی ایک گاؤں یہاں تھا اُس میں سے شلجم خریدے اور عصر کی نماز اول وقت پڑھکر سوار ہوئے عبدالسمیع کی کشتی آگے ہم سے چلی اور شام ہم تینوں کشتی والوں نے ایک جگہ مقام کیا اور اُن کی (عبارت کٹ گئی) ہی رہی اس راہ میں دریا کے کنارہ جھاؤ بکثرت ملتا ہے اور ایندھن سب قافلہ کو ملتا ہے - ۱۲ / مطابق ۲۶ / چہارشنبہ - آج صبح سے چلے اور راہ میں ظہر کی نماز پڑھی عصر کی نماز کے وقت لنگر کیا یہاں سے پاک ٹپن جانب غرب واقع ہے مولوی محمد قاسم و حافظ عابد حسین و مولوی مولابخش صاحبان اُسی وقت روانہ ہوئے اور اگلے روز مقام کی ٹھیری - ۱۳ / مطابق ۲۷ / پنجشنبہ - صبح کے بعد کھانا کھا کر اکثر اہل قافلہ شہر کو گئے میں بھی گیا - چوتھی ریشمی پلہ حضرت کی نذر کے واسطے (عبارت کٹ گئی) اور زیارت مزار حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی کی اور مولوی دلاور بخش سے ملا (عبارت کٹ گئی) ملاح اس جائے کو گھاٹ سے تین کوس بتلاتے تھے مگر قریب پانچ کوس معلوم ہوئے ظہر کی نماز کے بعد چلے اور مغرب کی نماز گھاٹ پر پڑھی - اور خطوط وطن کو روانہ کئے ۱۴ / مطابق ۲۸ / جمعہ - صبح چلے اور راہ میں بسبب ٹوٹ جانے سکان کشتی مولوی حسن کے دوپہر کیوقت ٹھہرے - اور ظہر کی نماز اور عصر کی اول وقت وہیں پڑھی ہماری کشتی پیچھے رہی اور شام کو مقام کیا اور تینوں کشتیاں آگے ٹھہریں - ۱۵ / مطابق ۲۹ / شنبہ - موافق معمول چلے کچھ دور چلے تھے کہ کشتیاں نظر آئیں اور سب ہمراہ راہ میں ظہر کی نماز ادا کی

Marfat.com

اور عصر کے وقت مقام کیا۔ ۱۶ر مطابق ۳۰ر یکشنبہ۔ صبح سے چلے اور راہ میں
ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر عصر کے اور مغرب کے وقت ایک گاؤں کے قریب لکھانام کے مقام
کیا۔ یہاں سے بھاولپور پچاس یا ساٹھ کوس ہے اور چالیس کوس پاک پٹن سے آئے۔
۱۷ر مطابق ۳۱ر دوشنبہ۔ حسب معمول چلے اور مغرب کے وقت مقام کیا۔ ۱۸ر
مطابق یکم جنوری ۱۸۶۱ء سہ شنبہ۔ حسب معمول چلے اور کچھ دن رہے
مقام کیا۔ ۱۹ر مطابق ۲ر چارشنبہ۔ صبح سے چلے اور بیچ میں نمازیں ادا کر کے
شام کو مقام کیا۔ ۲۰ر مطابق ۳ر پنجشنبہ۔ آج توقع تھی کہ بھاولپور پہونچتے مگر صبح سے
ہوا شدت کی چلی اور کچھ دور چلکے مقام کیا۔ ۲۱ر مطابق ۴ر جمعہ۔ آج بھی کچھ دور چلے تھے
کہ ہوا کی شدت ہوئی اور ظہر تلک مقام رہا بعد ظہر کے شام تلک چلے۔ ۲۲ر مطابق ۵ر شنبہ
آج ہوا کم ہوئی اور علی الصباح چلے دوپہر کو بھاولپور کے گھاٹ پر مقام کیا اور اُسی وقت
اکثر اہل قافلہ اور ہمارے سب ہمراہی شہر کو گئے۔ یہ بستی دریا سے دو ڈھائی کوس ہے
اور سب جنس خرید کی۔ ۲۳ر مطابق ۶ر یکشنبہ۔ آج مقام رہا اور بعضے لوگ اسباب
خریدنے شہر کو گئے مولوی مولابخش صاحب بھی گئے اور مولوی محمد مظہر صاحب کی کتابیں
چند فروخت ہوئیں بعوض کو جن کی تفصیل اس کتاب میں ہے (بیاض میں ایک جگہ یہ تفصیل
تھی مگر نقل نہیں کی گئی)۔ ۲۴ر مطابق ۷ر دوشنبہ۔ صبح چلے اور شام کو بعد عصر
تین کشتیوں نے مقام کیا اور حافظ عبدالرحمٰن کی کشتی کچھ آگے بڑھ گئی تھی۔ ۲۵ر مطابق
۸ر سہ شنبہ۔ صبح چلے سامنے سے کشتی نظر آئی اور سب ہمراہ چلے ظہر کے وقت ایک گاؤں
میں سے گھی خریدا اور مغرب کے وقت مقام کیا اُس گاؤں سے سات کوس اُچ اور بیس
کوس بھاول پور رہا۔ ۲۶ر مطابق ۹ر چارشنبہ۔ حسب معمول چلے کوئی چار پانچ
کوس آئے تھے کہ ملاؤ دریا چناب جہلم راوی کا آملا اور پانی بہت گہرا اور صاف اور
ٹھنڈا معلوم ہوا دوپہر کو بسبب ہوا کے ٹھہرے یہ کنارہ اُچ کے قریب تھا تین کوس اُچ کو
تبلاتے تھے بعد نماز ظہر آگے کو چلے اور مغرب کے وقت مقام کیا (عبارت کٹ گئی) ۲۷ر
مطابق ۱۰ر پنجشنبہ۔ کچھ چلے تھے کہ دریائے سندھ بھی آملا۔ اور شام کو کچھ نزدیک مٹھن کوٹ

Marfat.com

کے مقام کیا ۔ ۲۸ ر مطابق ۱۱ ر جمعہ ۔ صبح چلے راہ میں ٹھٹھ کوٹ کے کنارہ ٹھیرے یہ شہر بہت اچھا ہے اکثر لوگوں نے غلہ وغیرہ خرید اہم نے کھجوریں لیں اور ایک (پڑھا نہیں گیا) شیخ محمد عاقل نظامی خاندان کے بزرگ کی زیارت کی یہ بزرگ خلیفہ مولانا فخر الدین دہلوی کے ہیں اور شام کو حافظ عبدالرحمن صاحب کی کشتی آگے بڑھگئی اور ہماری کشتی نے بیچ میں مقام کیا بعد نماز عصر اور دونوں کشتیاں باقی کچھ ہم سے پیچھے ٹھہریں ۔ ۲۹ ر مطابق ۱۲ ر شنبہ ۔ صبح سے چلے اور سب کشتیوں نے ہمراہ مقام کیا اور چاند نظر آیا اور حافظ عابد حسین ایک گاؤں سے گھی خرید کے لائے ستے کا ۶ ر تار ۔ یکم رجب مطابق ۱۳ ر یکشنبہ ۔ صبح چلے اور ظہر کے وقت پہلے بسبب ہوا کے ٹھیرے اور وہیں سب نے مقام کیا ۔ ۲ ر مطابق ۱۴ ر دوشنبہ ۔ حسب معمول چلے اور شام کو یکجا مقام کیا ۔ ۳ ر مطابق ۱۵ ر سہ شنبہ ۔ رات سے ابر محیط آسمان رہا اور ترشح رہا اور ہوا بشدت چلی اسی لئے اُسی کنارہ مقام رہا اگرچہ بعد ظہر سے ترشح موقوف تھا مگر ہوا شام تک ویسی ہی رہی ۔ ۴ ر مطابق ۱۶ ر چارشنبہ رات کو ابر و ہوا موقوف ہوا نماز صبح کی پڑھ کے چلے عصر کے وقت سب کشتیوں نے باہم مقام کیا ۔ ۵ ر مطابق ۱۷ ر پنجشنبہ صبح چلے اور کچھ دن رہے سکھر کے نزدیک پہونچے اور خیال تھا کہ آج پہونچتے مگر بسبب شام کے مقام کیا ۔ ۶ ر مطابق ۱۸ ر جمعہ ۔ بعد نماز صبح چلے اور کچھ دن چڑھے سکھر پہونچے اور جنس آرد و برنج و دال خریدی اور نماز جمعہ مولوی عبدالرحمن صاحب کی مسجد میں پڑھی ۔ یہ بزرگ بہت بڑے عالم اور نیک ہیں ۔ ملاقات ہوئی ۔ ۷ ر مطابق ۱۹ ر شنبہ ۔ آج مقام کیا میں نے بھی شہر کی سیر کی خط وطن کو لکھے تلاش میاں عبدالحق کی کی (یہاں عبارت پڑھی نہیں گئی) میں ہیں اُن کے پاس معرفت نوکران لین صاحب کے خط بھیجا ۔ ۸ ر مطابق ۲۰ یکشنبہ ۔ صبح ملاح ہماری کشتی کے چھپ کے بھاگ گئے گاما اور اُس کا بھائی (یہاں لفظ پڑھا نہیں گیا) ناچار مقام ہوا اور شام تک بندوبست میں مصروف رہے اور مولوی صاحب (یہاں بھی عبارت مٹ گئی) ۹ ر مطابق ۲۱ ر دوشنبہ مولوی صاحب عشا کے وقت روڑی سے آئے اور اُس وقت جو (یہاں الفاظ بوجہ مٹجا نیکے

زیارت بزرگ

Marfat.com

پڑھے نہیں گئے) ہوئیں صبح سے اسی فکر میں لگے ظہر کے وقت تین آدمی مقرر کئے (یہاں الفاظ پھٹ گئے) یہاں ایک گاؤں ہے کہتے ہیں سکھر سے آٹھ کوس ہے۔ ۱۰ ر مطابق ۲۲ ر سہ شنبہ۔ صبح نماز پڑھ کے چلے ظہر کی نماز راہ میں پڑھی کچھ دور چل کے بسبب اس کے کہ مولوی (یہاں بھی لفظ رہ گیا) بھاگ گیا تھا مقام ہوا یہاں ایک گاؤں نزدیک ہے سکھر سے بیس کوس (یہاں بھی الفاظ پڑھے نہیں گئے) کو بسبب ساگ توڑنے کے گاؤں کے لوگ پکڑ لیگئے بعد عشا کے مولوی (یہاں بھی لفظ رہ گیا) وہاں ایک سوار ملا پیران انہٹہ کا رہنے والا (یہاں کچھ الفاظ پھٹ گئے تھے) ۱۱ ر مطابق ۲۳ ر چارشنبہ۔ صبح چلے ظہر کے وقت دریا کے کنارہ ایک منڈی اناج کی تھی وہاں ٹھیرے مولوی مولا بخش صاحب بیس روپئے کے اناج خرید کے لائے مولوی نورالحسن صاحب آگے چلدئے اور بعد اُن کے مولوی مظفر حسین صاحب پھر ہماری کشتی چلی مغرب کے وقت ایک جا مقام ہوا۔ حاجی کی کشتی پیچھے رہی۔ ۱۲ ر مطابق ۲۴ ر پنجشنبہ۔ بعد اشراق چلے ظہر کے وقت حاجی کی کشتی بھی آملی قریب مغرب مقام کیا رات کو ترشح ہوا اور ابر محیط رہا صبح تلک اور ہوا چلتی رہی۔ ۱۳ ر مطابق ۲۵ ر جمعہ۔ صبح سے چلے عصر کے وقت مقام کیا۔ ابر و ہوا بدستور ہوا اور حاجی کی کشتی ہم سے کچھ آگے ٹھہری ۱۴ ر مطابق ۲۶ ر شنبہ۔ ابر و ہوا اور ترشح رات سے رہا۔ صبح سے انتظار رہا کیا قریب ظہر چلے اور سب نے باہم یکجا مقام کیا ملاح سندھی بخش جو ہمارے ساتھ ہوا تھا بھاگ گیا۔ ۱۵ ر مطابق ۲۷ ر یکشنبہ۔ رات کو ترشح اور ہوا موقوف ہوئی صبح باوجود ابر کے روانہ ہوئے ظہر کی نماز کے وقت شہر لعل شہباز میں پہونچے اور میاں خدا بخش نے اور گاما نے لٹھن[ع] کھینچا اور حافظ عابد حسین صاحب سکان پر رہے۔ یہاں ٹھہرے اور شہر کو دیکھا اور زیارت قبر حضرت لعل شہباز کی کی۔ یہ شہر خام اور چوبی تعمیر ہے اس شہر کا نام سوان ہے۔ ۱۶ ر مطابق ۲۸ ر دوشنبہ۔ صبح چلے راہ میں ظہر کے وقت ہماری کشتی بسبب درستی سکان کے کچھ ٹھہری عصر کے اول وقت نماز پڑھ کے چلے قریب مغرب حاجی کی کشتی کے پاس جو ہم سے آگے آ ٹھہری تھی مقام کیا دونوں کشتیاں پیچھے

[ع] مفہوم سمجھ میں نہیں آیا غالباً کوئی اصلاح کشتی کی ہے ۱۲

Marfat.com

رہیں آج دو آدمی حاجیوں میں سے دو دو روپیہ کے نوکر رکھے کشتی کے گُن کھینچنے کے لئے ۔ ۱۷ ر مطابق ۲۹ رسہ شنبہ ۔ صبح سے انتظار کشتیوں کا کیا جب کچھ دن (چڑھا نہیں گیا) تردد زیادہ ہوا ہم چند آدمی کنارے کنارے واسطے دریافت حال کے چلے بعض کشتیاں جو اُدھر سے آئیں اُن سے معلوم ہوا کہ ہماری روانگی کے بعد اُن کے یہاں کے ملاح بعضے بھاگ گئے اور یہ باعث دیر کا ہوا شام کو بعد عصر دونوں کشتیاں آپہونچیں ملاحوں کا بھاگنا اور پھر ملاح نوکر رکھنا اور اُن کا انکار اور قافلہ کے لوگوں کا کشتی کھے کرلانا بیان کیا شکر الہی کیا ۔ ۱۸ ر مطابق ۳۰ ر چہار شنبہ ۔ صبح سے چلے اور ہوا چلتی رہی اور مولوی نور الحسن صاحب کی کشتی کو اُن کے یہاں کے لوگ کھے کر ہی شام کو ٹھہر گئے سب کشتیاں یکجا ہوئیں ۔ یہاں معلوم ہوا کہ سوال اور حیدر آباد کے بیچوں بیچ ہے ۔ ۱۹ ر مطابق ۳۱ ر پنجشنبہ ۔ صبح سے چلے بعد نماز ظہر مولوی نور الحسن صاحب کی کشتی کی طرف سے آواز آئی کہ ٹھہرنا چاہئے ۔ اور وجہ توقف نہ معلوم ہوئی اسی میں تینوں کشتیاں ایک کنارہ آٹھہریں اُسوقت معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کی کشتی چکر میں آگئی تھی اُن کے لوگ کنارے کود کر رسّی سے اُسے کھینچنے لگے پھر موقع چڑھنے کا نہ ملا اور کشتی میں کوئی کھینے والا نہ رہا ۔ اور پانی تیز تھا کشتی کو اپنے طرز پرلے چلا وہ ایک ریت پر جا چڑھی مولوی منظر حسن صاحب نے توقف کر کے ملاح آگے کو بھیجے اور جو لوگ کنارے پر تھے پریشان حال اُن کو اپنے یہاں سوار کیا حاجی کی کشتی آگے بڑھ گئی تھی ۔ دو روز سے گرمی نے ظہور پکڑا ہے ۔ ۲۰ ر مطابق یکم فروری سنہ ۱۸۶۱ء جمعہ ۔ صبح سے باہم چلے اور وقت ظہر کوٹلے حیدر آباد میں پہونچے جانب شرق حیدر آباد واقع ہے بفاصلہ دو تین کوس وہاں جانا نہیں ہوا اور کنارہ غربی پر یہ بستی واقع ہے یہ چھاونی ہے اور اکثر کارخانہ انگریزی یہاں ہیں یہاں سکھر سے ہر چیز کا نرخ گراں یہاں پان چھالیہ وغیرہ اشیا ملے ۔ ۲۱ ر مطابق ۲ ر شنبہ ۔ بعد نماز صبح چلے اور ظہر سے بعد ایک شہر جھرک نام کے متصل ٹھیرے دامن کوہ میں یہ بستی واقع ہے اور ہوا چلنے لگی ۔ ۲۲ ر مطابق ۳ ر یکشنبہ ۔ بعد نماز چلے کچھ دور چلے تھے کہ ہوا بشدت چلی اور کنارہ شرقی پر مقام کیا تینوں کشتیاں ہم سے کچھ

Marfat.com

آگے بڑھ گئی تھیں حاجی کی کشتی بیچ میں دریا کے ایک لکڑی میں اٹک گئی اور شدت ہوا کی تھی بہت خوف ہوا چھتا ملاح مولوی مظفر حسین صاحب کی کشتی کا کشتی کو سواری زنانہ مردانہ سے خالی کر کے اُس کی مدد کو لے گیا اور اُس کی سواریاں اور بعض اسباب اپنی کشتی میں لیکے اور کشتی کو زور لگا کر کھینچا بہت دقت سے اُس بلائے ناگہانی سے نجات ہوئی اور بخیر اللہ نے کنارہ لگایا - ۲۳ر مطابق ۴ر دوشنبہ - تمام شب ہوا کی شدت رہی صبح کچھ تخفیف ہوئی تھی سورج نکلے چلے کچھ دور نہیں چلے تھے کہ پھر ہوا کی شدت بدستور ہوئی ہماری کشتی کنارہ غربی پر لگی اور وہ تینوں کشتیاں کنارہ شرقی پر اتنا نہ ہوسکا کہ ہم وہاں پہونچتے یا وہ یہاں آتے - ۲۴ر مطابق ۵ر سہ شنبہ - ہوا بدستور تمام شب رہی صبح حسب دستور کچھ تخفیف تھی کچھ دور نہیں چلے تھے کہ پھر ہوا کی شدت ہوئی کشتی کو رسی سے کھینچکر بہت دقت سے تین کشتیاں کنارۂ شرقی پر آئیں اور مولوی مظفر حسین صاحب کی کشتی کنارہ غربی پر رہی شام کو وہ بھی اس کنارہ آگئی - ۲۵ر مطابق ۶ر چہارشنبہ رات سے کچھ تخفیف ہوا کو رہی صبح ہوتے ہی سب کشتیاں چلیں اللہ کے فضل سے تمام روز ہوا (عبارت کٹ گئی) اور عصر کے اول وقت مقام کیا - ۲۶ر مطابق ۷ر پنجشنبہ صبح چلے اور ہوا کی شدت ہوئی تینوں کشتیاں آگے بڑھ گئیں ہماری کشتی پیچھے ایک کنارہ (عبارت کٹ گئی) بعد ظہر کھینچ کھانچ کر اُن کشتیوں کے پاس کنارہ لا لگائی - ۲۷ر مطابق ۸ر جمعہ - صبح چلے اور کچھ دور چلکے کچھ ہوا تھی سب کشتیاں ٹھہر گئیں مولوی نور الحسن صاحب کی کشتی پیچھے رہ گئی تھی وہ بھی کچھ دیر بعد وہیں آٹھہری معلوم ہوا کہ چکر کھا کے ایک پہاڑ میں اٹک گئے تھے - ۲۸ر مطابق ۹ر شنبہ یہاں تک اثر مد و جزر دریائے شور سے پانی گھٹتا بڑھتا ہے - پانی ہٹنے کے ساتھ رات سے چلنے کا قصد کیا مگر صبح چلے اور دوپہر کو بسبب ہوا کے کچھ ٹھیرے پھر عصر کے وقت (عبارت کٹ گئی) ۲۹ر مطابق ۱۰ر یکشنبہ بعد عشا کے کشتیاں چھوڑیں اور آخر شب میں جب آمد موج کی زیادتی ہوئی صبح تک ٹھہرے بعد نماز پھر چلے ظہر کے بعد سے مزاحمت موج کی پھر ہوئی قبل عصر مقام کیا - ۳۰ر مطابق ۱۱ر دوشنبہ بعد مغرب چلے اور قریب آدھی رات کے پھر آمد موج

ہوئی مقام کیا کچھ رات رہے چلے اور صبح کی نماز راہ میں ادا کر کے چلے ہوا کی شدت اور
آمد موج ہوئی کشتی کو رسی باندھکر کھینچ کھانچ کر کنارہ شرقی پر لالگائی یہ گھاٹ گھوڑا باری
کا ہے ایک مختصر بستی یہاں ہے الحمد للہ علیٰ ذالک ظہر کے وقت - یکم شعبان ۱۲۷۷ھ
مطابق ۱۲ ر سہ شنبہ - کوٹنوں کی تلاش رہی اور بعضے لوگ مجھے جانے والی کوٹنوں
پر کرایہ کرکے روانہ ہوئے شام کو ایک غنجہ مال کا بھرا ہوا آیا اُس کا معاملہ شام کے وقت
کیا عدن تلک الساعۃ کو کرایہ ہوا - سائی دیدی اور سب نے جا کر اُس کو دیکھا - ۲ ر
مطابق ۱۳ ر چہار شنبہ - صبح اُس مرکب کے دیکھنے کو اور ساحت اور تجویز زنانہ
مردانہ سواریوں کا کرنے گئے دوپہر کو آئے بعد ظہر سے اہل کشتی سے بالاجمال روپے
وصول کرکے عشا تک فراغت پائی - ۳ ر مطابق ۱۴ ر پنجشنبہ - روپے جا کر ابراہیم سیٹھ
مالک غنجہ کو دئے اور اُس سے اقرار نامہ اسٹامپ کے کاغذ پر لکھوایا اور ناخدا نے
غنجہ کو اسباب سے خالی کیا - ۴ ر مطابق ۱۵ ر جمعہ - مقام رہا اور غنجہ میں مٹی بھری
اور جگہ کو برابر کیا اور سہارنپور کا قافلہ سکھر سے آگبوٹ پر سوار ہو کر یہاں پہونچا دو گھنٹہ
ٹھہر کر کراچی کو روانہ ہوا - چودھری رحم علی اور حافظ اللہ دیا ساتھ تھے حجام نانوتہ کے
اور شبراتن پیچھے رہے - ۵ ر مطابق ۱۶ ر شنبہ - آج ناخدا نے لکڑی اور پانی کا
سامان کیا - ۶ ر مطابق ۱۷ ر یکشنبہ - ناخدا غنجہ کو لے کر ہماری کشتیوں کے قریب
لایا - مگر سامنے کی ہوا کے سبب ذرا فاصلہ سے ٹھہرا - ۷ ر مطابق ۱۸ ر دوشنبہ
صبح سے سامان اسباب لادنے کا جہاز پر کیا قریب شام کے اسباب لاد کر بعضے مرد
اور سب عورتیں جہاز میں رہیں اور ہم نے اور بعضے لوگوں نے کنارہ پر رات گذاری ۸ ر
مطابق ۱۹ ر سہ شنبہ - صبح سب سوار ہوئے اور لنگر اُٹھا جس جگہ غنجہ اول کھڑا تھا وہاں
پہونچکر مقام کیا - ۹ ر مطابق ۲۰ ر چہار شنبہ صبح لنگر اُٹھایا اور کچھ دور چلکے ٹھیرے
اور معلم ابراہیم آئے اسی میں اُن کے انتظار میں ٹھیرے رہے - ۱۰ ر مطابق ۲۱ ر
پنجشنبہ - صبح لنگر اُٹھایا اور جہاں دریائے شور میں آب سندھ ملتا ہے وہاں ٹھیرے
۱۱ ر مطابق ۲۲ ر جمعہ - سرکاری موڑی نے آکر جہاز کو اُس جگہ سے کہ جائے خوف

Marfat.com

تھی نکالا اور تمام دن چلتے رہے۔ ۱۲ مطابق ۲۳ شنبہ۔ نصف شب سے ہوا
کم ہوئی اور سب کو چکر اور قے آئی معلوم ہوا کہ سہارنپور کا قافلہ اب تک مقیم ہے اور جہاز کرایہ
کر لیا السماصہ کو مگر اب تک چلنے (شاید کچھ لکھنے سے رہ گیا) ۱۳ مطابق ۲۴ یکشنبہ
بعد ظہر کراچی بندر پر لنگر کیا بعضے لوگ اُسی وقت ہوڑیوں میں بیٹھکر کنارے گئے۔ ۱۴ مطابق
۲۵ دوشنبہ۔ صبح اکثر آدمی ہوڑیوں میں کنارے پر گئے ہم بھی گئے سہارنپور کے قافلہ
سے ملاقات ہوئی انہوں نے جہاز السماصہ کو کرایہ کیا مگر چلنے میں توقف تھا۔ ۱۵ مطابق
۲۶ سہ شنبہ۔ صبح معلوم ہوا کہ بسبب پانی کے آج مقام ہے قاضی فضل الرحمٰن معہ فوجدار
کے کہ نام کوتوال کا اس ملک میں ہے ہمارے جہاز پر آئے کوتوال بسبب تنگی جائے اور کثرت
آدمیوں کے مانع ہوا مگر وہ بلحاظ خاموش واپس گیا اور جہاز قاضی صاحب کو جا کر دیکھا ہمارے
جہاز سے کچھ بڑا نفاد و پہر کو ہم اپنے جہاز میں واپس آئے۔ ۱۶ مطابق ۲۷ چہارشنبہ
آج صبح فوجدار آیا اور حکم سرکاری سنایا کہ یہ جہاز روانہ نہ ہوسکیگا حساب سرکاری سے آدمی
اس میں دو گنے ہیں پھر سیٹھ ابن جی مالک بغلہ آیا اُس کی صلاح سے فرنگی کے یہاں گئے اور
اس باب میں گفتگو کی۔ ۱۷ مطابق ۲۸ پنجشنبہ۔ گفتگو باہم اُسی مقدمہ میں پیش رہی
مولوی مظفر حسین صاحب اور اکثر لوگ کنارے پر اُترے اور قافلہ سہارنپور میں شب باش
ہوئے۔ ۱۸ مطابق یکم مارچ ۱۸۶۱ء جمعہ۔ سیٹھ نے ایک اور جہاز جو ۸۷
ٹن تھا تجویز کیا اور بہتر آدمی اُس بغلہ کے لئے تجویز ہوئے ہم سب جمعہ کی نماز کے لئے شہر کراچی کو
گئے اور نماز جمعہ ایک مسجد میں ادا کی۔ ۱۹ مطابق ۲ شنبہ۔ سامان اُس نئے جہاز کا
ہوتا رہا اور اکثر لوگ شہر میں رہے۔ ۲۰ مطابق ۳ یکشنبہ۔ ہم کئی آدمی جہاز کو دیکھنے
گئے مٹی اُس میں پڑی تھی اور کاغذ لکھوایا اور ہم نے رمضان شریف کے لئے گھی خرید ا۔
۲۱ مطابق ۴ دوشنبہ۔ صبح سے اطلاع سرکار میں کی اور اجازت اسباب رکھنے کی
ہوئی۔ بعد ظہر سے اسباب رکھا اور بعضے آدمی جہاز میں رات کو سوئے (اس کے بعد ۲۲
مطابق ۵ سے ۳۰ مطابق ۱۳ تک میں کوئی کیفیت نہیں لکھی۔ یکم رمضان ۱۲۷۷ھ
مطابق ۱۴ پنجشنبہ۔ بعد نماز مغرب کراچی سے لنگر تینوں جہازوں کا اُٹھایا اور

Marfat.com

راہ میں تراویح پڑھی - ۲ر مطابق ۱۵ ر جمعہ - ہوا پچھوا چلتی رہی اور خط جنوبی پر جہاز چلا - ۳ر مطابق ۱۶ ر شنبہ - ایضاً - ۴ر مطابق ۱۷ ر یکشنبہ - ہوا بدستور مغربی چلتی رہی اور ہم جنوب کو چلتے رہے - ۵ر مطابق ۱۸ ر دوشنبہ - آج ہوا شمالی چلی اور ہم رخ بمغرب جنوب مغرب کو چلتے رہے - ۶ر مطابق ۱۹ ر سہ شنبہ کل کی نسبت آج مائل بمغرب رہے - ۷ر مطابق ۲۰ ر چہارشنبہ - مائل بمغرب چلتے رہے شام کو ہوا سست ہوگئی بلکہ نکلی - ۸ر مطابق ۲۱ ر پنجشنبہ - آج ہوا بدستور بند رہے - (اس کے بعد تواریخ ۹ر رمضان مطابق ۲۲ر مارچ یوم جمعہ سے ۶ر شوال مطابق ۱۷ر اپریل یوم چہارشنبہ میں کوئی کیفیت نہیں لکھی)

۷ر شوال مطابق ۱۸ر اپریل پنجشنبہ - آج بندر مکلا میں پہونچے - مولوی نورالحسن صاحب ایک دن پہلے پہونچ چکے تھے اُن سے ملاقات ہوئی - ۸ر مطابق ۱۹ر جمعہ - شہر میں گئے نماز جمعہ ادا کی سہارنپور کا قافلہ منشی ایزد بخش وغیرہ بمبئی کی راہ پہونچے تھے اُن سے ملاقات ہوئی (۹ و ۱۰ر مطابق ۲۰ و ۲۱ر شنبہ یکشنبہ میں کوئی کیفیت نہیں لکھی) ۱۱ر مطابق ۲۲ر دوشنبہ - مولوی نورالحسن مال کے سنبوق پر روانہ جدہ ہوئے - (۱۲ر مطابق ۲۳ر سہ شنبہ میں کوئی کیفیت درج نہیں) ۱۳ر مطابق ۲۴ر چہارشنبہ - مولوی مظفر حسین صاحب مع خلیفہ جی وغیرہ سنبوق پر سوار ہوئے ۱۴ر مطابق ۲۵ر پنجشنبہ - آج مولوی مظفر حسین صاحب روانہ ہوئے - ۱۵ر مطابق ۲۶ر جمعہ - بعد نماز جمعہ سنبوق آیا اور اسباب لادا اور سوار ہوئے - ۱۶ر مطابق ۲۷ر شنبہ - آج مقام رہا اور بیگم صاحب مع مرزا اُترنے کی فکر میں رہے ۱۷ر مطابق ۲۸ر یکشنبہ - آج مکلا سے بسواری سنبوق روانہ ہوئے بیگم صاحب مع حاجی الٰہی بخش اُتر گئے - ۱۸ر مطابق ۲۹ر دوشنبہ سے ۲۰ر مطابق یکم مئی ۱۸۶۱ء چہارشنبہ تک ہوا کم چلی - ۲۱ر مطابق ۲ر پنجشنبہ - آج صبح سے عدن کا پہاڑ نظر آتا رہا - دوپہر کو اُس کے برابر سے گذرے جہاز اور بغلہ نظر آتے رہے - ۲۲ر مطابق ۳ر جمعہ - آج کچھ دن چڑھے چلے باب المندب نظر آیا اور ہوا سید ھی

تھی بے ہرج دوپہر کو باب سے گذرے اور شکر الٰہی کیا عصر کے قریب بندر مخا پہونچے
اور لنگر کیا۔ ۲۳ر مطابق ۴ر شنبہ۔ آج مقام کیا اور اکثر اہل قافلہ شہر میں گئے۔
زیارت شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی کی اور خربوزہ اور تربوز اور آنب خرید کر کے کھائے
پئے۔ ۲۴ر مطابق ۵ر یکشنبہ۔ کچھ رات رہے سے چلے اور رات کو لنگر کیا۔ ۲۵ر
مطابق ۶ر دوشنبہ۔ صبح چلے اور ظہر کے وقت حدیدہ میں پہونچے اسی وقت اکثر
آدمی شہر کو گئے حمام نانوتہ اور شبراتن ملے۔ ۲۶ر مطابق ۷ر سہ شنبہ۔ صبح لنگر اٹھایا
اول ہوا کم رہی پھر کچھ ہوا نکلی شام کو لنگر کیا۔ ۲۷ر مطابق ۸ر چہارشنبہ۔ بعد نماز
فجر لنگر اٹھا ہوا کم رہی دوپہر جزیرہ کامران میں لنگر کیا۔ اور پانی بھرا۔ ۲۸ر مطابق ۹ر پنجشنبہ
بدستور چلتے رہے۔ ۲۹ر مطابق ۱۰ر جمعہ۔ دوپہر جیزان میں پہونچے یہ وطن ناخدا
اور مالک سنبوق کا ہے۔ ۳۰ر مطابق ۱۱ر شنبہ آج ہم اتر کر شہر کو گئے اور شام کو
ناخدا نے کھانا کھلایا اور جامع مسجد میں ٹھیرے۔ **یکم ذیقعدہ ۱۲۷۷ھ مطابق**
۱۲ر یکشنبہ۔ مقام رہا اور صبح کو ناخدا نے کھانا کھلایا۔ ۲ر مطابق ۱۳ر سے ۶ر
مطابق ۱۷ر جمعہ تک مقام۔ ۷ر مطابق ۱۸ر شنبہ۔ بعد نماز صبح جہاز پر گئے
اور دوپہر کو لنگر اٹھایا بسبب ہوا سامنے کے کم چلنا ہوا قریب مغرب لنگر کیا۔ ۸ر مطابق
۱۹ر یکشنبہ (سے ۱۱ر مطابق ۲۲ر چہارشنبہ تک کوئی کیفیت نہیں لکھی) ۱۲ر مطابق
۲۳ر پنجشنبہ۔ آج کچھ دن چڑھے بندر قنفدہ میں لنگر کیا اور صبح روانہ ہوئے۔ ۱۳ر
مطابق ۲۴ر جمعہ (کوئی کیفیت نہیں لکھی) ۱۴ر مطابق ۲۵ر شنبہ۔ آج لیس
پہونچے اور جہاز سے اتر کر شہر کو گئے جامع مسجد میں ٹھہرے اور فکر اونٹوں کا کیا۔ ۱۵ر
مطابق ۲۶ر یکشنبہ۔ اسباب جہاز سے اتارا بسبب دیر ہو جانے کے شہر میں نہ
لا سکے۔ ۱۶ر مطابق ۲۷ر دوشنبہ۔ آج اسباب شہر میں لائے اور ایک مکان میں
اترے۔ ۱۷ر مطابق ۲۸ر و ۱۸ر مطابق ۲۹ر چہارشنبہ (میں کوئی کیفیت
نہیں لکھی) ۱۹ر مطابق ۳۰ر پنجشنبہ۔ صبح سے اونٹوں کا کرایہ اور وصول لوگوں
سے اور اسباب باندھنے کا فکر کیا بعد مغرب روانہ ہوئے مولوی عبد الرحمن بسبب

Marfat.com

لڑکا پیدا ہونے کے وہیں مقیم رہے۔ ۲۰/ مطابق ۳۱/ جمعہ۔ قریب ڈیڑھ پہر
دن چڑھے منزل خضرا میں اُترے حافظ عبدالسمیع صاحب کے اونٹ ہم سے جدا ہوگئے
اُن کا حال معلوم نہ ہوا۔ ۲۱/ مطابق یکم جون سنہ ۱۸۶۱ء شنبہ۔ تمام رات
چلے صبح کچھ دن چڑھے سعدیہ میں اُترے۔ بعد نماز ظہر غسل کرکے سب نے احرام باندھا
اور بعد مغرب چلے۔ ۲۲/ مطابق ۲/ یکشنبہ۔ کچھ دن چڑھے منزل بیضا میں اُترے
اور قریب عصر روانہ ہوئے۔ ۲۳/ مطابق ۳/ دوشنبہ۔ تمام رات چلتے رہے صبح
پہر دن چڑھے مکہ شریف پہونچے طواف بیت اللہ اور سعی کرکے احرام عمرہ سے حلال ہوئے
اور قدمبوسی حضرت کی حاصل کی اور اُسی رباط میں مقیم ہوئے دونوں قافلہ ہم سے پہلے
جدہ ہو کر پہونچ چکے تھے مولوی نور الحسن ایک دن پہلے اور مولوی مظفر حسین پانچ دن
پہلے اور شبراتن بھی۔ ۲۴/ مطابق ۴/ سہ شنبہ۔ آج حافظ عبدالسمیع بھی آپہونچے
(۲۵/ مطابق ۵ سے ۲۸/ مطابق ۸/ تک کوئی کیفیت نہیں لکھی) ۲۹/ مطابق
۹/ یکشنبہ۔ آج مولوی عبدالرحمن بھی آپہونچے۔ ۳۰/ مطابق ۱۰/ دوشنبہ
(سے ۷/ مطابق ۱۷/ دوشنبہ تک کوئی کیفیت نہیں لکھی) ۸/ ذی الحجہ
سنہ ۱۲۷۷ھ مطابق ۱۸/ سہ شنبہ۔ حضرت مع رفقا کے بعد نماز صبح اول
وقت منا کو پیادہ پا تشریف لے گئے اور میں اونٹ پر ہمراہی مولوی مولا بخش صاحب
و حافظ عابد حسین صاحب کے کچھ دن چڑھے چلے اور ظہر کے وقت منا میں پہونچے۔ ۹/
مطابق ۱۹/ چہارشنبہ۔ بعد نماز صبح روانہ عرفات کے ہوئے قریب دوپہر پہونچے
اور بعد زوال وقوف عرفات ہوا بعد مغرب وہاں سے چلکے مزدلفہ میں عشا و مغرب کو اکٹھا پڑھا ۱۰/
مطابق ۲۰/ پنجشنبہ۔ صبح مزدلفہ سے چلکے کچھ دن چڑھے منا آئے رمی کی ذبح
کیا سر منڈایا طواف کو مکہ گئے شام کو واپس آئے۔ ۱۱/ مطابق ۲۱/ جمعہ۔ رمی
کی اور نماز جمعہ منا میں پڑھی۔ ۱۲/ مطابق ۲۲/ شنبہ۔ رمی کی اور بعد عصر مکہ شریف
کو روانہ ہوئے قریب عشا مکان پر پہونچے۔

Marfat.com

حالات سفر (بخط خاص)

(اس میں نقشہ مذکورہ کے بعض احوال کا خلاصہ ہے)

حال[1] جائے مقام سرائے وغیرہ حال[2] منازل و تعداد آں دوری در خشکی حال[3]
کشتی و اندازہ نرخ و اندازہ جائے آں و متعلقات آں حال[4] جائے مقام در سفر کشتی
و سامان خورد و نوش وغیرہ حال[5] آب و ہوا ممالک کہ دریں سفر خشکی و تری واقع می شوند
حال[6] تحائف و عجائب ہر دیار و دستیابی اشیاء حال[7] دوری مقامات باعتبار
دریا باندازنقشہ تخمیناً و زبانی مردم ۔

حال منازل و تعداد آں و دوری در خشکی از نانوتہ تا فیروزپور

رامپور ۵ کوس ۔ سہارنپور دس کوس ۔ سرساوہ ۷ کوس ۔ جگادری ۸ کوس ۔ ملانہ ۱۴ کوس ۔ شہر انبالہ ۱۴ کوس ۔ سرائے بنارسی ۱۲ کوس ۔ پڑاؤ سہرند ۹ کوس ۔ سرائے لشکری خاں ۱۴ کوس ۔ لدھیانہ ۱۴ کوس ۔ پڑاؤ جگراؤں ۱۷ کوس ۔ پڑاؤ منیان ۹ کوس پڑاؤ گھل ۲۱ کوس ۔ فیروزپور ۹ کوس ۔ گھاٹ گندھو ۶ کوس ۔ شہر انبالہ تک بھٹیاری سرائے ملتی ہے ۔ اور حال اُن کا اور سرایوں کا سا ہے آگے پڑاؤ ملتے ہیں کہ مکان اُن کے بصورت سرائے بنے ہیں مگر تنگ اور مسافروں کی کثرت اور کرایہ مکان کہیں ۱ر اور کہیں ۲ر اور کہیں کچھ کم اور بعضی جگہ ادھیلا آدمی اور بعضی جگہ علاوہ کرایہ مکان کے ادھیلا آدمی اور گاڑی کا آدھ آنہ اور کہیں دو پیسے ۔ اور انبالہ سے آگے بھٹیاری نہیں ہے ۔ یہ سرائیں ٹھیکہ داروں کے پاس ہیں ۔ اور کھانا چاہے آپ پکاوے چاہے مزدوری سے پکوائے ایک دو بھٹیارے دونوں وقت وہاں آکر چولھا گرم کرتے ہیں ۔ اور پانی خاص شہر انبالہ میں بہت کم ہے اور اسکی تکلیف ہے اور باقی راہ میں کوئیں ملتے ہیں اور بعد لدھیانہ کے کھاری پانی کہیں کہیں آتا ہے اور کہیں کہیں میٹھا پانی خاص کر بیچ کی دو منزلیں لدھیانہ بہت اچھا شہر ہے ہر قسم کی اجناس وہاں دستیاب ہوتی ہیں ۔ علی الخصوص شیشہ کا وہاں کارخانہ ہے ۔ فیروزپور

Marfat.com

بڑا شہر ہے مگر لدھیانہ کی نسبت وہاں اجناس کم ملتی ہیں اور چھاؤنی اور شہر کچھ فاصلہ سے واقع ہے مگر چھاؤنی کچھ چنداں آباد نہیں بخلاف چھاؤنی انبالہ کے کہ باوجودیکہ شہر سے چار پانچ کوس ہے مگر نہایت پر رونق اور لاہوری نمک اس ملک میں بکثرت ملتا ہے اور سانبھر کم۔ اور لدھیانہ میں گوڑ بہت اچھا ملتا ہے آگے وہاں سے پھر مٹھائی اچھی نہیں ملتی اور جفت پاپوش پنجابی جتنے خوش وضع لدھیانہ اور اُس کے اطراف میں ملتے ہیں ایسے آگے نہیں ملتے۔ اور لدھیانہ میں لنگیاں پنجابی بہت اچھی ہوتی ہیں اور سوسی اور دری شہر انبالہ کی قابل پسند ہے اور چھاؤنی انبالہ میں یہ اجناس نہیں ملتی بلکہ مال ہندوستانی اور اسباب انگریزی کا اُس میں چرچا ہے فیروزپور لدھیانہ سے قریب ساٹھ کوس ہے اور راہ میں آٹھ جگہ بمسافت مختلف پڑاو بنے ہیں مگر اکثر مسافر اُس کو چار روز میں یا تین روز میں طے کرتے ہیں اس سبب سے بعضی منزلیں بہت بڑی اور بعضی چھوٹی کرنی پڑتی ہیں اور راہ میں اور جگہ ٹھہرنے کی کہیں نہیں۔ پڑاو سہرند سے کہ ایک گاؤں بارہ نام کے پاس واقع ہے شہر کوئی کوس بھر سے کچھ زائد ہوگا اور مزار حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا اور اُن کے صاحبزادوں کے مزار اُجاڑ کے اندر شہر سے کچھ فاصلہ سے واقع ہیں یہ شہر کبھی بہت بڑا ہوگا اب نہایت اجاڑ اور خراب ہے۔ صابون لدھیانہ سے بہتر آگے نہیں ملتا۔ گھاٹ ستلج کا لدھیانہ سے کوئی چار پانچ کوس ہے۔ اور وہاں سے بھی کشتیاں کرایہ ہوتی ہیں مگر وہاں کی کشتیاں چھوٹی اور تنگ اور سکھر تک جانیوالی ہوتی ہیں اور کرایہ میں کچھ بہت تخفیف نہیں ہوتی اور فیروزپور کے گھاٹ پر بڑی کشتیاں ملتی ہیں اور وہ دوہر گھوڑا بارگ تک جاتی ہیں۔ اور گھاٹ شہر سے پانچ چھ کوس ہوگا۔ حال کشتیوں کا یہ ہے کہ یہاں دو قسم کی کشتیاں اکثر ملتی ہیں۔ ایک چپو عہ کہ لدھیانہ میں بکثرت اور فیروزپور میں کم ہوتا ہے اور صورت اُس کی مثلث ناتمام کی سی ہوتی ہے اور ایک بلند مخروط مجوف اُس کے اوپر سر کی طرف کھڑا ہوتا ہے بطرز پردے کے اُسکے اندر چھاؤ کی لکڑیاں بچھا کے اوپر گھاس کے بنے ہوئے فرش بچھاتے ہیں اور ٹٹیاں سرکی کی لگاکر مکان بنا دیتے ہیں اور حال اس کا باقی ابھی خوب معلوم نہیں ہوا کہ اس میں کیا راحت اور کیا تکلیف ہے کیونکہ اسمیں

عہ صورت چپو

Marfat.com

اتفاق سواری کا نہیں ہوا اور دوسری قسم زورق یا کشتی اُس کی ہیئت ہمارے ملک کی کشتیوں کی سی ہوتی ہے اُس کی تہ میں جو لکڑیاں لگی ہوتی ہیں اُن پر جھاؤ کی لکڑیاں بچھاکر بدستور فرش کرتے ہیں اور سرکی کا مکان بناکر سرکی کا چھپر ڈالدیتے ہیں گنجائش ان کشتیوں کی مختلف ہے اور کرایہ بھی مختلف۔ ہماری کشتی جس میں ہم سوار ہوئے ہیں تین گز عرض اور اگز طول بیچ میں ایک نالی قریب گز بھر کے پانی نکالنے کے لئے بنی ہوتی ہے اور اُس کے ایک جانب کوئی چار گز طول اور تین گز عرض میں مردانہ مکان مقرر کیا اور اُس میں بارہ آدمی کے لیٹنے کی گنجائش اس طرح نکلی کہ اسباب کو ایک دو بلیاں کہ ایک پہلے سے لگی ہوئی تھی اور ایک ہم نے لگائی اون پر لگایا اور ایک دو بانس چھت میں لگاکر ایک جانب ایک مختصر ٹانڈ بنایا اُسپر بعضا ہلکا اسباب رکھا۔ اور کپیاں گھی اور تیل کی چھپر میں اور ڈیشیوں میں لٹکا دیں اور نالی چھوڑکر باقی پانچ گز سے کچھ زیادہ طول میں زنانہ مکان تھا جس میں پندرہ عورتیں اور چھ بچے شیرخوار اور تین لڑکے دس گیارہ برس کی عمر کیلئے جگہ مقرر ہوئی اور اس کشتی میں نہایت آسائش ہے اور سفر بہت آسان مگر جگہ کی گنجائش شرط ہے۔ حتی المقدور زیادتی کرایہ پر لحاظ نہ کرے۔ جتنے آدمی کم ہوسکیں اُتنی خوبی ہے یہ کشتی ایک سو بیس روپیہ کو کرایہ ہوئی اور پندرہ روپیہ چھپربندی میں صرف ہوئے۔ اور لوگوں سے وصول اس طرح ہوا کہ ستائیس مرد و عورت سے فی کس پانچ روپیہ جس کے ۱۳۵ روپئے ہوئے اور چھ روپیہ چھ شیرخوار لڑکوں سے اور سات روپیہ تین بڑی عمر کے لڑکوں سے وصول ہوئے کل ایک سو اڑتالیس [۱۴۸] روپیہ جمیں سے کرایہ اور خرچ چھپربندی ۱۴۵ روپیہ محسوب ہوئے اور باقی تین روپیہ متفرق ضروریات کے لئے رکھے جیسے چپراسی گھاٹ کو چار آنہ دئے اور چال کشتی کی اُچ تک کہ بھاول پور سے تیس کوس آگے ہے اور وہاں پانچوں دریا پنجاب کے آملے ہیں۔ اگر صبح سے شام تک چلے پندرہ یا سولہ کوس سے زائد نہیں اور آگے اُس سے مٹھن کوٹ تک کہ اُچ سے تیس چالیس کوس ہے اور وہاں دریائے سندھ جسکو اباسین اور اٹک کہتے ہیں آملتا ہے قریب ۱۸ یا بیس کوس اور اُس سے آگے ۲۰ کوس

یا کچھ زائد اس سے اور بحساب نقشہ تخمیناً سہارنپور سے فیروزپور تک ۱۵۰ کوس اور فیروزپور سے بہاول پور تک ۱۱۹۰ اور بہاول پور سے حیدرآباد تک ۳۳۵ اور حیدرآباد سے گھوڑا بارگ تک ۵۷ کوس اور حال ملاحوں کا یہ ہے کہ ملاح مسلمان اس دیس کے رہنے والے ہیں اور مبتدع ہر دم کشتی کے چلنے میں مدد بہاء الحق اور ایسے الفاظ کہتے ہیں اور پابند خیالات کے کبھی مقدار راہ کی نہیں تبلاتے اور تبلادیں تو غلط تبلادیں اور اس امر کو منحوس سمجھتے ہیں اور ہوا کا چلنا کشتی کے لئے بہت مضر ہے ایسا ہی مینھ کا برسنا اگر ہوا مخالف ہو تو اکثر مقام رہتا ہے اور موافق ہوا میں بھی دشواری ہوتی ہے اور نماز کشتی میں بہت دشواری سے ہوسکتی ہے حتی المقدور کنارہ پر اُتر کر پڑھے۔ عورتیں اندر نماز پڑھ لیتی ہیں اور جتنا مانجھے لوگ یعنی ملاح خوش رہیں اُتنی اکثر آسانی رہتی ہے اور یہ لوگ غریب آدمی ہوتے ہیں تھوڑے سے کھانے دینے میں یا کچھ کپڑا پھٹا پرانا دینے سے راضی ہو جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ منت اور درگذر سے بہت کام چلتا ہے اور کشتی تمام روز چلتی ہے اور رات کو دریا کے کنارے ٹھہر جاتی ہے۔ سب کنارہ اُتر کر کھانا پکا لیتے ہیں اور صبح کا کھانا سویرے رات سے اُٹھ کر پکا رکھتے ہیں بعد نماز کے اکثر کشتی چلتی ہے کشتی میں بیٹھکر کھانا کھاتے ہیں پانی اس دریا کا بہت ہاضم اور ٹھنڈا اور خوشگوار رہے۔ کھانا ڈیوڑھا ہو جاتا ہے مگر آخر میں کچھ ریاح کے غلبہ کی شکایت لوگوں نے کی اس لئے چار چیزیں جیسے گرم مصالحہ اور ادرک اور کثرت مرچ کی چا دینے ہم لوگ اکثر دو وقتہ کھانے کے سوا بعد ظہر کے بطرز نقل تلوٹے اور چنے کی دال اچھے کھانے کے موافق کھاتے رہے اور کسی روز کسی کو کچھ گرانی معلوم نہ ہوئی اور دریا کے کنارہ اکثر جنگل جھاؤ کا یا ریگستان، ملتا ہے اور ایندھن بکثرت ملتا ہے اور کنارے دریا کے کہیں کہیں کوئی گاؤں یا بستی ملتی ہیں کسی میں کوئی چیز کھانے پینے کی ملے یا نہ ملے۔ اس لئے سب سامان فیروزپور سے یا اور شہروں سے جو راہ میں آتے ہیں خرید کے رکھ لے۔ اور بعضے گاؤں میں گوشت بھی ہاتھ آجاتا ہے اور کہیں کہیں شلجم بھی ملتے ہیں فیروزپور سے چلکے ساتویں دن پاک پٹن شریف کے گھاٹ پر پہونچے یہ شہر گھاٹ سے قریب

پانچ کوس کے جانب غرب واقع ہے اور اُس میں مزار حضرت مخدوم بابا فرید شکر گنج
رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے صاجزادی اور پوتے کا یکجا اور اُن کے ایک خلیفہ حضرت
شیخ بدر الدین اسحٰق کا ایک دوسری جگہ اور مسجد میں واقع ہے ہم لوگ گئے تھے اور مشرف
بزیارت ہوئے۔ یہ شہر مختصر ہے چوتھی یہاں کا تحفہ ہے پھر پاک پٹن سے چلکے نوروز میں
بہاولپور پہونچے۔ یہ شہر کنارہ شرقی سے قریب دو تین کوس کے فاصلے سے واقع ہے اور یہاں
کی لنگی ریشمی مشہور ہے اور پنڈ کھجور یہاں سے ملنے لگتی ہے۔ یہاں سات سیر کی خریدی تھی اور
اکثر اجناس یہاں ملتی ہیں بہاولپور سے چل کے تیسرے روز تین دریا راوی جہلم چناب
آملتے ہیں۔ یہاں سے شہر اُچ نزدیک ہے اور مزار حضرت جلال بخاری کا وہاں واقع
ہے اور کنارہ سے تین کوس کہتے تھے۔ مگر ہمیں اتفاق وہاں جانیکا نہ ہوا وہاں سے چلکے
اگلے روز دریائے سندھ جسے اباسین اور اٹک بھی کہتے ہیں آملتا ہے اس نزدیکی میں سردی
زیادہ ہوئی اور فیروزپور میں البتہ سردی تھی آگے چلکے روز بروز سردی کم ہوتی تھی یہاں
دو تین روز سردی زیادہ ہوئی اُس سے اگلے روز شمن کو راہ میں دیکھا یہ شہر عین کنارہ
پر واقع ہے اور مختصر سی بستی ہے اور خوشنما یہاں بھی پنڈ کھجور۔ انار کی ملی اور ہر قسم کے
اجناس غلہ وغیرہ بعضے لوگوں نے یہاں سے خریدا یہ جگہ متعلق ڈیرہ غازی خاں ہے
اس گھاٹ پر کشتی لکھی جاتی ہے اور اگلے گھاٹ پر ایک کاغذ سند کا یہاں سے پہونچاتے
ہیں۔ اُس میں ایک دو پیسے صرف ہوتا ہے یہاں سے دریا بہت بڑا ہے اس شہر میں
ایک مزار شیخ محمد عاقل خلیفہ مولانا فخر الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے بہت مکان خوبصورت
اور خوش وضع اور جائے برکت ہے۔ ہمنے بھی زیارت کی ساتویں روز وہاں سے سکھر پہونچے
بیچ میں ایک مقام ہوا بسبب مینھ کے اور ایک روز کم چلنا ہوا اور جس روز پہونچے کچھ دن
چڑھے جا پہونچے یہ شہر کنارہ غربی پر واقع ہے اور بھکر اسی میں شامل اور چھاؤنی اور
نئی آبادی سب مل کے ایک بستی ہے اور کنارہ شرقی پر بفاصلہ ایک کوس تخمیناً روہڑی
واقع ہے۔ یہ شہر بھی بہت آباد ہے اور وہاں موئے شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
ہوتی ہے کہتے ہیں کہ بہت معتبر اور سندی ہے سکھر میں ہر طرح کی اجناس بہت ملتی ہیں اور

Marfat.com

بڑی تجارت کی جگہ لاکھوں من کے اناج کی آمد و رفت ہے صد ہا اونٹ لدا آتا ہے اور
صد ہا جاتا ہے اور یہی حال کشتیوں کا ہے اور ان دنوں بسبب قحط ہمارے اطراف سے
اناج اُدھر کو بہت جاتا تھا اور اس سے وہاں بھی گرانی تھی ۱۸ اثار آٹا اور چاول خریدے
اور اکثر اسباب انگریزی اور اجناس کشمیری وغیرہ یہاں ملتی ہے ہمارے رفقا نے جو پان
کھاتے تھے یہاں بہت توقع سے تلاش کی پر پان نہ ملے اس ملک میں کچھ چرچا نہیں یہاں بہت
درخت کھجور کے ہیں یہاں پنڈکھجور ۲ فی من ملی ہمارے ساتھیوں نے ایک من خریدی۔ یہاں
ایک واقعہ عجیب پیش آیا از بسکہ اس ملک کے لوگ معاملہ کے نہایت سست اور اقرار کے
بہت کچے اور اکثر بے ایمان ہوتے ہیں جو نوکر ہماری کشتی کے ملاح نے نوکر رکھے تھے اُس سے
اول ناخوشی اظہار کرتے رہے اور یہ خبر سُنی کہ اکثر آدمی نوکر کشتیوں کے بھاگ جاتے
ہیں اُن کو نہایت خوشامد سے باہم مصالحہ کیا وہ دغا سے رات کو بھاگ گئے ایک کشتی والا
اور ایک اُس کا بھائی تنہا رہ گئے۔ اور یہاں سکھر میں بسبب کثرت اناج بھیجنے کے کرایہ بھی
مہنگا تھا اور آدمیوں کو تنخواہ کی نوبت دونے تگنے کی تھی اور اس پر بھی ہاتھ نہیں آتے
تھے آخر کشتی والے سے بہت گفتگو آئی اور سب قافلہ کو ہمارے بسبب ضرورت مقام
ہوئی اور نوبت درشتی کی پہونچی قصہ مختصر بہت اُتار چڑھاؤ کے بعد کشتی والا احمق اس پر
راضی ہوا کہ مجھے پندرہ روپیہ دو اور ایک چھٹی دو مہاجنوں کے روبرو اس اقرار سے لکھدے
کہ یہ روپیہ گھوڑا بارگ ہو چکر ادا کروں گا شام کو یہ معاملہ پھر اُکھڑ گیا غرض صبح کو ایک آدمی
ایک دوسری کشتی ہمراہی سے لیا اور ایک مسکین حاجی کو دو روپے اور کھانے پر مدد
کے لئے مقرر کیا۔ اور ایک آدمی سکھر سے نوکر رکھا وہ آدمی راہ میں سے بھاگ گیا
دو آدمی قافلہ میں سے ہم نے اپنے روپے سے نوکر رکھے اور کھانا اپنے ذمہ کیا اس
پریشانی سے یہ بندوبست ہوا اور راہ میں سے مولوی نورالحسن صاحب کی کشتی کے آدمی
بھاگ گئے۔ کشتی والا اور ایک آدمی باقی رہ گیا۔ سوان شہر میں اُنہوں نے دو آدمی نوکر
رکھے وہ پھر گئے بہت دشواری سے اُن سے اپنا روپیہ لیا اور ایک روز حرج گیا اور کشتی
کے آدمی مولوی صاحب کے بیٹے وغیرہ کشتی کو کھے کر لائے اور یہ دشواری یوں معلوم

Marfat.com

ہوا کہ اسی سال میں پیش آئی ہے۔ اس امر کے لئے چاہئے کہ جب کشتی کرایہ کرے ایک
اقرارنامہ اسٹامپ پر لکھوالے تاکہ ریاست انگریزی میں سماعت ہوسکے اور یہ اقرار ہو
کہ گھوڑا بارگ پہونچانا راہ میں جو کچھ پیش آدے ہمیں عذر نہ ہوگا اُس وقت کشتی والونپر
اس کا بوجھ رہے اور وہ درصورت دیگر مجرم ہوں گے۔ اور مستحق قید اور جرمانہ کے ورنہ
یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم کیا کریں آدمی بھاگ گئے ہمارا روپیہ لے گئے ہم لٹ گئے ہم اب کیا
کریں اور جانتے ہیں کہ مسافر بیچارہ آپ ناچار ہوکر یا کشتی چھوڑ دیگا یا اپنا کچھ خرچ کرکے
پہونچیگا اور یہ بھی چاہئے کہ روپیہ کرایہ کا کچھ نہ کچھ باقی رکھے گھوڑا بارگ تک اور کشتی کا کرایہ
دوہر تک کرنا بہتر ہے کبھی بیچ میں سے نہ کرے اور ایسا ہی لدھیانہ سے ہرگز نہ کرے
وہاں کی کشتیاں سکھر تک آتی ہیں ہم نے جس کرایہ کو کشتیاں فیروزپور سے گھوڑا بارگ
تک کئے تھے سکھر سے گھوڑا بارگ تک کچھ اُس کے قریب کو ہوئی تھی بالجملہ سکھر سے چلکے آٹھویں
دن شہر سوان میں پہونچے۔ یہاں مزار حضرت لعل شہباز قلندر کا مشہور زیارتگاہ اور سائلوں کا
بہت ہجوم۔ یہ بستی بھی بہت اچھی ہے خام اور چوبی تعمیر اکثر ہے میں نے بھی اس شہر کو دیکھا
اور زیارت حضرت لعل شہباز کی کی بہت شان وشکوہ کی زیارت ہے یہاں بہت حاجتمند
آتے ہیں اور پڑے رہتے ہیں اور مانگ کر کھاتے ہیں اور اپنے عقیدہ کے رو یہاں سے
مرادیں پاتے ہیں۔ سوان سے چلکے پانچویں روز کوٹلے پہونچے یہ بستی کنارۂ غربی پر واقع
ہے۔ اور کنارہ شرقی کوئی دو کوس حیدرآباد سندھ واقع ہے یہ بستی بہت آباد ہے بطرز
چھاؤنیوں کے اور اکثر چیزیں ملیں پان بھی ملے نرخ یہاں کا سکھر کی نسبت گراں ہے۔ یہاں
سے گھوڑا بارگ دس روز میں پہونچے سوا ایک منزل کے کوئی منزل ایسی نہ ہوئی کہ اکثر
روز میں چلنا ہوا ہو تین دن کا راہ تھا اول تو ہوائے مخالف کی شدت رہی دوسرے
مدوجزر دریائے شور کے اثر سے کئی منزل سے دریائے سندھ کا پانی بھی مدوجزر میں
آتا ہے اُس کا لحاظ کرکے چلنا ہوا۔ تیسرے ایک نالہ ٹٹوا نام جس میں کو راہ کشتیوں کا ہے
دریائے سندھ سے جدا ہوکر غرب کی جانب بہکر دریائے شور میں جا ملتا ہے اُس کی چکر
ایسی ہے کہ شرقاً غرباً دو کوس تک جاکر ہٹ آیا ہے سارے دن میں چار کوس سیدھے

طے نہیں ہو سکتے غرض کچھ کم دو مہینے میں فیروز پور سے یہاں تک پہونچے یہ بستی دریا کے کنارہ انگریزی آبادی ہے۔ اور غلہ کے اجناس یہاں بکثرت ہیں باقی اشیا مرکیا کشتیاں اور ڈنگو اور کونٹ سیکڑوں آتے جاتے رہتے ہیں بمبئی کو یہاں آمد و رفت بہت ہے اور قدیمی آبادی یہاں سے کچھ فاصلہ سے ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اب کچھ آباد نہیں یہ سفر دریا کا دیر طلب ہے اور بڑے اختیاری کا جو کوئی آگے پیچھے ہو جاوے پھر ملنا دقت ہے باقی سواری بے تکان جو کام چاہو کشتی میں کرتے رہو۔ سوتے جاگتے لکھتے پڑھتے چلے جاؤ کسی کام کا حرج نہیں مگر ٹھہرنا اور کنارہ اُترنا اپنے قابو میں نہیں گاڑی کے سفر میں تکان اور اسباب اُتارنا لگانا دقت رہتی ہے اور اتنا بوجھ نہیں لد سکتا۔ اور ان دنوں اُس طرف میں قحط بھی تھا اور اسجانب میں ارزانی بہرحال اس سفر میں آسائش بہت ہے اور حرج بھی اور خشکی کے سفر میں تکلیف بہت اور حرج کم باقی جو واقعہ خوفناک دریا میں پیش آ سکتا ہے اُس کے مشابہ خشکی کے سفر میں بھی ممکن ہے۔

حالات سفر دوم حج (بخط دیگر)

سنہ ۱۲۹۴ھ پنجشنبہ یکم ذیقعدہ بحساب یکم شوال چہارشنبہ بعد نماز صبح از بمبئی روانہ شدہ به نو اخت ۲ برمرکب دخانی رسیدیم و سامان لنگر برداشتن از نو اخت ۲ دو شد بعد چار لنگر برداشتہ روانہ شدند باز توقف کرد باز روانہ شد آخر بعد مغرب از کھاڑی خارج شدہ در دریائے اعظم رسیدیم در روز جمعہ ہم شوال بنو اخت ۲ دوازدہ در عدن رسیدیم و لنگر انداختند۔ بقیہ روز جمعہ و شب شنبہ توقف ماند مال عدن خارج کردند و مال حدیدہ و جدہ از یکجائے در جائے دیگر افگندند و برائے مساوات وزن در روز شنبہ بوقت عصر سامان لنگر برداشتن شد و قبیل مغرب حرکت کرد و بعد مغرب روانہ شدیم آخر شب روشنی منار باب المندب بنظر آمد و بعد طلوع صبح صادق از باب کبیر جانب یسار گذشتیم و باب صغیر به یمین ماند۔ از صبح ہوائے موافق در خواہش است و قدرے تلاطم و جہاز در حرکت است

سہ شنبہ سیزدہم ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ ہجری امید بود کہ بجدہ رسیم مگر بسبب آنکہ خوف بود کہ روز آخر شود وبشب رسیدن دشوار حرکت کم کردند تمام شب ہمیں طور ماند صباح چہار شنبہ چاردہم ذیقعدہ جبل جدہ بنظر می آمد مگر کپتان جہاز و دربان اختلاف کردند وراہ گم کردند آخر نواخت دہ از اتفاق ماہی گیر کہ در وقت رسید و خضر راہ شد بالجملہ بریازدہ لنگر انداختند و در وقت ظہر بجدہ رسیدیم برکنار با عبداللہ مستان ملاقات شد۔

ولادت جناب مولٰنا محمد یعقوب صاحب بخط دیگر

۱۲۴۹ھ ۱۳ تاریخ صفر کو جناب مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب پیدا ہوئے ونام تاریخی منظور احمد و غلام حسین و شمس الضحیٰ ہست۔

وفات زوجۂ اولیٰ جناب مولٰنا محمد یعقوب صاحب بخط خاص

واقعہ ۱۲۹۲ھ شب چہاردہم رمضان المبارک روز جمعہ بوقت نواخت دہ گھنٹہ شب انتقال زوجۂ محمد یعقوب عمدۃ النساء اسم باسمی بنت شیخ کرامت حسین مرحوم والدہ معین الدین وقطب الدین وعلاء الدین وجلال الدین و فاطمہ وخدیجہ گردید برائے یاد نوشتہ شد و بروز جمعہ دفن شد

ازیں تاریخ ایں ماتم ہویدا بجوزات الصدع گفتم بے سر دل عہ

ونکاح او در شعبان ۱۲۶۶ھ شدہ بود بمہر صد بست وشش سال بعد نکاح زندہ ماند و وقت نکاح ہفدہ سالہ بود در عمر چہل وسہ انتقال شد۔

نکاح ثانی مولانا محمد یعقوب صاحب بخط خاص

یکم محرم ۱۲۹۳ھ روز شنبہ بوقت صبح نکاح محمد یعقوب باکراسن ساکنہ انبہٹہ کہ از زوج سابق منشی عبدالحق پسر مولوی محمد صابر دیوبندی بیوہ شدہ بود بمہر فاطمی (۱۵۰) در انبہٹہ منعقد گردید

ہاتف نے کہا زر دئے بہبود عہ کیا خوب ہوا نکاح ثانی

عہ اشارہ بتخرجہ عدد دال ۱۲ عہ اشارہ بتعمیہ عدد بارہ ۱۲

دو دختر و یک پسر از و تولد شده دختر اولیں برکت نام دو سالہ شدہ انتقال کردہ و یک پسر ہمراہش انتقال کردہ فرید الدین نام و یک دختر ام سلمہ نام باقی گذاشتہ۔

وفات جناب مولانا محمد قاسم صاحب بخط دیگر

واقعہ جانگزا و حشت افزا ۱۲۹۷ھ جمعرات کے روز وقت ایک بجے دوپہر کے جناب مولٰنا بالفضل اولٰنا جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نے انتقال فرمایا اور عمر ۴۹ سال کی ہوئی (شوال ۱۲۴۸ھ ہجری میں پیدائش اس آفتاب عالمتاب کی ہوئی) اور بعد مغرب دیوبند میں بجانب غرب مائل بشمال دفن کیا اور وہ جگہ قریب چار بیگہ کے وقف کی گئی۔

ولادت حضرت مولانا محمد قاسم صاحب بخط خاص

نام تاریخی خورشید حسین بود۔

انتقال صاحبزادہ مولانا محمد یعقوب صاحب بخط خاص

شب عید الضحیٰ ۱۳۰۱ھ بوقت نواخت یازدہ فرزندم مولوی حافظ محمد علاء الدین بعارضہ ہیضہ اسہال وقے بعد شدت مرض تا دہ روز انتقال نمود انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تولدا و در نانوتہ بماہ صفر ۱۲۸۵ھ شدہ دریں عمر لبت و چار سال حفظ قرآن نمود و کتب درسیہ تمام کردہ از مدرسہ دیوبند برسم دستار بندی کہ علامت فضل و کمال بود معزز شدہ دریں سال در دیوبند بریاض رضوان و در تکیہ شیخ لطف اللہ بجانب شرق بر چبوترہ زیریں مدفون شد۔ و دریں سال ۱۳۰۱ھ نظام الدین نام شش ماہہ فرزندم از بطن دختر مولوی محمد حسن صاحب آمنہ نام انتقال کرد۔

وفات زوجۂ ثانیہ جناب مولانا محمد یعقوب صاحب بخط خاص

چاردہم عید الضحیٰ ۱۳۰۱ھ زوجۂ ام بی اکرامن بہاں عارضہ اسہال وقے انتقال کردہ۔

Marfat.com

وفرزندش فریدالدین نام ہماں شب انتقال نمود وبست ودوم ربیع الاول از علاؤالدین حافظ جلال الدین بستم ذیقعدہ انتقال کردہ بعارضہ اسہال خون و پیچش و ایں سال عام الحزن شدہ۔

وفات جناب مولانا محمد یعقوب صاحب بخط دیگر

شب شنبہ یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۰۲ھ جناب مولوی محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ اچانک بعد فراغت نماز عشاء در ہیضہ مبتلا شدہ بیہوش شدند شب دوشنبہ قریب ایک بجے وفات از جہان فانی یافت قبر شریف اوشاں در مقام نانوتہ جانب شمال لب سڑک سہارنپور واقع باغ نو کہ اورا معین الدین پرورش کردہ است واقع شد انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایں واقعہ جانکاہ است واقعی ایں سال بہمہ وجوہ عام الحزن شد۔ چونکہ زوجہ معین الدین عائشہ نام بنت مولوی محمد منیر صاحب ۳ صفر سنہ ۱۳۰۳ھ وپسر محمد یامین نام بعمر ۳ سال و محمد زبیر بعمر ۱۰ ماہ انتقال کردہ شد یک اولاد محمد الیاس نام گذاشتہ بعمر چار سال۔

وفات دختر جناب مولانا محمد یعقوب صاحب بخط دیگر

روز منگل ۵ محرم سنہ ۱۳۲۶ھ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بوقت سہ پہر تین بجے عزیزہ فاطمہ کا انتقال ہوا بعد مغرب ساڑھے چھ بجے حضرت مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قبرستان متصل قبر تایا مولوی محمد احسن صاحب مرحوم میں دفن ہوئی چار ماہ متصل بامراض مختلفہ مریض رہی اولاد کچھ نہیں چھوڑی

Marfat.com

حصّۂ دوم علمیات

(یعنی فوائد علمیہ)

سند الکتب الحدیثیۃ بخط الغیر ؏

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال مخدومہ علماء الآفاق مولانا محمد اسحٰق الدھلوی المہاجر حصل لی اجازۃ الکتاب المستطاب صحیح البخاری وقراءتہ وسماعہ من الشیخ الاجل والحبر الاکمل الذی فاق بین الاقران بالتمییز اعنی الشیخ عبد العزیز وحصل لہ الاجازۃ والقراءۃ والسماع من والدہ الشیخ ولی اللہ بن عبد الرحیم الدھلوی وقال الشیخ ولی اللہ اخبرنا الشیخ ابوطاہر محمد بن ابراھیم الکردی المدنی قال اخبرنا والدی الشیخ ابراھیم الکوردی المدنی قال قرأت علی الشیخ احمد القشاشی قال اخبرنا احمد بن عبد القدوس ابوالمواہب الشناوی قال اخبرنا الشیخ شمس الدین محمد بن احمد بن محمد الرملی

؏ جاننا چاہئے کہ یہ سندیں جو اپنے اساتذہ سے جامعین کتب تک پہونچتی ہیں۔ اثبات احادیث کے لئے شرط نہیں کیونکہ ان کتب کی نسبت جامعین تک تواتر سے ثابت ہے۔ پھر اُن سے متن حدیث تک مفصل طرق مذکور ہیں جو ثبوت حدیث کے لئے کافی ہے اس طرح ان سندوں کا یا اجازت کا عطا ہونا روایت حدیث یا درس حدیث کے لئے شرعاً شرط نہیں۔ البتہ چونکہ عادۃً بدون استاد سے پڑھے ہوئے فن سے مناسبت نہیں پیدا ہوتی اس لئے کسی شیخ سے پڑھنا ضروری ہے لیکن اگر صرف مطالعہ کتب سے بھی بصیرت اور سلیقہ پیدا ہوجاوے گو ایسا کم ہوتا ہے لیکن اگر ایسا ہو جاوے تو پھر پڑھنا بھی شرط نہیں مگر احتیاط یہ ہے کہ اپنے سلیقہ کو کسی ماہر کے سامنے پیش کرکے اس سے مشورہ لے لے ؎

بنمائے بصاحب نظرے گوہر خود را عیسیٰ نتواں گشت بہ تصدیق خرے چند ۱۲ سو

عن الشیخ احمد زکریا بن محمد ابی یحییٰ الانصاری قال قرأت علی الشیخ الحافظ ابی الفضل
شہاب الدین احمد بن علی بن حجر العسقلانی عن ابراہیم بن احمد التنوخی عن ابی العباس
احمد بن ابی طالب الحجار عن السراج الحسین بن المبارک الزبیدی عن الشیخ ابی الوقت
عبد الاول بن عیسیٰ بن شعیب السجزی الہروی عن الشیخ ابی الحسن عبد الرحمٰن بن مظفر
الداودی عن ابی محمد عبد اللہ بن احمد السرخسی عن ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن مطر
بن صالح بن بشر الفربری عن مولفہ امیر المومنین فی الحدیث الشیخ ابی عبد اللہ محمد
بن اسمٰعیل بن ابراہیم البخاری رحمہ اللہ تعالےٰ۔

قال مخدوم علماء الآفاق الشیخ محمد اسحٰق ایضاً حصل لی اجازۃ الکتاب المستطاب
صحیح مسلم وقراءتہ وسماعہ من الشیخ الاجل والحبر الابجل الذی فاق بین الاقران
بالتمیز اعنی الشیخ عبد العزیز وحصل لہ الاجازۃ والقراءۃ والسماع من والدہ الشیخ
ولی اللہ الدہلوی وقال الشیخ ولی اللہ اجزنی بہ الشیخ ابو طاہر عن والدہ الشیخ ابراہیم
الکردی المدنی عن الشیخ السلطان بن احمد المزاحی قال اخبرنا الشیخ احمد السبکی عن
النجم الغیطی عن الزین زکریا عن ابی الفضل الحافظ ابن الحجر عن الصلاح بن ابی عمر المقدسی
عن علی بن احمد بن البخاری عن المؤید الطوسی عن ابی عبد اللہ الفراوی عن عبد الغافر
الفارسی عن ابی احمد محمد بن عیسیٰ الجلودی عن ابی اسحٰق ابراہیم بن محمد عن مؤلفہ
مسلم بن الحجاج رحمہ اللہ تعالےٰ۔

قال الشیخ ولی اللہ احمد بن عبد الرحیم اما سنن ابی داؤد فقرأت علی شیخنا ابی طاہر
قال قرأت علی والدی واجاز بقراءتہ علی القشاشی عن الشناوی عن الشمس الرملی
عن الزین زکریا اجزنا بہ عبد الرحیم بن فرات عن شیخہ ابی العباس احمد بن
محمد الجوخی عن الفخر ابی الحسن علی بن محمد بن احمد البخاری عن ابی حفص عمر بن محمد بن
طبرزد البغدادی سماعاً اجزنا بہ الشیخان ابو البدر ابراہیم بن محمد بن منصور
الکرخی وابو الفتح مفلح بن احمد بن محمد بن الدومی (منسوب الی دومۃ الجندل ۱۲) سماعاً
علیہما ملفقاً قالا اخبرنا بہ الحافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن ابی

Marfat.com

عمر القاسم بن جعفر بن عبد الواحد الهاشمی عن ابی علی محمد بن احمد اللؤلوی قال اخبرنا مؤلفه ابو داود سلیمان بن الاشعث السجستانی - واما الجامع الترمذی فقرأت علی ابی طاهر طرفا منه واجاز بسائره عن ابیه عن المزاحی عن الشهاب احمد بن الخلیل السبکی عن النجم الغیطی عن الزین زکریا عن العز عبد الرحیم بن محمد الفرات عن عمر بن الحسن المراغی عن الفخر بن البخاری عن عمر بن طبرزد البغدادی اخبرنا ابو الفتح عبد الملک بن عبد الله بن ابی سهل الکروخی اخبرنا القاضی ابو عامر محمود بن القاسم بن محمد الازدی اخبرنا ابو محمد عبد الجبار بن محمد بن عبد الله الجراحی المروزی اخبرنا ابو العباس محمد بن احمد بن المحبوبی المروزی اخبرنا ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورة بن موسیٰ الترمذی -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال مخدوم علماء الآفاق مولانا المولوی محمد اسحٰق رحمة الله علیه فی اسناد سنن النسائی اخبرنا واجازنا شیخنا واستاذنا الشیخ الاجل المحدث الشاه عبد العزیز الدهلوی بهذا الکتاب قال اجازنی بهذا الکتاب والدی الشیخ ولی الله بن عبد الرحیم المحدث الدهلوی قال اجازنی الشیخ ابو طاهر المدنی قال اجازنی الشیخ ابراهیم الکردی المدنی عن الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد بن عبد القدوس الشناوی عن الشیخ شمس الدین احمد بن محمد الرملی عن الشیخ الزین زکریا عن الشیخ العز عبد الرحیم بن فرات عن عمر المراغی عن الفخر بن البخاری عن الشیخ ابی المکارم احمد بن محمد اللبان عن الشیخ ابی علی حسن بن احمد الحداد عن القاضی ابی نصر احمد بن الحسین الکسار قال اخبرنا ابو بکر احمد بن محمد الدینوری عن الحافظ ابی عبد الرحمٰن احمد بن شعیب النسائی -

قال الشیخ ولی الله احمد بن عبد الرحیم الدهلوی اما سنن ابن ماجه فقرأت علی ابی طاهر روایته عن ابیه عن القشاشی عن الشناوی عن الشمس الرملی عن الزین زکریا عن الحافظ ابن حجر عن ابی الحسن علی بن ابی المجد الدمشقی عن ابی العباس الحجار عن انجب بن ابی السعادات اخبرنا ابو زرعة عن ابی منصور محمد بن الحسین بن احمد المقومی

Marfat.com

القزوینی اجزنا ابوطلحة القاسم بن المنذر الخطیب حدثنا ابو الحسن علی بن ابراهیم
القطان قال اجزنا مؤلفه ابو عبد الله محمد بن یزید المعروف بابن ماجه القزوینی
قال الشیخ الشهیر العلامة العدیم النظیر مولی علماء الآفاق الشیخ عبد العزیز الدهلوی
اما کتاب الحصن الحصین فقد اجزت للشیخ ابی سعید الفاروقی المجددی نسباً وطریقةً
وانا سمعت الکتاب المذکور بقراءة اخی الشیخ محمد علی والدی الاستاذ الشیخ ولی الله
احمد بن الشیخ عبد الرحیم الدهلوی قال الاستاذ الماجد یعنی الشیخ ولی الله اجازنی
به الشیخ ابوطاهر ابن الشیخ ابراهیم المدنی عن ابیه عن القشاشی عن الشناوی عن الشمس
الرملی عن الزین زکریا عن الحافظ تقی الدین محمد بن محمد بن فهد الهاشمی المکی عن مؤلفه
ابی الخیر محمد بن محمد الجزری الشافعی ۔ واما دلائل الخیرات فقد اجزت
ایضا للشیخ ابی سعید الموصوف واجازنی والدی الشیخ ولی الله احمد قال اجزنا
به شیخنا ابوطاهر عن الشیخ احمد النخلی عن السید عبد الرحمن الادریسی الشهیر
بالمحجوب عن ابیه احمد عن جده محمد عن ابی جده احمد عن مؤلفه السید
الشریف محمد بن سلیمان الجزالی رحمه الله تعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال الشیخ الاجل مولانا المولوی محمد قاسم النانوتوی انه قال شیخی واستاذی
قدوة العلماء مقتدی الفضلاء صاحب البرکات مولانا عبد الغنی بن قطب الوقت
الحافظ ابی سعید النقشبندی انه قال الشیخ العلامة وحید العصر فرید الزمان
الشیخ محمد عابد السندی اروی عن مولانا الامام الربانی الشیخ یوسف بن محمد
بن علاء الدین المزجاجی عن والده الشیخ محمد عن والده الشیخ علاء الدین عن الشیخ
عبد الله بن سالم البصری والشیخ احمد النخلی والشیخ حسن العجمی والشیخ ابراهیم الکردی
وقال مولانا المولوی محمد قاسم فکل اسناد اذکره سرداً فیما بعد فهو من اهل
هذه الشیوخ الاربعة هکذا ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یروی الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری الشافعی المکی عن الشیخ محمد بن الشیخ علاء الدین البابلی المصری الشافعی فیروی عنہ صحیح البخاری سماعاً منہ فی المسجد الحرام بروایۃ لہ عن ابی النجا سالم بن محمد السنھوری وھو یرویہ عن خاتم الحافظ النجم محمد بن احمد بن علی الغیطی عن شیخ الاسلام ابی یحیی زکریا بن محمد الانصاری عن حافظ العصر شھاب الدین احمد بن حجر العسقلانی عن الاستاذ ابراھیم بن احمد التنوخی عن ابی العباس احمد بن ابی طالب الحجار عن الحسین بن المبارک الزبیدی (بفتح الزاء) الحنبلی عن ابی الوقت عبد الاول بن عیسی بن شعیب السجزی (بکسر السین المھملۃ والزاء) الھروی عن ابی الحسین بن عبد الرحمن بن محمد بن مظفر بن داود الداودی عن ابی محمد بن عبد اللہ بن احمد السرخسی عن ابی عبد اللہ محمد بن یوسف بن مطر بن صالح بن بشر الفربری عن امیر المومنین فی الحدیث المجتھد الناقد الامام الحبر الکامل ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری بن ابراھیم بن المغیرۃ بن بردزبۃ (معناہ بالفارسیۃ الزراع ۱۲) الجعفی تغمدہ اللہ تعالی برحمتہ ورضوانہ واسکنہ فسیح جنانہ۔ واما صحیح مسلم فرواہ الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری عن الشیخ محمد البابلی المذکور عن ابی النجا سالم السنھوری عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن الحافظ ابی نعیم رضوان بن محمد العقبی عن ابی الطاھر محمد بن محمد بن عبد اللطیف بن الکویک عن ابی الفرج عبد الرحمن بن عبد الحمید بن عبد الھادی الحنبلی عن ابی العباس احمد بن عبد الدائم النابلسی عن محمد بن علی صدقۃ الحرانی عن فقیہ الحرم ابی عبد اللہ بن الفضل بن احمد الفراوی عن ابی الحسین عبد الغافر بن محمد الفارسی عن ابی احمد محمد بن عیسی الجلودی النیسابوری عن ابراھیم بن محمد بن سفیان عن مولفہ ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری واما السنن لابی داود فیرویھا عن الشیخ محمد البابلی المذکور عن سلیمان بن عبد الدائم عن الجمال یوسف بن زکریا عن والدہ

عن عبد الرحیم بن الفرات عن ابی العباس احمد بن محمد بن الجوخی عن الفخر علی بن احمد
بن البخاری عن ابی حفص عمر بن محمد بن معمر بن طبرزد البغدادی عن الشیخین ابراہیم
بن محمد بن منصور الکرخی وابی الفتح مفلح بن احمد بن محمد الرومی کلاہما عن ابی بکر
احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی عن ابی عمر القاسم ابن جعفر بن عبد الواحد
الہاشمی عن ابی علی محمد بن احمد اللولوی عن ابی داود سلیمان بن الاشعث السجستانی
واما الجامع الکبیر للترمذی فیرویہ عن الشیخ محمد البابلی عن النور علی بن
یحیی الزیادی عن الشہاب احمد بن محمد الرملی عن الزین زکریا بن محمد عن العز
عبد الرحیم بن محمد بن الفرات عن ابی حفص عمر بن حسین المراغی عن الفخر بن البخاری
عن عمر بن طبرزد البغدادی عن ابی الفتح عبد الملک بن ابی سہل الکروخی (بفتح
الکاف وضم الراء) عن القاضی ابی عامر محمود بن القاسم الازدی عن ابی محمد عبد الجبار
بن محمد بن عبد اللہ بن الجراح الجراحی المروزی عن الحافظ الحجۃ ابی عیسی محمد بن عیسی
الترمذی **واما السنن** الصغری للنسائی فیرویہا عن الشیخ محمد البابلی عن الشہاب
احمد بن خلیل السبکی وابی النجا سالم بن محمد عن النجم محمد بن احمد عن زکریا عن الزین
رضوان بن محمد عن البرہان ابراہیم بن احمد التنوخی عن ابی العباس احمد بن ابی طالب
الحجار عن ابی طالب عبد اللطیف بن محمد بن علی القبیطی عن ابی زرعۃ طاہر بن محمد بن
طاہر المقدسی عن ابی محمد عبد الرحمن بن احمد الدونی عن احمد بن الحسین الکسار عن
ابی بکر احمد بن محمد بن اسحق ابن السنی الدینوری عن الحافظ ابی عبد الرحمن احمد
بن شعیب النسائی۔ **واما السنن** لابن ماجۃ فیرویہا عن الشیخ محمد البابلی عن
البرہان ابراہیم بن ابراہیم بن حسن اللقانی وعلی بن ابراہیم الحلبی عن الشمس محمد
بن احمد الرملی عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن ابی الفضل احمد بن حجر العسقلانی
عن ابی العباس احمد بن عمر بن علی البغدادی اللولوی عن الحافظ ابی الحجاج
یوسف بن عبد الرحمن المزی عن شیخ الاسلام عبد الرحمن بن ابی عمر بن قدامۃ
المقدسی عن الامام موفق الدین عبد اللہ بن احمد بن قدامۃ عن ابی زرعۃ

Marfat.com

طاهر المقدسی عن الفقیہ ابی منصور محمد بن الحسین بن احمد المقدسی القزوینی عن ابی طلحۃ القاسم بن عبد المنذر الخطیب عن ابی الحسن علی بن ابراهیم بن سلمۃ القطان عن الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی - **واما سنن الدارمی** فیرویہ عن الشیخ البابلی المذکور عن الشیخ محمد الحجازی الواعظ وسالم بن محمد کلاهما عن الغیطی عن ابی الکمال محمد بن حمزۃ عن ابی الفضل احمد بن حجر عن ابی اسحق التنوخی عن ابی العباس الحجازی عن ابی النجا عبد اللہ بن عمر اللیثی عن ابی الوقت عبد الاول بن عیسی السجزی عن ابی الحسن عبد الرحمن بن محمد الداودی عن ابی محمد عبد اللہ بن احمد السرخسی عن ابی عمر بن عیسی بن السمرقندی عن مولفہ الحافظ ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی **واما السنن** للدارقطنی فیرویہ عن الشیخ المذکور عن ابی بکر بن اسمعیل الشغوانی عن الجمال بن زکریا عن والدہ عن الاستاذ ابی الفضل بن حجر بدر الدین محمد بن محمد بن قوام عن احمد بن طالب الحجار عن ابی الحسن محمد بن احمد بن عمر القطیعی عن ابی الکرم المبارک بن حسن السهروردی عن ابی الحسن محمد بن علی بن المهتدی باللہ عن مولفہ الحافظ علی بن عمر الدارقطنی **واما الحدیث المسلسل بالاولیۃ** فیرویہ عن الشیخ محمد البابلی وهو اول حدیث سمعہ منہ عن الشهاب احمد بن السنبلی عن الجمال یوسف بن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن الجمال ابراهیم بن علی بن احمد القلقشندی عن السند الشهاب احمد بن محمد بن ابی بکر المقدسی عن الصدر محمد بن محمد بن ابراهیم المیدومی عن ابی الفرج عبد اللطیف بن عبد المنعم الحرانی عن الحافظ ابی الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی عن ابی سعید اسماعیل بن ابی صالح احمد بن عبد الملک النیسابوری عن ابیہ ابی صالح عن ابی طاهر محمد بن محمد المحمش الزیادی عن ابی حامد احمد بن محمد بن یحیی بن بلال البزاز عن عبد الرحمن بن بشر بن الحکم النیسابوری عن سفیان بن عیینۃ عن عمرو بن دینار عن ابی قابوس مولی عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الراحمون یرحمهم

Marfat.com

الرحمن تبارک وتعالی ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء **واما الموطا**
لامام دار الهجرة مالک بن انس بروایة یحیی بن یحیی الاندلسی فیرویه الشیخ
عبد الله بن سالم البصری عن الشیخ البابلی عن الشیخ سالم السنهوری عن النجم محمد بن
احمد الغیطی عن الشرف عبد الحق بن محمد السنباطی عن البدر الحسن بن محمد بن ایوب الحسینی
النسابة عن ابی محمد الحسن النسابة عن ابی عبد الله محمد بن جابر الوادیاشی عن ابی محمد
عبد الله بن محمد بن هارون القرطبی عن القاضی ابی القاسم احمد بن یزید القرطبی
عن محمد بن عبد الرحمن بن عبد الحق خزرجی القرطبی عن ابی عبد الله محمد بن فرج مولی
ابن الطلاع عن ابی الولید یونس بن عبد الله بن مغیث الصفار عن ابی عیسی یحیی بن
عبد الله بن یحیی بن یحیی عن عبید الله بن یحیی بن یحیی عن یحیی بن یحیی اللیثی عن امام
دار الهجرة مالک بن انس وکذلک یرویه الشیخ عبد الله بن سالم البصری عن الشیخ
البابلی من روایة ابی مصعب الزهری عن الزین عبد الرؤف المناوی (لم احققه
١٢) عن النجم محمد بن احمد عن شیخ الاسلام زکریا الانصاری عن الاستاذ ابی
الفضل بن حجر عن مریم بنت احمد بن محمد الاذرعی عن یونس بن ابراهیم الدبوسی
عن الحسن بن المغیرة عن الحافظ ابی الفضل بن ناصر عن ابی القاسم بن مندة عن
ابی علی زاهر بن احمد السرخسی عن ابی اسحق ابراهیم بن عبد الصمد الهاشمی عن ابی
مصعب الزهری عن الامام مالک رحمه الله تعالی **واما مسند الامام**
ابی حنیفه للحارثی فیرویه الشیخ عبد الله بن سالم البصری عن الشیخ البابلی عن الشهاب احمد
بن محمد السنبلی الحنفی عن الجمال یوسف بن زکریا عن والده عبد السلام بن احمد
البغدادی عن الشرف ابی الطاهر بن الکویک عن ام عبد الله زینب بنت الکمال
المقدسیة عن عجیبة بنت الحافظ ابی بکر الباقداری عن ابی الخیر محمد بن احمد
الباغیان عن ابی عمرو عبد الوهاب بن ابی عبد الله عن محمد بن اسحق بن محمد بن
یحیی بن مندة عن مخرجه الامام ابی محمد عبد الله بن محمد بن یعقوب الحارثی قال
الشیخ العلامة وحید العصر فرید الزمان الشیخ محمد عابد السندی شیخنا واستاذنا

قدوة العلماء ومقتدى الفضلاء صاحب البركات مولانا عبد الغنى ابن قطب الوقت
الحافظ ابى سعيد النقشبندى اروى عن مولانا الامام الربانى الشيخ يوسف
بن محمد بن علاء الدين المزجاجى عن والده الشيخ محمد عن والده الشيخ علاء الدين
عن الشيخ عبد الله بن سالم البصرى والشيخ احمد النخلى والشيخ حسن العجيمى والشيخ
ابراهيم الكردى واروى صحيح البخارى عاليا جدًا عن امام المحدثين وخاتم المحققين
الشيخ صالح بن محمد العمرى المسوفى الشهير بالفلانى عن شيخه المعمر المحقق محمد بن
محمد بن سنة العمرى الفلانى عن الشيخ احمد العجل عن قطب الدين محمد بن احمد النهروالى
مفتى مكة عن ابى الفتوح نور الدين احمد بن عبد الله بن ابى الفتوح الحافظ الطاوسى
عن بابا يوسف الهروى المشهور بسه صد ساله اى المعمر ثلاثمائة سنين عن محمد بن
شاذبخت الفرغانى المكنى بابى عبد الرحمن عن ابى لقمان يحيى بن عمار بن مقبل بن
هاشان الختلانى وكان عمره مائة وثلاثا واربعين سنة وهو احد الابدال
بسمرقند وقد سمع صحيح البخارى جميعه على الامام محمد ابن يوسف بن مطر بن صالح
بن بشر الفربرى المكنى بابى عبد الله عن مولفه امام المحدثين الحافظ الحجة ابى عبد الله
محمد بن اسمعيل البخارى رحمه الله تعالى فيكون بينى وبين الحافظ البخارى تسعة
انفس فيقع لى ثلاثياته بثلاثة عشر وهذه الطريقة لم تتصل الى الكرهين الا مع اشياخ
اشياخ مشايخنا كالشيخ المعمر عبد الله بن سعد الله اللاهورى وهذه الطريقة
لم تبلغ الحافظ ابن حجر ولا السيوطى لانهما كانا بمصر والحافظ ابو الفتوح من رجال الثمانمائة
كان بابرقوة مدينة بخراسان العجم وكان موصوفا بالصلاح **ويروى الختلانى**
المذكور عن ابى اسحق ابراهيم بن عبد الصمد الهاشمى عن ابى مصعب عن مالك الامام
المشهور موطاه والشيخ محمد بن محمد بن سنة يروى عن مولائى الشريف محمد بن عبد الله
الولانى المكنى بابى عبد الله عن الشيخ محمد بن محمد بن خليل عرف بابن اركماش الحنفى
عن الحافظ ابن حجر العسقلانى مولف فتح البارى شرح البخارى وغيره (لم احقق عدة كلمات
من سند المسند ابى حنيفة رح صورة الاجازة التى كتبها مولانا عبد الغنى لمولانا محمد قاسم رح)۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ اولاً و اخراً والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وصفیہ دائماً وسرمداً وعلیٰ اٰلہ واصحابہ ابداً ابداً اما بعد فاقول وبعون اللہ اصول واحول وانا اضعف عباد اللہ القوی عبد الغنی بن ابی سعید المجددی الدہلوی ان الاخ الصالح الکا[مل] محمد قاسم اصلح اللہ شانہ واکمل عیانہ قد قرأ علی الصحیح لابی الحسین مسلم بن حجاج القشیری النیسابوری وجامع ابی عیسیٰ الترمذی الا القلیل من الکتابین فانہ سماع غیرہ والثلث الاخر من صحیح البخاری بالقراءۃ والسماع وموطا مالک بن انس سمع بعضہ بقراءۃ ابن اخی المولوی مظہر وتفسیر الجلالین قرأ علی فلما رأیت تاھلہ لدراسۃ الحدیث لکمال فطانۃ وتمام ذہانتہ مع صلاحیۃ الحال فی الاعمال والاقوال والافعال اجزت لہ ماتیسر لی من حصول الاجازۃ من والدی ومرشدی عن الشیخ عبد العزیز المحدث رحمۃ اللہ علیہما وکذلک حصل لی الاجازۃ من محدث دار الہجرۃ الشیخ عابد السندی فانی قرأت علیہ البخاری وسمعت منہ الی کتاب الغسل واجاز ببقیۃ الکتب وسمعت علی المناسک لمہاجر الشیخ محمد اسحٰق رحمہ اللہ تعالیٰ البخاری والترمذی وغیرہما۔

(صورۃ الخاتم: واللہ الغنی وانتم الفقراء) ھذہ لالی التی کتبت قبل ۱۲) صورۃ ماخط شیخ شیخنا لشیخنا ۔

بعض مسائل تصوف (بخط خاص)

طلب ۔ یکے آن است کہ کسے لذت چیزے دریافت بعد آں درپے آں شد کہ تجدید آں لذت وقتاً فوقتاً نماید ۔ دوم آن است کہ میلے او بچیزے بے دریافت حال او در دل او آمدہ چنانکہ تشنہ را ہر دم بسوئے آب کشش است ہمچناں دلش آں سو خواہی می کشد اول را شوق و ذوق می نامند وثانی را طلب ومیل وکشش گویند طلب ۔ آں است کہ یکے را می بیند کہ بہ میخانہ می رسد وشراب می کشد و در گل ولائی می افتد و آبرو برباد میدہد مردم بروی خندند وطفلان سنگ می زنند واو ہیچ باکے از وی نمی کند

بدلش میل آں چیز شود کہ البتہ می چیزے لذت دارست در پے آں افتد و خواہد کہ ایں میل وطلب در دلش ہم پیدا شود و درساماں و ادراک آں طلب شود۔

ہوس طلب ۔ آن است می داند چیزے را کہ لذیذ است و تصدیق می کند دلش اما ہمت او در طلبش نمی ایستد و خود را یا کمتر یا او را چناں برتر میداند کہ قوت خود را در ادراک آں کافی نمی داند دلش میخواہد کہ بکدام وجہ ہمتش قوی شود و طلب آں معنی دامن دلش گیرد اما درساماں ادراک آں تقاعد می کند۔

ہوس ۔ مردم را مشغوف کارے بینی آرزو کنی کہ مرا ہم حاصل آید اما برائے نپوئی در دست و پائے نزنی۔

طلب ہوس ۔ میخواہی کہ مرا ایں چنیں تصدیق شود کہ آرزوئے آں کار درست توانم کرد و خیال خام توانم پخت و در پے ساماں آں خیال اگر توانی قدمے زنی۔

ہوس ہوس ۔ کسے آرزو می کند کہ آرزوئے کارے بدلم درست گردد اما نہ در پے ساماں آں شود نہ خود را لائق آں کار داند و نہ آں کار را لائق خود فہمد و ہر چند خواہد اما ہمتش تقاعد می کند ایں اضعف مراتب است چنانکہ طلب اقوی است از جملہ

حساب صاع کا جو رمضان ۱۲۸۹ھ میں کیا (بخط غیر)

در مختار میں ہے کہ صاع وہ برتن ہے جس میں ایک ہزار چالیس درہم وزن کا ماش یا مسور سما وے۔ اور وزن درہم کا نواب قطب الدین خاں دہلوی مرحوم نے تین ماشے ایک رتی اور ایک پانچواں حصہ رتی کا مظاہر حق ربع ثانی میں نصاب زکوٰۃ کے بیان میں لکھا ہے جب اس طرح پر حساب کیا تو ایک ہزار چالیس درہم کے تین ہزار دو سو چھتر (۳۲۷۶) ماشے ہوئے اور اُس کے دو سو تہتر تولے ہوتے ہیں اور چالیس[ع] تولہ کا سیر خام نانوتہ میں تحقیق ہوا تو اس

ع چالیس تولے کا سیر خام الخ ۔ اور احقر نے تحقیق کیا تو ۸۸ روپیہ کا سیر پختہ ضلع سہارنپور و مظفرنگر میں ہوتا ہے اور نصف صاع اس سیر سے ڈیڑھ سیر ڈیڑھ چھٹانک یعنی دو سو اسی (۲۸۰) روپیہ بھر ہوتا ہے بحذف کسر ایک چونی کے اور رنبری بنی اسی کے سیر سے پونے دو سیر ہوا یہ تو گندم کا حساب ہے اور جو وغیرہ جو ایک صاع (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

حساب سے چھ سیر آدھ پاؤ آٹے اور نصف صاع تین سیر اور ایک چھٹانک خام ہوا فقط

حصۂ سوم عشقیات

(یعنی تصوف و رقاق)

قصیدہ لامیہ عــه اندکے بخط غیر و اکثر بخط خاص تا ہمیہ با دخال غایت

در مدح حضرت حاجی صاحب رح

زندگی اپنی ہے کہ خواب و خیال | کہ ہر آن اک نیا ہے حال | اکصورت رہی نہ ایکنے مال | تبدل صدا رہی اشکال
کبھی خورسند شادماں ہوا | کبھی غم کا رہا کیا پامال | کبھی مالوف طبع لہو و لعب | کبھی مانوس دل خیال محال
کبھی مضطر کہ پاؤں کب مطلوب | کبھی پابوس ہو کے محو خیال | کبھی سوز دروں ہے شعلہ نمط | چشم فوارہ سال کبھی سیال
ہیں کبھی پاؤں راہ عشق میں تیز | کبھی دشوار سانس کی بھی چال | کبھی مانوس طالب مجمع | کبھی وحشی بطرز چشم غزال
خاک چھانی ہے کوہ و صحرا میں | کیا حقیقت کہے صبا و شمال | کبھی مشرق میں گاہ مغرب میں | کبھی تھا میں جنوب گاہ شمال
ایسے گاہے ہوئی شگفتہ طبع | ایسے گاہے نہ دل ہوا خوشحال | دل پژمردہ کیا شگفتہ ہو | تن کاہیدہ خود ہی مثل خلال
اب تلک یوں گذر گئی گمنام عـــه | دیکھیئے آگے کیا ہووے مآل | کوئی سامان دین کا نہ بنا | پایا دنیا میں بھی نہ جاہ نہ مال
شکر ہے سیکڑوں سے بہتر ہوں | اب بھی جیسا بھلا برا ہے حال | صبح کی کلفتیں مٹیں دل کی | شام کو ملگیا جو روٹی دال

واجب ہوتا ہے وزن میں اس کا مضاعف نہیں ہے جیسا کہ عام طور سے اس غلطی میں ابتلا ہے بلکہ جس برتن میں اتنا گیہوں سما جاوے اوس برتن کو دوبارہ بھر کر دیا جاوے خوب سمجھ لو اور یاد رکھو ۱۲ سواد عــه قولہ قصیدہ لامیہ الخ۔ یہاں سے مخمس بر مثلث کے قبل تک جس قدر کلام ہے اُس سے جو کچھ پستی اور ہیچی اور شکستگی اور خستگی اور حیرت اور حسرت برستی ہے جس سب کا نشا افتقار اور فنا اور تواضع ہے اور جسکو پڑھکر جگر پاش پاش ہوا جاتا ہے اُس کو دیکھکر عبرت ہوتی ہے کہ جب اکابر کی یہ کیفیت ہے تو ہم نہید ستوں کا کیا حال ہونا چاہیئے برخلاف اس کے ہم لوگ عجب و پندار و کبر و دعوئے کمال میں مبتلا ہیں فالحذر الحذر ۱۲ سود

عــه تخلص مولانا ۱۲

Marfat.com

پیٹ بھر کر جو سو رہا خوش ہے
مال اتنا کہ جس سے ہو خور و نوش
آرزو ہے کہ طالب معنی
جلوۂ حسن ہووے آنکھوں میں
درد دل کی ہوس رہے دائم
ذوق اور شوق درد کا طالب
کام سے اپنے اُن کو ہووے کام
جوش پیدا ہو انکی باتوں سے
دل سوزاں میں شعلۂ غم ہو
نہ برائی بھلائی کا مذکور
ہووے ظاہر میں جبہ و تسبیح
کہیں ہوتے ہیں نام کے طالب
وہ طرح جسمیں کوئی آن پھنسے
دین کے کام میں بہانے سو
پیچ سے انکے خلق کو تو بچا
کیا تو کہتا تھا کیا تو کہنے لگا
ملک اُس کا وسیع اور کم ہے
بیکراں دیکھ عالم ملکوت
آسمان و زمین و ابر و ہوا
خواہ تفصیل سے نگہ کیجے
اُنکو تسخیر حکم طبع نہ کہہ
سب ہے صامت ہیں اور تو ناطق ہے
عقل ہر جائی کام کی ہے چیز

بادشہ اپنا گو کہ ہے کنگال
جاہ یہ خلق کا نہ ہوں پامال
رہوں - رہزن نہ ہو مجھے خط و خال
اُس سے مکشوف ہو حقیقت حال
نہ کرامت طلب مقام نہ حال
یہ نہیں محفلوں میں کھیلو حال
کوئی مہدی ہو یا کوئی دجال
ہر سخن جیسے آگ پر ہو رال
چشم گریاں کا شمع کا سا حال
نہ بری اور بھلی کی قیل و قال
اور باطن میں اور کچھ احوال
یعنی مشہور ہو دیں اہل کمال
ہاتھ کچھ آئے انکی ہو وہ چال
کار دنیا میں کم سے کم کی سنبھال
چال بیڈھب ہے اُس سے سب کو سنبھال
تیری تمہید کا یہی تھا آل
یہ زمین آسمان بحار و جبال
اُنکی تسبیح و ذکر کر تو خیال
سب مکان و زمان اور مہ و سال
دیکھیے سب کو یا کہ بالاجمال
دور کر دل سے اسمیں سب اشکال
پر ہوئی عقل تیرے حق میں عقال
بڑھکے ہیں عقل سے وہ گر جوال

آفریں تجھکو ہمت کوتاہ
مجکو کافی ہے اس سے زیادہ کیجی
صورت خوش ہے ذوق ہووے اگر
عشقبازی مرا ہے پیشہ
نہ وظیفہ نہ جبہ و تسبیح
کام عشاق کا ہے جانبازی
پشت پا مارتے ہیں دنیا پر
سینہ جوشاں ہو دیگ کی مانند
انکا باطن ہو جیسے موتی صاف
یہ نہیں ہو ویں صورت مہدی
دین کی آڑ طالب دنیا
کشف و اشراق اور خوارق کو
دین چھوڑا کہ یہ ملامت ہے
ان بزرگوں سے ہو خدا کی پناہ
چھوڑ گمنام اس بکھیڑے کو
انکو سمجھے خدا - خدا پرونبی
اُس کی دریائے بیکراں قدرت
کوہ و صحرا و وحش و طیر تمام
تابع حکم اُسکے ہیں کیونکر
ایک ہی رنگ کے ہیں سب پابند
طوع سے اپنی ہیں طاعت میں
عقل کو صرف معرفت میں کر
احولی چھوڑ چشم بینا کھول

طالب جاہ ہوں نہ طالب مال
نہ ہوس ہو نہ آوے دل میں خیال
یہ نہ ہووے کہ جی کا ہو جنجال
عشق میں ہو جو کچھ ہو میرا کمال
نہ مصلے نہ ذکر نے اشغال
اور سارے بکھیڑے خواب و خیال
اُنکی مالوف طبع کب ہو یہ زال
جسکے آگے نہ رعد ہو کچھ مال
انکا ظاہر نہ ہووے صید کا جال
اور باطن ہو غیرت دجال
ترک ظاہر میں دل میں خواہش مال
کرکے ظاہر بنائیں خلق کا جال
چاہی دنیا کہ ہے یہ ستر حال
یا رب ان سے کسیکو کام نہ ڈال
طبع نازک کو اس سے ہووے ملال
اُس کی قدرت ہدایت اور ضلال
اُسکا بے انتہا جلال و جمال
خشک و تر بحر بر صبا و شمال
سوچ اسمیں نکال بال کی کھال
ایک ہی ڈھنگ سب کے ہیں احوال
اپنی رغبت سے ہیں سب جوال
عمر بیہودگی میں یوں مت ڈال
یعنی تصحیح کر غلط ہے خیال

Marfat.com

بادشہ ہے جو ہووے کمبل پوش
وہ گدا ہے جو اوڑھتا ہے شال

ہوگیا اشتباہ صورت کا
مشتبہ ہوگئے ہیں شیر و شغال

کیا بلا حل ہوا ہے آب شیریں
آب حیوان ہے کسطرح نبال

کب تلک تو رہیگا ظاہر میں
تونے دیکھے نہیں ہیں اہل کمال

چال ڈھال اُن کی اور ہی کچھ ہے
یعنی جو انبیا کی چال اور ڈھال

پسر نوح جب ہوا نا اہل
نہ گنا اُسکو حق نے اُنکی عیال

اصل ہے اتباع اس رہ میں
یہی تفصیل اور یہی اجمال

ہیں جنید زمان و شبلی وقت
خصلتیں اُنکی انبیا کی خصال

دیکھ قرآن اور حدیث کو پھر
اس کسوٹی پہ کس لے اُنکے حال

ایسے ذاتی دئے ہیں حق نے کمال
کہ نہیں اُن میں جائے استکمال

ظاہر و باطن اتباع نبی
راہ سنت پہ ہے قیام کمال

ہاں سراپا وہ شرع کی صورت
طرز احسان اُنکا حسب حال

معدن فیض ہے کلام اُن کا
ہادی راہ حق ہے اُنکا مقال

اُنکی صحبت ہے جیسے پارس ہو
اُن کی خدمت ہے کیمیا کی مثال

ذات پاک اُن کی سایۂ حق ہے
جیسے ہووے وہ سایۂ اجلال

جیسے ہو جائے اک نظر اُن کی
عشق مولا سے ہو وہ مالامال

خاک در اُنکی کحل چشم ملک
لیکے گمنام اپنی آنکھ میں ڈال

جسکو ہووے نصیب وہ دیدار
جسکی آنکھوں میں چھپا اُنکا جمال

اصل اُنکی خدا نے نور سے کی
آدمی کی گر اصل ہے صلصال

اسلئے ہے فروتنی اُن کی
تاکہ رحمت کا ہو ادھر کو ڈھال

کیمیا کیا وہ رشک پارس ہو
اُسکا چھٹتیں کام ہو فی الحال

وصف میں اُن کی وہ پڑھوں مطلع
داد دا سکے کہدیں اہل کمال

مصدر الفضل معدن الاحسان
منبع العلم منقطع الامثال

جسکو جوہر کہیں وہ ہے پتھر
جسکو دیکھیں حجر وہی ہے لال

جسکو ہووے نگاہ کا نقصان
ایک ہی سوجھے اُسکو بدر و ہلال

روکہ جسکا نہیں ارنڈ ہے روکہ
غیرت آبنوس غیرت سال

اُسکے ہے دیکھنے کی آنکھ ہی اور
اُنکی پہچان کب ہے یہ خط و خال

جو دُر یں حق ہے ہیں وہی عالم
وارث انبیا اور اُن کی آل

سگ اصحاب کہف ساتھ رہا
اُسے دیکھ اُسکا کیا ہوا اقبال

تونے دامن پکڑ لیا اُن کا
ایک عالم پہ جنکے ہیں افضال

ہیں یہ مردان مرد اس رہ کے
قدرت حق کے حق میں استدلال

حجۃ اللہ خلق میں ظاہر
ذات ہے اُنکی منتہائے کمال

فرق پائیگا کچھ نہیں اُن میں
نہ مخالف ہوں انکا حال اور قال

مجتنب لیئے اہل بدعت سے
اپنی خدمت سے اُنکو دیویں نال

ہے جو عالم کی اک کتاب کمال
ہیں وہ اُسکے براعت استہلال

قطب اور غوث اُنکے ہیں طالب
خادم اُنکے ہیں فرد اور ابدال

پارس اور کیمیا کا ہے مذکور
دور آداب اہل حق کے کمال

طالب حق کے حق میں ایسا ہو
جیسے پیاسے کے حق میں آب زلال

اُنکے سایہ سے ہے جہاں کو بقا
دور سایہ سے اُنکے خوف زوال

اللہ اللہ مرتبہ اُن کا
اللہ اللہ اُن کا جاہ و جلال

نقد ہے اُس کو معرفت حق کی
اور شہود خدائے ذو الاجلال

ہیں وہ میزاب رحمت حق کے
آب رحمت کی ہے اُدھر نیال

اُنکا تابع تو تابع حق ہے
یہ کسوٹی ہے اور یہ ٹکسال

ہر کہیں ہوتے ہیں کہیں ایسے
ایسے ملتے ہیں لوگ خال ہی خال

مظہر اللطف ملجا الآمال
منبع الجود مطلع الافضال

اُنکا ملتا نہیں ہے کوئی شبیہ
اُنکا پیدا نہیں ہے کوئی مثال

Marfat.com

رہ باریک یعنی علم و عمل / وہاں جما اُنکا پائے استقلال
نہیں تلوین ہوگئی تمکین / بنگیا مہر جو تھا بدر و ہلال
جسکو لذت ملی ہے باطن کی / اُسکی ظاہر پہ پھر نہ ٹپکے رال
راہ باطن میں جو کوئی اشکال / ہمت عالی اُسکی ہے حلاّل
یادگار سلف وہ فخر خلف / عید روز اُنکی غرۂ شوال
آپکا فیض ہے نہار ہدے / روضئہ مار نہرہا سلسال
اور گئے جتنے تھے خیال تباہ / چلدئے جو خیال تھے بطاّل
حیرت جہل و ظلمت حیرت / دور ہو کھل گیا حقیقت حال
آپکے فیض لطف سے ہی ہوئے / طالبونکو نصیب وہ احوال
یہاں منقفت نہ کچھ مجاہدہ تھا / جس سے گھر بسر ہو گئے نہال
تیری بیفائدہ تمام تلاش / شرق و مغرب جنوب و شمال
کیوں تو پھرتا ہے یوں خدائی خوار / بیٹھ اُس آستانہ پہ ہوش سنبھال
ہیں بجا وا ایسے لوگ عالم کے / تیغ آفات کے لئے ہیں ڈھال
دور ہوتی ہیں ہو جو کچھ کہ بلا / ہو وبا دور دور ہووے کال
دیکھ یہ لطف عام اے گمنام / دست کوتاہ آستیں سے نکال
باطنی گر نہیں ہے تجھ میں نور / ظاہری گر نہیں ہے تجھ میں جمال
فقر اور احتیاج باطن میں / اور ظاہر میں سیکڑوں ہیں وبال
ہے ترقی مری تنزل میں / مہر کا ارتفاع جیسے زوال
مجکو ہر سمت سے ہے دوربینی دور / نہیں سنتا کہیں تعال تعال
دیکھکر یہ ترقی معکوس / آگے بڑھنے کی کیا رہی ہے مجال
آستانہ پہ کھینچ لو اپنے / پاشکستہ ہوں اور بے پر و بال
جو تھے اپنے وہ خیرخواہ نہیں / غیر ہوتے نہیں ہیں خیر سگال
کچھ تو ہو جائے مہر حق امداد / میرا خالی پھرے نہ دست سوال

مدح ممدوح کی جو ہو زینت / آپکی مدح زینت اقوال
ذات سے اُنکی حق ہوا ظاہر / نہیں باطل کو حاجت ابطال
ہو وے مشہود جبکہ عیاں و خبر / اُنکو حاجت نہیں ہے استدلال
علم میں جیسے حضرت جبریل / خیر میں جیسے حضرت میکال
تابع حق ہیں ماحی بدعات / کردئے دور اصر اور اغلال
آپکے فیض لطف کے صدقے / حل ہوئے جتنے پیش تھے اشکال
شبہات و شکوک دور ہوئے / حل ہوئے سارے لاجواب سوال
دل بیمار کے یہی ہیں طبیب / چشم باطن کے ہیں یہی کحاّل
کہ نہایت مجاہدونکے بعد / ہوں تو معلوم ہو خیال محال
جا قدم سے تو دوڑ حضرت کے / طالب حق پڑا ہے کیوں تو نڈھال
لمکہ چل تاکہ اُنکی زیارت ہو / سوچ ہے کیا خلاف شد رحال
دوست دشمن ہے فیضیاب اُن سے / عام عالم پہ ہے وہ دست نوال
اُنکے باعث سے دور ہوں آفات / رک رہے ہوں جو کچھ عذاب نکال
اُنکی برکت سے بچ رہا ہے جہاں / نہیں ہے یہ وحشر کا بھونچال
گر برا ہے تو اس سمت ہو مخل / کچھ بھلائی نہیں ہے شرط سوال
چاہئے اک علاقہ الفت کا / جیسے حضرت اُویس اور بلال
اس سے زیادہ بھی کچھ خرابی ہو / فقر آوارگی شکستہ حال
مہر ذرہ پہ گر ہو جلوہ نما / سامنے اُس کے آگیا اقبال
نہیں خوبی نصیب یا قسمت / نہیں ملتی کہیں سے نیک بھی فال
آپکے لطف اور عنایت سے / دور ہوتا ہے میرے سر سے وبال
روز و شب ہے تقاضۂ عصیاں / نفس و شیطان کھا گئے مری کھال
تم سخی اور در پہ ہیں سائل / تم ہو صاحب نصاب میں کنگال
ایک قطرہ نصیب ہو مجکو / موجزن ہر کہیں ہے بحر نوال

Marfat.com

یہ عجب ہے کہ بندہ ہو محروم
ایک عالم تو یوں ہو مالا مال

دوست جانی تھے جو کہ ناک کے بال
وہی اب ہو گئے ہیں سر کے وبال

خدمت درس علم و شغل تمام
اسپہ پھر بار سر پہ اہل و عیال

کیا ٹھکانا ہو ہم ضعیفوں کا
ان بلاؤں سے کس طرح ہو نکال

دستگیری کرو خدا کے لئے
لیجئے ان خرابیوں سے نکال

نہیں لائق اگر ہوں خدمت کے
رخ زیبا پہ چاہئے اک خال

ہیں گھرا ہر طرف سے تحت و فوق
خلف و قدام و یمین و شمال

رہ گیا اب ہیں نقطۂ موہوم
دور پہونچا ہے میرا اضمحلال

کیا ہے امداد اب درستی کی
بگڑے جو کچھ ہیں میرے ماضی حال

اپنے سر پر بلا بلا لا یا
اپنی خواہش سے کر کے استقبال

اب بھی آتے نہیں ہیں مجکو ہوش
اب بھی کرتا نہیں ہوں اپنی سنبھال

اس خرابی پہ اب بھی ہر دم ہے
نفس و شیطاں کو فکر استیصال

ایک باقی ہے یہ جو قطرۂ خوں
نہ کہیں موج دے یہ بھی اب بیحال

ہے جو باقی ضعیف سا ایماں
کون حافظ ہے جز خدائے تعال

ہے یہ رشتہ ضعیف سا باقی
یہ نہ ہو اسکو پھینکدیویں نکال

اگر امداد ہووے یا اللہ
ہو قوی جو ضعیف ہے فی الحال

نعم مولیٰ ہے اور نعم نصیر
وہ نہ ہو جسکا مالہٗ من وال

عجز سے ہو تو کچھ نہیں سکتا
دلمیں اٹھتے ہیں سیکڑوں ہی ابال

سایۂ عاطفت بلند رہے
خادموں کا بلند ہو اقبال

مانگتا رہتا ہے کمینہ غلام
یہ دعا بالغدو و الآصال

جب تلک تازہ ہو زمان بہار
اور خزاں دور ہووے سال بسال

جب تلک گردش زمانہ رہے
آویں پیہم نہار اور لیال

نہیں لائق قبول کے لیکن
ہو جو مقبول اسکا ہو اقبال

یہ رجا ہے نہیں مری بیجا
یہ تصور نہیں خیال محال

ایکدم گر خدا کا نام لیا
نہیں توفیق پھر کبھی مہ و سال

نفس سرکش نے پا لیا قابو
اور شیطاں نے وہ بچھایا جال

پڑی پیچھے بلائیں پیچھے جھاڑ
چھوڑتی ہے نہیں میری دنبال

آستانہ پہ لو بلا مجھ کو
آپ احمد ہو اور میں مع اطلال

ہے وہ درگاہ خوبیوں سے پر
ہووے یہ نیل دفع عین کمال

کنف لطف میں پناہ ملے
حد سے گذری مری خرابی حال

میری لغزش کا انتہا ہی نہیں
لیجئے اب کہیں تو مجکو سنبھال

اب جو امید ہے تو آپ سے ہے
کہ سنبھلجائے ہے جو استقبال

کسکے سر پر میں بلا ڈالوں
کسکے سر ہو یہ میرے سر کا وبال

اک تمنا ہے لگ رہی تم سے
باندھ رکھا ہے ایک خام خیال

ایک نقطہ کتاب میں سے رہا
دور کر دیں نہ اسکو چھیل ہی چھال

یہ جو کچھ دم لبوں پہ باقی ہے
آئے ہے اب نظر دکھانا چال

یہ جواب رہ گئی ہے جڑ باقی
اسکے پیچھے پڑے ہیں لیکے کدال

یا الٰہی بچیگا کیا پر کاہ
جب اکھاڑے بڑے تمہیں سے جال

روک سکتا ہے اسکے کام کو کون
وہ خدا ہے کبیر اور متعال

مجھ میں اب کچھ نہیں رہا باقی
ہر طرح سے ہیں کر لیا پڑتال

گرمئ حشر میں مرے سر پہ
ہووے امداد خلق کا سر پہ ظلال

تا قیامت رہے قیام تمہیں
یہی فیضان جود اور افضال

جب تلک ہو نمود باغ وجود
جب تلک نہر فیض ہو سلسال

جب تلک شرع کا قیام رہے
حکم جاری رہے حرام و حلال

یہ خزف ریزہ چند جمع کئے
وہ بھی نا منتظم با ستعجال

طبع ہے نارسا کہاں سے ہوں
لفظ و معنی بلند استعمال

Marfat.com

یہ ہے غایت غلام کی کوشش
وصف عالی اسے بس متعال
عذر معذور کا یہ ہو مقبول
بلکہ کچھ اُس کا انتہا ہی نہیں
ہووے گمنام کا قبول سوال
رہ گئے تھک کے عقل و وہم و خیال

قصیدہ میمیہ در نعت سید الابرار

کہاں کہاں تو پھرا تیکی گردش ایام
ہوا حصول نہ مطلب یونہیں رہا ناکام
یہ اسطرح سے گذرتی ہے عمر دیکھئے اب
امید چارہ مرے درد کو خیال ہے خام
پھرا ہو سر پہ جو پانی بہت وہ تھوڑا کیا
لئیم کو نہ ہو پروا جو اُس کی ہووے ملام
بہت ہی چارۂ تدبیر میں ہی کی کوشش
حیات ہے کہ ہے رشک ممات اسکا نام
یہ ٹوٹ جائے سراسر طلسم ہستی کا
کہ جسپہ وہم و خیال جہان کا ہے قیام
نہ سہل کچھ ہے نہ مشکل ہے فرق ہمت کا
کہ تلخ عیش سے رہتا سدا ہے شیریں کام
نہ کام آئے وہاں قطع جامہ کی خوبی
کہ ایسے جینے کو ہے دونوں ہاتھ سے سلام
یہ حال خستہ گمنام اب ہوا مشہور
یہ جیس بیس میں کب تک گذار دئے ایام
اُٹھا کے لاش دل مردہ کی وہاں پہونچوں

کبھی تو پائے کہیں خاطر حزیں آرام
سفر میں گردش قسمت سے کچھ نہ ہاتھ آیا
کبھی بھی اپنی خرابی بخیر ہو انجام
مرض کو میرے نہیں اب امید صحت کی
سرے جو ہو خراب اُس کو ایک نقص تمام
نصیب میرے نہیں ہے وہ کون ناکامی
اگر یہ زینۂ کوتہ نہ پہونچا تا لب بام
مجھے اگر نہیں حاصل تو مار مور کو ہو
یہ دور ہو وہ خیالات دفع ہوں اوہام
نظر سے دور ہو جو کچھ وجود ہے موہوم
کہ خوبی اور خرابی میں فرق کیا اک گام
نصیب ہے نہیں یہ ہووے عام صحت کی
نہ جامہ زیب ہو جب نا درست ہو انجام
ہے درد و غم کا ہی میری زبان پہ خفیف بیاں
کہ اُس سے ہوگئی آگاہ اب تمام انام
یہ جی میں ہے کروں فریاد نفس ظالم کی
صدور مسند عزت سے تا ہوں کچھ احکام

خدائی خوار پھرا میں بہت ہی عالم میں
ملا نہ خاک وہاں جسجگہ گیا تھا مقام
شکستہ حال کو اب یاس ہے درستی کی
شکستہ ہو کہ درست اب ہے ایکساں کام
ہے عیب دار کو کیا اور عیب پر ہنر
وہ کام کونسا ہے جس میں نہیں ناکام
جو موت آوے تو اس زندگی سے بہتر ہے
یہ جسم خستہ کہیں ہو وے طعمۂ دد و دام
جو ہے وہ اصل حقیقت وہ صاف کھلجائے
نظر وہ آئے کہ جس سے ہے اُن سبھوں کا قوام
مرے نصیب کے صفرا مزاجیں ہے کیا
دماغ طبع کو میری ہوا ہے سخت زکام
یہ اسطرح سے گذرتی ہے زندگی اپنی
حکایت ایک ہے کیا کہئے بار بار مدام
نہ جائے صبر نہ تدبیر بن پڑی کوئی
وبال جان ہے میرا یہ سخت نا فرجام
قصاص ہو کہ دیت میری مجھکو ملجاوے

ــہ قولہ وصف عالی مصرع موزوں نہیں ہوتا نہ معنی مفہوم ہوتے ہیں یقیناً کوئی لفظ اصل یا نقل میں چھوٹ گیا شاید یوں ہو
وصف عالی ہے اس سے بس متعال - ۱۲ سواد

Marfat.com

کسی طرح سے غرض ہو حصول مہر کلام
جناب پاک عـ جو ہے ختم انبیا و رسل
وہ بادشاہ کہ سب بادشاہ اُسکے غلام
ملاذ و ملجا ء عالم پناہ پشت جہاں
وہ سنگ گوشہ ہے ذات خجستہ اُسکا تمام
پڑھوں میں نعت میں جسنہ مطلع زیبا
کہ دائرہ کا ہے آغاز پھر وہی انجام
بہ قرب ہے کہ ہوا ہی نہیں کسی کو نصیب
ہے واسطے سے ادھر اور اُدھر پیام و سلام
بڑھا ہے رتبۂ اعلیٰ تو قاب قوسین سے
یہ رتبہ رتبہ ترقی ہوتی ہے گام بگام
وہ انبیا کا ہے مغبوط یہ شرف پایا
ہے اُن کی ذات پہ امت کے اولیا کا ختام
وہ ذات پاک صف انبیا کی خیر ختام
وہ نور سبکا ہے انوار ہوں کہ ہو دیں ظلام
وہ جسکے قطرہ سے ہر ذرہ مست ہستی ہے
تمام خلق سے ہوش و خرد اگر لوں وام
حواس خمسہ ہیں بیکار ہوش ہے بیہوش
کہ بوے مشک کو لازم ہے یہ کہ ہو نمام
بیان جو کرے ایسا وہ کونسا ہے وصف
مقام جو ہو بلند اُس سے تم بلند مقام
خدا تمہارا خدا اور اُس کے تم بندے

وہ بارگاہ معلی وہ مسند رفعت
وہ سر کلاوۂ جملہ وجود خیر انام
نبی کریم رؤف رحیم معدن جود
شفیع روز جزا تکیہ گاہ خاص و عام
تمام تم نے کیا آ مکارم اخلاق
کہ جسکو دیکھ کے چکرائے گردش ایام
تمہارا نور ہوا اصل نور ہستی کا
زبان آپکی اور اُسپہ ہے خدا کا کلام
کمال ہے کہ حقیقت میں ہے کمال کمال
فلک ہے آپکے رتبہ کے آگے کوتہ بام
محل ہے آپکا ان سب سے بھی کہیں بالا
رہا ہے خدمت عالی میں جو کمینہ غلام
بشارت آپکے آنیکی پہلے دیدی تھی
کہ جیسے غرۂ شوال عید ماہ صیام
اُسی کی ذات سے ظاہر ہوا یہ سب عالم
ملا ہے آپکو اُس بزم میں وہ پہلا جام
یہاں ہے وہم غلط کار عقل ہے ششدر
سمجھ نے تھک کے کیا آخر اپنے جا آرام
خدا ہے عارف و مداح ذات عالی کا
کہ اُس سے رتبۂ عالی نہ ہو بلند مقام
خدا کے بندۂ مقبول ابن عبد اللہ
تمہیں ہو سید عالم ہیں سب تمہارے غلام

جناب مالک تشریع حاکم اسلام
رسول ایسا کہ مرسل ہیں امتی اُس کے
شفیع عام شہ انبیا و رسل کے امام
بدون آپکے ناقص رہا تھا قصر رسل
تمام خوبیوں کا آپ پر ہوا اتمام
ازل ابد کا ہوا ذات پاک پر ہے قیام
کسی کا نام نہ تھا جب ہوا تمہارا نام
تمہیں یہ خلق سے نسبت ہے اور خالق سے
کہ جسکے آگے ہے سب پر کمال کا الزام
دنی کہا فتدلی و قاب او ادنی
کہ عقل و فہم ہے وہم و خیال وہاں ناکام
شرف ہے حضرت عیسیٰ کا امتی ہونا
اُس ابتدا کا کریں گے وہ آنکر اتمام
وہ اصل سبکی ہے ہووے بھلا کوئی کہ برا
اُسی کی ذات سے فیض وجود ہے یوں عام
رسائی وصف معلی تلک نصیب نہ ہو
خیال کوتہ نظر تنگ حوصلہ افہام
بشارت آپکی سب انبیا نہ کیوں دیتے
جو کوئی مدح کا دعوی کرے خیال ہے خام
جہاں میں جو کوئی اعلیٰ ہو اُس سے تم اعلیٰ
مگر وہ عبد کہ ہو سید عباد تمام
ممانعت ہے کہ کوئی تمہیں خدا نہ کہے

عـ قولہ جناب پاک جو ہے الخ۔ اصل میں یوں تھا جناب پاک ہے۔ قیاس سے موزوں کر دیا ١٢ سواد

اور اُسکے بعد زبان و قلم کو اذن ہے عام
ظہور ذات مبارک سے ہے جہانکی شئے
یہ ماہیات کو ہے نور پاک سے ہی قوام (مطلع)
جمال کا نرے نقشہ کہیں نظر آوے
بیاں یہ کرتے ہیں مضمون خوب صبح و شام
وہ صاد چشم کہ ہے صاد جسپہ صل علی
کہ جل صل ہی کہنیکا اسجگہ ہے مقام
وہ کیا ہی آنکھیں تھیں جنکو نصیب تھا دیدار
نصیب اپنے کہ دیدار سے رہے ناکام
جو کوئی آپکی الفت میں ہو وے دیوانہ
کہ عاقلان جہاں آ کے کریں ہیں سلام
گڑا ہے سرو زمیں میں خجل ہو قامت سے
قیام کر سکے کیا سامنے ہے روز قیام
محاسن اور وہ لب اور تبسم اور دندان
وہ کون ہے کہ مقرر نہیں ہے جسکا مقام
قدم پاک سے کانپے محل سلاطیں کے
اُڑے ہیں ایک اشارہ میں ایسے سب اصنام
خدانے نور کیا وہ تمہارا نورانی
خجل ہے مہر حقیقت بھی کچھ ہے بدر تمام
وما رمیت اذ رمیت لکن
کہ ایک مشت سے[ع] ہو چشم کور وہاں ہر خام

عبودیت کا ہوا مرتبہ کسے حاصل
وجود پاک سے ہی ہے جو کچھ جہاں کا قیام
ازل میں سکہ ہوا مہر و مہ پہ آپکا نام
بنایا آئینہ اسکندر اور جم نے جام
یہ کسکے چشم مبارک کو دیگئی تشبیہ
کہ جسکے سامنے بادام بندۂ بیدام
یہ صاد وہ ہے کہ جس سے صفائے عالم ہے
ہماری آنکھوں کو حائل ہیں یہ وہ پاخیام
نگاہ پاک ہو تب ہو نصیب وہ دیدار
نہیں ہے اُسکو جنوں اور نہیں ہے برسام
جو دیکھے آپکو دیکھا ہے اُسنے بیشک حق
ٹھٹک رہی ہے قیامت وہ دیکھ طرز خرام
نصیب اُسکے ہیں جسکو نصیب ہو دیدار
سیاہ ابر شفق لمع برق حب غمام
تمہارے حق میں زمیں مسجد و طہور ہوئی
کہ خوف کھانے لگے جس سے مصر کے اہرام
جو نام پاک سنا تھا تو منہ کے بل گر کر
کہ جسکے سامنے آئے نظر ہے نور ظلام
یبایعونک انما یبایعون اللہ
رماہ ربک ذارمیک ولست برام
وہ ہاتھ جسکو ید اللہ فوق ایدیہم

خدا کے بندہ ہو زیبا تمہیں ہو ایہ نام
ملا ہے خلعت ہستی جو عام اشیا کو
کہ پائی اُسکی بدولت ہر اک نے روئے تمام
وہ زلف و چہرہ ہے واللیل والضحی لیکن
کہ صاد ہو گیا نرگس یہ کھل گیا بادام
وہ لام زلف وہ ہے جیم گوش چشم ہے صاد
یہ لام وہ ہے کہ ثابت ہوا دل اسلام
حیات آپکی ہے تا ابد یہ محرومی
ہمارے دیدۂ خوابیدہ کو خیال ہے خام
نصیب اُس کے ہی عقل سلیم ایسی ہے
وہ خواب خواب ہے اضغاث ہے نہ وہ احلام
لہذا قامت عالی کہ ہے قیامت پست
شرف جو پائے زیارت سے ہے اُسی کا مُنام
یہ آپ ہیں کہ ترقی میں آپکو ہے دوام
ہوا ہے رعب سے مفتوح روم تا شام
ہبل رہا نہ کہیں نام لات عزی کا
لیا تھا اپنے کلیجوں کو سب بتوں نے تھام
وہ نور نور الہی ہے روئے انور میں
تمہارے ہاتھ پہ بیعت کا یہ ہوا اکرام
کہ پھینکنا تھا تمہارا خدا کا پھینکنا
کہا خدا نے عجب رمز کا یہ ہے ایہام

[ع] قولہ کہ ایک مشت سے ہو چشم۔ اصل میں لفظ ہو نہ تھا قیاس سے بڑھا دیا ۱۲ اسواد

اطاعت آپکی بالکل اطاعت حق ہے
کلام آپکا ہے وحی اور خدا کا کلام
یہ حوصلہ تھا ظلوم و جہول انساں کا
کیا فرشتوں کو اسما کا اُس نے کیا اعلام
وہ سیر باغ نجانے جو ہووے نابینا
خطیب معرکہ میں آپکی زبان حسام
وہ تیر جسکے لئے شہپر قضا ہو نہال
جہاں کے جتنے تھے سرکش ہوئے وہ سب رام
رواں ہے زخم میں کیا جوئبار آب تیغ
یہی ہے آپنے سیراب تیغ خون آشام
وہ بوئے رحمت عالم ہوئی تمہاری علم
مدار قرب ہو یا بعد خاص ہو یا عام
وہ انبیا ہوں کہ صدیق یا کہ ہوں شہدا
کسی کو اُس میں باقی ہے جائے استفہام
عربکو جملہ ممالک پہ ہے شرف حاصل
کہ جیسے آپ ہیں ہر چیز سے بلند مقام
کمال ذات جو ہے آپکا وہ ذاتی ہے
کہ شمس اہل عرب کو کہا کہ ہے حمام
گواہ آپکے ہیں سوسمار و مار و شتر
ستون چوب کا گریہ ہے اور حجر کا سلام
ہوا ہے اُنگلیوں سے بحر بیکراں کا جوش
ہوا ہزاروں کو بس گو ہوا قلیل طعام
وہ مشت خاک سے ہے چشم کور اعدا کی

دہن بطع میں کسی نوع کا نہیں ابہام
وہ نور آپکا تھا جو ہوئی امانت عرض
کہ آنکھ ہیچ کے لاجرعہ پی گیا وہ جام
معلم الملکوت اُس سے ہو گیا محروم
وہ بوئے گل سے ہے محروم جسکو ہو وزکام
ہے قلعہ دائرۂ قوس عصمت حق سے
وہ تیغ جسکی ہو حکم قدر بجائے نیام
چھٹا ہے شست سے تیر قضا تمہارا تیر
بجائے سرو جمے معرکہ میں ہیں اعلام
ہوئی نہ دست مبارک سے جب شرفیابی
کہ جس سے بہر کرش ناکس مع اہے تازہ مشام
تمام مرتبہ ٹھہرے تمہاری نسبت سے
وہ صالحین کے اور مومنین کے اقسام
وہ نور غیب سے ظاہر بشر کی صورت میں
قریش اعلیٰ ہے اور پست اُس سے سب اقوام
شرف ہے آپ سے آبا را اور ابنا کو
نسب کو ایسے نصیب آپ سے ہوا اعظام
وہ کون ہے کہ نہیں ذات پاک کا خادم
بہائم اور طیور اور وحوش اور ہوام
وہ دست پاک کے ابر کرم کا ہے دریا
ہے ایک جام سے سیراب سارے تشنہ کام
اور اسپہ بھوک سے باندھے شکم پہ ہیں پتھر
ہے اک اشارہ میں دو ٹکڑے جیسے بدر تمام

کہا نہ آپکا مانے وہ کیوں نہ ہو کافر
سما و ارض و جبال و شجر رہے جی تمام
اثر تو دیکھ کہ کیا اُسکے دیکھے جوش و خروش
ظلوم اور جہول اُسپہ یہ ہوا انعام
(مطلع) قلم ہے نیزہ کا کاتب جو کچھ لکھیں احکام
ہے ناوک ایلچی اور اُس کے آگے پیک سہام
خدا نے ایسی ہی ہیبت تمہیں عنایت کی
عدو کیواسطے جانو زبرق ہے صمصام
دہان تیغ سے اب تک بھی خون اُگلے ہے
تو سینہ چاک ہیں اور اشک ریز سب اقلام
خدا نے تمکو کیا مرکز قبول ہو تم
ہر ایک درجہ کا آخر ہوا تمہیں پہ تمام
ظہور ایسا کمالات کا تمہارے ہوا
کہ جیسے ضمہ سے کسرہ کا کیجیے اشمام
زمین کو وہ شرف آسمان پہ حاصل ہے
مکرم آپ سے اخوال اور سب اعمام
چھڑا دیا ہے تکلف سے منہ موڑ کے ہمیں
مقام غار میں حاجب ہیں عنکبوت و حمام
ہے سنگریزوں کا نطق اور طعام کی تسبیح
عرق میں غرق خجالت ہیں بحار عظام
ہوئی ہے یہ برکت دست پاک کی ظاہر
بفتح الراء ۱۲
کیا ہے غیروں کو ایثار آپ نے اطعام
قیامت آئی کہ شق قمر سے ہے ظاہر

شریعت

Marfat.com

یہ ٹوٹ جاوینگے اجسام ہو وینگے اجرام
بدولت آپکے کیا دفع ہوگیا آسان
خلیلؑ پر ہوئی جسطرح نار بردوسلام
لکھا جو وصف مبارک کو ہے ادب کی جا
نوشتہ چاکیئے زیتون مشتعل کا شامؑ
ہجوم فتنہ سے ہے تنگ نوبت اسلام
ذلیل ہوتے ہیں جو کوئی دین کے ہیں کرام
خدا نے کی تھی جو کچھ سعی آپ کی مشکور
جو رہ گئی ہے وہ باقی ہے صورت اسلام
معاملات میں کچھ دین کا علاقہ نہیں
دکھائیگی ہمیں کیا کیا یہ گردش ایام
یہ ایک آپ ہیں ملجا مآب عالم کے
ہے عرض ایک جہانکی جواب سے ناکام
یہ حال جب سے کہا یہی دہاں شکایت تھی
پکارا سب کو ہیں ایک ایک کرکے نام بنام
سمجھ میں آتا ہے آخر ہے اب یہ دنیا کا
نہ ہیں سکے ہے ضعیفوں سے اور یہاں کچھ کام
عجب ہے ہوں سگ دنیا تو اسطرح خرم
یہ منکر و انکا مگر دفع سب خیال ہو خام
ظہور سنت عالی ہو دفع ہوں بدعات
نصیب چین ہو خاطر کو جی کو ہو آرام
غرض ہے ایک توجہ نہ آپ کی کلفت

بتایا آپنے امت کو راہ تقویٰ کا
ہمارا دشمن جانی جو ہے الد خصام
یہ اُمت آپکی ہے جو کہ آخر و سابق
قلم نے سر کو رکھا اپنے یہاں یہ نظام ہی تمام
یہ سب بیان خیالات اپنے جی کے ہیں
خدا کیواسطے اُٹھئے بہت ہوا یہ منام
کوئی نہیں کہ بنے دستگیر اب آکر
رہا ہے اُس میں سے باقی نہ اب کہیں خبر نام
ہمارا ہاتھ ہے اور آپ کا سدا دامن
برائے نام جو کچھ ہیں تو ہیں صلوٰۃ و صیام
وہ کیا امید کرے اپنے حق میں بہروزی
کہ ذات پاک پہ ہی ہے جو کچھ مدار مہام
یہ سچ ہے ہم نہیں لائق نگاہِ عالی کے
نہیں ہے کوئی کہ امداد کو کرے اقدام
امید کیونکہ ہو اب ہیں یوں رہے باقی
اس امر خیر کا اسطرح ہو گیا اتمام
ملا ہے جسکو ملاتم سے خلعت ہستی
عجب ہے ہو دیں یہ تنگ آپکے جو ہو دیں غلام
امید یہ ہے کہ ہووے جو متبع اُس سے
جہانکے جتنے ہیں سرکش وہ دین کے ہوں رام
وہ پھر ہو ملت اسلام کی جو عزت تھی
ہماری ہووے جو اصلاح ہے حقیر سا کام

دبا ہے توسن امارہ کو عجیب لگام
تمہارے امت عاصی کے حق میں ہو دوزخ
محیط حملہ ہے جسطرح خلف اور قدام
اراک کو ہے شرف آپکے جو کی سواک
یہ انبیا محض تصور ہے بندش اوہام
دھیان کیجئے کتنا زمانہ گذرا ہے
خدا کیواسطے آکر کے لیجے دین کو تھام
نہیں ہے نام کو ایمان کا وجود کہیں
جبین ہے غلاموں کی آپ کے اقدام
ابھی یہ کچھ ہے خدا جانے اور آگے کو
نصیب جسکو مصائب ہوں بے بہ پے آلام
تو اس زمانہ میں وہ آپکے ہے جیب یا دھی
مگر بجز در دولت کدھر کو جائیں غلام
کہ حال سارے جہانکا ہے کرلیا پڑتال
نہ رہوے جب کہیں باقی جو دین کا ہے نام
بجز خروش بجز خستگی و دست دعا
ہوا ہے جسکو ہوا آپکے سبب سے قیام
اگرچہ دولت عقبیٰ ہی اُن کو کافی ہے
ملا سکے نہ کوئی آنکھ کر سکے نہ کلام
یہ مدتوں کی ہیں جو کلفتیں مٹیں ساری
یہ خار دفع ہوں تازہ ہو گلشن اسلام
یہ اک نگاہ سے امید فیض ہوتی ہے

ع نو مشتعل الخ۔ اصل میں مشتعل شام تھا قیاس سے کا شام بنادیا ۱۲ سواد۔

Marfat.com

رہے خرابی کا دنیا میں پھر کہیں بھی نام
گذر گئی ہے یونہی عمر آرزو کرتے
تبارک اسمک یا ذوالجلال والاکرام
وہ اور دین تھے جو ہو گئے سبھی منسوخ
یہ شوق نعت کا ہے میری طبع کو الزام
یہ منہ نہیں ہو سگ کو سے آپکے نسبت
کہ کام سے ہوں میں ناکام نام سے گمنام
مبالغہ ہے نہ اغراق وصف عالی میں
جریر جیسے فرزدق ہے اور ابو تمام
بنائے شعر ہے تخئیل اور مبالغہ پر
بیان سے بھی وہ باہر ہیں جو ہیں خلق عظام
خدا سے کم ہو خدائی سے تم زیادہ ہو
یہ وصف وہ ہے کہ اوصاف کا ہے اسپہ ختام
کسیکے نعت سے کیا ہو تمہاری شان بڑی
تمہارا وصف زباں پر علامت اسلام
جو نعت آپکی ہو ہم سے وصف ہے اپنا
دلوں کے وصف مبارک سے دور ہوں آثام
دل و زباں کو شرف اس سے لفظ و معنی سے
کہ پائے صحن شفاعت میں جائے اور قیام
یہ شور ہو ویگا ہر سمت نفسی نفسی کا
پھر گی اپنا سا منہ لیکے خلق سب ناکام
تمام خلق کی ہو ویگی آپ پر ہی نگاہ

نہ دیکھئے کہ بچے کون اس خرابی سے
ہوئے شکستہ ہزاروں یونہی خیال ہے خام
وہ کسکا نام ہے جسکو فنا نہ ہووے پیش
یہ ملت آپکی ہے جسکو تا قیام قیام
رسائی مجلس عالی تلک نصیب نہیں
محال ہے کہ نبوں آپکا کمینہ غلام
زبان سے جیسے مدح[ع] آپکی بیاں ہے ہوئی
ہے پست رتبہ اعلیٰ سے ہر بلند کلام
گئے ہیں جان بچا اپنی ایسے کوچہ سے
کہ کہئے جود و سخاوت میں بحر اور ضرغام
یہی ہے بس کہ بجز منصب خدائی کے
بڑا ہو چھوٹا ہو اچھا برا ہو خاص ہو عام
کسی کے وصف سے حاصل تمہیں ہو کیا رتبہ
جو وصف آپکا ہو اُس سے ہووے زیب کلام
حصول وصف معلی سے عزت دنیا
جو ہووے آپکی تعظیم اپنا ہے اعظام
زبانکو وصف معلی سے خوش بیانی ہے
قلم کو یہ ہے شرف اُس سے ہو گیا ارقام
وہ روز حشر کہ جس روز انبیا سارے
وہ انبیا ہوں کہ ہوں اولیا کہ ہوویں امام
یہ شان ہو ویگی اُسوقت آپ کی ظاہر
جب آپ بہر شفاعت کرینگے وہاں اقدام

رہینگے زور و نیاز ایسے ہی گریہ دانہ دام
اب اسجگہ یہی بہتر ہے کہ ہوں خاموش
یہ نام آپکا ہے جسکو ہے نصیب دوام
نہیں ہے وصف معلی کا انتہا لیکن
تو ذکر خیر سے دنیا دکیوں نہ ہو ناکام
نہ رتبہ ہے کہ سگ در ہوں یا کمینہ غلام
تو ہر خیال کو میرے ہے دعوی الہام
یہی سبب ہے کہ مشہور جو سخن گو تھے
کہ اپنی فکر کو پاتے تھے اسجگہ ناکام
تو ایسے وصف نہ لائق ہیں شان عالی کے
ہوئے ہیں ذات معلی پہ سارے وصف تمام
خدا کے بندہ ہو یہ وصف ہے تمہیں زیبا
کہ آئینہ سے نہ رنگین ہو چہرۂ گلفام
تمہاری وصف سے ایمان تازہ ہوتا ہے
حصول وصف معلی سے حشر کا آرام
زبانکو وصف معلی سبب طراوت کا
صریر وصف معلی سے نغمۂ اقلام
یہ آرزو ہے گنہگار اس کمینہ کی
سوائے آپکے رہجا ئینگے زبان کو نغام
وہاں پہ حضرت آدم سے لیکے تا بہ مسیح
کہ آپ سب کہینگے کہ ہے یہ میرا کام
ہے نام پاک محمد مقام وہ محمود

ع[ع] نعت آپکی بیاں ہے ہوئی - اصل میں یوں تھا آپکی ہے ہوئی کچھ ناقل سے رہا ہے ۱۲ سواد -

سوائے آپکے زیبا ہے پھر وہ کسکو مقام
شفاعت اُمت عاصی کی جبکہ ہو نیلگے
کہ جبین جائے گنہ طاعتوں کا ہوا رقام
گناہگاروں کو ملنے لگیں بڑے درجے
سزا کی جائے جو ملنے لگیں بڑے انعام
بدولت آپکے پائی ہے اک جہان نے نجات
یہ روسیاہ یہ شرمندہ سخت نا فرجام
مگر یہ عرض کروں کس سے جا کے درد اپنا
امید کو نہیں امید ہو نجاح مرام
وہ پہلے ایک تھا مطلب وسیلہ اُسکا پھر
یہ ایک حسرت نایافت اور تحیر تام
مجھے ہوس مع جو کچھ کیا عجیب ہے کیونکر
مرے دماغ کو چھائے ہیں یہ وہ ہائے زکام
ہوس رہیگی یوہیں جی ہی اور حسرت میں
رہے گرے ہوئے گیدڑ کا کیا گڑھا ہی مقام
کہاں تلک میں بچونگا ہے میری کیا قوت
کہ اپنی ہمت کو تہ کے وہاں ہیں مع تن تمام
کہیں نہیں ہے مرا انتہا خرابی میں
لئیم سے بھی ہو گر عہد تو نباہیں کرام
کرم ہی آپ کا گر کھینچ لے اُدھر مجھ کو
خراب خستہ نکمے ادھورے اور کچے خام
شفیع ہووے ہمارا بجز کرم ہے کون
درست ہووے یہ اب حال خستہ گمنام

دعائے امت عاصی بھی اک بہانہ ہے
پکارے جائیں گنہگار رہا نہ یہ نام بنام
گناہ تلنے لگیں طاعتوں کی جا گراں
کھلے جہاں پہ جو ہے آپکا بلند مقام
نصیب بحر شفاعت سے ایک قطرہ ہو
نصیب اسکو بھی ہو جائے فیض ہے یہ عام
مناسبت ہی نہیں آپکے غلاموں سے
میں چاہوں کس سے کہ ہو جائے کچھ مرا انجام
امید باندھ سکوں کس بھروسہ کیا کہئے
سبب سبیل تھی تدبیر پھر خیال تھا خام
نہ کوئی چارہ ہے نا چارہ گر خدا کیلئے
ہو کامیاب جہاں میں ہوں سدا ناکام
وہ کونسا ہے کہ مجھ میں نہیں ہے اب نقصان
اسی طرح کبھی ہو ویگا میرا کام تمام
جناب پاک سے گر اب بھی دستگیری ہو
کہ ہر قدم مجھے اُلجھا رہے ہیں لاکھوں دام
بدولت آپکے پائی ہے دولت ایماں
خدا کیواسطے لیجے کہیں تو مجکو تھام
صفائے ظاہر و باطن کہاں نصیب مجھے
یہ لطف آپ کو ہے زیب میرا ہو اکرام
ہمارا کون بجز آپکے شفیع ہے اور
جو ہمکو کیجئے امداد آپ کا ہے کام
یہ آرزو ہے کہ ورد زباں سدا ہی رہے

وگرنہ ہے یہ مقرر ازل سے آپکے نام
بجائے نامہ سیہ نامۂ سفید ملے
جو گذریں پل پہ تو ہو جائے نار بردو سلام
گناہگاروں پہ غبطہ ہو لے گناہوں کو
ہے ایک عمر سے یہ روسیاہ تشنہ کام
یہ شرم آتی ہے کیا منہ کو لے میں عرض کروں
خجل ہے اپنا سا منہ لیکے آپکا یہ غلام
ہجوم یاس سے ایسا ہے حال بے ساماں
ہجوم یاس میں بھولا ہوں میں امید کا نام
خیال خام بھی اب چلدیا تو باقی ہے
سنبھال کیجے ہماری کہ آپکا ہے یہ کام
مہک رہی ہے یہ ہر سمت بوئے گلشن عشق
وہ کونسا ہے کہ بگڑا نہیں ہے میرا کام
یہ میرے حق میں ہوا نگو رکب تلک کھٹے
تو پا شکستہ کو میرے نصیب ہو وے قیام
وہ دام سخت بچھائے ہیں نفس و شیطان نے
کیا ہے آپنے آغاز کیجئے اتمام
کہ شرم آپکو لازم ہے ہاتھ پکڑے کی
کہ جس سے خدمت عالی کا باندھلوں احرام
غرض ہم آپکے ہیں جیسے ہو دیں جو کچھ ہوں
جو ہو شفیع سفارش کو آگرے اقدام
یہی امید ہے امداد کچھ جناب سے ہو
جہاں سے جاؤں تو ہو وے زباں پہ آپکا نام

Marfat.com

یہی مراد یہی آرزو یہی مطلب
یہی دعا ہے کہ اس طرح ہووے خیر ختام
زمانہ بعد زمانہ کے جب تلک آوے
رہے وجود میں دائم کو جب تلک کہ دوام
بہار آوے زمانہ میں نور ہستی کی
ہو جب تلک کہ بقا کے گلوں سے تازہ مشام
گسستہ تا نہ ہو یہ تار و پود ہستی کا
وجود کا رہے جب تک یونہی درست قوام
ازل سے پہلے ازل سے بھی جو زمانہ ہو
ابد کے بعد ابد تک رہیگا جس کا قیام
عدد سے زیادہ عدد ہو شمار سے باہر
صلوٰۃ اور سلام خدا و رحمت عام
وہ جتنے آپ کے ہیں آل پاک میں شامل
صحابہ آپکے جو ہیں فدائی اور خدام
وہ اولیا کہ جہاں کا بقا ہے جنکے سبب
و مجمع علما جن سے دین کا ہے قیام
الٰہی سب پہ ہو نازل ہزار لاکھ کروڑ
زیادہ سنکھ مہاسنکھ سے صلوٰۃ و سلام
زیادہ ایسا کہ امکان ہووے وہاں ذرہ
زیادہ ایسا کہ موجود ہوویں سب اعلام
عدد ہوا ایسا کہ لا انتہا سے زیادہ ہو
دوام ایسا کہ کچھ اس سے کم ہی ہو مادام
یہ سلسلہ بندھے اس جمع روز افزوں کا
عدد کے سلسلۂ ضرب میں ہے یہ نظام
امید لطف و عنایات سے قبول کی ہے
بھلا برا یہ جو کچھ نعت میں ہوا ارقام
اگر قبول ہو وہاں تو زہے نصیب مرے
یہ حوصلہ ہے بھی بڑھکر ہے اپنے لے گمنام
قبول ہووے یہ میری بضاعت مزجات
ملے جناب نبی کریم سے انعام
خراب خستہ فقیروں کو کچھ تو ہووے عطا
خدا نے آپ پہ بے انتہا کئے اکرام
میں جسطرح کہ رہا سب جگہ میں نامقبول
الٰہی میری طرح پر نہ ہووے میرا کلام
مرے نصیب سے اچھا نصیب ہو اس کا
مرے مقام سے بڑھکر کے ہووے اسکا مقام
الٰہی بندۂ ناکارہ بے حقیقت ہوں
سدا خراب رہا اب بخیر ہو انجام
اسی پہ ختم ہوا میرا عرض مطلب کا
بخیر ہو مرا انجام ہے یہ خیر ختام

بخط خاص (بائیہ)

ہماری ہستی موہوم ہے کہ نقش بر آب
بگولا خاک سے اٹھا کہ آب سے یہ حباب
اگرچہ دیدۂ ظاہر میں کچھ نظر آیا
مگر یہ ہی گے حقیقت میں یہ وہ ہائے سراب
نگاہ کر تو یہ کون و فساد عالم کا
کہ خاک سے ہوئی آتش ہے باد سے ہے آب
زمانہ کیسے گذرتا ہے آہ رنگارنگ
کہیں ہے ہر طرح خوبی کہیں بحال خراب
کسی کو ربط گنہ سے نہ توبہ کی توفیق
کسی کو شغل ہے کرتا ہے روز کار ثواب
ہوئے ہیں اچھے برے یوں زمانہ میں مخلوط
کہ جس سے ہو نہیں سکتا جدا خطا و صواب
اگر ہے معجزہ اسکی نظیر سحر و نجوم
اگر کہیں ہے خوارق تو اسکا بھی ہے جواب
جہاں میں مل نہیں سکتا نہ ہدایت کا
ہوئے ہیں لوگ ہدایت کے آجکل کمیاب
بہت سے ہو گئے عالم میں مدعی ظاہر
کہ اپنے وقت کے دجال ہیں لعین کذاب
کہ انکے مکر سے مانگے امان شیطاں بھی
وہ آپ خوار ہیں کرتے ہیں اکجہاں کو خراب
غرض کہ عین تفرق ہے ان کی جمعیت

Marfat.com

کہ جیسے گلشن عالم میں ہے صدائے غراب
مگر گلا میں جز بوئے خوش وہ جلوہ کہاں
کہاں وہ چہچہے ہاں اور وہ مجمع احباب
کہیں ہے نہر رواں اور کہیں ہے حوضیں پر
کہیں ہے برق کہیں رعد اور کہیں ہے سحاب
اب اُس بہار سے باقی ہے کیا بجز حسرت
میں جا کے کس کو سناؤں یہ اپنے غم کی کتاب

کہیں نظر نہیں آتے وہ تازہ گل خنداں
وہ رنگ رونق گلشن وہ صورت شاداب
چمن میں آئی نظر کب وہ جوش بارش ہے
کہیں ہے مینہ کی جھڑی جلسہ شراب و کباب
وہ سبزہ نرم کہ شرمندہ فرش مخمل کا
اب اُس چمن میں رہا کیا بغیر حال خراب
نہیں ہے دل کو تسلی مرے کسی صورت

رہی ہے دل کی تسلی کو ایک پاش گلاب
کہاں وہ گل کی نزاکت کہاں ہجوم نقاب
کہ ہر طرف کو نئی طرح پہ ہے عالم آب
کہیں اُچھلتے ہیں فوارے وہ ذوق و شوق میں
وہ رنگ صحن کہ شرمندہ قاقم و سنجاب
میں کس کے سامنے رو دوں کہ میرا حال سنے
نہیں ہے چین ذرا دور ہو دیدہ تب و تاب

جو صبر کروں تو باقی نہیں ہے صبر کی جا — اور اس سے کچھ نہیں حاصل جو یوں ہوں بیتاب

دیگر بخط خاص (مثنوی)

اے عنایت ہر درد دل را چارہ گر
خاک اُفتادہ ہو کب تک خاک رہ
بن تمہارے حال یوں اپنا تباہ
دستگیری ہو مری اب پھر بھی آ
چشم رحمت کا اشارہ ہو ادھر
ایسی نظروں کے قابل ہیں کہیں
خام ہے اپنی ہوس اور یہ طلب
ارض ہفتم اور نواں وہ آسماں
ہے ہوس یہ چشم پر انوار ہو
ہے ہوس وہاں پر فدا ہو جاؤں میں
ہے ہوس زخم جگر یا دے رفو
کب تلک کرتا رہوں مشق جنوں
کب تلک ہر اک کا منہ تکتا رہوں

اک نظر کرتا ہو قصہ مختصر
آستانہ پر تمہارے اے میاں
جیسے بے خورشید کے ذرہ سیاہ
آئیے حضرت کبھی تو آئیے
عاجزوں سے یوں نہ رہیئے بے خبر
پر تمہارے دیکھ کر یوں لطف عام
ذرہ کو خورشید سے نسبت ہے کب
ہے ہوس ہو تیرے دروازہ پہ بار
ہے ہوس حاصل کبھی دیدار ہو
شمع پر پروانہ ہو جیسے فدا
ہے ہوس سن لو مری تم گفتگو
کب تلک دیدار کی حسرت رہے
آوے جو منہ میں مرے بکتا رہوں

کر عنایت کی نظر سے اک نگہ
بے دل و دیں ہیں پڑا ہوں نیم جاں
چارہ سازی کیجئے بہر خدا
اک نظر اس سمت کو فرمائیے
ہم کسی لائق کسی قابل نہیں
یہ ہوس آتی ہے اپنے جی میں خام
خاک تیرہ اور کہاں نور جہاں
ہے ہوس میں خاک ہو وہاں پر نثار
ہے ہوس اُس بزم میں جا پاؤں میں
نقش پا پر ہوں فدا ہے التجا
کب تلک ہو آرزو کا دل میں خوں
دیکھ کر دیوار و در حیرت رہے
اپنی الفت کا پلا دو ایک جام

Marfat.com

جس سے پختہ ہو ہمارا کار خام	عقل کی ہے یہ جو کچھ بیچارگی	اس کو ہووے سرسبز آوارگی
عقل سے اور ہوش سے بیہوش ہوں	چوں خم مے دم بدم پرجوش ہوں	جیسے ساغر ہو لبالب قطرہ زن
بھولجاؤں اپنا سب رنج و محن		

دیگر بخط خاص ع

دیدہ جویائے دید ہے ہردم	آہ حسرت مزید ہے ہردم	چشم بر راہ گوش بر آواز	بے سبب انتظار کے انداز
یاس ظاہر ہے اسپہ سوا امید	شب تیرہ میں پرتو خورشید	حسرت و یاس جبکہ ہوں باہم	آہ باقی ہے کیا کہ پھر ہو غم
کسکی حسرت کروں ہا کیا ہے	غم کروں کا ہیکا گیا کیا ہے	ایک باندھی جو تھی امید محال	نہ ملی تب پڑا یہ سر پہ وبال
جان جاتی ہے اضطراب ہے یہ	دل جلا ہے کہ بن کباب ہے یہ	صورت غم نہ ہو یہ دل غمگیں	یاس ہو جائے پر نہ ہو تسکین
آہ باقی ہے کاہے کی امید	چشم یعقوب ہو گئی ہے سفید	بوئے یوسف کہیں سے آجائے	جس سے چشم سفید کھلجاوے
کہیں پاؤں قمیص یوسف کا	جس سے چشم سفید ہو بینا	پھر بھی دیکھوں میں آہ وہ دیدار	دیدۂ دل کو کردوں بیدار
نہیں آتے بہت ہوئی دوری	کب تلک یہ رہیگی مہجوری	جان ہو تم مگر بدن سے دور	روح تازہ ہو خشک تن سے دور
آب حیواں مگر نہ مردہ کے پاس	یاس سے دور ہے مجسم آس	دور مردوں سے تم ہو آبحیات	لب طوطی سے دور قند و نبات
بلبل زار سے گل تر دور	سرو قمری سے جیسے ہو کے نفور	ہم برے سب ہماری بات بری	سب ہے تیرہ دن بھی اور رات بری
ہم کسی بات کے نہیں قابل	نہیں کچھ بھی کہیں ہوا حاصل	کام کوئی کبھی نہ ہم سے بنا	ابتدا جو ہو ہو پھر وہ رہا
کام سب ہو گئے ہیں ناتمام	نہ بنا کام ہم سے ہے ناکام	دیکھئے اسکا اب ہو کیا آخر	ہمت اس سے بھی اب ہوئی قاصر
اتنو مشکل ہے پاؤں اٹھانا بھی	پاؤں چلنا کہ جی چلانا بھی	ہیں جو مرنے سے جی چراتا ہوں	کاہلی کو ہی کچھ نبھاتا ہوں
اتنو مرنیں مجکو راحت ہے	گرچہ مرنا بھی اک قیامت ہے	مجکو باقی نہیں ہے جان عزیز	عشق میں نیک و بد کی کب ہے تمیز

ع قولہ دیگر بخط خاص۔ اس مثنوی کے شعر (۱۳) میں لفظ نہیں کی جگہ کاغذ کٹا ہوا تھا اور شعر (۲۵) میں لفظ اتنو کی جگہ اور شعر (۲۸) میں لفظ یا کی جگہ اور شعر (۳۱) میں لفظ آہ کی جگہ اور شعر (۳۳) میں لفظ ہے ہائے کی جگہ اور شعر (۴۴) میں لفظ کیونکہ دم کی جگہ اور شعر (۴۷) میں لفظ بیچے کی جگہ اور شعر (۴۸) میں لفظ کوئی کی جگہ اور شعر (۴۹) میں لفظ وہی کی جگہ کاغذ کٹا تھا وزن درست کرنیکے لئے یہ الفاظ لکھدئے تاکہ پڑھنے والا حیرہ نہ ہو ورنہ ادب کا مقتضا تھا کہ جگہ خالی چھوڑدیجاتی لیکن چونکہ یہ ترمیمات قیاسی ہیں اس لئے اگر کسی کی رائے میں دوسرے الفاظ مناسب ہوں وہ اپنے نسخہ میں لکھ لیں ۱۲ سواد۔

Marfat.com

دیکھکر اپنا حال حیرت ہے
آہ سوزاں اثر یہ آئی ہے
آہ پھر کیا ہے انتظار کا حال
پھر یہ ہے ہائے بیقراری کیوں
کان بجتے ہیں کھٹکے کھٹکے پر
سچے طالب کو ہے ضرور وصول
کام بنتا نہیں کوئی ہم سے
کوئی مشفق کہ چارہ ساز رہے
کوئی مونس کہ غمگسار رہے
کہتے ہیں یاس کو کہ راحت ہے
بے سبب جو امید ہوتی ہے
پھر وہی اضطراب دل ہے زور
کیا تردد ہے مجکو ہر گام
اس کشاکش سے آچھڑا دے مجھے
ہوش سے مجکو کردے پھر بیہوش
یہ تردد تو ہر گھڑی کا نہ ہو
کارسازی تری ہو جیب تو ہی
چارہ سازی کو میری باندھ کمر
خاک پر لوٹ خاک منہ پر مل
چشم جاری جو کردے چشمۂ خوں
آہ کرنے سے ربط ہر دم ہو
تیز صحرا کو ہو دیں پھر پر و بال
بو ئے گلے مشام تر ہووے

ہے یہ امید یا یہ حسرت ہے
غم نے تاثیر کچھ دکھائی ہے
کیوں نہ آنکھوں میں آئے ہے وہ جمال
اور رہتی ہے انتظاری کیوں
کیوں ہر اک صوت پر ہے حال گر
کہتے ہیں ہے طلب ہی عین وصول
ربط رہتا ہے درد اور غم سے
کوئی محبوب جاں نواز رہے
کوئی اپنا کہ بردبار رہے
کیا ہے راحت کہ اک جراحت ہے
اُس سے حاصل نہ ہوتی ہے کوئی
ایک سینہ میں پھر مچا ہے شور
ہے تردد تو عقل کا ہی کام
ایک ہی دھن سے پھر لگا دے مجھے
مار دوں اس خیال پر پاپوش
یہ تماشا تو ہر کسی کا نہ ہو
مجکو ہر فکر سے رہے دوری
کوئی دم جی ہو یہ نہی ہے مگر
خاک پر خاک سے مل دل
مصرعۂ عشق خوب ہو موزوں
ضبط کا کام دمبدم کم ہو
یعنی ہو دور سر سے اب وبال
قصہ بر سو نکا مختصر ہووے

یا میسر ہوئی طلب کامل
درد دل بے اثر نہیں ہے اب
کیوں وہ صورت نظر نہیں آتی
کیوں یہ ہر دم نگاہ حیراں ہے
جسکو ہوتی ہے کہتے ہیں کہ طلب
اور جو حسرت ہے ور نہ ظاہر ہے
کوئی صورت نہیں یہاں ظاہر
کوئی ہمسایہ غم میں وے ساتھ
جب یہ سب کچھ نہیں تو اے گمنام
کیا کہوں اپنا حال خستہ عجیب
عشق ناقص کا کیا اثر ہووے
پھر بہار آئی اے جنوں خوش ہو
اے جنوں عقل سے رہائی دے
عقل کی قید سے ہو آزادی
فکر سے ہر گھڑی کے ہو آرام
ہاں وہ ہووے جنون بر سر جوش
ہاں خبر لے شتاب سن فریاد
کر گریباں کو تار تار تمام
سینہ کردے خراش ناخن سے
باندھ دے تار اشکباری کا
اک اشارہ میں توڑ تار قفس
راہ گلشن مگر بتا دے مجھے
کوئے جاناں میں جا پڑوں جیوں توں

اور پورا ہوا ہے جذبۂ دل
ہو گئی ہے اثر سے یاس طلب
طبع کیوں چین اب نہیں پاتی
اسکو دیکھے ہے کیوں یہ گرداں ہے
اُسکو حاجت نہیں ہے اور سبب
کیونکہ ہمت ہی اپنی قاصر ہے
جس سے ہو کچھ تسلی خاطر
کوئی ہمدم کہ ہاتھ میں لے ہاتھ
کیا عجب ہے کہ ہووے تو ناکام
ہے پریشانی اک عجیب غریب
کیا اثر کی اسے خبر ہووے
موسم گل ہے جوش خوں خوش ہو
دستگیری کر اور ثواب تو لے
کب تلک عقل کا ہوں فریادی
خواہ ہوں کامیاب یا ناکام
عقل کے جائیں دیکھ کر اُسے ہوش
حد سے گذری ہے عقل کی بیداد
سر سے اُترے یہ بار ننگ و نام
دل کو کر پاش پاش ناخن سے
گرم بازار بیقراری کا
یعنی دیوانہ راست ہوئے بس
ساتھ چل اُسکا پتہ دے مجھے
رہا مہجور ہوں بہت روز دوں

نقش پاکیطرح ہوں خاک فتادہ
خوب ہووے جو چل بسو یہاں سے
سارے عالم میں ہووے آبادی
اک جہانکی ہو گر مرادحصول
ہے مرض کو طبیب ور علاج
مرض لاعلاج ہے اپنا
غیب سے کوئی آوے مرد خدا

وہ اٹھاؤں جو سر پڑے افتاد
مفت دیتے ہیں مجکو سب جہانسے
اک جہانیں سرور ہو شادی
اُسکو کیا جسکے غمکا قصہ طول
چارہ کیا اُسکا جسکہ بگڑے مزاج
یعنی فاسد مزاج ہے اپنا
تو تو ممکن ہے اس مرض کو شفا
ایسا ہو نا کہ ہووے ننگ وجود

آہ گمنام مجھے تم کیا ہو
اپنے مطلب سے خود ہے ناکام
اُسکو کیا جسکی چشم ہو پرآب
کاٹے ہیں سارے چین سے دن رات
جبکہ باہم بگڑ گئے ارکان
غیب سے ہو جو چارہ اسکا ہو
ورنہ امید اب شفاکی نہیں
ایسے نقصان سے عدم بہبود

چل بھی دو کسکا راز افشا ہو
کیا ہوا گر بنا کسی کا کام
اُسکو کیا جسکا ہووے حال خراب
اُسکو کیا جسکی بگڑی ساری بات
چارہ گر کے اُڑیں کیوں اوسان
غیب کی بات کا پتہ کیسا ہو
کچھ ہوس بھی مگر بقا کی نہیں

غزل

کاش پیدا نہیں ہوا ہوتا
مرض عشق ہے نصیب میں گر
دیکھتا شمع روئے یار کو اور

کاش شیدا نہیں ہوا ہوتا
کاش اچھا نہیں ہوا ہوتا
اُسکا پروانہ میں ہوا ہوتا
اور سب کچھ تو ہوتا اے گمنام

کاش ہونا جو تھا وہ ہی ہوتا
سب مصائب بہت ہی تھے آسان
ناز معشوق دیکھ کہتا ہوں
کاش پیدا نہیں ہوا ہوتا

ایکے سوا نہیں ہوا ہوتا
مشق سودا نہیں ہوا ہوتا
اُسکا جانا نہیں ہوا ہوتا

عود

کاش کے میں عدم ہی میں رہتا

ننگ ظلمت جو کچھ کہ تھا سہتا
اپنے جینے سے جی ہے ہر دم تنگ

یہ نہ ہوتا کہ ہوں میں ننگ وجود
زندگی مایۂ ہزار ہے ننگ

مجکو ہر دم ہے حسرت نابود

شجرہ منظومہ مخدوم مکرم مولوی محمد قاسم صاحب (بخط خاص)

نوٹ ـ یہ شجرہ قصائد قاسمی میں طبع ہو چکا ہے ملاحظہ ہو ـ (الہی غرق دریائے گناہم الخ)

مخمس بر مثلث شجرہ حضرت حاجی صاحب (بخط خاص)

نوٹ ـ یہ مخمس طبع ہو چکا ہے ـ

Marfat.com

(فائدہ متعلق شجرہ مذکور) بخط خاص

شجرہ خاندان چشتیہ صابریہ کا نظم کیا ہوا جناب حضرت پیرو مرشد جہاں قطب الاقطاب زماں حاجی امداد اللہ صاحب کا جو بطرز مثلث تھا احقر کمترین روسیاہ محمد یعقوب نے دو دو مصرعہ اُس میں بڑھا کر اُسکو مخمس کیا اگرچہ یہ ناپاک لائق اس کے نہ تھا کہ اُس کلام قدسی کے ساتھ اپنے کلام کو پیوند کرے مگر دفع چشم بد کے لئے گل کے پہلو میں خار اور بہار کے ساتھ خزاں اور نور کے پاس ظلمت اور صفائی کے لئے کدورت لگی ہوتی ہے اس سے اس ناکارہ کو بھی جرأت ہوئی اور یہ بھی کمال توقع ہے کہ کیا بعید ہے کہ جطرح تاگے مصری کے ساتھ تل جاتے ہیں اور گھونگچی سونے کے ہموزن ہوتی ہے اور ڈھاک کے پتے بیڑہ پان کی بدولت امیروں کے ہاتھوں تک جا پہونچتے ہیں یہ ہیچکارہ بھی اس علاقہ کی بدولت باوجود موانع اور علائق کے کامیاب مطلوب حقیقی اور مقصود اصلی سے ہو امید ناظرین سے یہ ہے کہ اگر کسی کو کوئی مصرعہ خوش معلوم ہو جاوے اور اپنے حال خوش کے سبب لذت دیجاوے تو اس عاجز کو بھی دعائے خیر سے یاد کرلیں اور اپنے دل مصفی منزل میں جائے دیں فقط اے خدا وند کریم منظور نظر اہل نظر اور مقبول طبع اہل ہنر کر آمین ثم آمین

شجرہ مثلثہ از حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نوٹ - یہ مثلث شجرہ چشتیہ میں طبع ہو چکا ہے ملاحظہ ہو۔

فائدہ بخط خاص متعلقہ بہ شجرات مذکورہ

بوقت قیام بریلی بزبانی بعضے احباب واضح شد کہ درینجا ہم مریدان سلسلہ حضرت شیخ عبد الباری امروہی رحمہ اللہ تعالی ہستند چوں شجرہ ایشاں ملاحظہ نمودا سماء بعضے بزرگان کہ مابین حضرت شاہ محب اللہ الہ آبادی ملقب بہ شیخ کبیر و مابین شیخ عبد الہادی رحمہما اللہ واقع بودند متفاوت یافت و آں سہ نام است یکے عز الدین در شجرہ ما کہ در آنجا عضد الدین بود و بعد آں محمد حامد کہ در شجرہ ما محمد مکی بود و شیخ محمدی بعد آں در ہر دو متفق است احتمال آنکہ عضد الدین لشبہ تشابہ در سمع عز الدین نوشتہ باشند اما در محمد حامد و محمد مکی ہیچ گونہ توافق و اتفاق غلط معلوم نمی شود - و ایں حضرت شیخ عضد الدین را کتابے

است مسمیٰ بہ مقاصد العارفین در تصوف در بیان اسرار در آخر آں ذکر شجرہ خود فرمودہ اند تا شیخ محمدی رسانیدہ اند وہم در ذکر احوال حضرت مرشد خود اگرچہ نام حضرت شیخ محمدی نہ نوشتہ اند اما قرینۂ قوی ہمچنان است کہ ایشاں مراد اند وحالات ایشاں مفصل نوشتہ اند وایں حضرت یعنی شیخ محمدی حضرت شیخ عضد الدین را عم می شوند وحضرت شیخ محمد حامد والد ایشاں ہستند ایں شبہ دیگر در بیان ایں سلسلہ می ماند غالباً حضرت شیخ عضد الدین را وجاب والد ایشاں ہر دو را از شیخ محمدی باشد حضرت شیخ عضد الدین والد خود را ہم پیر خود در شجرہ نوشتہ باشند واللہ اعلم

در اول کتاب نسب خود را چنیں نوشتہ اند اما بعد می گوید فقیر حقیر کمترین خلائق خاک راہ درویشاں عضد الدین محمد امروہوی ابن شیخ حامد ابن شیخ عیسیٰ ہرکامی اللہم اغفرلی ولوالدی ولاہائی کہ چوں والا گرامی مرا در خدمت شریف مجلس عالی قبلہ گاہ ارشاد پناہ قدوۃ العارفین امام المحققین شیخ کامل دریائے شامل شیخ محمدی ابن شیخ عیسی ہرکامی نور اللہ مرقدہما بیشتر ایام صحبت حاصل بود۔

شجرہ دیگر مختصر

نوٹ۔ ان مختصرات میں بھی بعض طبع ہو چکے ہیں مگر مختصر ہونے کے سبب نقل کر دئے۔

واسطے اُن کے جو ہیں عالم کے پیر	حاجئ امداد اللہ دستگیر	حضرت نور محمد پر ضیا
حاجئ عبد الرحیم اہل عمرا	عبد باری عبد ہادی کے لئے	عضد دیں شاہ محمد پیر کے
شہ محمدی اور محب اللہ تمام	بو سعید اور حضرت شیخ نظام	شہ جلال و عبد قدوس اولیا
شہ محمد شاہ عارف اصفیا	احمد عبد الحق جلال الدیں کبیر	شمس دیں ترک و علاء الدین پیر
شہ فرید و قطب دیں حضرت معیں	حاجئ عثماں شریف زندنیں	خواجہ مودود ابو یوسف کرم
بو محمد اور ابو احمد رحیم	پھر بو اسحٰق اور ممشاد کے	بو ہبیرہ اور حذیفہ کے لئے
پھر ابراہیم ادہم اور فضیل	عبد واحد اور حسن سرداخیل	اور علی حضرت نبی فخر زماں
اپنی رحمت عام کر اے مستعاں	اور علی حضرت نبی فخر زماں	رب مرے کر اپنی رحمت ہمہ عام

بطرز دیگر مختصر

حاجئ امداد اللہ آل صراط مستقیم	حضرت نور محمد حاجئ عبد الرحیم	عبد باری عبد ہادی عضد دیں کی مجید

Marfat.com

شہ محمدی و محب اللہ شاہ بو سعید
شمس دیں و صابر و شیخ فرید و قطب دیں
ہم ابو احمد ابو اسحق و ممشاد کرم

ہم نظام و ہم جلال و عبد قدوس کمال
ہم معین الدین و عثمان و شریف و زندنی
بو ہبیرہ ہم حذیفہ ابن ادہم ہم فضیل

ہم محمد و عارف و عبد حق و شیخ جلال
خواجہ مودود ابو یوسف محمد محترم
عبد واحد ہم حسن ہم مرتضیٰ سردار خیل

حضرت پاک نبی فخر زمان نور جہان ‖ بہر جملہ پاک کن قلب مرا اے مستعان

شجرہ مختصر بطرز دیگر

بہر امداد و بنور عبد الرحیم عبد بار
عبد قدوس و محمد و عارف و احمد حقا
خواجہ مودود ابو یوسف محمد محترم
عبد واحد ہم حسن ہم مرتضیٰ ہم مصطفےٰ

عبد ہادی عزدیں مکی محمدی مقتدا
ہم جلال و شمس و صابر ہم فرید و قطب دیں
ہم ابو احمد ابو اسحق و ممشاد علا
از خیال غیر خود قلب مرا کن پاکباز

ہم محب بو سعید و ہم نظام و ہم جلال
ہم معین الدین و عثمان شریف با صفا
بو ہبیرہ ہم حذیفہ ابن ادہم ہم فضیل
ساز نور پاک خود اندر دلم جلوہ نما

شجرہ مختصر از ال مولانا مولوی رشید احمد صاحب رح

بہر امداد و بنور و حضرت عبد الرحیم
ہم نظام الدین جلال و عبد قدوس احمدی
قطب دین و ہم معین الدین و عثمان و شریف
ہم حذیفہ و ابن ادہم ہم فضیل مرشدی

عبد باری عبد ہادی عزدیں مکی ولی
ہم محمد و عارف عبد حق و شیخ جلال
ہم مودود ابو یوسف محمد و احمدی
عبد واحد ہم حسن بصری علی فخر دیں

ہم محمدی و محب اللہ شاہ بو سعید
شمس دیں ترک و علاء الدین فرید جو دھنی
بو سحاق و ہم ممشاد و ہبیرہ نامور
سید الکونین فخر العالمیں بشری نبی

پاک کن قلب مرا تو از خیال غیر خویش ✦ بہر ذات خود شفا دہ ہم ز امراض دلی

شجرہ مصنفہ میاں عبد السمیع رامپوری عفی عنہ

یا الٰہی فضل کر سب اولیا کے واسطے
شاہ عبد الباری با اتقا کے واسطے
واسطے شاہ محمدی و محب اللہ کے
عبد قدوس امام اصفیا کے واسطے

حاجی امداد اللہ مقتدا کے واسطے
شاہ عبد الہادی با فیض و شاہ عزدیں
بو سعید شمع ایوان ہدیٰ کے واسطے
حضرت شیخ محمد شیخ عارف عبد حق

حضرت نور محمد حاجی عبد الرحیم
حضرت شاہ محمد با صفا کے واسطے
واسطے شیخ نظام الدین جلال الدین کے
اُس جلال الدین کبیر اولیا کے واسطے

ع ہ قولہ رامپوری ۔ یہ لفظ آدھا کٹا ہوا ہے مگر مقطع میں تبدیل تخلص جو مذکور ہے اُن ہی کا ہے اور یہاں سے ایک فائدہ جلیلہ مستفاد ہوتا ہے کہ اس شجرہ کے ناظم میں اور ہمارے حضرات میں بہت شدید اختلاف مسلک تھا مگر باوجود اس کے تشدد صفا اور انظر اُن کی ما قال ...

ترک شمس الدین کے اور مخدوم صابر گنج کے
خواجہ عثمان با حلم وحیا کیواسطے
بو محمد محترم بو احمد عالی جناب
اُس حذیفہ مرعشی رہنما کیواسطے
حضرت خواجہ حسن بصری شاہ اولیا

اُس فرید الدین فرید اتقیا کیواسطے
واسطے حاجی شریف و خواجہ مودود کے
اُس ابو اسحاق محبوب خدا کیواسطے
خواجہ ابراہیم ادہم او فضیل بن عیاض
شیر حق یعنی علی مرتضیٰ کیواسطے
سید مرسل محمد مصطفیٰ کے واسطے

قطب عالم قطب دین خواجہ معین الدین حسن
ناصر الدین اہل تسلیم و رضا کیواسطے
خواجہ ممشاد علو و بو ہبیرہ کے لئے
خواجہ عبدالواحد با اسند کیواسطے
بیدل ناکام کو کر کامیاب دوجہاں

غزل در توحید بخط خاص

ہو رہا ہے ذرہ ذرہ آئینہ
نور رخ سے اُس کے دیکھا آئینہ
دیکھنے کے تو ہے قابل دیکھ لے
یا ترے جلوہ سے پیدا آئینہ
کہتے ہیں گمنام کو جو جو کوئی
خوب کرتا ہے یہ سودا آئینہ
نیچے اوپر کیا ہے کیا ہے اصل و عکس
ورنہ کیا جانے کہ کیا تھا آئینہ
ہم نہیں ہیں ہے وہی جلوہ نما
ہو مرے دل کا مصفا آئینہ

عکس سے ہے اُسکے ہر جا آئینہ
دیدۂ عاشق میں دیکھ اپنی بہار
ہاتھ میں لے اے خود آرا آئینہ
دل شکستوں کو میسر دید ہے
دیکھتے ہیں اپنا اپنا آئینہ
گر نظر اوپر کو آوے کچھ نظر
کیا ہے دھوکہ کیا ہے وہ کیا آئینہ
اُس سے نسبت ہمکو اے گمنام کیا
اصل ہے کیا عکس کیسا آئینہ
آئینہ پر ہم کو کیوں آوے نہ رشک

آئینہ میں اُس کا رخ دیکھا کہ جب
حسن خود کرلے ہے پیدا آئینہ
آئینہ سے جلوہ فرما تو ہوا
ٹوٹ کر بنتا ہے دل کا آئینہ
دیکھتا ہے اصل دکھلاتا ہے عکس
دیکھ لے ہے صاف دھوکا آئینہ
پڑ گئی امداد اللہ کی نظر
مہر کا کیا ہووے ذرہ آئینہ
کردے امداد الٰہی اک نظر
حسن کا ہے اُس کے شیدا آئینہ

غزل دیگر بہ تبدیل قافیہ

حسن سے ہوتا ہے باہم آئینہ
دیکھتے ہو جان من کم آئینہ

لطف اُٹھاتا ہے یہ ہر دم آئینہ
ہر گھڑی اُسکا ہوا مد نظر

حسن پر اپنے نہیں شیدا ہوئے
اس لئے رہتا ہے بے غم آئینہ

کیا ہوا ہے حال اُس کی یاد میں - دیکھ لے اے چشم پرنم آئینہ

Marfat.com

قطعہ

ساقیا جرعہ بجامم ریز
قطرۂ یا زمی بکامم ریز
ورنہ تا ل کنی زہر دو بن
ذرۂ برزمین بنامم ریز

نعت

یارب صل علی النبی محمد
نفسی الفداء لہ وما ملکت یدی
انت الکریم رؤفا ورحیما
وحظیت فی الدنیا بعیش ارغد

یٰسین وطٰہٰ ذی المکارم احمد
الیوم یا املی ویا کل المنی
یا سیدی یا سیدی یا سیدی
فی فرحۃ من حبہ ومسرۃ

بابی وامی ذا الرسول الاکرم
وشفاعتی ونجاح نفسی فی غد
فبحبہ ارجو النعیم بجنۃ
لا زلت مذ ادعی باسم محمد

اشعار گفتہ در راہ مدینۂ منورہ

کن برمن خستہ جگر یا رحمۃ للعالمین
پر خجلتم افگندہ سر یا رحمۃ للعالمین
ہمچوں من سگ را اگر شد بر سر کویت گذر
گشتہ حیراں در بدر یا رحمۃ للعالمین
اے کاش بودے چشم تر از عشق ہم داغ جگر
عشقت اگر کردے اثر یا رحمۃ للعالمین
ہر کس ازیں در فیضیاب اے کاش این ہم ردّ باب
اے کاش دیدے یک نظر یا رحمۃ للعالمین

ہم از سر لطفے نظر یا رحمۃ للعالمین
اشکے نہ در چشم بود نہ گرمی در دل مرا
ایں ہست زاد ادنا اثر یا رحمۃ للعالمین
بگذشتہ در عصیاں ہمہ ناکردہ اندر عمر خیر
یا دود آہ پر شرر یا رحمۃ للعالمین
اے کاش در دست صبا در کوئے تو بودے مدام
یا بد براں در گہ گذر یا رحمۃ للعالمین
گمنام را اندر جہاں پس کیست فرما ملتجائے

پا بستۂ عصیاں حقیر در دست شیطانم اسیر
ہم آہ و نالہ بے اثر یا رحمۃ للعالمین
من بدترین دو جہاں من کہترین کن نگاہ
از حال خود بس بیخبر یا رحمۃ للعالمین
یا درد و غم آسودۂ در رنج و راحت بود
خاک من بے پا و سر یا رحمۃ للعالمین
از روئے خوبت دیدہ را در خواب ہم نا دخیال
رفت از درت محروم اگر یا رحمۃ للعالمین

بادا صلوٰۃ و صد سلام بر آل و اصحابت تمام ۔ تا روز محشر مستمر یا رحمۃ للعالمین

دیگر نعت

برسرم کوہ گناہے یا رسول
از سر لطف نگاہے یا رسول

پیش لطفت برگ کاہے یا رسول
گر سلام ما چو یابد یک جواب

برمن خستہ جگر ہم کن کرم
پس بود ایں عز و جاہے یا رسول

نیست در کونین ہمچو من گدا
بستہ ام بار گناہے یا رسول
بر در فیضت رسیدم کن نگاہ
جز بامدادت پناہے یا رسول

در دو عالم چوں تو شاہے یا رسول
یا چنیں نالائقہا بر درت
بر چنیں حال تباہے یا رسول
کاش از ایں ہفتہ عشرہ ماندے

بر درت بالشت دوتا آمدم
یافتم ناگاہ راہے یا رسول
ہیچکس را نیست در دور زماں
بر درت سالے و ماہے یا رسول

شجرہ پیران قادریہ رحمہم اللہ (بخط غیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمامی حمد اے محبوب مطلق
بذات تو سزاوار است لائق
پس از حمد و صلوٰۃ اے خالق فرد
بدرگاہ تو بندہ عرض میکرد

خداوندا بحق ذات پاکت
پذیرا کن مناجاتم برحمت
بحق آنکہ بیچون و چگونی
بسوئے حق مرا کن رہنمونی

خداوندا بحق شاہ لولاک
مرا کن از غم دنیا و دیں پاک عہ
بانکہ اسمہ احمد محمد
امام انبیا سلطان سرمد

عطا فرما طریقت با شریعت
دلم روشن کن از نور حقیقت
بحق مرتضیٰ شاہ ولایت
خداوندا نما راہ ہدایت

بحق شیخ حسن بصری الہٰی
ز سر خویش کن آگاہ کماہی
بحق شیخ حبیب عجمی شہ دیں
دعایم را بفضل خویش بگزیں

بحق حضرت داؤد طائی
مرا از قید ہستی دہ رہائی
بحق خواجہ معروف کرخی
مرا محفوظ دار از شر چرخی

خداوندا بحق سر سقطی عہ
شبا تم دہ براہ نیک بختی
بحق شہ جنید آں شیخ بغداد
ز قید دو جہاں ما را کن آزاد

بحق خواجہ بوبکر شبلی
بکن بر عاشقان خود تجلی
بحق عبد واحد بوالفضل شاہ
خداوندا کن از اسرار آگاہ

بحق بوالفرح آں شاہ طرطوس
بکن ما را ز رحمت خویش مانوس
بحق بوالحسن ہنکاری یا حق
بہ تیغ عشق خود کن سینہ ام شق

بحق بوسعید آں شاہ بوالخیر
بکن محو از دل من الفت غیر
خداوندا بحق شاہ جیلاں
محی الدین غوث و قطب دوراں

بکن خالی مرا از ہر خیالے
ولیکن آنکہ زو پیداست حالے
بتاج الدین شاہ عبد رزاق
بدہ جا لا کیم در راہ عشاق

بحق شاہ زین الدین و الا
مزین کن مرا از دین و تقوی
بحق شیخ یحییٰ زاہد حق
مشرف ساز از دیدار مطلق

عہ غم دنیا و دیں الخ دین سے مراد آخرت کہ عالم جزا ہے جو ترجمہ ہے دین کا ورنہ غم دین تو مطلوب ہے ع
غم دین خور کہ غم غم دیں است ۱۲ اسواد ۔ عہ قولہ خداوندا بحق سر سقطی انکا لقب سری بروزن ولی ہے اس لئے اگر یوں ہو تو اچھا ہے
ع خداوندا بآں سری سقطی صرف را کی تشدید بضرورت ہو گی ۱۲ اسواد ۔

Marfat.com

خداوندا بحق شاہ موسی	بمانم بر درت دائم جبیں سا	باآل عبدالوہاب بحر ثانی	مرا کن غرق در موج معانی
بعبد القادر راسی الہا	بملک معرفت کن شاہ مارا	بحق احمد قدسی عاقل	نشان ماسوا مگذار در دل
بحق شاہ مولائے مغرب	بگرداں مدفنم در خاک یثرب	بحق شاہ عبدالحق عالی	دلم را کن ز حب غیر خالی
خداوندا بحق شاہ الیاس	پناہ خواہم ز نواز شر خناس	بحق حضرت قیص اعظم	بہ گریہ چشم را دہ گریہ باہم
بحق بومحمد شاہ محمد	عطا فرما مرا عرفان بجید	بحق شہ محی الدین ثانی	بدہ درد و غم و سوز نہانی
بحق شاہ عبدالحیٔ کامل	جمال خویش چشم ساز شامل	بحق شاہ سید عبدرزاق	بوصل خویش مارا دار مشتاق
خداوندا بحق رحم علی شاہ	بہ اسرار لدنی ساز آگاہ	بشیخ عبدالرحیم آں شاہ شہدا	شہیدم کن بہ تیغ عشق شاہا
بحق حضرت نور محمد	منور کن دلم از نور بجید	بحق حضرت امداد اللہ	دلم آخر شود با یاد اللہ
خداوندا بحق جملہ پیراں	مراہم در طریق شاں بمیراں	بحق آل و ازواج و باصحاب	بجملہ اولیا ابدال و اقطاب
بغوث و فرد و ابرار و باوتاد	لغشاق دہزاد و بعباد	ز دست نفس کافر کیش خونخوار	الہ العالمیں مارا نگہدار
بعصیاں میشوم برباد اللہ	بیا و جلد کن امداد اللہ	بجو د مشغول دارا اندر حیاتم	اگر میرم بدہ یارب نجاتم
خداوندا بہ ایں پیران عظامؑ	بوقت مرگ کن بالخیر انجام	ہر آں شخصے کہ ایں شجرہ بخواند	مراہم از دعائے یاد دارد
بمقبولان خود یارب برحمت	بدہ گمنام را با خویش نسبت	مشرف کن مرا با جذب توفیق	ز مسموعی رسانم تا بتحقیق

یہ دو شعر بھی بخط خاص لکھے ہیں ۱۲

بابا صاحب رحمہ اللہ (بخط خاص)

ادمرا در عشق قرباں میکند	من بصدق اللہ اکبر می زنم	ہمچو مرغ نیم بسمل بر درش	درمیان خاک و خوں پرمیزنم

دیگر

ما نہ گدائیم کہ سلطان عشق	از مدد حسن تو سلطان ماست	در سحر از غیب شنیدم بدرش	در دو جہاں درد تو درمان ماست

دیگر

ما بلا بہر کس قضا نہ کنیم دیگر	تا مرا او را ز اولیا نہ کنیم عاشقاں کشتگان معشوق اند	ایں بلا گوہر خزانۂ ماست ہر کہ زندہ ہست بر خطر باشد	ما بہر کس گہر عطا نہ کنیم دیگر

عہ عظام تشدید ظا مفرد انشعر ۱۲ اسواد ـ

دیگر

زیر کاں را چو روز معلوم است پس شب و روز غافلاں شوم است

دیگر

اگر بیگانہ می بودی نمی بودے بلا چندیں نشد بیگانگی ممکن بلا شد آشنائیہا

دیگر

فرعون را نہ دادیم اید وست درد سر زیراکہ او نداشت سر درد ہائے ما

ما پروریم دشمن و ما می کشیم دوست کس را رسد نہ چون و چرا در قضائے ما

دیگر

ھجرت الخلق طرأنی ھواکا وایتمت العیال لکی اداکا

ولو قطعتنی فی الحب ادباً لماحن الفواد الی سواکا

اے آشنائے کوئے محبت صبور باش بیداد نیکواں ہمہ بر آشنا رود
بمعنی خوباں ۱۲

قطعہ

جستن مخلص در غم عشق او در رہ او عین ضلال است وبس

خیز بکش اے بت مہر و مرا کشتن عاشق نہ وبال است وبس

دیگر

سرے ست مرا با تو کہ کس محرم آں نیست گر سر برود سر تو با کس نہ کشایم

غزل

دلا نصیب تو درد و بلاست من چکنم طریق یار تو جور و جفاست من چکنم

ہزار بار مراد تو خواستم ز خدا ولے خدائے مراد تو نخواست من چکنم

نگفتمت کہ بلا ئیست زلف او اے دل کنوں بکش کہ ترا ایں سزاست من چکنم

تو از میانہ خوباں گزیدۂ یارے
کہ سخت بے مہر و بے وفاست من چکنم

ع تو ہے بے مہرو۔ ہار کو متحرک پڑھنے سے شعر موزوں ہوتا ہے ۱۲ اسواد

دیگر

در مذہب عشق جز نکو را نہ کشند | لاغر صفتان زشت خو را نہ کشند
گر عاشق صادقی زکشتن مگریز | مردار بود ہر آنکہ اورا نہ کشند

دیگر

اتفاقم بسر کوے کسے افتادہ است | کاندراں کوے چو من کشتہ بے افتادہ است

دیگر

نے اتفاق صحبت و نے اختیار ہجر | مشکل حکایتے است کہ ما را افتادہ است

دیگر

آرزو دارم کہ خود را بر درش قرباں کنم | تا اگر روزے بہ پرسد آنکہ قرباں شد کہ بود

دیگر

تا بر سر عاشقاں بلائے نہ رسد | آوازۂ مرگ شاں بجائے نہ رسد

دیگر

او رفیق ماست از دشمن چہ باک | در چنیں گلزار ابریشم خار نیست

دیگر

خوش وقت عاشقاں کہ بہنگام جاں سپار | معشوق رو نماید خنداں چو نو بہار

حصّہ چہارم عملیات

(یعنی رقی و عزائم)

اصل کلی نقل عن کتاب درّۃ الافاق فی علم الحروف والاوفاق

و اعلم ان کل شکل اذا ضرب تکسیرہ الا واحدا فی نصف ضلعہ خرج اسّہ وھوا
ای عدد بیوتہ وھو مربع ضلع و احد منہ ۱۲
اقل عدد صحیح یتفق فیہ فاذا فرض فی شکل عدد و فرض وضعہ بتفاضل معلوم

Marfat.com

ضرب الاس فی عدد التفاضل وطرح الخارج من المفروض وقسم الباقی
علی الضلع وجعل الحاصل فی الاول فان خرج الحاصل منکسرا والفرض
ان یکون صحیحا ولم یکن شکل الثلاثة وکان من التی لایتصل الاعداد
فی ادوارها رکب باحد الوجوہ الخاصة بہ الی اول المنکسر من ادوارہ ویزاد
فیہ واحدا وینتقل کما تقدم وان کان من التی لایتصل فی الاخر ادوارها
رکب بوجہ من الوجوہ المرکبة فیہ من الدور الاخر ویتم کل ضلع ببقیتہ
من المفروض وان زید فیما عدد المقید بالدور الاخیر واحدا فی اول الدور
المنتهی الیہ بما نقص المنکسر عن الضلع صح المطلوب ومتی ما حمل ما تکرر من
تفاضل ادوارہ علی مفتاحہ اجتمع مغلاقہ فان لم یکن متصلا زید فیہ واحد
وان اجتمع مفتاحہ الی مغلاقہ اجتمع عدلہ وان ضرب عدلہ فی نصف
ضلعہ خرج وفقہ وان ضرب وفقہ فی کامل ضلعہ خرجت مساحتہ وان
جمعت مساحتہ الی وفقہ اجتمع ضابطہ وان اضعف ضابطہ اجتمعت غایتہ
فافهم ذلک فقد فتحت الباب لمن اراد الدخول واللہ یقول الحق وهو یهدی
السبیل۔

ترکیب دعا حرز یمانی معروف بہ سیفی

ترکیب نصاب اول با غسل و وضو و ترک گوشت و بیضہ و جماع تا چہل روز یکبار بخواند بعدہ یکبار
ہر روز بطریق وظیفہ بخواندہ باشد و در وقت ادائے نصاب اول فاتحہ بروئے پاک امیر المومنین
علی بخواند و برائے کسر سورت جلال اول دعا یعنی دہ بار درود باید خواند۔ وطریق دوم
ادائے نصاب این است کہ یکسال یکبار بلاناغہ بخواند و برائے حاجت اگر خواند پس باید کہ درمیان
قاری و آسمان حائل نباشد و برائے امر جمالی روز پنجشنبہ یا جمعہ عروج ماہ شروع کردہ ہفت روز
یا چہل روز سہ بار یا ہفت بار بخواند و برائے جلالی روز شنبہ یا سہ شنبہ نزول ماہ شروع نمودہ
ہشت روز یا چہل روز بخواندہ باشد و اگر وظیفہ یومیہ قضا شود آیہ فسبحان اللہ حین تمسون تا تخرجون

عدد المقید بالدور الخ۔ اسکی ترکیب سمجھ میں نہیں آئی ۱۲ سواد

خوانده شروع کند وبرائے دفع رجعت صبح وشام یکبار سورہ عبس میخوانده باشد۔

طریق زکوٰۃ چہل ویک اسمار عظام

در ماه بجادی عہ الاول از روز شنبه پنج پنج اسم بعد نماز صبح ہر روز چہار صد وچہل وچہار بار بخواند وشش اسم که باقی خواہد ماند بعد نماز جمعه ہماں شمار بخواند بعده در وظیفه ہر روز پنج پنج اسم بعد نماز صبح چہل ویکبار خوانده باشد وقبل از شروع تمام اسمار اخوانده بر خود حصار کند بعده بخواند اللهم صل علیٰ سیدنا محمد بعدد کل ذرة الف الف مرة وعلیٰ آل سیدنا محمد واصحابه وبارک وسلم بعده ہر چہار قل یکبار آیة الکرسی یکبار وجعلنا من بین ایدیهم سدا ومن خلفهم سدا فاغشیناهم فهم لا یبصرون ۔ نصر من الله وفتح قریب وبشر المومنین فالله خیر حافظا وهو ارحم الراحمین ایکبار پڑھکر وظیفه یومیه یا زکوٰۃ شروع کرے اور اس میں کچھ پرہیز نہیں وطریق زکوٰۃ که از شاہ ظہور حسین صاحب رسیده این است که مع شرائط پرہیز ہر ہر اسم را ایک بار بخواند وبعد زکوٰۃ ہفت بار ہمه اسمار او وقت صبح یازده بار بعد عشا میخوانده باشد واعتصام ہماں است که مذکور شد وباید دانست که یک اسم اخیر داخل عدد نیست مگر داخل قرارت ست۔

بخط خاص

سبحان الله عہ القادر القاهر القایم الکافی اعوذ من شر عدو هو اقوی منی برب هو اقوی منه ایک سو گیاره بار اول وآخر درود شریف بعد نماز عشا۔

عہ قوله در ماه جمادی الاول ۔ اکثر عملیات میں ماه یا یوم یا تاریخ یا وقت کی قید کی رعایت اہل فن کے کلام میں پائی جاتی ہے اور اُن سے بزرگان بھی نقل کر لیتے ہیں مگر اس میں شرح صدر نہیں ہوتا بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اہل عزائم نے اس قید کو اہل نجوم سے لیا ہے جو کہ کواکب کو موثر اور خاص خاص اوقات میں عامل مانتے ہیں بزرگوں نے اسطرف التفات نہیں فرمایا اور اُن سے نقل کر دیا حضرت نے ان سب قیود کو مدت سے حذف کر دیا ہے اور باوجود اس کے اثر پھر بھی ویسا ہی ہوتا ہے جیسا ان قیود کیساتھ بتلایا جاتا ہے ۱۲ اسواد عہ قوله سبحان الله الخ یہ نہیں لکھا کہ کس مقصد کے لئے ہے مگر مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ دفع عدو کے لئے ہے ۱۲ اسواد۔

Marfat.com

بخط خاص

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتیلہ نیلگوں این است

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللھم صل علی محمد وآل محمد بعدد کل داء ودواء وبعدد کل علۃ
وشفاء یا اللہ الحو حم عسق وبحق کھیعص بحق ھا ھو ھی وبحق یا بدوح افرج
عن ھذا المریض یا اللہ یا غفور یا غفور یا غفور العجل العجل العجل الوحا الوحا الوحا
الساعۃ الساعۃ الساعۃ الٰہی بحرمۃ محی الدین حضرت غوث الاعظم سلطان
سید احمد کبیر معشوق یا اللہ افرج ھذا المریض از ہمہ آزار وسحر وجادو
وآسیب ومرض بدن برطرف شود یا اللہ یا اللہ یا اللہ یا شافی یا شافی یا شافی یا
غفور یا غفور یا غفور یا بدوح این فتیلہ نوشتہ در پنبہ ملفوف نمودہ بعدہ ریسمان
نیلہ برآں پیچیدہ بوجہے کہ ہیچ جائے سفید نماند بعد ازاں چراغ نو نہد وآں را بر سبوچہ معکوس
دارد وآنرا بر زمین پاک شعین کردہ بسوزد۔ وپنج فلوس زیرش نگاہدارد بعدہ نیاز
میر محی الدین کردہ صدقہ دہد مگر سہ دفعہ یا ہفت بار کند۔

عمل منقول از شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ برائے ام الصبیان (بخط خاص)

بروز یکشنبہ اول در ہر ماہ کہ باشد از صبحدم تا چہار ساعت بعمل آرد۔ اول از رشتہ نیلگوں
چہل ویک تار گرفتہ گنڈہ تیار سازد وسورہ یٰسین ہفت مرتبہ خواند بر ہفت گرہ گنڈہ
مذکور تف زند۔
وقدرے شیرینی وفاتحہ واخلاص ومعوذتین خواندہ ثواب آں بروح پرفتوح حضرت

عہ قولہ ہا ہو ہی۔ اس کے معنی معلوم نہیں ہوئے جس کو معلوم نہ ہوں وہ اس کو نہ پڑھے اسی طرح یا بدوح ممکن
ہے کہ مولانا کو معلوم ہوں ۱۲ سواد عہ قولہ خامہ۔ یہ لفظ اسی صورت سے لکھا ہے سمجھ میں نہیں آیا
۱۲ سواد عہ قولہ میر محی الدین الخ۔ اس میں یہ شرط ہے کہ یہ اعتقاد نہ کرے کہ حضرت کی روح اس میں کچھ مدد کریگی
۱۲ سواد للعہ بروز یکشنبہ۔ اس میں بھی اسی مضمون کا اعادہ کرتا ہوں جو عنقریب اس قول کے حاشیہ میں لکھا گیا ۱۲

عہ قولہ در ماہ بعادوں ۱۲

غوث عــہ اعظم رسانیدہ برحاضرین تقسیم نماید۔

دیگر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱	۳	۸	۳	۵
۶	۷	۱	۵	۱
۴	۳	عــہ خانہ درین بنویسد ۴ بخون مرغ	۲	۷
۶	۳	۴	۴	۳
۳	۴	۳	۶	۴

این نقش بدوح نیز بنویسد و در موم جامہ گرفتہ در گلوئے طفل آویزد وگنڈہ را برائے احتیاط از آب وعرق در چرم گیرد گاہے از گلو جدا نہ سازد و پرہیز از گوشت مرغ وبیضہ وماہی وشیر وجغرات وغیرہ ہرچہ از قسم شیر باشد واجب انگارد تا عمر دوازدہ سال وہر سال این عمل کردہ باشد۔ وبروز عمل مدام ہفت مسکین را طعام دہد واگر دوازدہ سالہ گنڈہ سازد بترتیب مذکور چہل ویک گرہ دہد تا سورہ یٰسین چہل ویک مرتبہ خواندہ شود وچہل ویک مسکین را طعام خوراند وعامل مجاز است بانیکہ برائے گنڈہ یکسالہ یکروپیہ عــہ چار آنہ وبرائے گنڈہ دوازدہ سالہ پنجروپیہ از معمول گرفتہ خرچ خود ومساکین نماید۔

دیگر (بخط خاص)

اگر زنے را اسقاط حمل میشود یا بچہ مردہ از شکم بیروں آمدہ باشد یا زندہ پیدا شود ومردہ باشد نقش این آیۃ کریمہ را بر پرچہ کاغذ صاف نوشتہ بر شکم آں زن بربندد وچوں بچہ پیدا شود غسل دادہ تعویذ بسرعت در گلوئے او اندازد ایمن از ہمہ بلیات گردد واگر حمل از سہ ماہ زیادہ باشد اول این تعویذ نہ دہد وبعد حصول مراد بقدر استطاعت شیرینی نذر حضرت غوث الاعظم بخش کند آیۃ کریمہ این است بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللہ وباللہ ومن اللہ فاوجس منہم خیفۃ قالوا لا تخف وبشروہ بغلام علیم فاقبلت امرأتہ فی صرۃ فصکت وجہہا وقالت عجوز عقیم فقط

عــہ یہاں بھی وہی حاشیہ ہے جو عنقریب اس قول کے متعلق لکھا گیا ہے میر محی الدین ۱۲ سواد۔

عــہ قولہ درین خانہ بخون مرغ بنویسد۔ خون سائل نجس ہے اُس سے لکھنا جائز نہیں اس لئے اس قید پر عمل نہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ پھر بھی اثر ہوگا اور یہ نقش بیس کا ہے مجھکو تحقیق نہیں کس اسم کا ہے بعد تحقیق عمل کرے ۱۲ سواد

عــہ قولہ یکروپیہ چار آنہ۔ اجرت لینا رقیہ پر جائز ہے بشرطیکہ دھوکہ نہ دیا جاوے ۱۲ سواد

Marfat.com

دیگر

ایں عمل از مولوی الٰہی بخش کاندہلوی برائے مسان حاملہ کہ حمل او خام میرود ایں نقش مجرب است کہ ہیچ خلش نماند بخون مرغ سفید[عہ] نویسید اما حمل از سہ چار ماہ باشد پس تعویذ کردہ بکمر زن بندد این است وجعلنا بینک وبین الذین لایومنون بالآخرۃ حجابا مستورا۔ وایں مربع ہم نویسید در خانہ خالی اسم مریض و مادرش نویسید بخون مرغ سفید[عہ]۔

دیگر بخط خاص

۱۷۷۳	۷۷۵	عہ وعہ	۱۶۱
۱۷۸۶	۱۷۸۰	۱۷۷۵	۱۷۷۶
۱۷۸۹	۱۷۷۲		۱۷۷۹
۱۷۹۰	۱۷۷۷	۱۷۷۹	۱۷۹۹

عمل برائے دفع لاغری کودک مسکہ گاؤ بخورند و چہل روز بر جسم طفل مالش نماید فرزند فربہ شود ترکیب این است کہ مسکہ گاؤ را یکصد و یک مرتبہ شوئیدہ بروقت شوئیدن اول و آخر درود یازدہ یازدہ بار بخواند و ایں اسم را یکصد و یکبار ہنگام شوئیدن بخواند اسم این است۔ اُوْاُمْ اُمْرُہَا اُمْرُہِی اَہْلًا اُہْلًا کُہْلًا کُہْلًا کُہْلًا اُرْحَمًا بَرْحَمًا تَرْحَمًا اُوْ اِمِیْتَتْ تُہَتْ شُوْرًا ہا فقط ایں عمل کمال مجرب است ایں عمل از مفتی الٰہی بخش صاحب رسیدہ است

دیگر عمل (بخط خاص)

منہار کی بھٹی اور پزادہ اور آدہ کے باندھنے اور کھولنے کا۔ جُلْوائی[للعہ] جلوائی کھولوں کھول اعرن ماہی حضرت شاہ جُمَّنْ جنی جنتی۔ اور اگر باندھنا منظور ہو تو یوں پڑھے جُلوائی جلوائی باندھوں

عہ بخون مرغ۔ خون سے لکھنا جائز نہیں اس قید پر عمل نہ کرے اور آگے جو نقش بیچ خطی لکھا ہے اُس کی تحقیق کرلیجاوے کہ کس اسم کا ہے ۱۲ اسواد عہ حاشیہ بالا یہاں بھی ملاحظہ ہو ۱۲ اسواد سہ قولہ اوام الخ۔ عمل سے پہلے ان الفاظ کے معنی کی تحقیق شرط ہے ۱۲ اسواد للعہ قولہ جلوائی الخ۔ بعض الفاظ غیر مفہیم المعنی ہیں اور شاہ جمن کا نام بھی آیا ہے تو ان الفاظ کے معنی معلوم ہونا شرط جواز ہے اور نام اگر استعانت یا استغاثہ کے لئے ہے تو ناجائز ہے اور اگر محض توسل مقصود ہے تو جائز ہے اور د ۶ ما بر بیبک الی ملا ابو بیبک پر عمل محض بیخطر ہے۔ اور ایک امر اس میں قابل تنبیہ یہ ہے کہ جس غرض کے لئے عمل کیا جاوے اُس غرض کا مباح ہونا قواعد شرعیہ سے اول تحقیق کرلینا واجب ہے ۱۲ اسواد۔

Marfat.com

باندھوں اھرن ماہی حضرت شاہ جمن جتی جتی - اور ترکیب یہ ہے کہ سات کنکر صحرا کے لے کر اوپر ہر کنکر کے سات سات مرتبہ پڑھکر دم کرے اور بیچ بھٹی یا پزاوہ کے ڈالے خواہ کھولنا منظور ہو یا باندھنا ہو اور اس عمل کی زکوٰۃ یہ ہے کہ سوا دمڑی کے نخود و قند سیاہ لیکر جمعرات کے روز لڑکوں کو تقسیم کر دے زکوٰۃ کی شرط ضرور ہے بے زکوٰت نہ کرے - یہ منتر ترکاری اور پھولوں کے باندھنے کھولنے کا - پھلوائی پھلوائی کھولوں کھولوں پھولوں کی جائی چار کھونٹ کھیتوں کی کھولوں کھون دود کی جائے حضرت شاہ جمن جتی جتی سب جگ بیرا نام روشن اور اس منتر کو رات کے وقت لوبان بوزن سات ماشے لیکر اوپر لوبان کے اس منتر کو پھیرتا جاوے اور لوبان کو آتش پر ڈالکر تمام کھیت کے گرد پھیرے اور زکوٰۃ اس کی بھی سوا دمڑی کے چنے اور قند سیاہ لڑکوں کو تقسیم کر دے -

برائے حب (بخط خاص)

یحبونہم کحب اللہ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ - اڑتالیس ہزار بار زکوٰۃ کے واسطے پڑھے بے تعداد عدہ دے شرط بے قید مگر باوضو اور وقت معین اور پڑھنے میں بولے نہیں بعدہ کچھ وظیفہ مقرر کرلے کم سے کم سات بار بوقت حاجت سات ڈلی شکر کی لے اور اس پر پڑھکر دم کرے اور طالب و مطلوب کے نام اور ان کے والدین کا نام بھی ہر بار میں پڑھے اور مطلوب کو کھلا دے اور رضائے حب زکوٰۃ اگر واسطے رفع مرتبہ اپنے کے چاہے تو سات دفعہ پڑھکر مطلوب کے سامنے جاوے انشاء اللہ تعالیٰ مسخر ہوگا -

دیگر

اعداد منجابہ کے نقش مربع بھرے عدد طالب یعنی کم کے نقش کو طالب اپنے بازو پر باندھے اور عدد زائد یعنی مطلوب کے نقش کو مطلوب کو کھلا وے اگر نہ کھلا سکے تو اس کے پاس تک پہونچا دے وہ دونوں عدد یہ ہیں ۲۲۰ اور ۲۸۴ اور لفظ رک اور رفد نقش کے نیچے لکھ بھی دے -
رک عدہ رفد

برائے مقہوری اعدا (بخط خاص)

سورۂ کوثر کو گیارہ سو گیارہ بار گیارہ روز تک بوقت زوال پڑھے اس طرح

عدہ بے تعداد یعنی ایام کی تعداد نہیں کہ کے روز میں اس عدد کو ختم کرے ۱۲ سواد عمہ قولہ مقہوری اعدا - (برصفحہ آئندہ)

یا اسرائیل انا اعطیناک الکوثریا سرحمائیل فصل لربک وانحر ان شانئک یا طاطائیل ھو الابتر۔

برائے پیدا کردن سارق و نغض (بخط خاص)

صلع ابلج اطلع ہزار در ہزار گرد آہنیں حصار حصار در حصار ابر ساصبر سا

صعل سار ساگرد ایں حصار ساسافی قلافدا وام امر ہا امر ہا کہکلا

اعل اعجل جعل ہکہکلا ولم یزد ولم یو برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اس عبارت کو پنیتالیس ہزار بار بے پرہیز پڑھکر عمل میں لادے بوقت ضرورت اس نقش کو ایک پارہ آہن پر لکھے یا کھدوا کر رکھ لے اور اس عبارت کو سات دفعہ پڑھکر اور اُس پر دم کرکے پانی کے طشت میں ڈالے اور جن جن پر شبہ ہو اُن کے نام ٹھیکریوں میں لکھ کر اور ایک ٹھیکری پر یہ لکھ کر کہ دزد نیست اُسی طشت میں ڈالدے چور کے نام کا ٹھیکرا یا کہ دزد نیست کا باہر نکل کر جا پڑیگا۔

ترکیب نقش قل ہو اللہ برائے ہر حاجت و کشائش (بخط خاص)

در اول ماہ کہ خمیس للعف واقع شود آں روز ہر وقت کہ خواہد ایں نقش از لفظ قل پر کند اول بر قلم قل ہو اللہ تمام سہ بار دم کند بعدہ نقش درست کردہ از مقراض نقش را پارہ پارہ کند بر مقراض ہم سورہ را سہ بار اول بخواند و خانہ ہائے نقش کہ شصت و چار ست از مقراض جدا کردہ ہر یک را گولی سند د و بر ہر گولی سہ سہ بار قل ہو اللہ را بخواند ہمچنیں بوقت معین تا چہل و یک روز کند بعدہ ہمہ گولیہا را در دریا اندازد بعدہ یک تختی شہتوت و یک قلم انار بیارد و آں نقش مذکور بوقت معین نوشتہ بر تختی نوشتہ شوئیدہ در دریا اندازد دور وزمرہ بوقت معین نوشتہ باشد و بوقت شب سورۂ قل ہو اللہ دو صد بار خواندہ باشد وایں

جو درجہ انتقام کا جائز ہو اُس سے زیادہ کے لئے عمل یا قصد کرنا جائز نہیں جیسا کہ بعض لوگ اہلاک تک کو جائز سمجھتے ہیں حالانکہ وہ بحکم قتل ہے جزائے دنیوی دیت و کفارہ میں بھی اور جزائے اخروی عقوبت میں بھی ۱۲ سوادعفی عنہ قولہ یا اسرئیل اسمیں استغاثہ بمخلوق ہے یہ کلمات ندائیہ نہ شرع محض نقل نہ دلیل جواز ہے نہ موجب اعراض ۱۲ سواد عفی عنہ قولہ ہزار در ہزار اس عبارت اور اس نقش کے گرداگرد کے کلمات کے معانی مفہوم نہیں ہوتے اس لئے اسکو ذکر سے اور ممکن ہے کہ حضرت ناقل کو معلوم ہوں ۱۲ سوادعفی قولہ چور کے نام کا الخ لیکن اس کی بناء پر کسی کو چور سمجھ لینا حرام ہے ہاں بدون بدگمانی کے سراغ رسانی کا مضائقہ نہیں ۱۲ سوادعفی قولہ خمیس ابہی وہی حاشیہ ہے جو اوپر اس قول کے تحت میں لکھا گیا ہے در ماہ بعادہ الخ

Marfat.com

اسم ہم بخوانند یا رحمٰن کل شئ و راحمہ یا رحمٰن اول و آخر درود شریف ہمہ یک صد یک صد بار بخوانند در چلہ پرہیز گوشت و پیاز و لہسن کند و بر پیشانی نقش یا اللہ یا اللہ یا اللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بنویسید۔

عمل بخط خاص

والقیت علیک محبۃً منی ولتصنع علی عینی ہفتصد بار خوانده بر شیرینی دم کرده مطلوب بخوراند اول و آخر درود شریف۔

برائے ادائے قرض (بخط خاص)

الم نشرح ہفتاد و یکبار بوقت معین خوانده باشد۔

برائے رد کید اعداء (بخط خاص)

لایلاف چہل و یکبار بعد مغرب بخواند۔

استخارہ (بخط خاص)

ھو الحبیب الذی ترجی شفاعتہ لکل ھول من الاھوال مقتحم۔ بعد نماز تہجد تین سو بار گیارہ روز تک پڑھے اگر اس عرصہ میں مطلب نہ ہو اور گیارہ روز پڑھے اگر نماز تہجد نہ ہو سکے بعد عشا پڑھے اگر جنگ و پریشانی خواب میں دیکھے کرتا رہے اور اگر پانی اور مچھلی یا (پڑھا نہیں گیا) وغیرہ دیکھے علامت کشائش ہے۔

(عمل بخط خاص)

انہ من سلیمان وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ان لا تعلوا علی وأتونی مسلمین زکوٰۃ اس کی اکتالیس روز میں سوا لاکھ بار پورا کرے اور کوئی پرہیز نہیں اور یہ شرط ہے کہ بوقت پڑھنے کے شروع میں درود شریف سات یا گیارہ بار پڑھے اور ہر روز چراغ خوشبودار تیل سے

(بخط خاص)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ			
الٰہی بحرمت اسم معظم			
اللہ	ص	م	د
٦٦	٩٠	٤٠	٤

بنام ہر چہار نوشتہ بخوردن دہد۔

عہ والقیت علیک الخ یہ عمل حب کا ہے ان اعمال میں یہ شرط ہے کہ جو درجہ حب کا واجب ہے اُسکے لئے تو ایسے اعمال جائز ہیں اور جو واجب نہیں وہاں دفع ضرر کی نیت سے یا اس نیت کی قید سے کہ جتنا درجہ شروع ہو اُس سے زیادہ اثر نہ ہو جائز ہے ۱۲م

روشن کرے اور جب مطلوب کے سامنے جاوے اس آیت کو تین بار اور یہ شعر تین بار پڑھے سے

اے زلف مسلسلت بلائے دل من | دے لعل لبت گرہ کشائے دل من
من دل ندہم بجز ور آئے دل تو | تو دل ندہی بجز ور ائے دل من

اور جب تسخیر حاکم کے لئے جاوے کہیعص یا کفیت حم عسق یا محیط دہنے بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کرکے پڑھے اور سامنے اس کے کھول دے۔

(عمل بخط خاص)

اللھم فارج الھم کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین رحمان الدنیا ورحیمہا انت ترحمنی فارحمنی برحمۃ تغنینی بہا عن رحمۃ من سواک

(حکایت متعلق دعائے بالا بخط خاص)

یکے از دوستانم جناب پاک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را بخواب دید در مجمعی وعرض مطالب خود نمود از ہجوم دیون وغلبہ دشمنان وخوف از پریشانی زمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیکے از حاضران کہ شناسائے ایشاں بود اشارہ فرمودند کہ دعائے بشما تعلیم خواہد کرد وبرائے دعا دیگر ارشاد فرمودند کہ مابدولت اوبجانب مغرب اشارہ فرمودند کہ ازیں طرف شما ارسال خواہیم نمود ایشاں قبل صباح برخاستہ انتظار آں آشنا نمودند چوں بااو در خوردند سوال آں دعا نمودند اوبعد تامل بدعائے مسطورہ بالا نشان داد وسبب آں چناں ذکر نمود کہ ایام واقعہ مولوی امیر علی رحمہ اللہ یکے از بزرگاں بخواب دیدند کہ درجائے لاشہ بے سر افتادہ است وخون او جوش میزند ودرہماں قریب مکانے جناب رسالتمآب تشریف بیدارند وروبقبلہ ایستادہ اند وچند اصحاب پس پشت حضرت ایستادہ ہمہ دست دعا ہستند وآں حضرت آبدیدہ شدہ ایں دعا مذکورہ بالا می خوانند آں بزرگ را از ہیبت آں وقت الفاظ شروع ایں دعا یاد نماند وبعد بیداری از بزرگان سند آں دعا از حصن حصین یافتند بالجملہ بعد آں تلاش دعائے ثانی بکمال تعطش نمودند مگر سعی

عہ بجز ور اے دوسرا لفظ تاکید ہے اول کی۔ جیسے درد از یار است درمان نیز ہم ۔ ۱۲ سواد

عہ یا کفیت یہ کفیت منادی نہیں بلکہ منادی مقدر ہے یعنی یا کافی اور یہ کفیت صیغہ متکلم مجہول ہے یعنی اسکی برکت سے میرے سب کام بن گئے ۱۲ سواد

ایشاں فائدہ نہ داد ۔ آخر چند سال ایں دعا بدست آمد کہ مذکور می شود اللھم انک قلت
فی کتاب الحق استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمدد
کم باموال وبنین استغفر اللہ ولفظ استغفر اللہ صد بار تکرار کند ۔ بعد نماز صبح بعد نماز
مغرب یکبار و قصہ اش این است کہ بزرگے از ملک عرب وارد ایں دیار شدہ بود اتفاقاً در
اثنائے سفر با ایشاں ملاقی شدند و پریشانی شاں دیدہ ایں دعا تعلیم نمودند احتمال قوی بلکہ یقین کامل
شدہ کہ ایں دعا ہماں دعائے موعود ہست پس می باید کہ ہر کس ایں ہر دو ادعیہ را جمع کردہ بخواند وآں
دوست بہ برکت مواظبت دعائے اولین از اکثر بلایا علی الخصوص دین نجات یافتہ بودند از نفحات الانس

دعا بخط غیر

عہ اللھم تب علی حتی اتوب واعصمنی حتی لا اعود وحبب الی الطاعات وکرہ الی الخطیات

از حافظ محمد اسحق عہ (بخط خاص)

غالباً دریں نقش غلطی شدہ در خانہ دوم سطر اول ۲ باشد و در خانہ دوم سطر سویم ۸ باید فلیحرر واللہ اعلم

۷	۴	۴۹۹۹۹	۴۹۹۹۲
۴۹۹۹۵	۴۹۹۹۶	۳	۶
۱	۲	۴۹۹۹۳	۴۹۹۹۸
۴۹۹۹۷	۴۹۹۹۴	۵	۴

از خون مرغ سفید کہ اذان دادہ باشد بروز
سہ شنبہ بنویسد و از زر گرد و تعویذ پیش

نقش دو پایہ یا باسط ہر روز یک نقش بنویسد برائے کشائش بخط خاص

۷۸۶

۶	۴۸	۱۸
۳۶	۲۴	۱۲
۳۰		۴۲

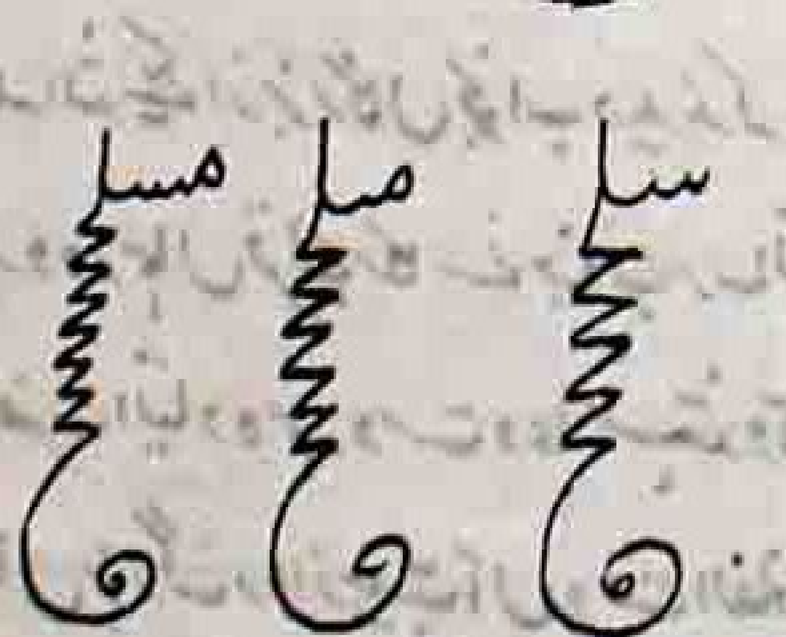

عہ قول اللھم تب علی خاصیت نہیں لکھی ۱۲ سواد

عہ قول از حافظ محمد اسحق اس عمل میں نقش کے اعداد اور اس کے برابر میں بہت سے حروف حار دالے
تین کلمے اور اس کے بعد خون سے لکھنے کا مضمون سب مشتبہ یا ناجائز ہیں جن سے احتیاط واجب
ہے ۱۲ سواد ۔

از نقش شکل جوشن از رس نہار (یعنی پیش از طعام خوردن) تیار کنانند و مریض نہار باشد و نویسندہ نیز نہار باشد و یکسال پرہیز از گوشت و بیضہ و از پکوان کڑاہی و اشیائے سفید از ین قسم اشیا پرہیز کند فقط

عمل بخط غیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحفیظ یا سلام اللہ اکبر اللھم نجنا من کل آفاتھا یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا سلام یا سلام یا سلام یا ستار یا غفار یا دافع البلیات الحفیظ یا سلام اللہ اکبر یا سلام یا سلام یا سلام

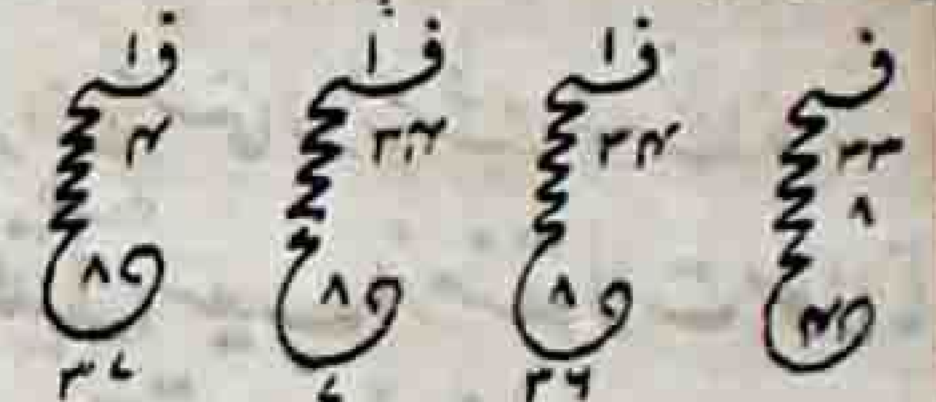

عمل بخط خاص

۸۶ برائے آسیب زدہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

ذلک تخفیف من ربکم و رحمة فمن اعتدی بعد ذلک فلہ عذاب الیم

ترکیب واسطے مرگی کے [ع]

روز یکشنبہ اول ساعت اڑھائی دن گھڑی سے پہلے سفید مرغ کے خون میں لکھ کر مریض کے گلے میں باندھے اور پانچ ٹکے مریض سے لے کر برنج پکا کر ثواب بروح خواجہ حسن بصری رح کو پہونچا وے وہ مرغ خود کھا دے۔

فتیلہ آسیب زدہ بخط خاص

علیقا ملیقا ملیقا و انت تعلم ما فی قلوبھم ملیقا

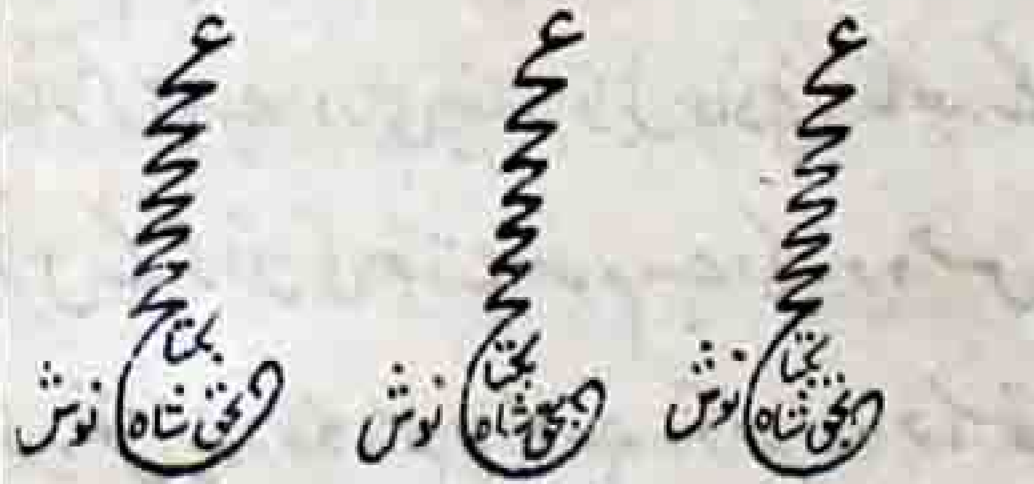

عمل بخط خاص

برائے نوشانیدن

عہ ترکیب الخ اس میں چند باتیں قابل تنبیہ ہیں ۱ وقت کی قید احکام نجوم سے ہے پس وقت کی قید کو ترک کر دیا جائے ۲ خون سے لکھنا جائز نہیں پس روشنائی یا زعفران وغیرہ سے لکھے ۳ ثواب پہونچانے میں تفصیل ہے اگر استعانت یا استغاثہ مخلوق سے جائز نہیں اگر محض ایصال ثواب بلا اعتقاد مدخلیت ہو تو جائز ہے ۴ اسی طرح (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

٦	٧	٢
١	٥	٩
٨	٣	٤

ولا یزید الظالمین الا خسارا

عمل بخط خاص

نقش سورۂ مزمل برائے دفع آسیب نوشیدن وبستن بربازو۔

٢١٥٦٩	٢١٥٦٢	٢١٥٦٧
٢١٥٦٤	٢١٥٦٦	٢١٥٦٨
٢١٥٦٥	٢١٥٧٠	٢١٥٦٣

اجازت از نواب قطب الدین خاں صاحب

عمل بخط خاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلام	قولا	من	رب
قولا	من	رب	رحیم
من	رب	رحیم	مشکل
رب	رحیم	مشکل	کشا یلا

برائے استحاضہ نوشتہ بنوشانند۔

فتیلہ آسیب[ع] از منقولات مولانا اسحق رح بخط خاص

فرعون بے عون ہامان شر مار

عاد ثمود نمرود ابلیس کلھم

فی النار۔

نفس عزیمت میں چھ چار شکلیں مرکب ہیں ف اور س اور چند حار اور بعض اعداد سے اُن کی حقیقت بھی جبتک معلوم نہ ہو عمل نہ کرنا چاہیئے۔ ممکن ہے کہ حضرت کو اُس کی حقیقت معلوم ہو اور ان سب تنبیہات کا اوپر بھی چند جا ذکر آیا ہے اور یہی تنبیہات قابل لحاظ ہیں۔ مابعد کے عزائم و تراکیب میں فہرست اسماء کواکب کے ختم تک بجز اعمال ذیل کے کہ اُن کی حقیقت معلوم ہے ایک وہ جس پر برائے نوشانیدن اور اُس کے نیچے ولا یزید لکھا ہے کہ یہ نقش پندرہ کا اسم حوا کا ہے دوسرا وہ جو استحاضہ کے لئے لکھا ہے جس میں آیت سلام قولا لکھی ہے تیسرا نقش سورہ مزمل ۱۲ اسواد عہ نقش پنج خطی۔ اوپر کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے ۱۲ سہ قولہ علیقا بلیقا۔ اوپر کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے ۱۲ اسواد

عہ نقش "پنج خطی" جس کے بالکل اخیر کے خانہ میں سند سہ ۲۵۵۸ لکھا ہے اوپر کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے اور اسکے علاوہ اسمیں ایک امر اور قابل تنبیہ ہے وہ یہ کہ جن فتیلوں سے آسیب جلجاتا ہے چونکہ احراق[ع]

عہ ذی روح کا بلا ضرورت شدیدہ جائز نہیں اس لئے ایسے فتیلوں میں میرا معمول ہے کہ یہ عبارت بڑھا دیتا ہوں کہ اگر نہ گریزد سوختہ شود ۔ ۱۲ اسواد

Marfat.com

۱	۲۵۶۲	۲۵۵۹	۸
۲۵۶۰	۷	۲	۲۵۶۱
۶	۲۵۵۷	۲۵۶۴	۳
۲۵۶۳	۴	۵	۲۵۵۸

عملعہ بخط خاص

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

بنام ہرچہار در ساعت مناسب روز موافق شیرینی در دہن داشتہ نولید و در طعام شیرین مطلوب بخوراند

عملعہ بخط خاص

۶۸۷

۱	۱۸۰	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۷۹
۶	۹	۱۸۲	۳
۱۸۱	۴	۵	۱۰

جحیم جہنم سعیر سقر نظی حطمہ ھاویہ

دوزخ اشم

عملعہ بخط خاص

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

بنام ہرچہار در ساعت مناسب در روز موافق برگ نیب در دہن داشتہ نولید و در گور کہنہ دفن کند۔

للعہ

۱۸۰	۱	۱	۱۱
۷	۱۲	۱۷۹	۲
۹	۶	۳	۱۸۲
۴	۱۸۱	۱۰	۵

ہر دو نقش بہ ترکیب بالا

عہ نقش پنج خطی جس کے بالکل اخیر کے خانہ میں ہندسہ دس کا لکھا ہے اوپر کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے ۱۲ سواد عہ نقش پنج خطی جس کے اخیر خانہ میں ہندسہ ۵ کا لکھا ہے اوپر کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے اور غالبًا یہ عمل تفریق کا ہے جہاں شرعًا تفریق جائز نہ ہو وہاں اسکا کرنا مطلقًا جائز نہیں ۱۲ سواد عہ نقش پنج خطی جس کے اول خانہ میں ایک کا ہندسہ ہے اوپر کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے ۱۲ سواد للعہ نقش پنج خطی جس کے اول خانہ میں ۱۸۰ لکھا ہے اوپر کا حاشیہ دیکھ لیا جاوے ۱۲ سواد

Marfat.com

فہرست اسماء کواکب بقید ایام[ع]

(بخط خاص)

روز شنبہ - زحل[1] مشتری[2] مریخ[3] شمس[4] زہرہ[5] عطارد[6] قمر[7] زحل[8] مشتری[9] مریخ[10] شمس[11] زہرہ[12]

شب یکشنبہ - عطارد[1] قمر[2] زحل[3] مشتری[4] مریخ[5] شمس[6] زہرہ[7] عطارد[8] قمر[9] زحل[10] مشتری[11] مریخ[12]

روز یکشنبہ - شمس[1] زہرہ[2] عطارد[3] قمر[4] زحل[5] مشتری[6] مریخ[7] شمس[8] زہرہ[9] عطارد[10] قمر[11] زحل[12]

شب دوشنبہ - مشتری[1] مریخ[2] شمس[3] زہرہ[4] عطارد[5] قمر[6] زحل[7] مشتری[8] مریخ[9] شمس[10] زہرہ[11] عطارد[12]

روز دوشنبہ - قمر[1] زحل[2] مشتری[3] مریخ[4] شمس[5] زہرہ[6] عطارد[7] قمر[8] زحل[9] مشتری[10] مریخ[11] شمس[12]

شب سہ شنبہ - زہرہ[1] عطارد[2] قمر[3] زحل[4] مشتری[5] مریخ[6] شمس[7] زہرہ[8] عطارد[9] قمر[10] زحل[11] مشتری[12]

روز سہ شنبہ - مریخ[1] شمس[2] زہرہ[3] عطارد[4] قمر[5] زحل[6] مشتری[7] مریخ[8] شمس[9] زہرہ[10] عطارد[11] قمر[12]

شب چہارشنبہ - زحل[1] مشتری[2] مریخ[3] شمس[4] زہرہ[5] عطارد[6] قمر[7] زحل[8] مشتری[9] مریخ[10] شمس[11] زہرہ[12]

روز چہارشنبہ - مثل شب یکشنبہ **و شب پنجشنبہ** بر قیاس روز یکشنبہ **و روز پنجشنبہ** ہمچو شب دوشنبہ **و شب جمعہ** ہمچو روز دوشنبہ **و روز جمعہ** ہمچو شب سہ شنبہ -

(عمل بخط خاص)

وانہ علی ذلک لشہید[عـہ] وانہ لحب الخیر لشدید سہ بار بر سہ پارہ کاغذ بمشک و زعفران نوشتہ تا سہ روز بخوراند یا بسیاہی نوشتہ بخوراند -

(عمل بخط خاص)

یا وھاب یکہزار و چارصد و چار دہ بار و بعد آں ایں دعا یا وھاب ھب لی من نعمۃ الدنیا والاخرۃ انک انت الوھاب یک صد بار وظیفہ برائے کشائش رزق ملقب بکیمیاء درویشان

(عمل بخط خاص)

والقیت علیک محبۃ منی ولتصنع علی عینی بر پارہ کاغذ نام خود و نام مادر خود و نام مطلوب و نام مادر مطلوب و دیگر دوست اقربا آں مطلوب کہ باشد بدینطور الحب فلاں بن فلانہ علی حب فلاں بن

عـہ فہرست اسما کواکب بقید ایام - اوپر کا حاشیہ دیکھا جاوے اور یہ بھی واضح نہ ہوا کہ اس فہرست کا حاصل کیا ہے؟

عـہ سوا دعقو وانہ علی ذلک غالباً یہ حُب کے لئے ہے ۱۲ سواد

Marfat.com

فلانۃ و دوست فلان بر پارچہ کاغذ بنویسد و تسبیح تیار کند و بر تسبیح مذکور سہ ہزار و یک صد و بست
و پنج بار تا چہل روز بخواند مگر نان بے نمک خوردہ جائے خواندن بر دریا مقرر سازد و بر نعل[ع] این شکل
نوشتہ در آتش اندازد لسالہ درلن و ضرف بحق عشق العجل الحب فلاں بنت فلاں علی حب
فلاں بنت فلاں ۔

(عمل بخط خاص)

یا عزیز ۱۰۵ بار معہ عدد نام خود بخواند ۔ سورہ لایلاف قریش ۱۵۲ بار زکوٰۃ دہد تا چہل روز
و چہل و یکبار ہر روز وظیفہ کند

(برائے تھنیلہ بخط خاص)

بسم اللہ الرحمن الرحیم کالی گائے کالی کنبے کھائے چوچی جھاڑوں اپنی فلانی کا تغنیلہ جائے بر پارچہ
گل دم کردہ گرد پستان خود گردکند سہ بار کند ا ما زن در پردہ باشد ۔

(ترکیب چلہ بخط خاص)

ایک مکان تنہا مگر اتنا جس میں لیٹ سکے اور جو زیادہ ہو تو پردہ کر کے کم کرے خالی از متاع و اسباب
پاک و صاف ہوا ور نہیں تو لیپ لے سوائے پاخانہ اور پیشاب کے جگہ جائے بہت نزدیک ہو
اُس مکان سے نکلے نہیں خوراک ایک اناج سے افطار کرے جو ناخوش آوے دھو کے سکھا کے
جنکر کہ سوا اُس کے دوسری چیز نہ رہے مردے پسوا کے رکھ لے اور وہ شخص پاک صاف ہو
اور خوراک ہر روز سوا پاؤ سے زیادہ نہ ہو اور جو کچھ بچے کسی نیک آدمی کو یا خادم کو دے کتے
کو یا کسی جانور کو نہ دے اور یو ہیں ضائع نہ کرے بے نمک اور تیل کے کھاوے اور جہاں کھانا
پکے سوا اُس خادم کے کوئی نہ آوے پانی دریائے جاری یا ہرٹ کا کنواں جس میں چرسا لگا ہو
پینے میں کھانے میں وضو اور غسل میں اپنے اور خادم کے یا بنا چاری مٹی کے لوٹے سے اُسوقت
کسی کوئیں سے بھرے جب اُس میں کوئی ڈول چرسے کا نہ بھرتا ہو چاہئے کہ مکان پر سامان پانی
دو چار گھڑے رکھے بعضی بار ضرورت ہوتی ہے اور سب کورے برتن ہوں پرہیز ہر اُس چیز سے
جو جاندار سے تعلق رکھے کھانے پینے چھونے دیکھنے یا اور کسی استعمال میں خادم نمازی دائم

[ع] توبر نعل ۔ نعل سے مراد جوتہ نہیں بلکہ لوہے کی نعل جو غیر مستعمل ہو اور شکل نوشتہ ہیں (بر صفوا بندہ)

الصوم اور وہ بھی اُسی پانی سے وضو اور غسل کرے اور اگر کسی چیز کو جو جاندار سے تعلق رکھتی ہو چھولے تو ہاتھ کو اُسی پانی سے دھوڈالے کپڑا ہر وقت پڑھنے کے بے سیا ہوا کپڑا ایک دہی باندھے وہی اوڑھے اور سر ننگا رکھے ہر روز روزہ رکھے اور نہا کے پڑھے اور باوضو رہے اور بعد پاخانہ کے بھی غسل کرے درمیان زکوٰۃ اگر زنا سرزد ہو تو ہلاک ہو جاوے اور بعد زکوٰۃ ۔ زکوٰۃ و اجازت باطل ہو جاوے اور بعضے اعمال میں خوف جان ہے

زکوٰۃ بخط خاص

یا رزاق چالیس روز میں بارہ ہزار ۱۲۰۰۰ کے تعداد سے پڑھے اور سورہ مزمل تین سو ۳۰۰ بار وظیفہ یا رزاق تین سو ۳۰۰ بار ۔

عمل بخط خاص

یا باسط ۱۲۵۰۰۰ تین چلوں میں اور ظرف میں عدد جمع شرط ہے ۔ وظیفہ یا باسط ۵۰۰ بار یا واسع تعداد اور چلہ اور وظیفہ مساوی اور متعلق اجناس ہے اور وجود شئے قلیل چاہیئے ۔ قل اعوذ برب الفلق قل اعوذ برب الناس ۱۲۵۰۰۰ بار جتنے دنوں میں ہو سکے بشرائط پڑھے وظیفہ ا بار وقت حاجت تین بار بہ نیت دفع سحر

عمل بخط خاص

سورۂ جن تین چلہ میں سوالاکھ بار پڑھے بشرائط ثواب اس کا حضرت سلیمان عٓ علیہ السلام کی روح کو بخشے آخر روز میں ایک شخص خوبصورت و مرد خوب وضع آویگا وہ اصرار کریگا کچھ کام کہو ۔ اُس سے حاضر رہنے کو کہے اور کوئی کام نہ کہے ورنہ وہی کام انجام کرکے عمل میں نہ رہیگا یا تین چلہ تک ہر روز تین سو بار پڑھے اور بعد اس کے بہ پرہیز گاے کے گوشت اور مچھلی کے تعداد بے ناغہ پوری کرے اور کثرت درود شریف کی باقی وقت میں کرے وظیفہ تین بار ہر روز جو وظیفہ قضا ہو تین دن تک تو فقط قضا کو ادا کرے اور بعد

جو رموز حروف غیر مفہوم ہیں اُن کو حذف کردے فائدہ علیہ نعل در آتش جو ایک محاورہ مشہور ہے جو کنایہ ہے اضطراب سے ایسے ہی اعمال سے ماخوذ ہے جو التہاب و اضطراب کے لیے مستعمل ہیں ۱۲ سواد

عہ تو حضرت سلیمان علیہ السلام ۔ مگر نیت فقط ایصال ثواب ہو استعانت و استغاثہ نہ ہو ۱۲ سواد ۔

تین روز یا ایک ہفتہ علاوہ قضا کے پانچ سو بار یومیہ اسماء کا اور پچاس بار سورتوں کا پڑھے اور ایک چلہ ۳۹ روز تک ایک ہزار بار اسماء اور سو دفعہ سورتیں (عبارت آیندہ ایک کاغذ پر لکھی ہے معلوم نہیں کس سے مرتبط ہے وہ یہ ہے) اور بعد قضا چلہ کے عمل بالکل باطل ہو جاتا ہے

برائے بواسیر بخط غیر

یا رحیم کل صریخ ومکروب یا رحیم در روز دوشنبہ عہ بعد طلوع آفتاب تا آخر روز ہر وقت کہ خواہد نوشتہ برناف بندد۔

ترکیب عہ جھاڑ درد آدھا سیسی بخط خاص

اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود - کالی چڑی چھنکلی بس کے گوبھی کھا اٹھو محمد چھاڑ دوا دھا سیسی جا جتی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - چہار خط بشکل مربع بکشد و بر گوشہ ہا خطوط موا ب بکشد یازدہ یازدہ اول از یک گوشہ باز مقابل او در قطر باز از طرف باقی و ہمچناں مقابل او و صاحب درد جانب درد را گرفتہ باشد۔

تدبیر سحر بخط خاص

اگر کسے را سحر کردہ باشند و بہیچ وجہ دفع نشود باید کہ این دعا را و اسماء را بمشک و زعفران در پیالہ چینی و یا کٹورہ بنویسد و بشوید و بدہد در حال عارضہ رفع گردد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم سبحان اللہ و عظمۃ اللہ و برہان اللہ و صنع اللہ و بطش اللہ و کبریاء اللہ و جلال اللہ و کمال اللہ و من اللہ و لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین - جلیوش عہ بلیوس ایراوس منطوس ونلتونا افنار و نا ذرنا درونا اخوس برحمتک یا ارحم الراحمین تا ہفت روز بخورد۔

عمل عہ - یکتب ہذا السطر فی ورقۃ ذہب و یجعلہا تحت لسانک فانہ لا تزال قائما مادامت

عہ بواسیر - روز دوشنبہ اس قید کو چھوڑ دے کہ احکام نجوم سے ہے ۱۲ اسواد عہ قولہ ترکیب جھاڑ اس میں بعض الفاظ کے معنی معلوم نہیں اور بعض کلمات استغاثہ کے ہیں اُن کو حذف کر دے ۱۲ اسواد عہ قولہ جلیوش الخ جب تک معنی کی تحقیق نہ ہو عمل نہ کرے ۱۲ اسواد عہ عمل ظاہر اساک کے لئے ہے ۱۲ اسواد۔

علام عطط ع ۹
الورقة تحت لسانك عشق

عمل - عہ آشش آشش دریاشش سادریاشش وث ذثاث تیلوہذہ الکلمات للاساک -

عمل - اکتب ہذہ الاسماء بمداد علی الاحلیل کحسعلیفعلیل -

عمل - بلکاکس عہ یاخذ ورقۃ فضۃ یکتب فیہا بابرۃ نحاس وتضعہا تحت لسانک بعد ان تجزہا بعود

کلحعلعلعکلسم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً ومصلیاً

دیباچہ حصہ پنجم بیاض یعقوبی

بعد حمد و صلوٰۃ عرض رسا ہے خاک در بارگاہ اشرفی محمد مصطفےٰ بجنوری مقیم میرٹھ محلہ کرم علی کہ یہ مجموعہ ہے چند نسخوں کا اور یہ یادگار ہے عالم بعدیل فاضل بےمثیل محقق اجل مدقق بے بدل کشاف حقائق حلال دقائق حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی قدس سرہ العزیز کی اور یہ ایک جزو ہے منجملہ پانچ اجزاء بیاض کے ایک جزو میں مکتوبات ہیں حضرت مخدوم کے اور ایک یہ ہے اور ایک میں متفرقات ہیں - اس بیاض کو حضرت امام المحققین راس المدققین حکیم الامت مرشدی و مولائی حضرت مولانا اشرف علی صاحب مدظلہم نے مولانا قدس سرہ کے ورثا سے حاصل کرکے صاف کرایا اور مکتوبات و دیگر حصص پر خود نظر فرماکر طبع کرادیا اور اس طبی حصہ میں چونکہ بہت جگہ شکوک تھیں اور بہت طبی اصطلاحات تھیں اسوجہ سے اس پر نظر کرنیکی خدمت اس حقیر کی سپرد فرمائی - ایسے بڑے فاضل اجل کی تحریر پر نظر کرنے کا نام لینا تو چھوٹا منہ بڑی بات ہے احقر نے صرف حضرت مولانا مدظلہم کے حکم کی تعمیل کی اور اس طبی مجموعہ کو از اول تا آخر حرفاً حرفاً دیکھا بلکہ جہاں ضرورت سمجھی بعض ماہرین فن طب سے بھی مشورہ کیا

عہ آشش اور اُس کے بعد جو اکتب سے شروع ہوا ہے اور اُس کے بعد جس میں بلکاکس لکھا ہے ان سب میں متصل کا حاشیہ معروض ہے ۱۲ اسواد تنبیہ رقی کے متعلق بہت سے احکام رسالۃ التقی فی احکام الرقی میں مذکور ہیں ملاحظہ فرمائے جاویں -

دھھنا انتہت حواشی الحصص الاربعۃ المسماۃ بالسواد و بقیت حواشی الحصۃ الخامسۃ الملقبۃ بالمداد وتاتی فیما بعد بعون اللہ واھب السداد والرشاد -

اور بعض غریب اصطلاحات کو اُن کی امداد سے حل کیا بعض نسخوں کے کسی کتاب سے مقابلہ کرنے میں بھی اُن سے مدد ملی اب ناظرین کی خدمت میں چند باتیں عرض ہیں۔

(۱) بعض الفاظ غریب اس مجموعہ میں آئے ہیں اُن کا حل بین السطور یا حاشیہ پر کر دیا ہے اور اکثر جگہ حوالہ کتاب کا بھی دیدیا ہے۔ اور جہاں باوجود کتب لغت وغیرہ میں تلاش کرنے کے کوئی لفظ حل نہ ہو سکا وہاں لکھدیا ہے کہ یہ سمجھ میں نہیں آیا مصنف قدس سرہ کی طرف سے اعتذار ایسے الفاظ لکھنے کی بابت یہ ہے کہ حضرت کو کوئی کتاب طب کی لکھنا مقصود نہ تھی صرف یادداشت کے طور پر جیسے سنا لکھ لیا۔

(۲) بعض نسخوں میں ناجائز اشیا بھی شامل ہیں اُن کا حکم شرعی حاشیہ پر لکھدیا ہے۔ اجمالاً اعتذار حضرت مصنف قدس سرہ کی طرف سے ایسے نسخوں کے درج کتاب کرنے سے یہ ہے کہ ایسے نسخے لکھنے سے یہی مقصود نہیں ہوتا ہے کہ کوئی مسلمان اُس کو بنائے اور استعمال کرے بلکہ اُس کی ایک خاصیت کا بیان ہوتا ہے ممکن ہے کہ کسی غیر مسلم کے کام آوے۔ یا مسلم اس کو عندالاضطرار استعمال کر سکے یا کسی کو اُس ناجائز جزو کا بدل معلوم ہو یا آیندہ ملجاوے تو اُس کو بنا سکے اور استعمال کر سکے۔ اور بعض نسخے اس قسم کے بھی ہیں کہ مسلمان کو اُن کا بنانا ناجائز نہیں مگر تیار شدہ کا استعمال درست ہے (جیسا کہ کتاب ہذا کے حواشی کے دیکھنے سے معلوم ہوگا) اور تتبع کیا جاوے تو یہ سلف سے بھی منقول ہے مثلاً علامہ دمیری نے حیوۃ الحیوان میں بہت سے حیوانات غیر ماکول کے اجزا کے خواص یا کسی حیوان ماکول کے بول و براز کے خواص لکھے ہیں جنکا استعمال یقیناً ناجائز ہے۔

(۳) بعض جگہ نسخہ کی ترکیب میں کوئی لفظ یا کوئی عبارت فارسی ہے کوئی اُردو اس سے اعتذار یہ ہے کہ حضرت قدس سرہ پر حالت جذبۂ محبت الٰہی غالب رہتی تھی حتیٰ کہ تحقیقاً سُنا گیا کہ بعض دفعہ بنیا نام بھول جاتے تھے۔ یہ اثر بھی اسی کا ہے کہ فارسی لکھتے لکھتے خیال بنگیا اردو لکھنے لگے یا بالعکس اور چونکہ طب کو حضرت کچھ مہتم بالشان اور مایۂ امتیاز نہیں سمجھتے تھے اسواسطے اس کا کچھ اہتمام بھی نہ کیا ہوگا کہ بعد میں اُس کو بنا دیا جاوے۔ یہی وجہ ہے کہ اس طبّی حصہ میں ایسا ہوا ہے کہیں کسی اور تصنیف میں یا مکتوبات میں ایسا نہیں ہوا۔ دیگر بزرگوں سے بھی ایسا منقول ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ایک مرتبہ کچھ لکھ رہے تھے ذکر اللہ کا ایسا غلبہ ہوا کہ لفظ اللہ اللہ کئی سطر تک بجائے مضمون کے لکھتے چلے گئے۔ یہ حالت بالکل اس کی مصداق ہے ؎

Marfat.com

قافیہ اندیشم و دلدار من گویدم مندیش جز دیدار من

غلبۂ محبت الٰہی اور توجہ الی اللہ میں ایسا ہونا تعجب کی بات نہیں اطبا رمتقدمین کو دیکھئے کہ وہ لوگ مشغول فی فن الطب والتدوین تھے اور اُن کی نظر اصل مقصد پر تھی تو اُن کی عبارتیں جامع مانع نہ ہوتی تھیں حتیٰ کہ بہت سے الفاظ اُن کے قلم سے عربی عبارت میں بھی فارسی اور دیگر زبانوں کے نکل گئے حالانکہ ترجمہ اُن کا عربی زبان میں بہت آسانی سے ہوسکتا تھا مثلاً بیض نیمبرشت کہ نیمبرشت فارسی کا لفظ ہے متقدمین میں سے کسی کے قلم سے نکل گیا اور آج تک مستعمل ہے اسی طرح خشکریشہ کا لفظ بے تکلف کتب طب میں موجود ہے۔ قانون شیخ الرئیس پر متاخرین اطبا کا اعتراض ہے کہ عبارت اس کی اچھی نہیں۔ علیٰ ہٰذا مثنوی مولانا روم پر شعرار کا اعتراض ہے کہ شاعری اس کی سست ہے ان نظائر سے مولانا قدس سرہ کا اعتذار کہیں فارسی اور کہیں اُردو لکھنے کے متعلق صاف ظاہر ہے جبکہ اہل فن نیمبرشت اور خشکریشہ کے استعمال میں اور عبارت غیر جامع مانع ہونے میں اس وجہ سے معذور سمجھے گئے ہیں کہ اُن کی نظر اصل مقصود پر تھی الفاظ و عبارت کی طرف سے ذہول ہوگیا تو وہ عارف جو مستغرق فی ذکر اللہ ہو کیوں معذور نہ سمجھا جائے خاصکر اُس فن کے متعلق جس کو وہ مایۂ ناز و انبیاز بھی نہ سمجھتا ہو بلکہ اُس میں انہماک کو تضیع وقت کہتا ہو۔ اس تقریر سے اعتذار حضرت قدس سرہ کا ثابت ہوگیا۔ اب شاید کوئی کہے کہ صاحب کتاب اس میں معذور سہی لیکن ناقلین کو چاہئے تھا کہ ایسی عبارتوں کو درست کر دیں اور ایک جنس کی عبارت خواہ اُردو یا فارسی کر دیں اس کا جواب یہ ہے کہ اُن کا بدلنا اُن کی اس حالت کی یادگار کو مٹانا ہے جس سے یہ اختلاط ناشی ہوا۔ آخر کوئی بات تو ہے کہ کتب طب میں کسی نے یہ نہ کیا کہ نیمبرشت اور خشک ریشہ کو بدل کر دوسرا لفظ رکھدیا ہوتا بلکہ اپنی تصنیفات میں بھی اُن لوگوں نے جنہوں نے قانون شیخ کی عبارت پر اعتراض کئے ہیں یہی لفظ استعمال کئے ہیں جبکہ طبی اساتذہ کے ساتھ یہ معاملہ کیا جاتا ہے تو مقبولان الٰہی کے ساتھ جو معاملہ ہونا چاہئے ظاہر ہے ان کی تو ہر ادا عند اللہ مقبول ہوتی ہے۔ دیکھو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان میں لکنت تھی اور حق تعالیٰ نے آپ کو فرعون کی طرف تبلیغ کے لئے مبعوث فرمایا ظاہر ہے کہ تبلیغ کے لئے بہت طلاقت لسان کی ضرورت تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دعا میں اس کا اظہار بھی فرمایا کہ لا ینطق لسانی اور رفع لکنت کی استدعا کی واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی لیکن آپ کا

پورا ازالہ نہیں فرمایا گیا بدلیل قول فرعون ولا یکاد یبین اور تبلیغ میں حارج ہونے کا تدارک اس طرح کیا گیا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کو آپ کے ساتھ شریک کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مولائی و مرشدی حکیم الامت مدظلہ نے اس مجموعہ طبی کے کسی لفظ میں تغیر و تبدل نہیں کیا حتیٰ کہ بعض عبارتیں اس میں ایسی بھی ہیں کہ کسی وجہ سے اُن کا اگلا یا پچھلا حصہ جاتا رہا ہے اس وجہ سے اُن سے کوئی مطلب مفہوم نہیں ہوتا لیکن اُن کو بھی علحدہ نہیں کیا اور تبرکاً و تیمناً قائم رکھا ہے ان کا کتاب میں رکھنا بیکار سا معلوم ہوتا ہے لیکن اہل محبت اس کی قدر جان سکتے ہیں۔ وللناس فیما یعشقون مذاھب احقر کا خیال تو یہ ہے کہ اگر کوئی اس کتاب میں اُن نسخوں کو لکھے جن میں اُردو فارسی عبارت مختلط ہے تو اسی طرح لکھے کیونکہ اہل اللہ کی زبان کا بھی ایک اثر ہوتا ہے بمضمون حدیث کم من اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ قطب عالم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ سے دو شخصوں نے سفر کے متعلق رائے لی کہ ہم سلطانی راستہ سے جائیں یا دوسرے راستہ سے۔ ایک کو تو حضرت نے سلطانی راستہ سے جانے کا شورہ دیا اور دوسرے کو دوسرے راستہ سے جانے کا لیکن اُس نے اُس مشورہ کے خلاف کیا جسکو دوسرے راستہ سے جانے کو فرمایا تھا اور وہ بھی سلطانی راستہ سے گیا اُس کو سخت تکلیفیں پہونچیں اور جسکو سلطانی راستہ سے جانے کو فرمایا تھا اُس کو اُسی راستہ میں کوئی تکلیف نہیں پہونچی۔ پھر حضرت سے پوچھا گیا کہ یہ کیا بات تھی کیا حضرت کو منکشف ہو گیا تھا کہ اس کو اس راستہ میں تکلیف پہونچے گی اسواسطے منع فرمایا تھا؟ فرمایا نہیں ویسے ہی زبان سے نکل گیا تھا سچ ہے سہ

تو چنیں خواہی خدا خواہد چنیں — می دہد یزداں مراد متقیں

کسی شاعر نے مثنوی کی شاعری کو سست کہا اور اصلاح دی۔ مثنوی از نے بشنو از نائی نے پھر مثنوی کو اُٹھا کر دیکھا تو یہ شعر نکلا سہ

اے سگ ملعون چہ عوعو میکنی — تنومیم را تو مشنو می کنی

یہ اعتذار ہے حضرت قدس سرہ کی طرف سے اُردو فارسی عبارت مختلط ہونے وغیرہ کا اور یہ خیال بالکل بے اصل ہے کہ حضرت کو فارسی عبارت لکھنا نہ آتی ہوگی کیونکہ حضرت کا علم و فضل ایک دنیا کو معلوم ہے اور اسی کتاب کے دیگر حصص میں مکتوبات وغیرہ کے دیکھنے سے بخوبی معلوم ہو سکتا

ہے اور اس طبّی حصہ ہی میں بعض اُن نسخوں کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے جو حضرت کی ایجاد ہیں جن میں اُن کا مزاج بھی لکھا ہے کہ فلاں درجہ میں سے کس سے زائد حار ہے شلاً اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت کو فن طب کی بھی پوری دستگاہ تھی پھر جو شخص نئے نسخے ترتیب دیسکتا ہے اُسکو عبارت نہ لکھ سکنا کیا معنی؟ اور صحیح روایات سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت قدس سرہ کو ہر علم وفن سے مناسبت تھی اور تحصیل کا شوق تھا **لقینہ** اور یہ تمام اعتذارات اُن مقامات کے متعلق ہیں جو خود حضرت قدس سرہ کے دستخط خاص کے لکھے ہوئے ہیں ورنہ بہت سے مقامات ایسے بھی ہیں جو دوسروں کے ہاتھ سے لکھے ہوئے ہیں جن میں دو احتمال ہیں ایک یہ کہ بعد وصال حضرت کے کسی نے لکھدیئے دوسرے یہ کہ حضرت سے کسی نے کسی نسخہ کا ذکر کیا حضرت نے بیاض اُس کے حوالہ کردی کہ اس میں لکھدو تو اُس میں کسی عذر کی حاجت ہی نہیں اور ایسے مقامات پر بخط غیر لکھدیا گیا ہے

یادداشت۔ اس طبّی حصّہ میں جو کچھ بین السطور یا حاشیہ پر لکھا ہوا ہے وہ خاکسار محمد مصطفیٰ کا مضمون ہے اور اُسکے ختم پر لفظ مدا لکھدیا ہے مگر سب پر حضرت مولانا حکیم الامۃ مدظلہ کی اجمالی نظر ہو چکی ہے اور کہیں کہیں حضرت مصنف قدس سرہ کا مضمون بھی ہے اُس پر لفظ (منہ) لکھا ہوا ہے اور کہیں کہیں حضرت حکیم الامت مدظلہ کا مضمون بھی ہے وہاں اسم گرامی حضرت کا یا لفظ سوا لکھا ہوا ہے۔ طالب دعا محمد مصطفیٰ ۱۰ رجب ۱۳۴۴ ہجری۔

یادداشت دیگر۔ چونکہ اس کتاب میں نسخے ہر طرح کے ہیں کوئی بہت اعلیٰ درجہ کا ہے کوئی کم درجہ کا اسواسطے تین درجے درجۂ اول و دوم وسوم قرار دیکر فہرست میں اکثر نسخوں کے سامنے لکھدیا ہے۔

حصّہ پنجم طبّیات

یعنی نسخجات وادویات

تریاق ذرع الصحۃ کہ میر محمد باقر داماد بہندوستان فرستادہ صفت آں دخط غیر مخلص اصفہانی عہ ۲۸ مثقال

عہ محمد اصفہانی۔ ایک بوٹی ہے جو ہر قسم کے زہر کی تریاق ہے اور مقوی اعضاء رئیسہ ہے کتب طبیہ میں عام طور سے مذکور ہے مگر آجکل دستیاب نہیں ہوتی یعنی طاقت ۱۲ مترجم

۱۲ اور کوئی دوسرا نام بھی اسکا نہیں ہے ۱۲

Marfat.com

قرص اسقیل(ع) (۴۸ مثقال) قرص اندروخوردن (۴۸ ل) فلفل سیاہ (۴۸ ل) دار فلفل (۲۴
ل) دارچینی (۴۴ ل) زعفران (۳۰ ل) مامیران (۳۰ ل) آملہ منقی (۲۰ ل) ہلیلہ کابلی (۲۰
ل) ابریشم مقرض (۲۰ ل) عودخام (۲۰ ل) مصطگی (۲۰ ل) روغن بلسان (۲۰ ل) روغن نارجیل
(۲۰ ل) افیون (۵ ل) فلفل ابیض (۱۴ ل) درونج عقربی (۱۴ ل) زرنباد شیریں (۱۴ ل) تخم
شلغم بری (۱۲ ل) ثوم بری (۱۲ ل) پوست اترج (۱۲ ل) خصیۃ الثعلب (۱۲ ل) ریوند چینی (۱۲
ل) غاریقون سفید (۱۲ ل) زنجبیل (۱۲ ل) بہمن سفید (۱۲ ل) ہیل بوا(ع) (۱۲ ل) ورق گل سرخ
(۱۲ ل) تخم بادرنجبویہ (۶ ل) ورق بادرنجبویہ (۸ ل) گاؤزبان (۸ ل) گل گاؤزبان (۶ ل)
اشنہ سفید خوشبو (۱۰ ل) تخم فرنجمشک (۱۰ ل) لسان العصافیر (۱۰ ل) قاقلہ صغار وکبار (۱۰-۱۰
ل) قرنفل (۱۰ ل) جدوار خطائی مجرب (۱۴ ل) جوزبوا (۱۰ ل) بسباسہ (۱۰ ل) بہمن سرخ (۱۰
ل) فراسیون(ع) (۱۰ ل) مرصافکی (۱۲ ل) حب الغار (۱۰ ل) سلیخہ (۱۰ ل) قرفہ (۱۰ ل) نعناع
یابس (۱۰ ل) خولنجان (۱۰ ل) کندر ذکر (۱۰ ل) سعد کوفی (۱۲ ل) سنبل الطیب (۱۲ ل) انیسون
(۱۰ ل) نانخواہ (۶ ل) اسارون (۶ ل) اسطوخودوس (۶ ل) ایرسا (۶ ل) سوسن سفید (۶
ل) کردیا (۶ ل) شیطرج ہندی (۶ ل) فاشرا(ع) (۶ ل) عاقرقرحا (۶ ل) قسط تلخ (۶ ل) قصب
الذریرہ (۶ ل) زرنب (۶ ل) خبطایا (۶ ل) شقاقل (۶ ل) فقاح اذخر (۶ ل) کبابہ چینی (۶
ل) ساذج ہندی (۶ ل) پوست بیرون پستہ (۶ ل) شکطرامشیع (۶ ل) نارمشک (۶ ل)
بزرالبنج (۶ ل) سفید در شیر پروردہ ۔ طباشیر سفید (۶ ل) زرشک منقی (۶ ل) فطراسالیون(ع) (۶ ل)
کثیرا (۱۰ ل) صمغ عربی (۱۰ ل) میعہ سائلہ (۴۲ ل) رب السوس (۱۲ ل) کمافیطوس(ع) (۶ ل)
کماذریوس (۶ ل) صندل سفید (۶ ل) صندل زرد (۶ ل) مروارید ناسفتہ (۶ ل) بسد (۶ ل)

ع قرص اسقیل ۔ ایک مرکب نسخہ ہے جو قانون اور دیگر کتب طب میں مذکور ہے جزو اعظم اُس کا اسقیل ہے اُس کا دوسرا نام عنصل ہے ہندی میں جنگلی پیاز کہتے ہیں ۱۲ ۔ اور قرص اندروخوردن بھی مرکب نسخہ ہے جو قانون شیخ جلد سوم میں اقراص میں مذکور ہے ۱۲ امداد ع ہیل بوا الائچی کو کہتے ہیں آگے سطر ۳ میں قاقلہ صغار وکبار موجود ہے لہذا ہیل بوا زائد معلوم ہوتا ہے ۱۲ امداد ع فراسیون گندنا جبلی است ۱۲ اللغۃ ع فاشرا بفارسی سوحدہ نباتے است کہ ہزارجشاں نامند ۱۲ امداد ع فطراسالیون تخم کرفس کوہی است ۱۲ امداد ع کمافیطوس گل [illegible] است ۱۲ امداد

کہربا شمعی (۴ل) طین ارمنی (۶ل) طین مختوم (۶ل) فوالیہود[عہ] (۶ل) مقل ازرق (۶ل) مومیائی
کانی (۷ل) لک مغسول (۷ل) مغاث (۵ل) افتیمون (۵ل) سیسالیوس[عہ] (۵ل) لاجورد مغسول
(۵ل) تخم کرفس (۴ل) حب بلسان (۴ل) عود بلسان (۴ل) زراوند مدحرج (۴ل)
زراوند طویل (۴ل) حماما (۴ل) حرف بابلی (۴ل) حلتیت طیب (۴ل) صعتر بری (۴ل)
کشنیز خشک (۴ل) فرفیون (۴ل) دوقو (۴ل) سکبینج (۵ل) قند (۵ل) عصارہ لحیۃ التیس
(۱۰ل) اشق (۲ل) یاقوت[عہ] سرخ و رمانی (۳ل) زمرد سبز (۳ل) عقیق (۲ل) زبرجد شفاف (۲
ل) فادزہر اصطہانی[للعہ] (۷ل) عنبر اشہب (۷ل) مشک خالص تبتی (۷ل) ورق نقرہ (۵ل) نبات
سفید (چہار جز یا سہ) عرق جدوار خطائی - عرق مخلصہ اصفہانی - عرق زرنباد شیریں مقدار
حاجت داخل صموغ یعنی در آں صموغ تر کردہ بدارند - عرق بہار (۵۰ل) عرق فتنہ[صحیح] (۵۰
ل) عرق دارچینی (۵۰ل) عرق قرنفل (۵۰ل) گلاب مکرر (۱۰۰ درم) عرق بیدمشک (۱۰۰
درم) عسل بقوام آوردہ سہ وزن ادویہ روغن بادام تلخ روغن بادام شیریں بقدر حاجت
صموغ را جمیعاً الا مصطگی در عرق مخلصہ و عرق جدوار و عرق زرنباد نجیسانند واندک عسل در آں
ریختہ یک شبانہ روز بگذارند و عنبر را در عسل جداگانہ بگذارند و ہمچنیں مومیائی را جداگانہ در عسل بگذارند
و ادویہ را بروغن بلسان و روغن نارجیل و روغن بادام شیریں و تلخ و میعہ سائلہ چرب کنند و مشک را جداگانہ بعد از آں
فادزہر را بکوبند و ہمچنیں زعفران و جدوار را جداجدا بکوبند و افیون را در عرق فتنہ و عرق دارچینی و عرق

عہ سہو کاتب است صحیح قفرالیہود است و آں دوائے است کیاب کہ در منافع قریب مومیائی است ۱۲ امداد عہ
سیسالیوس - تخم درخت حلتیت است ۱۲ امداد عہ غالباً یاقوت سرخ و رمانی است سرخ قسمے است و رمانی
قسمے دیگر دلیل بر ایں آں کہ بغیر آں کل تعداد ادویہ ۴۳ نمی شود چنانکہ مصنف قدس سرہ تصریح کردہ وزن
رمانی ہم (۳ل) باشد ۱۲ امداد للعہ لفظ اصطہانی در ہیچ کتاب یافتہ نشد نہ در لغت و نہ در مفردات غالباً سہو
کاتب است و صحیح حیوانی است زیرا کہ فادزہر دو قسم می باشد کانی و حیوانی کانی زہر مہرہ است و حیوانی سنگے است کہ در بطن
بعض حیوانات بکون می یابد ۱۲ امداد فائدہ نسخہ تریاق زرع الحقہ در قرابادین بقائی جلد ۲ موجود است و ایں نسخہ قدرے اختلاف
دارد پس در نسخہ زکائی ایں ادویہ زائد است - بادیان (۶ل) اصل السوس (۶ل) ورق طلا (۴ل) و ایں ادویہ در روے نیست بابیران
حماما سکبینج عصارہ لحیۃ التیس ۱۲ امداد صحہ عرق فتنہ کا نسخہ قرابادین کبیر مطبوعہ ٹائپ میں صفحہ ۳۵۵ جلد ثانی میں ہے محلل ریاح مقوی اعضاء رئیسہ ۱۲ امداد

Marfat.com

قرنفل بخیسانند وچوں عسل بقوام آید واز آتش بردارند و اول صموغ را دراں حل کنند پس جواہر
را کہ خوب نرم کردہ باشند بعد ازاں ابریشم مقرض پس عنبر گداختہ و مومیائی و فادزہر و جدوار وافیون
و زعفران بہمیں ترتیب کہ ذکر شد بعد ازآں ادویہ چرب کردہ پس مشک آنگہ طلا و نقرہ پس جہد
بلیغ نمایند کہ ادویہ خوب مخلوط شود و در ہاون نہادہ خوب بکوبند پس در ظرف چینی یا زجاجی کردہ
نگاہ دارند و بعد از شش ماہ استعمال نمایند شربتے ازآں یکدانگ است تا یک مثقال دریں
ترکیب یکصد و بست و چہار جزو است سوا نبات وگلاب و عرق وزن آں یکہزار و دو لبست و ہفت
مثقال است مزاج معتدل است مائل بحرارت وخشک است در درجہ سوم۔

ترکیب ساختن سفید درکاباسی (بخط غیر)

سنکھ[عہ] سفید (۳ تولہ) صابون (۲ تولہ) در آب (۳ سیر بار) حل کردہ موتی در تار آہنی بستہ دراں
آویختہ بر آتش نہند تا سہ مرتبہ جوش بیاید موتی صاف و سفید شود بعدہ در برنج بمالند کہ بالکل جلا شود

طلائے جہت عنین (بخط غیر)

پوست بیخ کنیر سفید (۱ ماشہ) گھونگچی سفید (۱ ماشہ) کوٹ تلخ (۱ ماشہ) جمال گوٹہ (۲ تولہ) سفوف کرکے (۱۵) آثار
شیر گاؤمیش میں خوب ملا کر پکا دے تا کہ سرخ ہو جاوے بعدہ دہی جما دے صبح کو چار سیر پانی
ڈالکر مسکہ نکالیں اور دہی کو دفن کرے مسکہ کو گرم کرکے قضیب پر طلا کرکے پان باندھے ایک
رتی پان کے ساتھ کھاوے دو ہفتہ استعمال میں صحت کامل ہوگی۔

روغن عقرب کہ گردہ[عہ] و سنگ مثانہ کو بہت نافع ہے (بخط غیر)

ریوند چینی ناگرموتھ۔ تخم کرفس[للعہ]۔ مغز بادام تلخ سب کو کچل کر شیشہ میں رکھے اور پاؤ بھر روغن کنجد
اُس میں ڈال دے اور دس عدد عقرب زندہ[صہ] اُس میں ڈال کر اُس کو کیس روز آفتاب میں
رکھے کبھی کبھی جنبش دیتا رہے بعد اُس کے دو تین قطرے احلیل میں ٹپکا دے سنگ مثانہ کو

عہ غالباً لفظ موتی یا مروارید از سہو کاتب ساقط شدہ این ترکیب جلاء مروارید است و درکا باشی قسمے از مروارید است
۱۲ امداد عہ این لفظ سنکھ است سنکھیہ نیست ۱۲ امداد سہ بجائے لفظ گردہ و سنگ مثانہ کے سنگ گردہ و مثانہ ہو تو واضح ہو (۱)
اس نسخہ میں قرابادین اعظم وغیرہ میں خبط ناا ور پوست بیخ کنیر بھی ہے اور کلتھی نہیں ہے اور وزن ہر دوا کا ۲ تولہ ۶ ماشہ ہے ۱۲ امداد
للعہ یہ لفظ کلتھی ہے عربی میں حب لفلت کہتے ہیں مشہور دوا ہے کرفتی بھی کہتے ہونگے ۱۲ امداد صہ استغفار کرے کہ اسمیں تعذیب حیوان حرام

حرام نہیں ۱۲ اسواد احقر کے نزدیک تعذیب حیوان نہیں کیونکہ تیل میں بچھو فوراً مر جائیں گے امداد

Marfat.com

ٹکڑے ٹکڑے کرکے نکالدیوے۔

طلا مقوی باہ وگردہ (بخط غیر)

رال سفید (۱ تولہ) برادہ صندل سفید (۱ تولہ) لوبان سفید (۱ تولہ) قرنفل (۲ تولہ) ان کو ٹکڑے کرکے ہنڈیا میں روغن نکالے مقام گردہ وقضیب پر لگائیے۔

ترکیب ماء اللحم کہ بغایت مقوی ہے دربارہ اعضاء رئیسہ وباہ وغیرہ (بخط غیر)

گوشت صاف بکرہ جوان (۵ تولہ) گوشت کبوتر جنگلی (۱۰ عدد) بٹیر جنگلی (۴۰ عدد) مرغ جوان (۴ عدد) تیتر جنگلی (۸ عدد) گنجشک خانگی نر (۵۰ عدد) دارچینی پوٹلی بستہ (۱ تولہ) قرنفل (۲ تولہ) الائچی کلاں (۱ تولہ) ساذج ہندی (۱ تولہ) پیاز مسلم (۲ تولہ) دیگ سربستہ میں اول جوش دیوے جب گوشت عمدہ گلجاوے پوٹلی کو نکال کر گوشت کو مل کر پانی صاف کرلے اور اجزاء مفصلہ ذیل کو جو پہلے سے ایک شب پانی میں بھگو رکھے ہوں ملاکر پانچ سیر یا زیادہ شیر گاؤ ملاکر عرق کھینچیں اور اگر رنگ زرد مقصود ہو سرنیچہ پر زعفران کی پوٹلی باندھیں اور جو سبز کرنا ہو بانات سبز کا ٹکڑا اور جو سرخ کرنا ہو دم الاخوین۔ ومشک خالص ہر جگہ شامل رکھیں اور اگر امر باہ میں زیادہ قوی کرنا منظور رہے تو گوشت نیل کنٹھ (۲ عدد) اور گوشت ممولا (۲۰ عدد) کا زیادہ کریں کہ یہ گردہ کے لئے زیادہ نافع ہے ممولا ایک چڑیا کشمیری ہے کہ جو موسم سرما میں ہندوستان میں آتی ہے برنگ سفید وسیاہ وزرد نیل کنٹھ وہ ہے جسکو ہندو پوجتے ہیں۔ وہ اجزاء کہ جو داخل ہوں گے یہ ہیں۔ برگ گاؤزبان (۱ تولہ) گل گڑہل (۱ تولہ) آملہ خشک (۱ تولہ) کشمش (۱ تولہ) خرمائے تازہ (۱ تولہ) موصلی سنبھل (۱ تولہ) موصلی سیاہ (۱ تولہ) بادرنجبویہ (۱ تولہ) اسطوخودوس (۱ تولہ) ساذج ہندی (۱ تولہ) دارچینی (۱ تولہ) گل سرخ (۱ تولہ) تخم کاسنی (۱ تولہ) برادہ صندل سفید (۱ تولہ) برادہ صندل سرخ (۱ تولہ) برادہ آبنوس (۱ تولہ) گوکھرو کلاں (۱ تولہ) عناب (۱ تولہ) گل نیلوفر (۱ تولہ) بہمنین۔ تودریین۔ موصلی دکھنی[ع] سفید۔ اندر جو شیریں (چار چار تولہ) ان سب کو پہلے ایک شب پانی میں ترکرے اور پھر سب کو ملاکر عرق نکالے۔

ع۔ موصلی دکھنی وسفید۔ بزیادت واد چاہئے موصلی دکھنی موصلی سیاہ کو کہتے ہیں اور سفید دوسری قسم موصلی کی ہے ۱۲ امداد۔

روغن شونیز برائے قوت بسیار فائدہ دارد اگر عنین خورد مرد گردد (بخط غیر)

شونیز آرد کردہ (۱۰۰ درم) حلتیت (۱۰ درم) شکر سرخ (۵ درم) نوشادر (۱ درم) ہمہ را نرم کردہ بقرع انبیق چکانند و استعمال نمایند عہ

مقوی بغایت (بخط غیر)

خاکستر چوب کنجد - سہاگہ - نمک لہسی[عہ] - نمک کھاری - موئے سر آدمی[سہ] مقرض اول نصف نمک کھاری در آونگی انداختہ پس آں موئے مقرض داخل نمودہ بالائش ہر سہ اجزاء باہم آمیختہ در میان ہڑتال طبقی (۳ تولہ) داشتہ باقی ادویہ مذکور بالا گستردہ بدستور مذکور گل حکمت نمودہ بعد خشک شدن بر دیگدان نہادہ از چوب کنار تا دو پاس آتش دہند پس بر آوردہ ہڑتال کشتہ شدہ باشد بقدر دو برنج در دودھ ماشہ آرد آمیختہ مرغ جوان کہ ہنوز بانگ نداده باشد بخورانند صباح ذبح نمودہ پوست اندرون سنگدان از آں بر آوردہ خشک نمایند پس سائیدہ سوم حصہ آں ہنگام شب بوقت خواب بخورند و آب ہرگز ہرگز تا صبح ننوشند و چیزے نخورند مگر پان و گوشت مرغ بطور قلیہ پختہ بخورند تا بست و یک روز استعمال بطور مذکور الصدر نمایند ہنگام استعمال از مجامعت پرہیز کلی نمایند اگر تواند از مجالست زنان نیز احتراز واجب دانند۔

مقوی بہی ممسک (بخط غیر)

جوتری (۴ر) جوزبوا (۴ر) ہلیلہ خورد (۴ر) عاقرقرحا (۴ر) قرنفل (۴ر) زنجبیل (۵ر) جندبیدستر[للعہ] (۴ر) دارچینی (۴ر) عود سک (۴ر) ریگ ماہی[صہ] (۴ر) مشک (۴ رتی) زعفران (۴ر) پنیر مایہ شتر اعرابی[سہ] (۴ر) مغز بادام (۶ر) خرما (تولہ) افیون (۴ر) عنبر (۴ رتی) ورق نقرہ (۳ر) عسل عمدہ بقدر ضرورت اول افیون عمدہ در جوف خرما پر کردہ در غلولہ آرد گندم داشتہ با آتش پختہ کنند پس بر آوردہ سرد کنند و آرد دور ساختہ جملہ ادویہ را مع

عہ خوراک از پنج قطرہ تا دہ قطرہ باشد ۱۲ امداد عسہ نمک بیجی ہے۔

سہ استفسار کیا جاوے ۱۲ سواد مسلمان کو موئے سر آدمی ڈالنا جائز نہیں ہاں تیاری کے بعد کھانا ہر شخص کو درست ہے کیونکہ بال جلجا وینگے اور ہڑتال کشتہ ہو جاویگی ۱۲ امداد للعہ کسیکے نزدیک جائز نہیں حنفیہ کے نزدیک دو وجہ سے ایک یہ کہ خصیہ ہے دوسرے یہ کہ جزو حیوان مائی ہے اور دیگر ائمہ کے نزدیک صرف اول وجہ سے ۱۲ امداد صہ امام مالک صاحب کے نزدیک حلال ہے اور حنفیہ کے نزدیک حرام ہے ۱۲ امداد سہ بالاتفاق پاک اور حلال ہے۔ لورود النص علی اکل الجبن کذا فی طبی جوہر ۱۲ امداد۔

Marfat.com

خرماند کور کوفتہ بشہد آمیختہ بطور معجون نگاہ دارند بوقت شب کنار دشتی قبل از یکپاس مجامعت بخورند وقدرے
شیر اگر موافق مزاج باشد بنوشند مضائقہ ندارد و بعد دو سہ ساعت غذا لطیف تناول نمایند

روغن افیون برائے درد ہر قسم کہ باشد (بخط غیر)

افیون (۸ تولہ) میٹھا تیلیہ (۴ تولہ) زنجبیل (۵ تولہ) روغن خشخاش (۱ثار) آب شیریں (۲ ثار)
یک شب تر داشتہ صبح بآتش ملائم دہند و وقتیکہ آب برود جملہ در تھیلی بانات وغیرہ انداختہ نگاہ
دارند تا صاف آں بظرف زیریں بریزد بعدہ کافور (۳ تولہ) بروغن مذکور حل کردہ بیامیزد و وقت
ضرورت بکار برند۔

کشتہ حجرالیہود (بخط غیر)

حجرالیہود (۱ ثار) باریک سائیدہ در دیگچی گلی انداختہ بالائش عرق بیخ کیلہ (۱ ثار) انداختہ
گل حکمت سازند و بعد خشک شدن آنرا در ریگ بن یا چکد شتی بایں طور کہ بیس ثار زیر و بیس ثار
بالا انداختہ آتش دہند بعد سرد شدن آں را برآوردہ بکار برند قدر شربت (۶ رتی) برائے
درد گردہ و سنگ مثانہ و ریگ وغیرہ۔

برائے قوت باہ (بخط غیر)

کشتہ یاقوت (۴ رتی) مروارید ناسفتہ (۸ رتی) عنبر اشہب (۱۶ رتی) زعفران (۱۶ رتی)
ورق طلا (۱۶ رتی) ورق نقرہ (۱۶ رتی) جملہ را خوب باریک سائیدہ حبوب بقدر دانہ
عدس بندد بعرق ادرک بخورند

کشتہ (بخط غیر)

برادہ فولاد و برادہ زر خالص باہم کھرل نمایند عمدہ کشتہ خواہد شد

ترکیب کشتہ یاقوت (بخط غیر)

اول یاقوت را در کول گڈ نہادہ در دو سکورہ گلی نہادہ گل حکمت کردہ در بیس ثار یا چکد شتی
آتش دہند بعد سرد شدن کوزہ را برآوردہ یاقوت برآرند۔

برائے طحال (بخط غیر)

پھٹکری سفید سہاگہ ہموزن گرفتہ باریک سائیدہ نگاہدارند وقت ضرورت بر پھلی کیلہ پاشیدہ

Marfat.com

علی الصباح بخورند تا سہ روز یا شش روز استعمال کنند۔

روغن طلا مقوی (بخط غیر)

کچلہ (۲۸ر) جمالگوٹہ (۲۸ر) زہر تیلیلہ (۲۸ر) مویزج (۲۸ر) گھونگچی سفید (۲۸ر) گھونگچی سرخ (۲۸ر) فادزہر (۲۸ر) شنگرف (۲۸ر) سم الفار سرخ (۲۸ر) نباتؔ الارض (۲۸ر) لباسہ (۲۸ر) شونیز (۲۸ر) تخم پیاز (۲۸ر) حلتیت (۲۸ر) باچی (۲۸ر) مالکنگنی (۲۸ر) اول کچلہ کو پارہ پارہ کرکے آدھ سیر دودھ بھینس میں ترکریں جب نرم ہوجاوے پھر سب ادویہ کو پاؤ سیر دودھ میں حل کرکے حبوب مثل نخود بستہ و در شیشہ آتشی نیم پر کردہ بر آتش پاچکدشتی نہند و کشید فرمایند طریق استعمال بوقت ضرورت بر برگ تنبول بنگلہ چرب ساختہ سر حشفہ گذاشتہ نیم گرم چپانیدہ بالائے آں زمیدہؔ کردہ کار پہلوانان نمایند علی الصباح حشفہ را آب گرم بشویند تا سہ مرتبہ ہمچنیں عمل کند لیکن توقف یک یوم مجرب است۔

ترکیب ساختن روغن موم برائے وجع المفاصل (بخط غیر)

بگیرد موم سفید (یک جز) و بر آتش بگذارد کہ بجوش آید پس نمک (دو جز) محرق بیامیزند و اوانؔ حرارت بکشد بجہت دامیل داورام را نافع و شقاق ہر عضو را نافع کہ از ایں دوا بہتر نیست خاصۃً شقاق پستان زنان را کہ از یک سیر موم دوازدہ اونس لعہ روغن برمی آید۔

حبوب مبہی و مقوی و ممسک (بخط غیر)

سم الفار۔ افیون۔ زعفران۔ جدوار خطائی مساوی الوزن کوفتہ در عرق گلاب کھرل کردہ کہ سرمہ شود حبوب مثل دانہ باجرہ کلاں بندد و یک حب یا دو حب طاقت بخورد۔

دیگر بخط غیر

پوست بیضۂ معلوم لیکر اُس کو صاف کرکے عرق لیموں کاغذی میں تین دن ترکرے پھر اُس کو دس بار پاچکدشتی میں پھونکدیوے بعد اُس کے ایک تولہ پارہ ڈال کر مع عرق مذکور پھر کھرل کرے اور پھونکدیوے اسی طرح چالیس بار کرے خوب ایک سرخ اوپر سے کھیر ثعلب مصری

عہ غالباً مراد بیر بہوٹی سے ہے ۱۲ امداد عہ بفہم نیاید ۱۲ اسواد غالباً رلسیدہ کردہ ہے یعنی کچا سوت پیس اور کار پہلوانان کنند کے معنی میں لنگوٹ باندھیں ۱۲ امداد سہ بفہم نیاید ۱۲ اسواد لعہ اونس نصف چھٹانک است ۱۲ امداد

حلوائے مرغ مقوی (بخط غیر)

جوان مرغ صحیح الجثہ کو چالیس دن تک برادہ چاندی خواہ برادۂ مس مسکہ میں ملاکر چالیس دن تک کھلا دے اور اُس کے بیٹ[عہ پیخال] سے ریزہ دھوکر نکالتا رہے اول اُس کی حفاظت کرے اور سوا اُس کے کوئی غذا نہ دیوے اس کے بعد ذبح کرکے اُس کے گوشت کو مع ہڈی کے کوٹکر مثل مرہم کے کرلیوے بعد اُس کے شکر و روغن ملاکر مثل حلوا کے بنالے اگر چاہے سوائے مغزیات کے اندر جو شیریں بسباسہ زعفران ثعلب مصری وغیرہ حسب مزاج بڑھادے

از ترکیب اہل ہند کہ معجون مہادیو نامند کہ نہایت مقوی و مبہی (بخط غیر)

در پکھ پچھ یعنی وقتیکہ[عہ] ماہ در برج سرطان باشد یعنی کرگ آں وقت بدیں صورت اجزا را ترتیب دہد

صفت آں ورق النشاط[بھنگ ۱۲] ہشت پل کہ ہر پل بوزن ہشت تولہ است و شکر سفید چہار پل و عسل خالص دو پل و روغن گاؤ سہ پل باگیکدیگر بیامیزد و ہر روز دہ ماشہ تناول نماید

ایضاً نظیرے ندارد مقوی مشہی و مبہی (بخط غیر)

مرغی[سے] کرکنانہ را یکتولہ سیماب خورانیدہ دہن آں و مقعد آں بخیہ[عہ] نمایند بعد گذشتن سہ یوم مرغی کو ذبح کرکے اور گوشت اُس کا مع کھال کے اس طور پر بریاں کرے اول آدھ سیر روغن زرد کڑھائی میں ڈال کر آتش ملائم کرے پھر اُس میں گوشت ڈالے جب روغن جذب ہوجاوے تو اُسی قدر اور روغن زرد ڈالے یہاں تک کہ تین سیر روغن زرد یا چار سیر جذب ہوجاوے گا بعدہ گوشت

عہ یوں ہی لکھا تھا ۱۲ اسواد عہ اس میں برج کی قید پر اشکال ہے۔ بعض ادویات کے بنانے میں استعمال میں موسم کی گرمی سردی یا اعتدال کو دخل ہوتا ہے جیسے منڈی کے کھانے کے لئے قبل طلوع آفتاب کا وقت تجویز کیا جاتا ہے کہ اُس وقت منڈی تازی مع شبنم کے ہوتی ہے وعلی ہذا اسی قبیل سے ہے کہ موسم سرما کے بنے ہوئے گھڑے میں پانی زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے اسی طرح اس نسخہ کی ترکیب میں برج سرطان کی قید ہے اس میں کچھ خرابی نہیں۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ آفتاب کو اس میں کچھ دخل اور اثر ہے بلکہ صرف موسم مراد ہے اور اگر کوئی آفتاب کو اس میں کچھ دخل سمجھے تو یہ عقیدہ باطل اور غلط ہے اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یہ قید محض کسی درجہ اولویت میں ہے خواص نسخہ کے بلا اس قید کے بھی بدستور ہوں گے اور حکم اس مرکب کا یہ ہے کہ بقدر غیر مشتہی کھانا درست ہے لیکن احتیاط اولے ہے تاکہ قلیل مفضی الی الکثیر نہ ہو کذا فی طبی جوہر ۱۲ امداد سے کڑکنانہ ایک مرغ ہوتا ہے کہ پر اور گوشت اور ہڈی اُسکی سیاہ ہوتی ہیں ۱۲ امداد للہ عہ استغنا کردہ شود ۱۲ اسواد۔ یہ فعل سخت بے رحمی ہے لیکن اگر غرض

مذکور کو معہ استخوان وغیرہ کے جو کوب کرے اور مصری حسب رغبت طبع و جملہ میوہ بوزن تین سیر
گوشت مذکور میں اضافہ کر کے مکرر اسقدر کوٹے کہ تمام یکساں ہو جاوے بموسم سرما تا چہل یوم کھاوے
اور مجامعت سے پرہیز کرے بلکہ عورتوں سے بھی پرہیز کرے تو باقی مدت العمر طاقت زائل نہ
ہوگی اگر چالیس یوم پرہیز نہ ہو سکے تو بیس یوم بالضرور کرے اور استعمال کرے خوراک شروع
ایک تولے سے کرے اور تین چار تولہ تک کھاوے۔

جہت درد چشم کہ بہیچ وجہ علاج نشود (بخط غیر)

بگیرند چاکسو عہ (۵ مثقال) توتیا (۵ مثقال)

قطور کہ در اضاف درد چشم نافع است (بخط غیر)

انزروت عہ سفید (۲ درم) حب سفرجل شیریں (۲۰ دانہ) شکر طبرزد (نیم دام) کتیرا (یکدانگ)
زعفران (نیم دانگ) کشک شعیر (۲۰ رتی) مامیران چینی (۲۰ دانگ) با آب صافی بجوشانند تا ساوی
شود پس صاف کنند و صبح و شام بچکانند۔

برائے رمد اطفال (بخط غیر)

شب (یمانی) را بر تابہ گرم نہد کہ بہ پزد و در حالتے کہ بہمہ بجوش آید قدرے افیون بر آں بنہد از دکہ
شب (یمانی) پختہ شود بر ہماں تابہ آب لیموں انداختہ با دستۂ آہن صلایہ کند و بر گرد چشم طلا کند

دوائے کہ رمد و سبل و جرب و بیاض و ظفرہ و دمعہ و درد بیخ را دفع کند (بخط غیر)

شب یمانی (۳ دام) افیون (۱ دام) مرکی (۵ ر) مامیران چینی (۵ ر) برگ نیب (نیمدام) صبر (۵ ماشہ)
برگ لکاین (نیم دام) کف دریا (نیمدام) برگ گرونده (نیم دام) برگ سرس (نیمدام) لودھ پٹھانی

عہ ترکیب چاکسو را در پوٹلی بستہ ہمراہ برگ نیب در آب جوش دہند پس مقشر نمودہ بوزن پنج مثقال
بگیرند و توتیا آمیختہ مثل سرمہ سحق کنند ایں دوا لذع و تیزی در چشم بسیار خواہد اورد اگر در چشم سرخی بسیار یا زخم
باشد ہرگز استعمال نکنند بلکہ در ہیچ صورت بلا رائے طبیب استعمال نباید کرد و تدبیر کم کردن لذع آں آنست کہ نشاستہ
گندم پنج مثقال بیامیزند ۱۲ امداد عہ انزروت را تدبیر کردن لازم است ورنہ چشم کوری شود و طریق تدبیر آنست کہ انزروت
را سائیدہ بشیر تر سرشتہ بر چوب جہاد مثل کباب چسپانیدہ بآتش نہایت نرم خشک کردہ از چوب جدا ساختہ بکار برند
۱۲ امداد سہ در د بیخ آں باشد کہ طبقہ سفید چشم مرتفع از سیاہ شود ۱۲ امداد

Marfat.com

(۴۰) زرد چوب (۳۰) توتیا (نیم دام) سب را بافیون برتابہ گرم بگداز د چوں گداختہ شود مرد صبر ورسوت بیدا زد چوں از جوش بالیستد دوائے دیگر انداختہ با دستۂ آہنی بآب لیموں یا سرکۂ انگوری یا آب انار ترش بساید و در ظرف آہنی نگاہدارد با سفیدۂ بیضہ یا آب بادیان بر چشم طلا کنند واگر ضرورت افتد در چشم کشد مجرب است۔

برائے سبل مزمن و دمعہ و سلاق و ورونیج و جرب (بخط غیر)

بگیرد افیون را در ظرف مسی با دستۂ نیب کہ دائم[ع] مسی در آں نصب کردہ باشد با تیرۂ برگ پیپل یا برگ سرس تا یک پہر کھرل کنند تا کہ مثل مرہم شود در چشم کشد۔

شیاف زیبق برائے خارش و سلاق و دیگر امراض چشم (بخط غیر)

سیماب[۱] - اسرب[۲] - اثمد[۳] - توتیا[۴] - رسوت[۵] - دار فلفل - یکدجزکا فور ربع جز سیماب و اسرب را عقد کنند و مع دوائے دیگر با گلاب یا آب باریک سائیدہ در چشم کشد و برائے رمد گرد چشم طلا کنند با آب یا با شیر دختران[ع]۔

برائے سلاق و ورونیج و دیگر امراض مزمنہ چشم را نافع (بخط غیر)

بگیرند آب بادیان (یک اونس[ع]) مامیران چینی (۳ اونس) آب سداب (۲ اونس) گل خطمی (۲ اونس و نیم) صبر سقوطری (یکڈرام) توتیائے سبز (۱۲ اسکروپل) دود چراغ یک اسکروپل کہ بر طبق مس گرفتہ باشد) زنجبیل (نیم اسکروپل) دار چینی (نیم اسکروپل) تلخہ ماہی رو ہو یا تلخہ گاؤ (دو ڈرام) قند سفید (دو اسکروپل) مجموعہ اندک طبخ دہند و صاف نمودہ در ظرف شیشہ نگاہدارند و دو سہ قطرہ در چشم کشند کہ غشا و ضعف بصر را ہم نافع[للعہ]۔

عہ مراد از آں فلس مسی است ۱۲ امداد عہ ایں چنیں استعمال شیر زن جائز نیست شیر بز بدل کامل وے است ۱۲ امداد عہ اونس قریب ڈھائی تولہ است و اسکروپل دہ رتی است و ڈرام ۳ ماشہ است ۱۲ امداد للعہ یہ نسخہ انگریزی وزنوں سے لکھا ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ صبر سقوطری کے نیچے یک ڈرام ہے یک درم نہیں علی ہذا تلخہ ماہی رو ہو کے نیچے دو ڈرام ہے دو درم نہیں لیکن وزن مامیران چینی کا ۳ اونس بہت زیادہ ہے کیا عجب ہے کہ آب مامیران ہو یعنی وہ پانی جس میں مامیران جوش دیا گیا ہو اسکے لئے مامیران چند ماشہ ۳ اونس پانی کیلئے کافی ہوگا ۱۲ امداد

Marfat.com

شیاف تالیف احقر اکثر در امراض چشم نافع (بخط غیر)

توتیا (۱ر) مغز خستہ بلیلہ (۱ر) کف دریا (۱ر) بلیلہ سیاہ (۱ر) پارہ (۱ر) آملہ مقشر (۶ر) اصل السوس (۳ر) ودع عہ مامیران (۱ر) زعفران (۱ر) فلفل دراز (۱ر) سرمہ سفید (۱۰ر) بآب سائیدہ شیاف سازند پس بآب سائیدہ بوقت ضرورت در چشم کشند و طلا ہم کنند۔

عہ کوڑی و ودع را گویند ۱۲ امداد

شیاف کحالان کشمیر کہ جمیع بیماریہائے چشم کہ از حرارت بود نافع (بخط غیر)

بگیرند توتیا (۲ دام) مغز خستہ بلیلہ (د دام) کف دریا (۲ دام) اصل السوس (۲ دام) فلفل ابیض (۲ دام) ودع (۴ دام) سرمہ سفید (۱۰ دام) و بعضے توتیائے سبز را یکدام داخل میکنند۔ باحتیاط بآب یا گلاب سائیدہ شیاف سازند و برآب یا شیر دختران سائیدہ بر چشم طلا کنند و در چشم بتوان کشید بحسب احتیاج نافع است۔

شیاف احقر ہم از کحالان مذکور کہ بیماریہائے چشم حار و بارد را نافع (بخط غیر)

بگیرند دوائے شیاف ابیض نصف جز یعنی نیم وزن عہ و زعفران و مامیران یکدام و مشک خطائی (چہار دام) کہربا (یکتولہ) یاقوت مرجان ہر یک (نیم تولہ) و احقر مشک را یک دام داخل میکنم بسیار نفع می کند مجرب است۔

نسخہ خضاب مجرب (بخط غیر)

برادۂ آہن۔ برادہ مس۔ روغن سرسوں۔ عرق برگ نیب جملہ را در دیگ گلی پر کردہ مع سرپوش گلحکت نمودہ در زبل اسپ تا چہل یوم دفن داشتہ بعد از چہل یوم از آں بر آوردہ پارچہ بیز نمودہ در شیشہ نگاہدارند بوقت حاجت شانہ از آں روغن تر کردہ در موئے نمائید بالائش تا نیم ساعت برگ تنبول بستہ بعدہ از آب گرم بشویند و روغن چنبیلی بمالند۔

عہ یعنی نیم وزن مجموعۂ کل ادویہ دیگر دام برابر بست باشد است پس مجموعۂ اوزان ادویہ دیگر ۱۲ تولہ شود لہٰذا شیاف ابیض (۶) تولہ گرفتہ شود نسخہ شیاف ابیض این است۔ سفیدہ جست (۲ تولہ) صمغ عربی (۲ تولہ) کتیرا (۲ تولہ) نشاستہ (۸ر) کوفتہ بیختہ نگاہ دارند شش تولہ از آں در شیاف مذکور اندازند۔ ۱۲ مہ اوزان ادویہ در کتاب مسطور نیست و قیاس را دراں مدخلے نیست ۱۲ امداد

نسخہ مقوی باہ وممسک (بخط غیر)

دانہ الائچی خورد - دارچینی - اسپند - ثعلب مصری ہموزن کوفتہ بیختہ در دو سہ زردی نیم برشت بیضہ ہمراہ شکر و روغن بادام یا روغن زرد وقت عصر استعمال نمایند -

نسخہ ممسک (بخط غیر)

افیون (۵ ر) زعفران (۴ ر) لونگ مع کلاہ (۱۴ عدد) ایک بیضہ کا تھوڑا سا چھلکا دور کرکے سفیدی نکال کے سفوف ادویہ بھرکے گل حکمت کرکے بھوبل میں پکائے بعد سرخ ہونے کے نکال کے یکجاں کرکے شکر (- رطل) (کٹ گیا) گولی بقدر کنار جنگلی باندھیں وقت عصر ایک گولی استعمال کریں وقت مغرب شیر گاؤ (- ثار) مع (کٹ گیا)

نسخہ سینک و طلا معمول مولوی عبد الجلیل صاحب مرحوم بے شور و آبلہ (بخط خاص)

برادہ دندان فیل (۶ ر) تخم کتان (۶ ر) کنجد سیاہ (۶ ر) مغز تخم بید انجیر (۶ ر) پیہ گردہ بز (از یک گردہ) ابنہ ہلدی (۶ ر) کھوپہ کہنہ (۶ ر) کلونجی (۶ ر) عاقرقرحا (۶ ر) مالکنگنی (۶ ر) پیہ شیر[عہ] (۶ ر) ہمہ را کوفتہ پوٹلیہا بستہ بوقت شب در شیر یش کہ بر آتش نرم داشتہ باشند اندا ختہ نیم گرم سینک نمایند از زیر ناف تا بیخ قضیب و نصف ران کنند بعد طلا بکار برند کہ آئندہ می آید)

نسخہ طلا (بخط خاص)

سم الفار - ہڑتال طبقی - عرد سک[عہ] خراطین خشک گل[عہ] صاف کردہ - میٹھا تیلیہ عاقرقرحا - قرنفل مغز بادام - گندک آملہ سار - ہر یک یکدام - جائفل (دو دام) ہمہ را در مغز گھیکوار کھرل کردہ حبوب بستہ خشک کردہ در شیشی آتشی روغن بر آرند -

نسخہ معجون خبث الحدید نافع ہر سہ[لله] استسقا (بخط خاص)

ہلیلہ - بلیلہ - آملہ - پیپل - باؤبڑنگ - پیپلا مور - ترہ - سوہن مکھی مغول - زنجبیل - پترج - طباشیر

عہ چربی شیر نجس است الا آنکہ شیر را با قاعدہ ذبح کردہ شود لیکن ذبح شیر آسان و متعارف نیست لہٰذا نجاست آں متعین شدہ ایں دوا شمول آں نجس باشد اما استعمال آں بوجہ استعمال خارجی روا باشد زیرا کہ تنجس بالغیر است عین نجاست نیست و عین نجاست مغلوب ست و اجزاء طاہرہ غالب - آرے بوقت نماز پاک کردن ضروری است تفصیل ایں مسئلہ در طبی جوہر و اصطلاح الطب است ۱۲ امداد عہ عرد سک بیر بہوٹی را گویند ۱۲ امداد عہ گل صاف کردہ صفت خراطین است یعنی خراطین را صاف کنند از گل ۱۲ امداد

لله یعنی طحلی و لحمی و زقی ۱۲ امداد

شاہترہ - چرائتہ تلخ - ہر یک ایک دام) خبث الحدید برابر ہمہ ادویہ یعنی دوازدہ دام وبرابر این ہمہ شکر سفید ونیم ثار شہد حسب معمول معجون سازند بقدر نیم دام یکوقت بخورد و بالائے آں فوراً قریب چہار دام مالیدہ بخورد انشاء اللہ در ہشت روز بہ شود وہرچند کہ استسقاء زقی یا طبلی باشد وخبث الحدید را باریک کردہ سہ روز در سرکہ تر دارد کہ سرکہ در ہماں خشک شود۔

برائے ام الصبیاں وڈبہ از قرابادین کبیر (بخط خاص)

ناخواہ (دہ دانہ) قرنفل (نیم دانہ) وج ترکے گاؤ روغن فضلہ کنجشک عہ زرداچ سوختہ عہ ازہر یک مقدار یک حبہ بیر بہوٹی ربع دانہ گرم گوبریا کہ درمیان خاک روہا باشد یک عدد اجزا را با شیر مرضعہ سائیدہ یا با شیر بز نیم گرم بخورانند وقدرے بر پہلو بمالند۔

شیاف (بخط غیر)

ہلیلہ زرد (۱ تولہ) بلیلہ (۱ تولہ) آملہ (۱ تولہ) جست سوختہ (۳ تولہ) سونف (۱ تولہ) پیپل (۱ تولہ) مرچ سیاہ (۱ تولہ) مامیران (۵ر) عقیق سوختہ (۵ر) مروارید ناسفتہ (۲ر) توتیائے ہرونی (۳ر) زعفران (۱ر) گل کنجد (۷ر) گل چنبیلی (۷ر) مغز تخم سرس (۳ر) ہمہ ادویہ را کوفتہ بیختہ در عرق گلاب کھرل نماید وحب سازند۔

کحل (بخط غیر)

ترپھلہ (۳ تولہ) ترکشہ (۳ تولہ) مروارید ناسفتہ (۶ر) مس سوختہ (۱۹ر) مامیران (۴۰ر) مشک (۲ر) ورق نقرہ (۱۵ عدد) ورق طلا (۱۵ عدد) لبد سوختہ (۱ تولہ) صدف سوختہ (۱ تولہ) جست سوختہ (۱ تولہ) در عرق گلاب تا یک ہفتہ کھرل نمایند وصدف ولبد را در برگ چاند کشتہ نماید

عہ اس نسخہ میں فضلہ کنجشک اور بیر بہوٹی اور کرم گوبریا مسلمان کے لئے بوجہ استخباث ناجائز ہیں اور غیر مسلم کو دینا ان کا جائز ہے بوجہ طاہر ہونے کے اور شیر مرضعہ کو علیحدہ نکال کر استعمال کرنا درست نہیں بلکہ اسی کا تیر جزو موجود ہے ۱۲ امداد عہ زرداچ دو دانے ہیں جس کی ہند وتسبیح بناتے ہیں چھوٹے دانوں کو زرداچ اور بڑے دانوں کو ہیدراج کہتے ہیں ۱۲ امداد عہ کتب متداولہ طب میں نہیں ملا ۱۲ امداد لاعہ برائے بیاض وسبل وغشاوہ وناخنہ ودمعہ مفید باشد ومقوی چشم بود ۱۲ امداد عہ ترکشہ عبارت است از مجموعہ دار فلفل وفلفل سیاہ وادرک مساوی الوزن ۱۲ امداد عہ ایک درخت کا نام ہے اور بہت مشہور اور سہل الحصول ہے ۱۲ امداد

Marfat.com

نسخہ جریان منی (بخط غیر)

مغز تخم املی (۲ تولہ) کندر (۱۰ تولہ) مصطگی (۱۰ تولہ) سبوس اسپغول (۱۰ تولہ) نبات سفوف نمود خوراک (۹ /) با شیر گاؤ استعمال کند۔

نسخہ برائے مغز و سر (بخط غیر)

دو مغز سیاہ بکرے نر کی لیکر اور پاؤ بھر خشخاش اور آدھ پاؤ مغز بادام اور آدھ پاؤ برنج کنتیز اور آدھ پاؤ چار مغز اول خشخاش کو پیس کر بہت سا پانی ملا کر اس کو گرم کرے جب وہ پھٹکر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوے اسوقت میں اُن کو الگ کرے اور دونوں مغز کو آدھ پاؤ گھی میں بھونے یہانتک کہ وہ سرخ ہو جاویں بعدہ اُس میں شیرہ خشخاش ملا دے اور باقی پانی اسکا خشک کرے اور ایک آثار چینی اسمیں ملا دے اور پھر اُس میں گھی ڈالنا شروع کرے یہاں تک کہ سیر بھر اُس میں جذب ہو جاوے مقدار خوراک تین تولہ۔

ترکیب کاشت تخم چائے (بخط غیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تخم چائے را بماہ نومبر و دسمبر لغایت ماہ جنوری کاشت میکنند باین ترکیب کہ اول زمین را بقدر دو فٹ عمیق از بیلچہ کندہ میکنند و گل او از سنگ وغیرہ خوب خاک میکنند کہ بسیار نمناک و نرم ماند بعدہ کھاد در و انداختہ با گل مخلوط سازند عقب آں سہ سہ و چار چار تخم یکجا کردہ بفاصلہ اندک اندک نہادہ بالائش دو سہ انگشت گل می کنند و آب بطورے می دہند کہ زمین تر ماند گویند کہ بعد یکماہ دیا چیزے کم و زیادہ بیرون می آید وقتیکہ بیرون شد این پودہ نامند و حفاظتش آنکہ از شدت گرما و سرما بالائش ٹٹی پھونس بقدر سہ فٹ نصب می کنند کہ ہوا برسد و از گرما و سرما مامون ماند۔ ہرگاہ کہ این پودہ بدر از یک فٹ و ۶ انچہ رسد جائے دیگر بر زمین ہذا حسب قاعدہ بالا تیار نمودہ بفاصلہ دو دو فٹ یا سہ فٹ لین بستہ مع گولہ گل پودہ را بردا شتہ نصب و غرس کنند و آب دہند و نگرانی مثل درختان دیگر میکنند و گاہ گاہ بعد سہ یا چہار ماہ این درختان را از بیلچہ کندہ میکنند کہ این را کشت گوڑی میگویند

ع۵ بفہم نیامدہ ۲:

Marfat.com

باین نفع کہ زمین نرم ماند و آب بدرختان بآسانی برسد فقط

تصعید داراشکنہ (بخط خاص)

داراشکنہ (یک تولہ) بایک ماشہ نوشادر سائیدہ درسکورہ درآتش نرم تصعید نماید بہمیں طریق شش بار کند کہ قائم شود برائے آتشک درعرق لیموں گولی بقدر دانہ مسور بستہ یکے بخوراند شب و قدرے شیر خام بنوشاند ہمیں یک حب کافی می شود بہمیں طریق تصعید سنکھیہ می شود (کہ آیندہ مذکور است بخط خاص نیز) پھٹکری گلابی (چہار تولہ) سنکھیہ (یکتولہ) پھٹکری باریک سائیدہ ڈلی سنکھیہ زیر و بالا کردہ در دیگ گلی فراخ نہادہ دہان از گل حکمت بستہ درآتش پانزدہ آثار پاچک درگوئے عمیق یک دست گہرا[گڑھا ۱۲] آتش دہد ہمہ یک صورت سفید می شود برائے بواسیر خوراک بقدر یک سینک در مسکہ یا ملائی یا حلوا سہ روز یا ہفت روز۔

برائے خارش) از م طالب علم مدرسہ عربی (بخط غیر)

گندک یسیند و رہر یک یک تولہ سیاہ مرچ (۲۶ر) ہمہ را سرمہ سا نمودہ در چھٹانک روغن کنجد سیاہ خوب آمیختہ در آفتاب دو ساعت بنشیند تا سہ روز مالش نماید۔

قتل ابیض (بخط خاص)

قسط بحری یعنی کوٹ خوشبودار زردی مائل و اجوائن عرق گھاس کھٹمٹھا در پاچک سوراخ کردہ اول اجوائن انداز و یک چٹکی بعد آں کوٹ سائیدہ درعرق گھاس مذکور کم تر کردہ نہد و بعد آں ابیض را نہد بعد آں قسط نہد باز اجوائن نہد باز پاچک دیگر دادہ آتش دہد در پانزدہ بار یا زیادہ می تواند شد و اگر عرق بدست نیاید چوکھا خشک قدرے در کوٹ انداختہ نہد۔

ترکیب مقوی عجیب (بخط خاص)

الائچی خورد پوست پنج درہم (تخم کونچ - تخم اٹنگن - قرنفل - جاوتری - موسلی سیاہ ہر ہمہ بست و پنج درہم (زعفران (چہار ماشہ) مشک پنج سرخ) کچلہ [کنجکنی] (پنج ماشہ) جملہ باریک سائیدہ در شکم ہفت عدد گنجشک خانگی پر کردہ بروغن گاؤ بریاں کند روزانہ یک عدد بخورد اگر گرمی کند نیمے خورد۔

برائے جریان مجرب آزمودہ حکیم[؟] احمد حسن جھنجانوی (بخط غیر)

عہ شراب تیز (۲ رتار) عرق پیاز سفید (۲ رتار) شہد خالص (۲ رتار) چھوٹی مکھی کا یعنی دیسی

عہ شراب تیز - اس سے مراد غالباً اسپرٹ ہے کیونکہ ایسے کاموں میں اکثر یہی آتی ہے (باقی برصفحہ آیندہ۔

Marfat.com

روغن زرد (۔۔۔ تار) سب کو ملا کر ظرف چینی میں خوب لت کرے ڈلی شنگرف لے کر کڑاہی آہنی میں رکھ کر چولھے پر چڑھا دے اور کم کم آنچ جلا کر دوا تیار شدہ تھوڑی شنگرف پر ڈالے یہاں تک کہ تین حصہ دوا مذکور صرف ہو جاوے پس باقیماندہ کو جو چوتھا حصہ دوا کا باقی ہے ایک دفعہ ڈال دے اور آگ بھی زیادہ کر دے تاکہ کڑھائی مذکور میں آگ جلجاوے جب آگ موقوف ہو جاوے ڈلی شنجرف مانند سپیدۂ کاشغری کے ہو جاوے گی وہی کار آمد ہے وزن پورا رہیگا خوراک ایک رتی بالائی یا پان میں علی الصباح پرہیز از ترشی و بادی قند سیاہ وغیرہ

برائے جریان منی و ازدیاد منی (بخط غیر)

آرد سپستاں (تولہ) ستاور (تولہ) بہمن سفید (تولہ) موصلی سفید (تولہ) سبوس اسپغول (۲ تولہ) کتیرا (تولہ) لودھ پٹھانی (۹ ر) مغز تخم کدو شیریں (۲ تولہ) آرد نخود بریاں (۲ تولہ) مغز نارجیل (تولہ) مغز چلغوزہ (تولہ) نبات سفید مساوی الوزن خوراک (تولہ) ہمراہ شیر بز ۔ تارم

طلا مجرب مذکور (بخط غیر)

بازو سبز کلاں ۔ قرنفل کلاہ دار ۔ مالکنگنی مساوی الوزن بدستور نم دادہ روغن کشند ۔

مقوی باہ بے عدیل مجربہ پیرجی صاحب مذکور (بخط غیر)

دل بیقرار ۔ شنگرف ۔ اصفر ۔ کتھہ پاپڑیا ۔ قرنفل مساوی الوزن ہر دوا دل کو اول خوب کھرل کرے باقی دوا بعد کو کوٹ چھان کر زردہ بیضہ مرغ ملا کر شہد بقدر ضرورت ملا دے اور گولی بقدر نخود کلاں کے بنا دے اور ورق نقرہ یا طلائی اوپر لپیٹے علی الصباح شوربا مرغ خواہ بکرا یا ریختہ روغن زرد ڈال کر اول پیوے بعد کو پانچ چھ منٹ بعد گولی کھاوے ۔

اسپرٹ میں گنجائش ہے ۔ کیونکہ ہندوستان میں جو اسپرٹ بکتی ہے وہ بہت کم نعمت ہے اور معمولی اشیا مثل گیہوں جو وغیرہ سے بنتی ہے تو وہ خمور اربعہ مجمع علیہ حرمتہا میں سے نہ ہوئی اور پاک اور بقدر غیر مسکر شیخین کے قول پر ماکول بھی ہوئی اور اس نسخہ میں صرف احراق شنگرف کے لئے ہے شراب خود جلجا دیگی داخلاً استعمال میں بھی نہ آویگی لہٰذا کچھ حرج نہیں معلوم ہوتا ۔ اور اگر شراب سے اسپرٹ مراد نہ ہو الکحل اور کوئی شراب مراد ہو تب بھی یہ دیکھ لینا چاہئے کہ وہ خمور اربعہ میں سے نہ ہو یعنی انگور کی کچی شراب ۔ انگور کی پکی شراب منقی کی شراب ۔ چھوارے کی شراب نہ ہو تو اسمیں استعمال اسکا گنجائش رکھتا ہے ۔ اور اگر خمور اربعہ ہی میں

میں سے کسی شراب سے ۔۔ کسی غیر مسلم نے بنایا ہو تو تیار شدہ کا استعمال مسلمان کو بھی جائز ہے کیونکہ شراب جل گئی ۱۲ امداد

Marfat.com

عض کلب کلب (بخط خاص)

مقناطیس (یک ماشہ) بآب سائیدہ بلیانند و قدرے بر زخم طلا کنند و برائے جنون آرد جو بشیر عشر تر کردہ در روغن زرد بریاں نمایند تا سرخ شود بقدر برنج بسر ۔ وزنا شفتہ بخورانند کشتہ سنکہ سنکہ شاخور دکردہ ۔ وزدر شیراب[عہ] تر نمانید پس برآوردہ در ظرف مستعمل و مستحکم در میان برگ سبز تہوہ یک آثار قطعات را جدا جدا نہادہ شراب زا بالائے او بریزند و ظرف مستحکم کردہ آتش (۲۵ آثار) پاچک بدہند و سرد کردہ قطعات سنکہ را سائیدہ نگاہدارند ۔ درحمی کہنہ از چار رتی تا ماشہ بشیر بزد در گزیدہ[عہ] سیار یک ماشہ بخورانند و گندم بریاں بقدر پانچ تولہ بالائے او استعمال کنند و ہمچناں در سگ دیوانہ لکن زخم را انجراش جاری داشتہ قدرے ازیں دوا ذرور نمایند تا پندرہ یوم ۔

برائے برآوردن آواز امعاء (بخط غیر)

سنا مکی (تولہ ۲) زنجبیل (۱ تولہ ۲) مصری (۲ تولہ ۴) سنا و زنجبیل را سفوف کردہ در شیر مادہ گاؤ بقدر سرشتن آمیختہ اقراص بندند در روغن زرد نیم برشت سازند بعدہ باضافہ مصری سفوف ساختہ بشت غلولہ بندند یک غلولہ وقت خواب با شیر گرم کہ از نبات شیریں کردہ باشند بخورند

نسخہ طلا از جناب حکیم عبدالغفور صاحب (بخط غیر)

چربی شیر نر (۳ تولہ) چربی سانڈہ (۳ تولہ) چربی خوک صحرائی (۳ تولہ) چربی غوک کلاں (۳ تولہ)

عہ اس میں بھی وہی تقریر ہے جو صفحہ (۲۲۶) سطر (۲۳) کے متعلق ہے ۱۲ امداد عہ سیار گیدڑ کو کہتے ہیں ۱۲ امداد عہ اس نسخہ میں چربی شیر اور چربی خوک اور ذکر خرس تو ناپاک اور حرام ہیں مگر چربی شیر اور ذکر خرس اگر مذبوح کا ہو تو پاک ہے اور چربی خوک کسی طرح پاک نہیں ہوسکتی ۔ سانڈہ اگر بالشت بھر تک کا ہو تو وہ پاک ہے ۔ اور چربی بھی پاک ہے اور اگر اس سے بڑا ہو تو بغیر ذبح کے پاک نہیں ہوسکتا (یہ حکم چھپکلی پر قیاس کر کے لکھا گیا ہے) اور چربی غوک کلاں دریائی کی پاک ہے اور خشکی کے مینڈک کی بغیر ذبح پاک نہیں ۔ چربی مگر کی پاک ہے ۔ بہر حال بنانا اس طلا کا بجمیع اجزائہ مسلمان کو جائز نہیں ہاں اگر بنا ہوا مل جاوے تو لگانا اسکا جائز ہے کیونکہ نجس اجزا مغلوب ہیں مگر ناپاک ہے نماز کے وقت بدن کو پاک کرنا ضروری ہے ۱۲ امداد

چربی چمگادڑ (۳ تولہ) چربی گر (۳ تولہ) ذکر خرس جوان (ایک عدد) گیگڑا خشک (۲ تولہ)
جونک خشک (۱۰ عدد) بیخ نرگس (تولہ) بیخ چنبیہ (تولہ) بیخ کیتکی (تولہ) بیخ چنبیلی (تولہ) خراطین
خشک (تولہ) کرم مخملی خشک (۲ تولہ) مغز کنجشک (۲ تولہ) گھونگچی سپید (۹ ر) بیخ کنیر سپید (۲ تولہ)
مالکنگنی (۹ ر) جند بیدستر (۹ ر) بچھناگ سیاہ (۹ ر) تخم دھتورہ (۹ ر) قرنفل (۶ ر) ببارہ
(۶ ر) چرک گوش انسان جوان (۵ ر) تخم خوبانی (تولہ) زعفران (۳ ر) مرکی (۳ ر) مغاث
بغدادی (۶ ر) زفت رومی (۶ ر) جملہ ادویہ کوفتہ بیختہ چہار روز کھرل کردہ حب بقدر نخود بستہ
بطریق پاتال جنتر روغن کشند (پڑھا نہیں گیا) مالش کردہ برگ تنبول بہ بندند بحالت استعمال
از جماع پرہیز دارند بعد کشیدن روغن کم از کم یک ہفتہ ناقابل استعمال است اگر مریض مجلوق
باشد اول آپاڑ ضروری است

فائدہ (بخط خاص)

درخت کے جون سے جز وکا جوہر نکالنا ہو ایک سیر وہ جز دے کر دو سیر پانی میں بھگو دے پھر چھ
ماشہ گندک کا تیزاب ڈال کر جوش دیکر پانی مقطر لے کر اس پانی میں تیزاب نوشادر بقدر چھ ماشہ
ڈالنے سے جوہر مثل شورہ کے تہ نشین ہوتا ہے بعض جوہر اول بار سفید نہیں ہوتے اُن میں پھر
بدستور سابق تیزاب ڈال کر ہڈی کے کوئلہ کے سفوف میں جوش دے کر چھان کر نوشادر کا تیزاب
ڈال کر چھان لیں سفید ہو جاویں گے۔

ترکیب تیزاب نوشادر (بخط خاص)

نوشادر دو حصہ۔ چونا ایک حصہ۔ پانی تین حصہ مثل عرق بادیان عرق کھینچ لیں۔ یہ عرق
قاطع روح ہے سونگھنا نہ چاہیئے۔

کشتہ نقرہ (بخط خاص)

۲ا بجھاؤلیوں کا غذی کے عرق میں دے کر سات سے گیارہ آنچ تک لگدی برگ کریجڑہ میں
دبوئے تیوں کو مہندی کے طور پر پیکر اڑھائی سیر ارنوں میں پھونکدے۔

برائے سرفہ شدیدہ (بخط خاص)

آرد باجرہ و نمک مساوی با آب سرشتہ ٹکیہ بستہ بسوزانند و قدرے قدرے خورانند۔

Marfat.com

برائے بواسیر خونی بادی (بخط خاص)

رسوت (یکتولہ) مغز نبولی (یکتولہ) مغز تخم بکائن (یکتولہ) گیرو (شش ماشہ) درعرق مولی باریک سائیدہ بقدر نخود گولی بندد و صبح و شام یک یک گولی بخورد و پرہیز معمولی کند۔

برائے درد سر (بخط خاص)

دانہ خشخاش سفید عہ - بادام پنج دانہ - خیارین بورہ یک چھٹانک پیچ عہ ساختہ نوشد

از شیخ امیر حسین صاحب وکیل (بخط خاص)

پوست ہلیلہ کلاں (۶ر) پوست بلیلہ خورد (۶ر) پوست بہیڑہ (۶ر) چھالیا سفید (۶ر) رسوت (۶ر) ایلوہ (۶ر) مغز کدو تلخ (۶ر) کتہ (۶ر) کونپل درخت جامن (۵) ہمہ ادویہ را کوفتہ بیختہ صاف نمودہ درعرق برگ گگرچینڈی آمیختہ حب بقدر کنار جنگلی بندد ہمراہ آب تازہ صبح و شام یک حب خوردہ باشد نیون (۱ ماشہ) کتہ (۶ ماشہ) ہر دو را سائیدہ لگا بدارند بعد آبدست مالش کردہ باشند (برائے بواسیر)

برائے بواسیر

ہرد وعقرقرحا - اجوائن دیسی - اجوائن خراسانی - اجمود - الائچی خورد مع پوست پارہ ہموزن ان سب کو سوائے پارہ باریک پیکر قند سیاہ کا شربت کر کے اس میں دواؤں کو ملا کر رات بھر رکھیں صبح کو ان دواؤں میں پارہ ڈال کر کھرل کریں گولی بقدر نخود باندھ لیں خوراک تین یا پانچ حب سردی میں گرم پانی کے ساتھ۔

ذیابیطس (بخط خاص)

پارہ (۱ تولہ) رانگ (۱ تولہ) پاہ سفید بریاں (۲ تولہ) دانہ الائچی خورد (۴ تولہ) اولین کو عقد کریں اور ثالث و رابع کے ساتھ پالک کا عرق ڈال کر کھرل کریں تین دن تلک سفوف ہو گا ایک رتی تین دن تلک بھیڑ کے چھاچھ کے ساتھ کھلا دیں بعد سوا رتی ڈیڑھ رتی بڑھا کر اکیس دن میں تین رتی تلک پہونچا دے پھر اسی طور کم کرے اور گرم چیزوں سے پرہیز کرے اور گوشت کو پالک یا کدو وغیرہ کے

عہ وزن خشخاش و خیارین نوشتہ در مطبہا وزن خشخاش پنج ماشہ و وزن خیارین شش ماشہ مستعمل است ۱۲ امداد عہ یعنی حریرہ ۱۲

ساتھ اگر کھا دے تو کھا دے اور بھیڑ کے دودھ کے ساتھ قوت باہ کے لئے۔

نسخہ جذام (بخط غیر)

سیماب (یکتولہ) در عرق تلسی مقطر چنداں بساید کہ ناپدید گردد و بنظر نیاید در بیضۂ طاؤس خالی کردہ بند نماید کپر وٹی در سفیدی ہماں بیضہ کردہ دیگر کپر وٹی ملتانی نماید و خشک کردہ در بارہ تار پاچیک دشتی کہنہ اول آتش دہد چوں دخان نماند بیضہ را در آتش پنہاں کند چوں سرد شود دیگر کشتہ خواہد شد نقدر ریگ برنج در بالائی بدہد اگر تے و دست کم شود روز دیم دو برنج بدہد دنان بینی بے نمک و با روغن بسیار بخوراند تا سہ روز اگر فائدہ نشود چندے فرصت دادہ باز سہ روز بدہد (برائے جذام)

برائے سوزاک (بخط غیر)

گیرو (۳ تولہ) سرمہ سا کردہ ہفت حصہ سازد یک حصہ در یک تولہ مسکہ "گاؤ" آمیختہ بخوراند رطوبت از دہن دفع خواہد شد و نان بینی خوردیا شیر برنج۔

منجن برائے درد دندان و ورم لثہ (بخط غیر)

چھالیہ کہنہ (۵ تولہ) سوختہ۔ جمالگوٹہ (۲ تولہ) در آبخورہ بسوزاند بعدہ سائیدہ دانہ الائچی سفید (۳ ماشہ) مصطگی (۳ ماشہ) کوفتہ بیختہ بمالند۔

دیگر (بخط غیر)

نیلا تھوتہ بریاں مازو دانہ الائچی سفید مصطگی کوفتہ بیختہ سفوف سازد بوقت خواب بمالند تا صبح کلی وغیرہ نسازند

دیگر منجن ورم لثہ و درد دندان و برآمدن خون از دندان (بخط غیر)

اجوائن خراسانی۔ نمک خوردنی سانبھر۔ بھلانوہ سادی در دیگ گلی نوہنادہ سر ش محکم بستہ با سر پوش از آرد ماش یا گل چکنا بر دیگدان نہادہ زیر آں آتش چناں افروزد کہ ہمہ اجزا سوختہ گردد بعدہ برآوردہ سحق بلیغ نمودہ بر دندان داشتہ مالش نماید یکوقت داب نرساند۔

دیگر (بخط غیرع)

چھالیہ چکنی (۲ تولہ) برگ ببول (۳ تولہ) پوست ہلیلہ زرد (۲ تولہ) پوست ہلیلہ کابلی (۲ تولہ) جوش دے کر جتنے دست لینے مقصود ہوں اُتنی مرتبہ پارچہ میں چھانا جا دے اُتنے ہی دست ہوں گے۔

ع مسہل برائے سودا و بیت حار ۱۲

Marfat.com

اگر زیادتی ہو جاوے تو خشک دہی نہیں تو کھچڑی۔

نسخہ بخط غیر

کاربالک ایسڈ[عہ] (۱ جزو) پیپرمنٹ (۵ جزو) کافور (۵ جزو) ست اجوائن (۵ جزو) نوشادر اُڑایا ہوا (۱ جزو) ان پانچوں ادویہ کو شیشی میں ڈالکر محکم کاگ لگائیں اور ایک دن دھوپ میں رکھدیں تیل بنجاویگا (تتمہ بالا) ترکیب نوشادر کے اُڑانیکی یہ ہے (بخط غیر) ایک روز نوشادر کو عرق لیموں میں حل کرکے خشک کریں اگر دھوپ میں خشک نہ ہو تو آگ کے سامنے خشک کریں۔ دوسرے دن بکھیڑے کے عرق میں اور تیسرے دن اکاس بیل کے عرق میں چوتھے روز کیلہ کے عرق میں حل کر کے بطریق مذکور خشک کرے۔ پانچویں دن نوشادر خشک شدہ کو دو عدد گلی پیالوں میں رکھکر کپروٹی کر کے تصعید کریں اور کام میں لادیں۔ **خاصیت نسخہ بالا** ۔ ترکیب استعمال برائے طاعون (بخط غیر) جب سے بخار ہو تیل مذکور کے پانچ قطرے قدرے آب سادہ میں ملاکر مریض کو دیں اور ہر دو گھنٹہ بعد دیتے رہیں گلٹی پر اس تیل کی مالش کریں مگر گلٹی کے لئے جونکیں لگانی زیادہ مفید ہیں۔

برائے طاعون وبرائے امراض مختلفہ (بخط غیر)

برگ نیب کافور سیاہ مرچ لہسن ہموزن خوب باریک پیسکر چنے کی برابر گولیاں بناکر سایہ میں خشک کر کے رکھ چھوڑے جب کسی کو دے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس مع بسم اللہ پڑھکر دم کرکے دو دو گولی حسب ضرورت مریض کو دیتا رہے۔ یہ نسخہ شاہ صابر کو از روئے مکاشفہ معلوم ہوا اور مخلوق کو اس سے بہت نفع ہوا۔

نسخہ بخط خاص

جست (۲ تولہ) لیکر گیارہ بجھاؤ کڑوے تیل میں دے لے تیل آدھ پاؤ وزن میں ہو۔ اور گیارہ بجھاؤ نوشادر کے پانی میں دیوے ایک تولہ نوشادر آدھ سیر پانی میں گھول لیوے جب بجھاؤ دے لے اُس میں سے ایک تولہ جست لے کر پگھلاوے۔ اور ایک تولہ پارہ کے ساتھ گرہ کرے پھر اُس گرہ کو خوب کھرل کرے اور اُس پسے ہوئے کو ایک نیلے رنگ کپڑے میں پوٹلی باندھے بعد اُس کے دو ایک ڈوڈھ پوست خشخاش میں سے کر آدھے نیچے آدھے اوپر بیچ میں پوٹلی رکھکر کپروٹی کرے اڑھائی سیر اُپلے اوپلوں میں

عہ ایسڈ یعنی ست۔ یہ دوا انگریزی دواخانہ میں ملیگی ۱۲ امداد

پھونک دیوے جب سرد ہو جاوے اُس گرہ کو نکالے کشتہ ہو گیا ہو گا۔ ایک تولہ تانبا ایک تولہ چاندی ایک رتی وہ راکھ لے کر باہم چرخ دیوے پھر آب نوشادر میں بجھاوے دے تانبے کو بے نمک سرکہ میں انگشتر بجھاؤ دے کر صاف کرے کہ سفیدی لے آوے۔

نسخہ بخط خاص

ڈلی شنگرف (یکتولہ) در بیضہ ماکیان سر جدا کردہ انداز دو سرش برہماں چسپانیدہ در آرد گندم یک چھٹانک بگیر دبعد ازاں بگیر د شیر مش یک آثار و دراں بیضہ را انداختہ بپزد و شیر را انداختہ باشد کہ سوختہ نگردد تا آنکہ شیر غلیظ گردد پس اگر خواہد شیر را ہم بخوراند و بیضہ را ہم بخوراند و الا لا از شنگرف حب بقدر دانہ باجرہ بخوراند و روغن بسیار بخوراند برائے سستی و ضعف اعصاب مجرب است۔

نسخہ برائے اطفال (بخط غیر)

تخم خطمی (۲ر) پوست ہلیلہ زرد (۳ر) بابرنگ (۲ر) برگ سنا مکی (۲ر) دانہ الائچی کلاں (۲ر) چاکسو (۲ر) زیرہ سفید (۲ر) زیرہ سیاہ (۲ر) نمک سیاہ (۲ر) نمک سنگ (۲ر) سفوف سازند خوراک (ایک ماشہ)

سرمہ مقوی بصر (بخط خاص)

کافور (ایک جز) نمک لاہوری (یک جز) سیاہ مرچ خواہ سفید (یک جز) برگ نیب تر (سہ جز) جملہ را چنداں بساید کہ شل سرمہ شود و در چشم کشد۔

طلا برائے رمد (بخط خاص)

ڈوڈھ پوست خشخاش چند عدد در آب ترکند پھانی لودھ (یک تولہ) ہلیلہ زنگی (یک تولہ) برگ نیب (یک تولہ) برگ املی (شش ماشہ) پھٹکری بریاں (شش ماشہ) ادویہ را کوفتہ باریک کردہ در آب پوست خشخاش سحق نماید و شیاف کردہ بدارد و بوقت ضرورت سائیدہ در چشم کشد

ہلاس برائے نزلہ مفید (بخط خاص)

تخم گل سفید۔ مغز ریٹھہ۔ کشنیری ع پتہ۔ مساوی قدرے باریک کردہ بدارد و بقدر یک دو سرخ استعمال کند

ع سعوط استعمال خارجی ہے اسواسطے اس کا استعمال جائز ہے اگر پتہ کسی حلال پرند کا ہو تب تو کچھ بھی اشکال نہیں۔ کیونکہ پتہ پیشاب کے حکم میں ہے اور حلال پرند کا پیشاب بیٹ کے حکم ہے۔ اور بیٹ حلال (باقی بر صفحہ آئندہ)

Marfat.com

ترکیب جغرات شیریں (بخط خاص)

شیر بے آب (۱۰ ثار) پوست سنگدانہ مرغ (یک) جغرات (۲/۱) مغز تخم معصفر (۲ تولہ) شکر سفید (۵ ثار) اول ظروف گلی را در آب مغز تخم معصفر مدبر نماید بایں طریق کہ مغز تخم معصفر را در آب سائیدہ ظروف گلی تازہ را در آں خوب ترکند و خشک کند ہمیں طرز سہ بار کند و باید کہ ایں ظروف تیار باشند باز شیر را بر آتش جوش دہد و کفچہ زدہ باشد تا قیاق نہ بندد تاکہ یک ثلث خشک شود و دو ثلث ماند و باید کہ پوست سنگدانہ و تخم معصفر را در آب سائیدہ در جغرات آمیختہ داشتہ باشند چوں شیر را از آتش فرود کند و گرمی آں نیم گرم شود ایں جغرات آمیختہ از چمچہ آمیز نماید و شکر آمیز دو اگر خواہد ازیں وزن کم نماید بقدار ذائقہ خود مگر زیادہ ازیں وزن بر داشت نمی کند پس آں شیر را در ظروف گلی مدبر پر نمودہ در خوان نہد و زیر آں خاکستر گرم فرش کند و خوان دیگر بر و پوشد و خاکستر گرم بر و نہد تا جغرات بستہ شود چنانکہ غلظت عصیدہ برسد پس آنہا را در جائے سرد نہد تاکہ خوب بستہ شود و گرمی خاکستر و دیر داشتن در سردی زیادہ باید داشت و در گرمی کم و اگر خواہد آں را تر اشیدہ بصورت لوزینہ یا لڈو بتراشد و تراشہ را اگر خواہد بمصری آمیختہ لڈو بندد و اگر شکر کم کند در بستن خوب خواہد شد۔

ترکیب روغن تلخ برائے خوردن (بخط خاص)

خاک پنڈول قدرے در آب ہموزن روغن کنجد آمیختہ بر آتش بدارد تا آنکہ آب برود و خاک تہ نشین شود و روغن از بالا فرو گیرد ہمیں ساں سہ بار کند و بقدر دو سہ فلوس از وزن روغن کم می شود و اگر روغن

پرندکی پاک ہے۔ سوائے مرغابی اور بط اور مرغی کے۔ اور اگر ان تینوں میں سے کسی کا پتہ ہے یا اور کسی حرام پرند کا یا کسی چرند ماکول یا غیر ماکول کا ہے تو نجس ہے خواہ خفیفہ ہو یا غلیظہ اس سبب سے ناجائز ہونا چاہئے لیکن اس وجہ سے کہ اس سعوط میں دوسری دوائیں غالب ہیں اور پتہ مغلوب ہے خارجی استعمال جائز ہوگا اور سعوط استعمال خارجی ہے لہذا یہ سعوط فی حد ذاتہ جائز ہے۔ لیکن ہر حال میں خواہ پتہ حلال پرند کا ہو یا صورت مذکورہ میں سے کوئی اور صورت ہو اسکی احتیاط واجب ہے اور ضرور ہے کہ حلق میں نجاوے اور عادۃً یہ مستبعد ہے کہ دوا سونگھی جاوے اور حلق میں نہ پہنچ جاوے لہذا استعمال ایسے سعوطوں کا خلاف احتیاط ہے کیونکہ پتہ حلال پرند کا بھی اگرچہ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں اور حلق میں پہنچ جانا کھانا ہے اور درصورت ناپاک پتہ شامل ہونیکے اس سعوط کے استعمال کی حالت میں نماز کیوقت ناک کا اسوقت تک پاک کرنا ضروری ہوگا جہانتک غسل میں پانی پہنچانا ضروری ہے بشرطیکہ دوا ناک میں پہونچکر ہم ہم تر ہو گئی ہو۔

Marfat.com

سرشف باشد ہم خوب می شود مگر قدرے شوریت باقی می ماند اگر در طعام استعمال کند ہمیں سال کند و اگر بستہ شدن خواہد در سرما آب تالاب آمیختہ ہم برزدہ در سردی بدارد ہمچو روغن بستہ شود و در گرمی قدرے چربی و قدرے آرد سنگھاڑہ ہم آمیزد کہ بستہ شود۔

اچار (بخط غیر)

قتلہ شلجم (۵ ثانچتہ) نمک (۲۰ ثار پختہ) مرچ سرخ (۲ ثار پختہ) لہسن (۲ ثار) رائی (۲ ثار) ادرک (۱ ثار) کلونجی (۲ تولہ) قند سیاہ (۱ ثار)

جوزی (بخط خاص)

شیر (۲۴ ماشہ) سمنک (۱ ثار) میدہ (۱ ثار) قند بے قوام (۲ ثار) گھی (۲ ثار) زعفران (۶ ماشہ) جوز جاوتری ۔ الائچی (۶ ماشہ) بادام (۲۴ ماشہ)

حبشی (بخط خاص)

شیر (۲۴ ثار) سمنک (۱ ثار) میدہ (۱ ثار) ملائی (۱ ثار) شکر بے قوام (۱۰ ثار) روغن (۲ ثار) جوز جاوتری[ع] ۔ الائچی (۶ ماشہ)

نسخہ طلا عمدہ[ع] (بخط غیر)

ہڑتال ورقی (۲ تولہ) موصلی سیاہ (۲ تولہ) بیر بہوٹی (۲ تولہ) میٹھا تیلیا (۲۴ تولہ) گھونگچی سفید (۲۴ تولہ) لونگ (۲۴ تولہ) دارچینی (۲۴ تولہ) تخم کواغ (۲۴ تولہ) بیخ بل (۲۴ تولہ) خراطین (۲۴ تولہ) پوست انار (۲۴ تولہ) چربی خصیہ شیر گرزدہ[ع] (۲۴ تولہ) پیہ خصیہ ریچھ (۲۴ تولہ) پیہ خصیہ گرگ (۲۴ تولہ) چربی خوک صحرائی (۲۴ تولہ) سر مار سیاہ (یکعدد) کژدم سیاہ (یکعدد) پوست بیخ کنیر سفید (۱ ثار) غوک (۲ عدد) رنگ ماہی (۲ عدد) سانڈہ (۲ عدد) کیکڑہ (۲ عدد) دواکوفتنی کوفتہ و جانوران را ریزہ ریزہ نمودہ در شراب دو آتشہ شبانہ روز تر دارند بعد ازاں شل چوہ روغن کشند۔

از حاجی رستم علی سہارنپوری (بخط خاص)

ترکیب کشتہ سیم ۔ روپیہ کو چالیس بجھاؤ پیاز کے عرق میں دے بعد اس کے ہاتی سونڈی کی لگدی میں

ع ۵ شش شش ماشہ کافی است ۱۲ امداد عہ اس کے متعلق بھی وہی کلام ہے جو صفحہ ۲۲۹ اور ۲۲۲ پر گذرا ۱۲ اور شراب سے مراد غالباً اسپرٹ ہے جس میں بہت گنجائش ہے جیسا کہ صفحہ ۲۲۰ پر گذرا ۱۲ امداد عہ پڑھا نہیں گیا ۱۲

بقدر تین چھٹانک کے رکھے اور اوپر کپر وٹی کرکے دس ثار ارنے اُپلوں میں گڑھے میں بند آنچ دے اسی طرح تین بار کرے۔ اور اسی طرح کولی کاندی[1] کے لگدی میں اور سرپھوکے کی لگدی میں آنچ دے فقط اسی طرح کنیر کے پھول یا چھال یا پتی میں بقدر آدھ پاؤ۔

کشتہ فولاد (بخط خاص)

فولاد کا برادہ کرے چینی کی پیالی میں رکھ کر عرق جامن کے اندر کے چھال کا ڈالے کہ چار انگل اونچا ہو جاوے اور دھوپ میں رکھ دے جب خشک ہو جاوے پھر عرق ڈالے اسی طرح تیسری بار کرے بعدہ کھرل کرے یہ اودہ رنگ کا ہوگا اور اگر گنوار پاٹہ[2] کے لعاب میں ملاکر ایک برتن میں بند کرکے ۵ ثار اُپلوں میں پھونک دے تو شتری رنگ ہو جاویگا فقط منقول شاہ صاحب۔

کشتہ زر (بخط خاص)

سونے کو گل دھاوی کے عرق میں سوبجھاؤ دے اور چمپا کے پھولوں کی اور اکاس بیل کی لگدی میں تین ثار اُپلوں میں رکھ کر پھونک دے اسی طرح تین بار کرے فقط

نسخہ آتشک نہایت مجرب (بخط خاص)

شنگرف (یک نیم تولہ) سہاگہ تیلیہ ہموزن۔ این ہر سہ ادویہ را خوب باریک سائیدہ بدارد و بعدہ چھال بیخ آگہ تر بوزن (چہار و نیم تولہ) بسایدو دراں ادویہ سابق آمیختہ جمیع اجزا یکساں کند و ننہ قرص بقدر یک یک تولہ تیار کند و خشک کردہ بدارد و طریق استعمال این است کہ یک قرص در چلم نہادہ در حقہ بے آبکشد مگر در جائے بندکہ ہوا در آنجا نبود و ہر جاکہ در بدن زخم و قرحہ باشد دود ادویہ آنجا رساند یک قرص بوقت صبح و یک قرص نصف النہار و یک بوقت مغرب استعمال کند بالجملہ نقرص تا سہ روز ہمیں طور تمام کند و خوراک دلیہ گندم بے نمک اگر استفراغ آید یا بیہوش شود یا اسہال جائے خوف نیست بعدہ دھان جوش بیکند تا صحت و فراغ پرہیز کند وجز دلیہ گندم بے نمک چیزے نخورد۔ وچوں بر جوشش دھان بیخ دو بخشش روز بگذارد و غرارہ کند ادویہ غرارہ این است چھال بیخ جھڑبیری و چھال بیخ کیکر برگ چمیلی دھنیا صندل کتہ ہمیں قسم ادویہ در آب جوش کردہ غرارہ کند۔

---

[1] کولی کاندا پیاز عنصل است کہ آں را پیاز نرگس نیز گویند ہندی جنگلی پیاز ۱۲ امداد [2] گھیگوار ۱۲ امداد

[3] اس کا وزن نہیں لکھا اور قیاس کو اس میں دخل نہیں ۱۲ امداد

Marfat.com

برائے سرخی و غبار و دھند و امراض چشم (بخط خاص)

چند فلوس بگیرد و در آتش سرخ کند و از آتش بیروں کردہ قدرے گندک چھا چھیا سائیدہ بر ہر یک اندازد و از دست پناہ گرفتہ در ظرف بزند تپر جدا خواہد شد باز در آتش کند باز بیروں کردہ گندک اندازد تا آنکہ ہمہ فلوس ورق ورق شدہ جدا شوند بعدہ بگیرد آب برگ حنا آں قدر کہ تپر ہا را بپوشد یک شب تر داشتہ صباح آب دور کند و تپر ہا را باریک بساید و فی تولہ سہ عدد سیاہ مرچ ہم آمیختہ بساید و مثل سرمہ کند و قدرے سرمہ ہم آمیزد و از میل در چشم بکشد۔

کاجل برائے عوارض چشم (بخط غیر)

در عرق برگ سبز بادیان (۲ ر) شب یمانی (۶ ر) افیون (۶ ر) حل کردہ پنبہ کہنہ لت کردہ خشک نمودہ بروغن سرشف فتیلہ انداختہ روشن کردہ کاجل تیار سازند ایضاً دریں نسخہ شاخ گاؤمیش کہنہ (۶ ر) باریک دودہ انداختہ بحال ترکیب کاجل تیار سازند۔

نسخہ سینک

انبہ ہلدی (تولہ) نارجیل کہنہ (تولہ) کنجد سیاہ (تولہ) برادہ دندان فیل (تولہ) چوب دیودار (۶ ر) مغاث بغدادی (۶ ر) گل ارمنی (۶ ر) بیخ سنے (۶ ر) زردی نرگس (تولہ) جرہ بستہ در شیر گاؤ نیم گرم تر کرم سینک سازند

نسخہ عرق برائے قوت باہ وغیرہ امراض بادی (بخط غیر)

برگ تنبول (۲ تولہ) بادیان (۲ تولہ) پودینہ (۳ تولہ) الائچی خورد (۶ ر) الائچی کلاں (۶ ر) دارچینی (۶ ر) انیسوں (۲ تولہ) کباب چینی (۳ ر) ریوند چینی (۳ ر) نانخواہ (۳ تولہ) قرنفل (۶ ر) خولنجان (۶ ر) شب در ہشت آثار آب تر کردہ صباح عرق کشند فقط۔

طلا (بخط خاص)

شیر آکہ (۲ ر) سنکھیہ سفید (۱ ر) روغن زرد (۹ ر) گاؤ مکھن در کٹورہ کانسی چار پاس کھرل کند بقدر دانہ گندم مالش کند کہ در رگہا سرایت کند باز برگ ارنڈ بند د تا ہشت پاس باز تجدید کند اول د...

ع ۵ بر حاشیہ مقابل سطر سابق برائے دفع سوزاک نوشتہ است مراد آں ہست کہ از اضافہ شاخ گاؤمیش ایں سرمہ برائے سوزاک مفید میشود ۱۲ امداد۔

Marfat.com

را بآب گرم شستہ تا چہار گھڑی صبر کند باز دوا را بمالد تا سہ روز بمالد اما پرہیز از جماع تا بست و یکروز کند۔ این نسخے از معتمدے رسیدہ اند (بخط خاص تا نسخہ ہفتم آئندہ)

نسخہ گٹھیہ باد و اعضا باد گرفتہ

سنکھیہ سفید (۶ مر) عرق ادرک (۱ ثار) جائفل (۳ مر) الائچی خورد (۳ مر) لونگ (۳ مر) جوتری (۳ مر) برگ پان ۱۲ عدد کھرل نمودہ حب بمقدار مونگ بندد یک صبح یک شام خوردہ باشد۔

ضیق النفس

سیماب (۱ تولہ) مویز منقی (۲ تولہ) جائفل (۳ مر) جاوتری (۳ مر) الائچی خورد (۳ مر) برگ پان (۵۰ عدد) خوب کھرل نمودہ حب بندد بمقدار نخود یک حب صبح بخورند

برائے بد

بیخ مونج خوب سائیدہ ضماد سازند و بالائش برگ ارنڈ بندد

سوزاک

زیرہ سفید۔ برگ حنا۔ ریوند چینی۔ شورہ قلمی (تولہ) بنگ[ع] (۳ مر) کوفتہ بیختہ بقدر نخود حبوب بندند بالائش[ع] نیم آثار شیر گاؤ آب آمیختہ یک حب بخورند۔

پچکاری سوزاک

نیلا تھوتہ (۳ مر) گھونگچی سفید (۸ عدد) سنگجراحت (۳ مر) رسوت پھٹکری (۳ مر) کوفتہ بیختہ در آب جغرات در ظرف مس بے قلعی انداختہ بعد دو روز پچکاری کند۔

کلب کلب و غیرہ جانوران

بیخ نرسل (۳ تولہ) مرچ سیاہ (۱۱ دانہ) مثل صندل باآب سائیدہ بنوشانند۔

ذیابیطس

ناگر موتہ (۵ مر) بال چھڑ (۵ مر) طباشیر (۷ مر) دھنیا (۷ مر) گل انار (تولہ) پوست خشخاس (۳ مر) گیرو (۳ مر) اگر گل ارمنی[ع] انداز ند بہتر است کوفتہ بیختہ پنج ماشہ ہمراہ آب تازہ بخورند۔ یا ہمراہ شربت انار

ع بھنگ کا استعمال بقدر غیر نشی جائز ہے ۱۲ امداد عسہ غالباً اس کی جگہ لفظ ہمراہ لکھنا مقصود ہوگا ۱۲ امداد

سہ وزن گل ارمنی نہ نوشتہ سہ ماشہ کافی باشد ۱۲ امداد

Marfat.com

ونیم باشہ شام بخورند لعونہ شفا خواہد شد۔

مقوی ومغلظ

ثعلب مصری۔ اسگند ناگوری۔ گوند پلاس کوفتہ بیختہ سفوف سازند ہمراہ شیر گاؤ یک تولہ و بعد تناول طعام ہلیلہ خورد ہمراہ آب گرم بنوشند وہمچناں گوند پلاس یک تولہ ہمراہ شیر خوردہ بعدہٗ بخورند

ضیق النفس

برگ اروسہ (یک آثار) عقر قرحا (دو تولہ) در آب یک نیم آثار چار پاس بہ پزند۔

پنج رسہ

مقوی وبہی وبرائے درستی شکست استخواں عرق پیاز سفید (تولہ) شہد خالص (۴ تولہ) شکر سفید (۴ تولہ) روغن زرد گاؤ (۴ تولہ) سفیدہ بیضۂ مرغ (۴ تولہ) معجون سازند

افیون خوردہ را شیر تنبولہ در آب کشیدہ بخورانند۔

پھولہ وناخونہ ودھند

شورہ قلمی (۱ آثار) توتیہ (۴ ر) سہاگہ سفید (۲ ر) گھونگچی سفید (۲ ر) در دیگ گلی داشتہ آتش نرم کنند۔ ودیگ را گل حکمت کنند بعد یک پاس کہ شورہ آب شود وخشک شود سودہ نگاہ دارند۔

طحال

خرمہرہ زرد (۱۴ عدد) سہاگہ سفید (تولہ) عرق لیموں (۲ آثار) کوڑی را جو کوب نمایند وسہاگہ را بریاں در عرق لیموں انداختہ دہ روز در آفتاب داشتہ بعدہ یک تولہ بخورانند۔

برائے سم وزغہ وغیرہ

عرق برگی کہ آں را گو سفند نمی خورد۔ یعنی ڈھاک۔ کوفتہ بر آوردہ بدہند۔

برائے سم الفار

تخم خشخاش سفید (۲ تولہ) الائچی خورد (۹ ر) بخورند ونصف جائفل با آب سودہ بنوشانند۔ وخشخاش تنہا ہم کافی ست

ملدوغ الحیات

بگیرند چھال دردنی پلاس کوفتہ عرق آں بر آوردہ بنوشانند

زجاج خوردہ را سہ تولہ سوم خورانند۔ از میر امام علی از معتمدی نقل بیکر دند ۱۲ منہ

صرع خورد و کلاں و سرسام بلغمی

دفرق درخوراک است جدوار (۶ ماشہ) میٹھا تیلیا مدبر (۶ ماشہ) مرچ سیاہ (۶ ماشہ) عود صلیب (۶ ماشہ) زعفران (۳ ماشہ) جند بید ستر[ع] (۶ ماشہ) مشک (۳ ماشہ) ہمہ ادویہ را کوفتہ بیختہ درعرق بھنگرہ بمقدار مونگ حب بندد۔

فالج ولقوہ وحمی ربع وحمیات بلغمی وامراض باردہ

سیماب (۶ ماشہ) پھٹکری مدبر (۶ ماشہ) تخم دھتورہ (۶ ماشہ) مرچ سیاہ (۶ ماشہ) گوگل مدبر (ایک تولہ) ہمہ ادویہ کوفتہ درعرق بھنگرہ بمقدار دانہ مونگ حب بندد۔

امراض بلغمی وضعف معدہ و باہ واوجاع مفاصل وغیرہ

بیش مدبر (۶ ماشہ) جدوار خطائی (۶ ماشہ) مرچ سیاہ (۶ ماشہ) ہمہ ادویہ را کوفتہ بیختہ درعرق کنوار پٹہ حب بمقدار مونگ خورد بندد۔

دیگر۔ کچلہ مدبر (۶ ماشہ) گوگل (۶ ماشہ) مرچ سیاہ (۶ ماشہ) درعرق کنوار پٹہ حب بمقدار مونگ بندد وتدبیر ہر سہ ادویہ این است کہ در شیر بختہ یک بار یا سہ بار تکرار کند۔

ہاضم۔ گندک آنولہ سار (ایک تولہ) مرچ سیاہ (۲ تولہ) درعرق لیموں کاغذی سائیدہ حب مثل نخود سازند۔

کشتہ ہڑتال گودنتی معمول مولوی محمد احسن صاحب منقول از مولوی اصغر علی بنارسی نافع برائے جذام (بخط خاص) بگیرد ہڑتال گودنتی شفاف برنگ شربتی یا سفید (۲ تولہ) و در شیر گاؤ نیم آثار جوش دہد تا شیر قریب انعقاد رسد پس شیر دور کند و ہڑتال بگیرد و در شیر دیگر باز جوش دہد تا ہفت جوش پس بگیرد کلونجی و سونف ہر یک (۲ تولہ) و بباید و در پاؤ آثار آرد گندم مخلوط کند و آرد را

ع جند بید ستر کا کھانا کسی کے نزدیک جائز نہیں۔ خفیہ کے نزدیک تو دو وجہ سے ایک یہ کہ جز ہے حیوان دریائی کا اور ایک یہ کہ خصیہ ہے اور دیگر ائمہ کے نزدیک صرف اخیر وجہ سے اس کے بدل کتب طب میں یہ لکھے ہیں فلفل، مشک، فرفیون، دار فلفل، زرنباد مخزن کی عبارت درج ذیل ہے۔ بدل آں مثل آں وج و یا نصف آں فلفل و در بعضے مواد بوزن آں مشک و در امراض جگر فرفیون و جہت تحلیل رطوبات لزجہ سہ وزن آں فلفل و ثلث آں دار فلفل و ثلث آں زرنباد است ۱۲ امداد

Marfat.com

از شیر آکہ تر کنند پس ہڑتال را در ظرفے خورد نہادہ از سرپوش بپوشند و در میان آرد ندکور نہد کہ آرد تا بلب آں ظرف برسد پس ظرف آرد را بند نمودہ گل حکمت کنند و در دہ آثار پاچک صحرائی آتش دہد گشتہ برنگ سفید خواہد شد خوراک یک برنج۔

دیگر نسخہ مجلوق و سست وغیرہ (بخط غیر)

نمل سرخ کہ بر درخت انبہ می باشد عقرب سیاہ۔ چربی سانڈہ۔ برادہ سم اسپ مشکی۔ برادہ دندان فیل۔ چربی شیر ع۔ کچلہ۔ جمال گوٹہ۔ تخم دھتورہ سیاہ۔ شیر زقوم۔ زہر تیلیا۔ سم الفار ہڑتال طبقی۔ گندک آنولہ سار۔ قرنفل۔ جونک۔ جوزبوا۔ روغن کنجد۔ بیر بہوٹی۔ خراطین مساوی الوزن۔ کوفتہ در شراب ع دو آتشہ سہ شبانہ روز تر دارند بعد ازاں روغن کشند و طریق استعمال ہر روز

عرق معمولی ہیضہ (بخط خاص) و ازانجا تا آخر ہمہ بخط خاص است

بصل (۴ ثار) فودنج (۱ ثار) کریلی (۴ ثار) قافلہ (۔ ثار) آب (یک من ۲۰ ثار) بدستور عرق کشند۔ شربت از دو تولہ تا پنج تولہ۔ گل ناشگفتہ آکہ (یک تولہ) سہاگہ بریاں (۵ ماشہ) فلفل (۵ ماشہ) دار فلفل (۵ ماشہ) نمک سیاہ ع۔ حب بقدر نخود بفاصلہ یک گھڑی یک حب بدہد تا پنج حب اگر نفخ شکم رو نماید چار و نیم حب یک مرتبہ بدہند۔

برائے نفث الدم عجیب است۔ مویز منقی مع دانہ للعہ (۲ تولہ) سائیدہ جوش دادہ مصری (یک تولہ) آمیختہ بنوشند۔

نسخہ۔ مغز گھونگھا در دو ظرف گلی نہادہ بسوزاند بقدر یک ماشہ در پان بنگلہ بخوراند دفع لرزہ تپ می نماید

نسخہ حبوب سہل جمال گوٹہ مدبر (یک تولہ) گل سرخ (یک تولہ) آملہ (یک تولہ) غاریقون (۳ ماشہ) بالعاب صمغ عربی حبوب سازند بقدر یک ماشہ ص خوراک تا سہ حب سہ روز کھچڑی بخوراند و شب مسہل جز منقی سہ تولہ

ع۔ تحقیق حکم چربی شیر وغیرہ بر صفحہ ۲۲۴ و صفحہ ۲۲۹ گذشت و تحقیق شراب بر صفحہ ۲۲۷ گذشت کہ مراد اسپریٹ شراب است و در استعمال خارجی آں گنجائش است ۱۲ امداد ع وزن نمک ہم ۵ ماشہ باشد ۱۲ امداد للعہ مویز را چوں مع دانہ آں استعمال کنند لفظ منقی بادے نمی نویسند زیرا کہ منقی بمعنی صاف کردہ شدہ است لیکن در عرف منقی جزو اسم گشتہ بلکہ اکثر صرف منقی بمعنی مویز استعمال میکنند لہذا حضرت مولانا قدس سرہ لفظ مویز منقی نوشتہ ۱۲ امداد ص خوراک بسیار زائد است دریں زمان کم اشخاص متحمل خواہند شد لہذا باید کہ حبوب تقدر نخود بستہ ۴۴

۴۴ دو حب تا سہ حب بخورند ۱۲ امداد

چیزے نخورد صباح گولی یک تا سہ بحسب مزاج بخوراند تا سہ روز متواتر۔ وجالگوٹہ را در چار یک آثار جوش دہد (عبارت نہیں پڑھی گئی) و در پنج آثار شیر و پنج آثار آب پوٹلی بستہ آویختہ جوش دہد تا تمام روز

نسخہ آتشک

شنگرف (یک تولہ) الائچی خورد (دو تولہ) برگ پان (سی عدد) الائچی مع پوست کھرل کند و با شنگرف و برگ پان خوب بساید و بریک تختہ کاغذ سادہ فرش کند و چار دہ حصہ کردہ گولی بندد یک گولی صبح و یک گولی شام حسب قاعدہ در حقہ خالی بکشاند و برہنہ شدہ دود آں تمام بدن رساند۔

جریان ۔ رومی مصطگی ۔ گوند کتی ۔ رال ہر یک یک چھٹانک شکر صاف سہ چھٹانک خوراک از یک تولہ تا دو تولہ با شیر و پرہیز معمولی کند۔

نسخہ حبوب برائے امراض اطفال

گل سرخ (یکتولہ) نبلوچن (یک تولہ) نربسی (یک تولہ) زہر مہرہ (یک تولہ) الائچی کلاں (۶ ماشہ) الائچی خورد (۶ ماشہ) ملٹھی (۶ ماشہ) زیرہ سفید (۶ ماشہ) زیرہ سیاہ (۶ ماشہ) کاکڑا سنگی (۶ ماشہ) عود صلیب (۶ ماشہ) جل نیب (۶ ماشہ) مغز بنولی (۶ ماشہ) ہنسراج (۶ ماشہ) برنج ساٹھی (۶ ماشہ) دوب سفید (۶ ماشہ) کتیرا (۶ ماشہ) اتیس (۳ ماشہ) مغز کنول گٹہ (۳ ماشہ) پلاس پاپڑا (۳ ماشہ) صندل سفید (۳ ماشہ) صندل سرخ (۳ ماشہ) سونٹھ (۳ ماشہ) کوٹھ (۳ ماشہ) ہلیلہ (۳ ماشہ) بلیلہ (۳ ماشہ) آملہ (۳ ماشہ) برگ تلسی (۳ ماشہ) زردی گل سرخ (۳ ماشہ) زردی گل کیٹھلی خورد (۳ ماشہ) بیخ چولائی (۳ ماشہ) بیخ نرسل (۳ ماشہ) نوک برگ نیب (۲۱ عدد) بیضہ فاختہ (۲ عدد) سونف (۲ تولہ) اول سونف و نوک برگ نیب و تربھلا و بیخ چولائی را در یک آثار آب جوش دہد تا ہشتم حصہ بماند و بیخ نرسل و زہر مہرہ را بر سنگ بساید و باقی ادویہ خشک کوفتہ بیختہ و نرم را بر صلایہ سائیدہ در آب مذکور مخلوط کردہ حبوب بقدر دانہ مونگ و نخود بندد قدر شربت از یک حب تا سہ حب صبح و شام برائے ہر مرض با ادویہ مناسبہ استعمال کند و ایں مرکب حار است نصف درجہ و یابس دو درجہ یا دوکم۔

برائے خارش مفید بسیار است

گندک آنولہ سار (۲ تولہ) نیلا تھوتہ (۲ تولہ) نوشادر (۲ تولہ) اول روغن زرد (۱۰ ماشہ بگیرد) و قند سیاہ

Marfat.com

(۲ ماہ) ہر دو را پختہ نماید باز قند سیاہ و درکردہ و ادویہ سائیدہ در روغن آمیختہ بربدن بمالد وخوب مالش نماید و در آفتاب نشیند پس گل مالیدہ غسل نماید اگر یکبار کفایت نہ کند سہ بار بمالد۔

نسخہ عه۔ بگیر د بیضہ ماکیان اول کہ دادہ باشد و در پرورش نہد تا بچہ برآرد پس بگیرد دال دہان بچہ واز اندرون بیضہ پوست سرخ کہ می باشد و آنرا خشک کردہ سائیدہ نگاہدارد پس بگیرد ازیں دو القدر یک برنج و در قند سیاہ قدرے گولی بستہ بوقت شروع مرض از حلق فروبرد اگر یکبار کافی نشود دوبار دہد انشاء اللہ تعالیٰ در دفع مرض کافی خواہد شد۔

نسخہ۔ جوہر رسکپور مثل لوبان تیار کند پس بقدر یک ماشہ عه در ملائی (۲ تولہ) جغرات نہادہ در حلق نہد و فرو برد و اول مسہل شرط است۔

برائے آتشک۔ نیلہ تھوتہ و ہلیلہ خورد ہر یک یک تولہ در عرق لیموں کھرل کند تا عرق یک آثار یا و بالا جذب شود۔ پس گولی بندد بقدر (۶ ماشہ) و با جغرات یک حب شکستہ بخورد تے و دست خواہد آمد نہ ترسد در سہ روز شفا می شود انشاء اللہ تعالیٰ مجرب است۔

روغن بہروزہ برائے آتشک و سوزاک و استحاضہ از نجوخاں

بہروزہ (آثار) گوگل بغیبیہ (۲ م) دانہ الائچی سفید (۴ تولہ) دانہ الائچی کلاں (۴ تولہ) در دیگ گلی مضبوط مطین عه نے چپانیدہ روغن بکشند و دو قطرہ از آں در شکر سفید (۱ تولہ) آمیختہ بخورانند و از ہمہ خوردنی پرہیز کنند جز نان آرد نخود و گندم سادی آمیختہ ہیچ نخورند در روغن ہر قدر کہ توانند بخورند تا ہفت روز بخورند۔ و برائے استحاضہ در آخر کہ روغن سوختہ می آید نفع می کند۔

نسخہ۔ پوست ریجانی للعه کہ درختے کوہی ست باریک نمودہ بقدر تین ماشہ بخورد تا ہفت روز و اگر نان نگی خورد انفع باشد۔ برائے بواسیر خونی و بادی نافع است۔

حبوب مفیدہ ہیضہ و بائی خواہ امتلائی۔ از افادات جناب حکیم احمد اللہ صاحب کیرانوی سلمہ اللہ تعالیٰ۔ تخم ریحاں۔ برگ پودینہ۔ برگ ریحاں (ہر یک چار تولہ) در آب نتارا پختہ جوش دہند و فتنیکہ

عه اغلب کہ برائے سان است ۱۲ امداد عه قدر خوراک بسیار زائد است تحمل آں دریں زماں دشوار است متعارف از دو برنج تا یک سرخ است ۱۲ امداد عه مطین یعنی گل حکمت کردہ شدہ و نے چپانیدہ یعنی سوراخ کردہ در آنجا نے نصب کردہ ۱۲ امداد للعه ریحان کوہی است کہ آں را بادروج گویند ہندی تلسی جنگلی ۱۲ امداد

Marfat.com

سوم حصہ باند مالیدہ صاف نمودہ پپیتا سہ ماشہ بہ گلاب سائیدہ خالص قسم اول یک نیم پاؤ سائیدہ
آب لیموں کاغذی (۲ تولہ) عود غرقی پنج تولہ قرنفل عود صلیب ہر یک یک تولہ فلفل سیاہ سہ ماشہ ہمہ
کوفتہ بیختہ زرشک منقی (دو تولہ) جملہ ادویہ آب مطبوخ و گلاب باہم یکجا نمودہ بآتش ملائم در ظرف مسی
قلعی دار یا گلی چناں پزند کہ جملہ آب جذب شود و چیزے طراوت لائق حب بستن باقی ماند پس از آں فرو
کردہ سحق نمودہ حب شل نخود و شل موٹھ بندد و بسایہ خشک کند۔ مرد کلاں را دو حب کلاں بفاصلہ
چار چار گھڑی ہمراہ عرق بادیان یا گلاب یا آب نیم گرم بدہد و طفلاں را دو حب خورد۔

برائے ضرب و زخم ضماد و مرہم از مولوی جمال الدین دہلوی

پھٹکری (یک تولہ) سجی ایلوہ میدہ لکڑی۔ تج۔ ہالوں۔ سمندر سوکھ۔ رائی سرخ۔ انبہ ہلدی۔
مینھی۔ ہر یک یک تولہ سوائے تج و میدہ لکڑی۔ کہ یک نیم تولہ باشد جملہ ادویہ را سرمہ سا نمودہ
بقدر حاجت در قند سیاہ کہنہ ہموزن گرم کردہ ضماد سازند اگر زخم باشد بجا ہا نہند و اگر ضرب نا معلوم
باشد نگور دہند و بعد سہ روز تبدیل کردہ باشند و از آب برگ نیب بشوئید۔

برائے[عـ۱] بواسیر خونی و بادی از مولوی عبد الحق صاحب جے پوری بذریعہ خطے از بڈولی (بخط غیر)

نوشادر (تولہ) سہاگہ (تولہ) نیلہ تھوتہ (تولہ) سنکھیا[عـ۲] سفید (۶ ماشہ) ایں چہار ادویہ را در شیر آکہ
چندانکہ بالا بر آید تر کردہ اندرون ظرف گلی سربستہ تا ا ہ در مزبلہ قدیم دفن کند و من بعد ایں مدت از
آں بر آوردہ در عرق گھیکوار کشتہ کند و در مرہم رتن جوت و سفیدہ کاشغری (عبارت نخواندہ شد)

برائے سرخ بادہ متقرح (بخط خاص)

طباشیر (۱ تولہ) گیرو (۶ ہر) کتھ (۲ ہر) ہر سہ را باریک سائیدہ در آبیکہ کچلہ در آں سائیدہ
بقدر یک دورتی باشند آمیختہ حبوب سازند بقدر نخود برائے حاملہ و بقدر باجرہ برائے اطفال خورد
و ہماں قیاس۔

حبوب ہیضہ تجویز خود بسیار مفید آمدہ

زہر مہرہ ارشش ماشہ ہرسی (نہ ماشہ) نارجیل دریائی ہشت ماشہ پپیتہ (یک ماشہ) نانخواہ بست و یک
ماشہ) کافور (چہار ماشہ) دانہ الائچی خورد (بست و یک ماشہ) پودینہ (چہاردہ ماشہ) عود غرقی (۹ ماشہ)

عـ۱ صرف ایں نسخہ بخط غیر است ۲ انداد عـ۲ بین السطور ایں عبارت بخط خاص نوشتہ بود وزن در اصل نبود ۲ انداد۔

Marfat.com

جائفل (ہیجدہ ماشہ) انار دانہ (ہیجدہ ماشہ) فلفل سیاہ (چہار و نیم ماشہ) ملہٹی (یک تولہ) سونف (نہ ماشہ) جملہ ادویہ کوفتہ بیختہ باریک سائیدہ و پپیتہ و نارجیل و زہر مہرہ را بر سنگ سائیدہ باہم آمیختہ حبوب بقدر سیاہ مرچ بندد خوراک از یک حب تا شش حب و ایں حب حالا از درجہ اول قدرے زائد است و بالیں از دو درجہ کسرے زائد است۔

نسخہ عـ۔ دال ماش نیم آثار اول شستہ صاف و مقشر نمودہ خشک سازد بعدہ در شیر درخت گولر تر سازد و در سایہ خشک کند ہمچنیں سہ بار کند در شیر درخت مذکور تر نمودہ خشک کند کہ شیر مذکور دانہ ہائے دال را خواہد پوشید۔ بعد از آں عـ تودری نیلگوں تودری سفید ہر یک شش تولہ تودری سرخ سہ تولہ بہمن سفید پنج تولہ تالمکھانہ شش تولہ پھول مکھانہ۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید۔ ہر یک شش تولہ شکر سہ نیم پاؤ آثار جملہ را مع دال سفوف نمودہ شکر آمیختہ ہر صباح بقدر یک نیم تولہ ہمراہ شیر خواہ آب بخورد اگر موافقت نہ کند یک تولہ یا کمتر خورد و اگر قدرے شکر زیادہ کردہ و روغن ہموزن کردہ بطور حلوا تیار کند بہتر است و ہر روز چہار تولہ بخورد۔

نسخہ ـ۔ دال نخود نیم آثار در شیر میش تر کند کہ دو انگشت بالا بر آید بعد یک شبانہ روز در آفتاب خشک کند باز تر کند و خشک کند سہ بار کند پس سائیدہ در روغن بریاں کند و با ادویہ مناسبہ و زردی بیضہ مرغ و شہد و شکر حلوا کند۔ و دو تولہ صبح و شام بخورد عجائب است۔

نسخہ مراہم

چربی۔ موم۔ روغن کنجد۔ ہموزن باہم آمیزد۔ ہر قسم ثبور را و جرب را فائدہ و ایں اصل جملہ مراہم است و اگر زنگار مساوی زائد کند در تصفیہ جرح بے عدیل است و اگر توتیا ربع جزوے باشد در بردن گوشت زائد نافع۔ و اگر صابون مساوی در اں مساوی آمیزد در زخم مقعر ہر چند کہ باشد نافع باشد و حاجت بخیہ زدن نباشد۔ و اگر سیماب ربع جزوے در اصل آمیزد در زخم آتشک وغیرہ ثبور نافع است۔ و اگر گوگرد مساوی باشد جرب را نفع دہد۔ و اگر سفیدہ آمیزد در تصفیہ عصب کافی باشد و اصل مرہم را اگر خورد در بارہ جرح اندرونی نافع است خوراک از تین ماشہ تا تولہ۔

عـہ نافع جریان و مغلظ منی باشد ۱۲ امداد عـہ تودری سہ قسم است سرخ و زرد و سفید۔ سرخ را گلگوں ہم میگویند شاید از سہو کاتب نیلگوں بجائے گلگوں نوشتہ شدہ و بجائے زرد سرخ۔ تودری نیلگوں ہیچ قسم نیست ۱۲ امداد عـہ مغلظ و مولد منی ۱۲

نسخہ - برگ املی در آب جوش دہد و بر ورم ہر قسم تو تو بند د ورم را ببرد از برگ نیب بہتر است

از حاجی حسینی - موم سفید (۱۸ ماشہ) رال (۱۸ ماشہ) کتہ (۱۸ ماشہ) کافور (۱۸ ماشہ) گھی گاوا (۶ تولہ) گھی کو آگ پر چڑھا دے اول موم ڈالے ایک جوش دے کر اُتار لے پھر رال پیس چھانکر ڈالے ایک جوش دیکر اُتارے پھر کتہ اور کافور پیس چھانکر ڈالے -

مرہم از مولوی احمد حسن - سفیدہ کاشغری (۲ تولہ) روغن کنجد (۵ تولہ) ہر دو را باتش بپزد تا آنکہ یک قطرہ در آب انداز د چوں لبستہ شود تیار است سرخ می شود -

مومیائی معمولی مسمی بہ کالی دوا - بھلاواں پاؤ بھر ٹوپی توڑ ڈالے رال آدھ پاؤ اور موم دو تولہ سب کو ملا کر پکالے اور جمالے -

حب جوز ماثل ترکیب خود کہ در نزلہ حار بسیار مفید آمد - مغز بادام (۱ تولہ) مغز تخم کدو شیریں (۱ تولہ) تخم خشخاش (۱ تولہ) مغز چلغوزہ (۱ تولہ) ثعلب مصری (۱ تولہ) زوفا (۶ ماشہ) مصطگی (۶ ماشہ) دار چینی (۳ ماشہ) قرنفل (۳ ماشہ) جوز الطیب (۳ ماشہ) زعفران (۳ ماشہ) تخم جوز ماثل (۳ تولہ) باریک سائیدہ در شیرۂ مغز نبہ دانہ (۳ تولہ) حل کردہ حبوب سازند بقدر سیاہ مرچ خوراک یک حب یا دو حب -

نسخہ - پٹھانی لودھ (ایک تولہ) مبیدہ (تین تولہ) در شیر نر یا آب آمیختہ بقدرے روغن بہ پزد د د و غلولہ نمودہ بر چشم بندد در بردن درد ہر قسم عجیب الاثر است -

طلا مجلوق - خراطین صاف (یک تولہ) زلوی خشک (یک تولہ) گرفتہ باریک مثل سرمہ نمودہ در روغن حب السلاطین د ولیوم برابر کھرل نمودہ نگاہدارند وقت حاجت سہ ماشہ از آں گرفتہ در آب باسی خوب آمیختہ طلا بطریق معمول کند وہمیں قدر در آب سرد بدستور شام طلا کنند تا سہ روز و برگ تنبول نیم گرم براو بندش کنند -

برائے آتشک - مغز حب السلاطین مدبر صاف نمودہ (یک تولہ) مغز بادام شیریں (شش ماشہ) مغز پستہ (شش ماشہ) مغز اخروٹ (شش ماشہ) مغز چلغوزہ (شش ماشہ) مغز سبد انجیر (نہ عدد)

عہ نام ایں مرہم سہاری و مرہم رالی است برائے آتشک و قروح خبیثہ نہایت مجرب است باید کہ اول دو یوم قدرے چھالیہ سوختہ آمیختہ استعمال کند بعد آں بے آمیزش چھالیہ ۱۲ منہ

مغز کدو شیریں (سہ تولہ) گرفتہ بدستور روغن کشند خوراک ۶ رتی۔

آتشک۔ طباشیر (شش ماشہ) تواکھیر (شش ماشہ) دانہ الائچی کلاں (شش ماشہ) کشتہ سفید (شش ماشہ) عاقرقرحا (شش ماشہ) سم الفار (یک نیم ماشہ) در عرق پان پنجاہ عدد کھرل نماید بعدازاں حب بقدر دانہ مکی ہمراہ عرق گاؤزباں نیم پاؤ روزانہ یک حب بخوراند پرہیز از مرچ سرخ و دال ماش وہمچنیں اشیا بادی و روغن زرد بکثرت بخورد۔

ایضاً۔ ہلیلہ زنگی (۲۱ ماشہ) طوطیا سبز (۳ ماشہ) خرمہرہ زرد (۹ عدد) لیموں کاغذی (۱۰۰ عدد) ادویہ کور در عرق لیموں بساید تا جملہ عرق جذب شود و بقدر نخود حب بندند۔ ہمراہ قاش اچار تیل و دوغ یک حب بخورند و از لحم نر و دال مونگ پرہیز نمایند و اچار و گوشت گاؤ میش و کلہ پارچہ وغیرہ بخورند

نسخہ[عہ]۔ در کنگ نیب فلوس چپانیدہ مسکہ گاؤ را در ظرف کانسی تا دوازدہ پاس بساید و بقدر (وزن نہیں لکھا)[۱۲] استعمال کنند و بر بدن مالش نمایند و مردار سنگ[عہ] تنہا در قند سیاہ گولی بستہ بخوراند کافی است۔

کشتہ سفید شنگرف۔ شنگرف (یک تولہ) عرق پیاز (۵ ثار) در دیگ گلی تنگ دہاں کم کشادہ شنگرف را در ریسمان بستہ از سرپوش در دیگ آویزد و ازتہ دیگ نیم انگشت بالا باشد[عہ] ہاضم و مصفی خون نافع در جذام است۔

کشتہ سرخ شنگرف۔ برگ گہ (۱ تولہ) بنلسا (یکتولہ) شنگرف (یک تولہ) ہر دو برگ را باہم لگدی نمودہ نصفے بالا نصفے زیر شنگرف نمودہ نیم پاؤ پاچک دشتی در تہ و نیم پاؤ بر بالا نمودہ آتش دہد در مکان محفوظ از ہوا ہمیں سال ہفت بار کند۔

برائے آتشک۔ چہل وز اول بار انجبن شیر بر ہمراہ شربت عناب استعمال کند بعدہ یک مسہل خفیف دادہ فراغت کند باز چہل روز نان نخود متقشر بر روغن زرد چرب کردہ ہمراہ شہد خالص

عہ غالباً برائے جرب و امراض سوداوی باشد ۱۲ امداد عہ قدر خوراک مردار سنگ زائد از یک ماشہ نیست و ایں وزن مرد جوان قوی را است و در آتشک و سوداء ردی وقت ضرورت شدیدہ مجوز است و در غیر آں نے۔ بہرحال احتیاط لازم است تجربہ متعلق مردار سنگ بر حاشیہ صفحہ ۲۵۰ درج است ۱۲ امداد

عہ ترکیب ناتمام است ۱۲ امداد۔

Marfat.com

بخور انند و دریں ایام عرق مصفی و حب مرکب نیز استعمال کند و حب این است مغز فلوس خیار شنبر (۔ ثار) کتیرا خشک طرحہ ماشہ) شب در آب قلیل تر کردہ صباح مالیدہ صاف نمودہ مصطگی رومی سودہ آمیختہ بمایہ خشک کردہ حب بقدر کنار دشتی بستہ یک حب صباح و یک شام بخورانند لیکن در ابتدا برابر مونگ چند روز۔

ایضاً سنکھیا دودھیا در عرق دساوری پان کھرل سازند و ہر قدر کہ زیادہ مبالغہ نمایند بہتر است باز حب بقدر ماش سازند نصفے از آں حب یا ثلث موافق مزاج مریض بدساوری پان پیچیدہ بخورانند بطوریکہ اثر او بدنداں نرسد و ہمیشہ دست و پا بل سائر اعضا بر روغن کنجد تر دارند واز بادی و ترشی و گوشت ماہی و ترکاری بادی چوں کدو و مدو روغیرہ و از جماع پرہیز کند تا چہل روز بخورند واگر شاق باشد دو سہ روز فاصلہ دہند اما پرہیز بحال خود دارند و غذا کھچڑی ارہر با روغن زرد کثیر بخورند۔

روغن مصالحہ۔ چہل چھلیرہ[عہ] (۱ تولہ) ناگر موتہ (۱ تولہ) کپور کچری (۱ تولہ) بالچھڑ (۱ تولہ) لونگ (۶ ماشہ) الائچی کلاں (۲ تولہ) الائچی خورد (۶ ماشہ) برادہ صندل سفید (۲ تولہ) برادہ صندل سرخ (۲ تولہ) نرکچور (۱ تولہ) جوتری (۶ ماشہ) خس (۳ تولہ) کافور (۱ تولہ) برہم تیزی (۱ تولہ) نجا پھل (۲ عدد) روغن کنجد شستہ (۱ ثار)

برائے داد و چملہ و سوختہ۔ املی کے پتے (چھ ماشہ) نیم کے پتے (چھ ماشہ) مہندی کے پتے چھ ماشہ) سنبھالو کے پتے (چھ ماشہ) چاروں کو پیکر ٹکیا بنالے آدھ پاؤ کچے تیل میں اگر السی کا ہو بہتر ہے۔ اول پکاوے بعدہ ٹکیا ڈالدے جب سوختہ ہوجاوے اُسکو ایک کنارہ کردے بعدہ نیلا تھوتھہ (ایک تولہ) پیکر ڈالے (یعنی تیل ۱۲) اُس کے بعد کمیلہ (تولہ بھر) بعد مردار سنگ (تولہ بھر) بعدہ پیڑیا کتھہ (تولہ بھر) بعدہ رال (تولہ بھر) بعدہ موم (تولہ بھر) جو تیل باقی رہجاوے اُسکو جدا کرکے سب دواؤں کو پیس لے اور تیل آمیز کر کے رکھ چھوڑے۔ ہر روز پانچ سات بار لگاوے تین دن تک۔

فرزجہ برائے اخراج جنین میت بسرعت تمام

زرآوند مدحرج (سہ ماشہ) ابہل ترمس عاقرقرحا ہر یک (سہ ماشہ) در آب

عہ اشنہ است و چھڑ چھڑیلہ نیز گویند ۱۲ امداد عہ جوتری است ۱۲ امداد۔

Marfat.com

زہرہ گاؤ عـہ فرزجہ سازند۔

نسخہ عـہ ۔ جمال گوٹہ (۲۰ دانہ) بھلاواں (۱۶ دانہ) طوطیا سبز (ہشت ماشہ) برگ سنا مکی (ڈیڑھ تولہ) پوست ہلیلہ زرد (دو تولہ) پوست ہلیلہ کابلی (دو تولہ) تخم ترب (دو تولہ) اجوائن خراسانی (ڈیڑھ تولہ) اجوائن دیسی (ڈیڑھ تولہ) قند سیاہ کہنہ دوازدہ سالہ سہ چند ادویہ حبوب بقدر کنار دشتی خوراک یک حب۔

نسخہ عـہ ۔ مردار سنگ (۱ تولہ) جمالگوٹہ (۷ دانہ) باریک سائیدہ در قند سیاہ کہنہ سہ سالہ آمیختہ ہفت حب (قدرے تا کہ حب تواں بست ۱۲ انہ) بندد (کنند) یک حب بر سر پرتاب کردہ باقی در شش روز بخورد دو قے و دست خواہد شد غذا بیضہ و روغن و گوشت

مومیائی مصنوعی ۔ روغن بلادر (۱۲ تولہ) شنجرف (۱ تولہ) گندھک آملہ سار (۱ تولہ) پارہ (۱ تولہ) لوبان (۱ تولہ) ہڑتال ورقی (۱ تولہ) خون للعـہ مرغ کڑکناتھ (۶ تولہ) جملہ ادویہ را جمع نمودہ در ظرف آہنی پختہ سازند تا برنگ سیاہ آید قطرہ از او بر آب انداختہ بینید کہ جمع میشود یا نہ چوں انجماد پذیرد از آتش فرو گیرد۔

عـہ فرزجہ استعمال خارجی است لہذا استعمال ایں فرزجہ جائز است بشرطیکہ آب زہرہ کم از ادویہ باشد اما نجس است بوقت نماز پاک کردن بدن ضروری بود اگر بخارج بدن رسیدہ باشد و بدانند کہ آب زہرۂ گاؤ بسیار تیز و ذی حدت است بلا ضرورت شدید و برائے نازک مزاجان اطبا منع میکنند ۱۲ امداد عـہ برائے آتشک مفید بود ۱۲ امداد عـہ تجربہ ایں حقیر آں است کہ مردار سنگ را در غیر آتشک خبیث استعمال نمودن ہیچ نفع نمی دہد بلکہ ضرر و اذیت عظیم می آرد آرے در آتشک خبیث نفع میدہد و چنداں اذیت نمی دہد و پرتاب کردن یک حب ایں است کہ یک حب را پس سر دور بیفگنند۔ و ایں عمل را بعض اشخاص از قسم ٹوٹکہ میشمرند و در اینچنیں بعض نسخہ ہا لازم می دانند و بوجہ ٹوٹکہ بودن ناجائز می گویند۔ اما نزد حقیر ٹوٹکہ بودن آں را اصلے نیست۔ پس عدم جواز ہم وجہے نہ بود۔ اصل وے صرف این است کہ ایں قدر دوا ہفت خوراک است و مریض را صرف شش خوراک باید خورد پس اگر وزن متناسب ہر دوا کم کردہ شش خوراک تیار سازند حاجت پرتاب کردن یک حب نبود ۱۲ امداد للعـہ خون مرغ نجس است مومیائی ہم از آں نجس شود و خوردن آں جائز نباشد آرے بوجہ آنکہ خون مغلوب و دیگر اجزا غالب ہستند استعمال خارجی جائز باشد لیکن بدن ناپاک شود بوقت نماز پاک کردن لازم باشد۔ و ساختن مومیائی بدیں نسخہ مسلم را جائز نیست آرے اگر تیار شدہ موجود بود ۱۲ م

ہم بود در استعمال خارجی گنجائش است مگر نجس است وقت نماز پاک کردن ضرور بود چنانکہ مذکور شد ۱۲ امداد۔

Marfat.com

دیگر از سید احمد مدنی مروی از سید ماجد علی ۔ روغن کنجد (۔ ثار) رال (۔ ثار) زردی بیضہ مرغ (۸ عدد) شنگرف (۱ تولہ) جملہ را بہ آتش پزد ۔

مرجان مصنوعی ۔ شنجرف (۱ تولہ) صدف (۲ تولہ) در شیر بادہ[عہ] نو زائیدہ کہ آں را لبا بعربی میگویند حل کند و چوب ساختہ از تار نقرہ سوراخ کند و در بطن ماہی نہادہ در روغن زرد جوش دہد ۔

یا حی یا قیوم ۔ عرق پوست خشخاش (چہار تولہ) سیماب (چہار تولہ) باہم کھرل نماید گولی بستہ درمیان تخم قنب[عہ] نیم پاؤ در دو سفال نہادہ گل حکمت کند و اول از آرد ماش محکم کند و درمیان ریگ تہ و بالا میان پاچک صحرائی یک نیم آثار آتش دہد بعد سرد شدن برابر سرب گداختہ ایک تولہ ایک ماشہ بس است ۔

از آخون فضل احمد ترکیب[سہ] مومیائی ۔ نارجیل (½ تولہ) مغز بادام (½ تولہ) جائفل (½ تولہ) جوتری (½ تولہ) دارچینی (½ تولہ) نبلوچن (½ تولہ) الائچی خورد (½ تولہ) سلاجیت (۳ تولہ) رال سفید (۲۰ تولہ) خون نر (یک عدد) روغن کتال (۴ تولہ) ہمہ ادویہ را باریک کردہ در روغن مذکور بسوزانند و سرپوش نہادہ تا کہ خوب دود خارج میشود و خود بخود آتش در ہمہ روشن می شود و شعلہ زند تا ہشت بار بعدہ زود فرود آوردہ از گزی گذرانند

نسخہ ۔ اوس[للعہ] سنکھیہ کو سرد ہوا میں رکھے تیل ہو جاویگا ۔

نسخہ ۔ پارہ صاف (½ تولہ) جوتری صحرائی (۲ تولہ) ہر دو را باہم دو روز حل نماید پارہ مثل گولی خواہد شد گولی بندد و از چوب باریک سوراخ نماید پھل اندرائن خام کہ در وشیرہ باشد

عہ غالباً لفظ گاؤ ساقط شدہ ۱۲ امداد عہ قنب بھنگ است ۱۲ امداد سہ دریں نسخہ مومیائی ہم خون نجس است و کلام در وے ہمان است کہ در نسخہ مومیائی قبل ازیں گذشت ۱۲ امداد للعہ ایک سطر میں اتنا ہی لکھا ہوا تھا ۔ غالباً کوئی یادداشت ہے جس کا مشار الیہ ذہن میں ہوگا ۔ تبرکاً نقل کر لیا گیا ۱۲ امداد یہ روغن سم الفار کا نسخہ ہے اس کی ترکیب یہ ہے کہ سنکھیا (۱ تولہ) کی ڈلی لیکر شورہ قلمی (۵ تولہ) روغن کنجد (۵ تولہ) میں ڈالکر پکا دیں یہاں تک کہ تیل اور شورہ جل جاوے پھر اس سنکھیا کی ڈلی کو شبنم یا سرد ہوا میں رکھے تیل ہو جاویگا یہ تیل محلل تو نافع در دقتی وغیرہ ہے مشہور یہ ہے کہ اس کو اتنا رنہ لگاوے کیونکہ اگر اس سے نفع نہو تو پھر کسی دوا کا اثر نہو گا ۱۲ امداد

Marfat.com

سوراخ نماید موافق گولی دگولی را در و نهاده از تراشه آں سوراخ را مسدود نماید از بالا گل حکمت کنند و خشک نماید در ظرف گلی نهاده زیر او آتش سہ چوب سدر موافق انگشت سبابہ بقدر یکدست ہمچناں سہ چوب دیگر بدل نماید و احتیاط کند کہ داغ نخورد و سوختہ نشود و بدل چوب سدر پاچک صحرائی یک آثار یا پاؤ بالا ہمیں طور در یکصد و بست و یک پل آتش دہد۔

نسخہ۔ نوشادر و سیاہ مرچ مساوی الوزن سائیدہ ۶ رتی خوراک دہد برائے حمی ربع۔

نسخہ قلاع نافع از حکیم یوسف خان بلوی

مغز املتاس (۱۰ تولہ) در گلاب (۵ تولہ) بر آوردہ لب او بگیرد و دراں کتہ سفید (۶ ماشہ) سہاگہ خام (۳ ماشہ) باریک سائیدہ آمیزد و باز ہر روز یکدو بار در دہن بمالد و بعد دفع آں ہم چند روز بمالد

نسخہ عہ ۔ نمک سانبھر (۱ آثار) بریاں ۔ موم سفید (۱ آثار) لوبان (۲ تولہ) پارہ (۱ تولہ) سنکھیہ (۱ تولہ) سنکھیہ و لوبان را سائیدہ نگاہ دارند نصف نمک را در ظرف گلی کہ پختہ و مستعمل باشد تہ نمودہ بالائش موم ریزہ ریزہ نمودہ اندازد و بالائے آں ادویہ سائیدہ را و پارہ انداختہ نصف نمک بقیہ را بالائش اندازند و دہن ظرف مذکور از آرد ماش بند سازند کہ ہوائے برنیاید و خشک سازند بعدہ در شکم ظرف مذکور سوراخ نمایند و بمقدار دو بالشت نے بانس چسپانیدہ بر دیگداں نہند و آتش موافق کردہ روغن کشند فقط ایں نسخہ معمولی تاج الدین خاں مرحوم از نوشتہ میر منصب علی نقل نمودہ شد۔

نسخہ قلاع از قرابادین قادری مجرب

لودھ - گیرو - فلفل - ہر یک (چار ماشہ) پھٹکری (سہ ماشہ) تھوتہ (دو ماشہ) باریک ساختہ در دہان و زبان مالند - صبح و شام اغلب کہ در یک روز نفع دہد و اگر حاجت تبرید بود تشرب شیرۂ کاسنی و امثال آں لازم دانند۔

عہ نام ایں روغن موم است و از مجربات است برائے درد ہر قسم حار باشد یا بارد اما در حار سوائے نفع فوری ندارد - و بارد را استیصال میکند و ذات الجنب را فوراً تسکین میکند و برائے اوجاع عصب دستی ہم بکاری آید و برائے ہیضہ بلغمی یک قطرہ خوردن بسیار نفع میدہد - برائے تیاری وے مشق درکار است از غیر ماہر نمی بر آید یا کم حاصل میشود - عمدہ در قرع انبیق خوب می بر آید ۱۲ امداد

Marfat.com

نسخہ جذام۔ سیماب (یکتولہ) در عرق تلسی صحرائی صاف چنداں بساید کہ ناپدید شود و بنظر نیاید در بیضۂ طاؤس نہادہ آلائش کہ بروں آید کپرو ٹی از ہماں نماید و دیگر کپرو ٹی ملتانی نماید و خشک کردہ در دو از دہ آثار پاچک دشتی کہ کنہ باشد اول آتش دہند تا دو د بر ود پس بیضہ مسطور را در آتش پنہاں کند چوں سرد شود بگیرد کشتہ خواہد شد بقدر یک برنج در ملائی بدہد اگر قے و دست کم شود در روز دوم دو برنج بدہد و نان بیسنی بے نمک بار وغن بسیار بخورانند تا سہ روز ہمیں ساں کند اگر فائدہ نشود چندے فرصت دادہ باز سہ روز بدہد برائے جذام مفید است۔

حبوب برائے خشکی اطفال یعنی مرض سوکھا ۱۲ امداد۔ پوست سنگدانہ مرغ (ایک جزو) زردی گل کٹیلی خورد[عہ] (دو جزو) باہم سائیدہ حب بقدر موٹھ بندد خوراک یک حب در شیر مادر بدہد۔

حب برائے امساک۔ مشک (یک ماشہ) جائفل تبلیہ (۴ ماشہ) کافور (۴ ماشہ) سائیدہ در پان چار عدد سائیدہ حب بقدر ماش بندد و بشرائط معمولی بخورد یک حب یا دو حب۔

برائے عقر کلب کلب

عرق کیلہ (۵ تولہ) تا ہفت روز متواتر بنوشانند و اگر جنون ظاہر شود میل کہ در نے حقہ جمع می شود بقدر (۴ ماشہ) اگر زائد باشد ورنہ (۲ ماشہ) در (۵ تولہ) عرق ہاتی سونڈی در نہ در آب حل کردہ بنوشانند قے می آید تا آنکہ خلاصی حاصل شود۔

برائے سوزاک

گیرو سہ و نیم تولہ سرمہ ساکردہ ہفت حصہ سازد یک حصہ در یک تولہ مسکہ گاؤ آمیختہ بخورانند۔ رطوبت از دہن دفع خواہد شد و نان بیسنی خورد۔ یا شیر با برنج و روغن مضائقہ ندارد از مولوی کرامت علی صاحب۔

نسخہ[عہ]۔ تخم توری تلخ دشتی (۳ عدد تا ۷ عدد) چاول ساٹھی (۳ عدد تا ۷ عدد) برگ گمہ خاردار (۱ ماشہ) برگ اسگند (۱ ماشہ) قدرے قدرے از اولین و کامل از آخرین در شیر گاؤ یا شتر باہم سائیدہ بخورانند تا کہ جنون ظاہر شود۔ بعدہ شیر در آب آمیختہ دادہ باشد تا آنکہ سرخی در چشم ظاہر شود بعد آں از اولین کامل گرفتہ در ماہی خام سائیدہ بخورانند تا قے آید ہمچنیں چند بار کند تا صاف شود زاں بعد یکواں تیار کردہ ہمانجا بخورانند کہ امتحان صحت کامل است بدانکہ در استعمال ایں دوا اول

عہ آنرا عبثؔ کثیرہ نیز گویند ۱۲ امداد عہ خواص وے معلوم نیست ۱۲ امداد

Marfat.com

احتیاط بلیغ در بستن مریض باید۔

نسخہ مار گزیدہ ۔ تخم موٹ (۲ تولہ) در آب سائیدہ مار گزیدہ را بخوراند تا قے آید کہ صاف شود یا ہضم شود و از سم خلاص یابد۔

دیگر ۔ برگ چرچٹہ سائیدہ بخوراند۔

برائے استحاضہ مجرب است ۔ سمندر سوکھ۔ تخ ساوی کوفتہ بیختہ با شکر سفید ہموزن سفوف کند خوراک (۵ ماشہ)

نسخہ ۔ خانہ زنبور زرد در کوزہ مطین سوختہ کند در برگ کتا ریک رتی دہد۔

برائے طحال از مولوی معشوق علی ۔ عرق ادرک لعاب گنوار شہد مساوی باہم در شیشہ کردہ در آفتاب بدارد تا پانزدہ روز مقدار خوراک صباح یک تولہ تا ہفتہ۔

بحمد اللہ بیاض کی نقل تمام ہوئی

ضمیمہ بیاض ایک عمل نقل مرض کا دست خاص سے لکھکر مرحمت فرمایا تھا اُس کو بھی نقل کیا جاتا ہے۔

عمل نقل مرض منقول بتاریخ ۸ رمضان روز شنبہ ۱۳۰۱ھ

اول بہ نیت زکوٰۃ در چہل روز بہ ترک گوشت گاؤ و ماہی قطعا و باقی لحوم احتیاطاً و آں بہتر است بے قید مکان و لباس و بے پرہیز از جماع وغیرہ سورہ تبت سہ صد بار روزانہ وظیفہ کند بعد چلہ ایں سورہ را سہ بار ہر روز خواندہ باشد تا در عمل باند بوقت حاجت مریض را رو برو نشاندہ و جانورے را رو برو لش کردہ یک جامہ بر مریض بپوشاند مثل چادر و ہفت بار تبت خواندہ آں جامہ را از مریض گرفتہ بر آں جانور بپوشاند و بر مریض جامۂ نو بپوشاند ہمچناں جامہ ہا را تبدیل کردہ باشد تا کہ عدد سورہ سہ صد و پنجاہ برسد در آں بار سورہ را یازدہ بار خواندہ عمل تمام کند و جانور را ذبح نمودہ دفن نماید۔ و قبل از عمل احتیاط بلیغ در بستن جانور کند کہ از وے صدمہ یا زخمے بکسے نرسد اگر بکسی رسد آں مرض بمضروب انتقال میکند و آں جامہ کہ بر جانور انداختہ باشند با زکے

ف برائے بواسیر خونی و استحاضہ مفید است ۱۲ مداد عـہ گنوار گیکوار است ۱۲ مداد

اور استعمال نکنند تا آنکہ شستہ خشک نماید ورنہ آں مرض بہ آں کس انتقال خواہد کرد اگر جامہ ہا

پنجاہ ویک باشد حاجت تجدید نمی افتد و اگر در جامہ ہا تنگی باشد آں جامہا را شستہ خشک نمودہ

باز تکرار کنند۔ این است از صاحب اجازۃ رسیدہ وہم نصیحت میکرد کہ جانور قوی و درندہ را

اختیار نہ کنند چہ در وقت عمل آں جانور بجنون وقوت میکشد اگر درندہ خواہد بود احتمال ضرر از و

زیادہ است وہمچناں جانور قوی بستن و داشتن او دشوار خواہد بود وقتے این عمل بر سگ کردہ

بودم آنچناں خروش وقوت کرد آں ریسمانہارا کہ باآں بستہ اشش بودم قریب بود کہ بشکند وضبط

آں دشوار نمودہ وگاؤ وگاؤمیش ہم مناسبت نیست بز یا نر میش کہ شاخ نداشتہ باشد اختیار کنند

وباز احتیاط در بستن آں کنند انتہے کلامہ۔

میگوید این فقیر اشرف علی ناقل عمل مذکور کہ دریں عمل چوں تعذیب حیوان است جائز نمی نماید

چرا کہ بیمار کردنش آزار دادن است اورا۔ تمت الضمیمۃ لاوائل جمادی الاولی سنہ ۱۳۴۰ھ

فہرست مضامین مکتوبات وبیاض یعقوبی

نسب نامہ مولانا رحمۃ	۲	آغاز کتاب (حصہ اول)		حصہ اول تاریخیات	ص ۱۲۸	تمہید حصہ پنجم طبیات	ص ۲۰۸
تمہید کتاب	ص ۷	مکتوبات یعقوبی	ص ۱	حصہ دوم علمیات	ص ۱۵۲	حصہ پنجم طبیات	ص ۲۱۲
التماس	ص ۹	مکتوبات یعقوبی حصہ دوم	ص ۶۰	حصہ سوم عشقیات	ص ۱۶۵		
فاتحۃ الحواشی	ص ۱۵	بیاض یعقوبی	ص ۱۲۸	حصہ چہارم عملیات	ص ۱۹۰		

فہرست مضامین حصہ پنجم از بیاض یعقوبی ملقب بہ طبیات مرتبہ مولانا حکیم محمد مصطفےٰ صاحب میرٹھی دام ظلہم

اس فہرست میں اکثر نسخوں کے سامنے بین القوسین ۱-۲-۳ کے ہندسے ڈالے گئے ہیں اس سے مراد نسخہ کے اعلیٰ واوسط وادنیٰ درجہ کا بیان ہے یہ درجے حکیم محمد مصطفےٰ صاحب نے سہولت مستفیدین کے لئے اپنے قیاس سے ڈال دئے ہیں اور ہر جگہ دوسری قوس میں ایک کے ہندسہ کے ساتھ (الف) اور دو کے ہندسہ کے ساتھ (ب) اور تین کے ہندسہ کے ساتھ (ج) لکھدیا ہے کیونکہ ہندسہ بعض دفعہ مشتبہ ہوجاتا ہے۔

Marfat.com

مطلب	صفحہ
تریاق ذرع الصحۃ	۲۱۲
ترکیب ساختن مروارید درگا باشی	۲۱۵
طلا جہت عنین (۲) (ب)	//
روغن عقرب برائے سنگ گردہ	
ومثانہ (۲) (ب)	//
طلا مقوی باہ وگردہ (۳) (ج)	۲۱۶
ماء اللحم بغایت مقوی باہ واعضاء	//
رئیسہ (ب) (۲)	//
روغن شونیز مقوی وبرائے عنین مفید	۲۱۷
(۳) (ج)	
کشتہ ہڑتال مقوی بغایت (۱) (الف)	//
دوا مقوی ومبہی ممسک (۲) (ب)	//
کشتہ حجر الیہود (۳) (ج)	۲۱۸
حب برائے قوت باہ (۲) (ب)	//
کشتہ طلا	//
کشتہ یاقوت	//
دوا برائے طحال (۳) (ج)	//
طلا مقوی (۲) (ب)	۲۱۹
روغن موم (۱) (الف)	//
حبوب مبہی ومقوی وممسک (۱) (الف)	//
کشتہ پوست بیضہ مرغ (۲) (ب)	//
حلوائے مرغ مقوی (۲) (ب)	۲۲۰

مطلب	صفحہ
معجون مہادیو بغایت مقوی ومبہی	۲۲۰
حلوائے مرغ کڑکناتھ مقوی مشتہی	
ومبہی (۲) (ب)	//
دوا جہت درد چشم کہ بہیچ وجہ علاج نشود (۳) (ج)	۲۲۱
قطور برائے اصناف درد چشم (۲) (ب)	//
طلا برائے رمد اطفال (۲) (ب)	//
دوا برائے رمد وسبل وجرب وبیاض	
وظفرہ (۳) (ج)	//
ودمعہ ودردیج (۲) (ب)	
دوا برائے سبل مزمن ودمعہ وسلاق	
ودردیج وجرب	۲۲۲
شیاف زیتی برائے خارش وسلاق	
ودیگر امراض چشم (۲) (ب)	//
قطور برائے سلاق ودردیج وامراض	
مزمنہ چشم وغشا وضعف بصر (۲) (ب)	//
شیاف تالیف حضرت قدس سرہ	
نافع اکثر امراض چشم (۲) (ب)	۲۲۳
شیاف کی لالن کشمیر برائے امراض	
حارہ چشم (۲) (ب)	//
// // // برائے امراض حارہ	
وباردہ (۱) (الف)	//
خضاب مجرب	//

مطلب	صفحہ
دوا برائے قوت باہ وامساک (۲) (ب)	۲۲۴
حب ممسک (۳) (ج)	//
نسخہ سینک وطلائے شور وآبلہ (۲) (ب)	//
معجون خبث الحدید نافع ہر اقسام	
استسقا (۲) (ب)	//
دوا برائے ام الصبیان وڈبہ (۲) (ب)	۲۲۵
شیاف برائے بیاض وسبل وغشاوہ	
وناخنہ ودمعہ ومقوی چشم (۲) (ب)	//
کحل مقوی چشم (۲) (ب)	//
سفوف برائے جریان منی (۳) (ج)	۲۲۶
مقوی دماغ (۲) (ب)	//
ترکیب کاشت چار	//
تصعید دار اشکنہ وسنکھیا (۲) (ب)	۲۲۷
دوا برائے خارش (۲) (ب)	//
قتل ابیض	//
مربائے کنجشک مقوی عجیب (۲) (ب)	//
کشتہ شنگرف برائے جریان (۱) (الف)	//
سفوف برائے جریان وازدیاد منی (۳) (ج)	۲۲۸
طلا مختصر مجرب	//
کشتہ پارہ مقوی باہ (۱) (الف)	//
دوا برائے عض کلب الکلب (۲) (ب)	۲۲۹
دوا برائے جنون	//

Marfat.com

مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ
کشتہ سنکھیہ برائے حمی و کلب الکلب (۲) (ب)	۲۲۹	ترکیب خوردن شنگرف برائے		عرق برائے قوت باہ و امراض بادی (۲) (ب)	۲۳۸
سفوف ملین و کاسر ریاح (۳) (ج)	〃	سستی و ضعف اعصاب (۱) (الف)	۲۳۴	طلا (۳) (ج)	〃
طلا (۲) (ب)	〃	سفوف ملین و ہاضم برائے اطفال		برائے گٹھیا و اعصاب بادگرفتہ (۱) (الف)	۲۳۹
ترکیب جوہر گرفتن از ادویات	۲۳۰	(۳) (ج)	〃	حب سیماب برائے ضیق النفس (۲) (ب)	〃
تیزاب شورہ	〃	سرمہ مختصر مقوی بصر (۲) (ب)	〃	دوا برائے بد (۳) (ج)	〃
کشتہ نقرہ	〃	شیاف برائے رمد طلاء و اکحال		حب برائے سوزاک (۳) (ج)	〃
دوا برائے سرفہ (۳) (ج)	〃	(۳) (ج)	〃	پچکاری سوزاک (۲) (ب)	〃
حب برائے بواسیر خونی (۳) (ج)	۲۳۱	بلاسس برائے نزلہ (۳) (ج)	〃	برائے کلب الکلب وغیرہ (۳) (ج)	〃
حریرہ برائے درد سر (۳) (ج)	〃	ترکیب جغرات شیریں - اگر خواہند		برائے ذیابیطس (۲) (ب)	〃
حب برائے بواسیر و طلا برائے بواسیر (۳)		لوزینہ سازند -	۲۳۵	سفوف مقوی و مغلظ (۳) (ج)	۲۴۰
(ج)	〃	ترکیب اصلاح روغن تلخ برائے		دوا برائے ضیق النفس (۳) (ج)	〃
دوا برائے ہر دو بواسیر (۲) (ب)	〃	خوردن	〃	پیچرسہ مقوی و ہبی نافع شکست استخوان (۳) (ج)	〃
دوا برائے ذیابیطس (۲) (ب)	۲۳۱	اچار شلغم	۲۳۶	تریاق افیون خوردہ (۳) (ج)	〃
کشتہ پارہ برائے جذام (۱) (الف)	۲۳۲	جوزی (حلوا)	〃	دوا برائے پھولہ و ناخنہ و دھند (۲) (ج)	〃
دوا برائے سوزاک (۳) (ج)	〃	حلوا حبشی	〃	دوا برائے طحال (۲) (ب)	〃
منجن برائے درد دندان و ورم لثہ		طلا عمدہ (۲) (ب)	〃	دوا برائے سم وزغ وغیرہ (مفرد) (۲) (ب)	〃
(۳) (ج)	〃	کشتہ سیم	〃	تریاق سم الفار (۲) (ب)	〃
〃 〃 〃 (۳) (ج)	〃	کشتہ فولاد	۲۳۷	تریاق مار گزیدہ (۳) (ج)	〃
دیگر منجن برائے ورم لثہ و درد دندان		کشتہ زر	〃	دوا برائے زجاج خوردہ - موم	
و خون دندان (۲) (ب)	〃	نسخہ آتشک نہایت مجرب (۲) (ب)	〃	بخورانند (۲) (ب)	۲۴۰
عرق کافور برائے ہیضہ وغیرہ و ترکیب		سرمہ برائے سرخی و غبار و امراض چشم		دوا برائے صرع و سرسام بلغمی (۲) (ب)	۲۴۱
تصعید نوشادر (۱) (الف)	۲۳۳	(۱) (الف)	۲۳۸	دوا برائے فالج و لقوہ و ریع	
حب الہامی برائے طاعون و وبا (۱) (الف)	〃	کاجل برائے عوارض چشم (۲) (ب)	〃	و حمیات بلغمی و امراض باردہ (۲) (ب)	〃
کشتہ مرکب از جست و پارہ و تانبا		کاجل برائے سوزاک (۳) (ج)	〃	دوا برائے امراض بلغمی و ضعف معدہ	
و چاندی	〃	سینک (۳) (ج)	〃	و باہ و وجع مفاصل (۲) (ب)	〃

Marfat.com

مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ
دیگر حب کچلہ (۱) (الف)	۲۴۱	مرہم کافور (مرہم ہندی) (۱) (الف)	۲۴۷	مومیائی مصنوعی (۱) (الف)	۲۵۱
حب کبریت برائے ہضم (۲) (ب)	،،	مرہم از مولوی احمد حسن صاحب	،،	روغن سم الفار (۱) (الف)	،،
کشتہ ہرتال گؤدنتی برائے جذام (۱) (الف)	،،	مومیائی مصنوعی (۲) (ب)	،،	عقد سیماب	،،
روغن برائے مجلوق وسستی (۲) (ب)	۲۴۲	حب جوز ماثل برائے نزلہ ترکیب حضرت		دوا مختصر برائے حمی ربع (۲) (ب)	۲۵۲
عرق ہیضہ (۱) (الف)	،،	قدس سرہ (۲) (ب)	،،	دوا برائے قلاع (۲) (ب)	،،
دوا برائے نفث الدم (۳) (ج)	،،	دوا برائے درد چشم (۲) (ب)	،،	روغن موم (۱) (الف)	،،
دوا برائے تپ ولرزہ (۳) (ج)	،،	طلا برائے مجلوق (۳) (ج)	،،	برائے قلاع - از قادری (۳)	
جوب مسہلہ (۲) (ب)	،،	روغن مسہل برائے آتشک (۲) (ب)	،،	(ج)	،،
دوا برائے آتشک (مجرب) (۲) (ب)	۲۴۳	حب برائے آتشک (۳) (ج)	۲۴۸	کشتہ سیماب برائے جذام	۲۵۳
سفوف برائے جریان (۳) (ج)	،،	ایضاً (۳) (ج)	،،	جوب برائے مرض سوکھا برائے	
جوب برائے امراض اطفال (۱) (الف)	،،	ایضاً (۳) (ج)	،،	اطفال (۲) (ب)	،،
دوا برائے خارش بیز رمفید (۳) (ج)	،،	کشتہ سفید شنگرف (۲) (ب)	،،	حب برائے امساک (۳) (ج)	،،
دوا برائے سلان	۲۴۴	کشتہ سرخ شنگرف (۲) (ب)	،،	دوا برائے عض کلب الکلب (۲) (ب)	،،
برائے آتشک (۱) (الف)	،،	تدابیر آتشک		دوا برائے سوزاک (گیرو صرف)	
روغن بہروزہ برائے آتشک وسوزاک		حب سنکھیا برائے آتشک (۲) (ب)	۲۴۹	(۲) (ب)	،،
واستحاضہ (۲) (ب)	،،	روغن مصالحہ	،،	دوا	،،
دوا برائے بواسیر خونی وبادی		دوا برائے داد وچلد (۲) (ب)	،،	سفوف برائے استحاضہ (۳)	
جوب برائے ہیضہ استسقائی دوبائی (۱) (الف)	،،	فرزجہ برائے اخراج جنین میت بعسرت		(ج)	۲۵۴
دوا برائے ضرب وزخم (۳) (ج)	۲۴۵	(۱) (الف)	،،	دوا برائے طحال (۳) (ج)	،،
برائے بواسیر خونی وبادی (کشتہ سنکھیا)	،،	دوا برائے آتشک (۲) (ب)	۲۵۰	عمل نقل مرض	،،
جوب برائے سرخ بادہ منفرج (۳) (ج)	،،	دیگر (۲) (ب)	،،		
حب ہیضہ مجوزہ حضرت قدس سرہ (۱) (الف)		مومیائی مصنوعی (۱) (الف)	،،		
نافع جریان ومغلظ منی (حلوا) (۲) (ب)	۲۴۶	دیگر (۱) (الف)	۲۵۱		
حلوا مغلظ ومولد منی (۲) (ب)	،،	ساختن مرجان مصنوعی	،،		
نسخہ ہائے مراہم	،،	کشتہ سیماب	،،		

الحمد للہ کہ بیاض یعقوبی طبع سے مزین ہو کر
ہدیہ ناظرین ہوتی ہے حق تعالیٰ سے دعا ہے
کہ اس کے نفع کو عام وتام فرمادے۔

ملنے کا اصلی پتہ محمد شبیر علی مدیر
رسالۃ النور تھانہ بھون ضلع مظفر نگر

Marfat.com

Marfat.com